بسم الله الرحمن الرحیم

هست نام کتاب حصن حصین — نام راوی است در کتاب ببین
خ بخاریست م مسلم دان — د داود ت ترمذی تو خوان
س نسائی است ق قزوینی — ه هندسه عه زچار کس بینی
ع باشد کنایه از شش کس — حب زحبان کنایه باشد و بس
مس زمستدرک بن الحاکم — زابن عوانه عو بدانی هم
ر زابن خزیمه مه میدان — ازموطا است طا نه آن
دا زقطنی است قط زشیبه ص — سند حنبل از آن مخلص د
دا زصحیح البزار ریاد است — الی یعلا زموصلی ص است
می نشانی زدارمی دانی — طز معجم کبیر طبرانی
طس زاوسط وصغیر بدان — وا لدعا زله است طب نشان
زابن مردویه لفظ مر باشد — بیهقی باشد کنایه قی یابد
سنی آمد نشان سنن کبیر — عمل یوم ولیله می بپذیر
خبر موقوف رایدانی مو — این کنایات را زمن بشنو

بیان طرق قراءة

هذا الکتاب

اعلم ان لختم هذا الکتاب الشریف یعنی الحصن الحصین فی قضاء الحوائج والمهمات والنجاح المطالب والمرادات تاثیر غریب وطریق قراءته

بانواع شتى منها ان يشرع من يوم الخميس او ليلته ويتم فى ليلة الاحد
او يومه وذلك لدفع الاعداء وغيره ومنها ان يشرع فى ليلة الثلثاء
ويختم فى ليلة الاحد فى ستة ايام وذلك لدفع الاعداء اسرع التاثير ومنها
ان يشرع فى يوم الاحد او الاربعاء ويختم فى ثمنية ايام ومنها ان يشرع
فى يوم الاثنين لسعة الرزق وشفاء المريض وفى ملك الطرق تقسيم ثلثة اقسام
الثلث الاول عند قوله واذا قام الى الصلوة والثلث الثانى عند قوله اذا راى
باكورة ثمر والثلث الثالث عند قوله وفضل الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم
ورايت من خط بعض الاكابر ان يشرع ليلة الخميس او يومها بعد الوضوء والصلوة
لله تعالى فرضا او سنة ركعتين او ركعات والصلوة على رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويعين الحاجة او الحاجات ويتم ليلة الآتى والثانى والثالث
ويتيقن الاجابة فيقرا مرة او سبع مرات او اربعين مرة وندا اقم فى
الاجابة ولقد رايت بخط بعض اهل الصلاح ممن كان يواظب على ختم هذا الكتاب
انه قد علمنى على طريقة ختم هذا الكتاب بعض اساتذتى وقال هى المروية
عن المصنف هو ان يختم فى اربعة ايام بان يقرا فى اليوم الاول الى قوله وكيفية
الصلوة على النبى ﷺ وفى الثانى الى قوله واذا راى باكورة ثمر وفى الثالث
الى قوله الادعية التى هى غير مخصوصة بوقت وفى الرابع الى آخر الكتاب
ويقرر العلامات بالحركات التى لها فى اسامى الكتب والافضل ان يكتبها على
ظهر الكتاب ان يقرا فى ليلة الجمعة من الابتداء الى قوله الاستغفار وفى يوم الجمعة
الى اذا راى باكورة ثمر وفى يوم الاحد منه الى الآخر ثم يشرع من ليلة الاحد
فى بدله ويختم من يوم الاثنين ثم يشرع من ليلة الثلثاء ويختم فى يوم الاربعاء

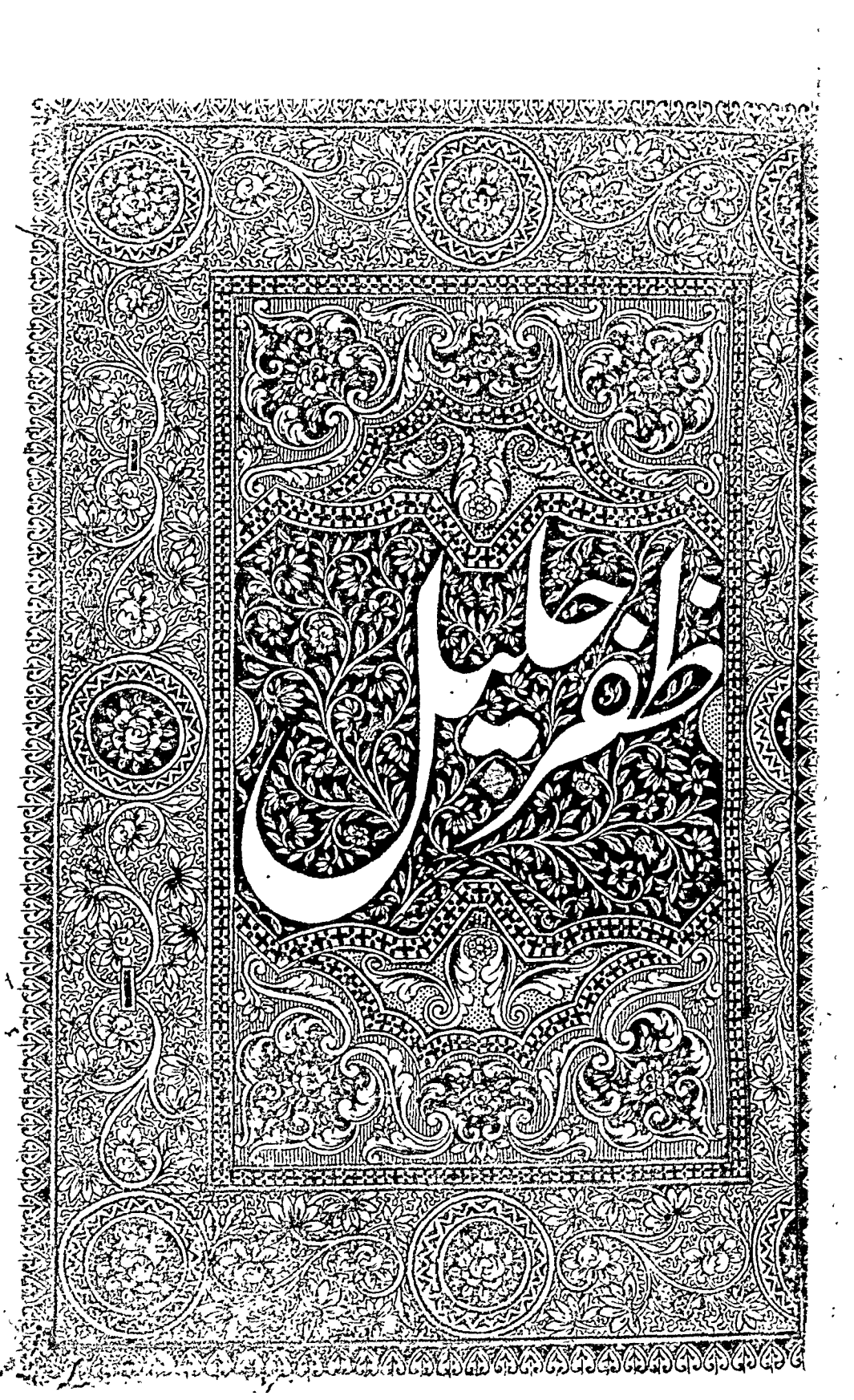
ظفرنامه

فہرست مظہر جمیل

۶	منزل پنجشنبہ	۸۷	وظیفہ فقط شام کا
۱۲	مقدمہ	〃	وظیفہ فقط صبح کا
۱۴	فضیلت دعا کے	۹۰	بیان سورج نکلنے کا
۱۹	فضیلت ذکر کے	۹۱	وظیفہ دن کا
۳۶	آداب دعا کے	۹۳	دعائیں شب کی اذان کے وقت کے
۴۳	آداب ذکر کے	〃	وظیفہ رات کا
۴۷	اوقات قبولیت دعا کے	۹۴	وظیفہ رات دن کی پڑھنی کا
۵۰	فائدہ حالتوں قبولیت دعا کا	۹۵	دعائیں گھر میں جانے کے
۵۳	مکان قبولیت کے	۹۶	بیان شام ہونے کا
۵۵	بیان جن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے	۹۷	سونے کے دعائیں
۵۷	اسم اعظم	۱۰۷	بیان خواب دیکھنے کا
۷۰	الحمد للہ کہنا قبولیت دعا پر	۱۰۹	بیان ڈرنے کا اور نیند اوچٹ جانے کا
〃	منزل جمعہ	۱۱۰	بیان نیند اوچٹنی کا
〃	بیان صبح شام کی وظیفہ کا	〃	بیان جاگنے کا
۸۶	بیان ادای قرض کا	۱۱۲	بیان انگہہ کہلنے کا رات کو
		۱۱۳	بیان پاخانہ جانے اور نکلنے کا

۱۱۵	بیان وضو کا	۱۶۳	وظیفہ سلام کی بعد کا
۱۱۷	بیان تہجد کا	۱۷۲	وظیفہ صبح کی نماز کا
۱۲۳	بیان وتر کا	۱۷۳	وظیفہ صبح اور مغرب کی بعد کا
۱۲۷	بیان فجر کی سنتون کا	۱۷۴	وظیفہ چاشت کی بعد کا
۱۲۸	بیان گھر سی نکلنی کا	〃	بیان دعوت کا
۱۳۰	بیان مسجد مین آنی کا اور نکلنی کا	۱۷۵	بیان افطار روزی کا
۱۳۳	بیان مسجد مین کچھ ڈھونڈھنی کا	۱۷۶	بیان کہانا شروع کرنی کا
۱۳۴	**منزل شنبہ**	۱۸۳	بیان کپڑی پہرنی کا
〃	بیان اذان کا	۱۸۵	**منزل یکشنبہ**
۱۳۷	بیان غمزدہ کا	〃	بیان استخاری کا
۱۳۹	بیان نماز کی شروع کرنی کا	۱۸۷	استخارہ نکاح کا
۱۴۴	بیان رکوع کا	۱۸۹	خطبہ نکاح کا
۱۴۷	بیان سجدے کا	۱۹۱	بیان مبارکبادی دینی نکاح کی اور نکاح حضرت فاطمہؓ کا
۱۴۹	بیان سجدۂ قرآن کا	۱۹۳	بیان بی بی کی پاس جانی کا اور غلام اور جانور خریدنی کا
۱۵۱	بیان التحیات کا	〃	بیان جماع کا
۱۵۵	طریق درود بھیجنی کا		
۱۶۰	دعائین التحیات کی		

۱۹۴	بیان منزل ہونی کا
۱۹۵	تعویذ طفلان
〃	بیان تعلیم لڑکی کا جب بولنی لگی
۱۹۶	بیان مسافر کی رخصت کرنی کا
۱۹۷	بیان امیر کرنی کا لشکر پر
۱۹۹	بیان سوار ہونے کا
۲۰۲	بیان چڑھنی کا بلندی پر اور اوترنی کا اوس سے
۲۰۳	بیان جانور کی گرانی کا
〃	بیان کشتی مین بیٹھنی کا
〃	بیان جانور کی بہاگ جانی کا
۲۰۴	بیان مدد چاہنی کا
〃	بیان بلند جگہہ پر چڑھنی کا
〃	بیان شہر کی دیکھنی کا
۲۰۵	بیان منزل مین اوترنی کا اور شام کرنی مسافر کا
۲۰۷	بیان حج کا
۲۱۷	بیان قربانی اور عقیقہ اور کعبہ کی داخل ہونی کا
۲۲۰	بیان آب زمزم کا
۲۲۲	بیان سفر جہاد کا
۲۲۵	بیان تعلیم نومسلم کا
〃	بیان سفر نسی پھرنی کا
۲۲۶	بیان دفع غم کا
۲۲۶	**منزل دوشنبہ**
۲۳۱	بیان کسی سی ڈر رکھنی کا
۲۳۴	بیان شیطان وغیرہ سی ڈرنیکا
۲۳۵	بیان دفع کرنی چھلاوی کا
〃	بیان ڈرنے کا
〃	بیان امر لاعلاج درپیش آنی کا
〃	بیان امر ناخوش کا
〃	بیان امر دشوار پیش آنیکا
〃	نماز حاجت کے
۲۲۷	بیان عمل حافظہ کا

۲۴۱	بیان توبہ اور نماز توبہ کا	۲۵۶	بیان ہنسنی والیکی دیکھنی کا اور محبت کا اور خبر پوچھنا وغیر ذلک
۲۴۲	بیان قحط سالی کا		
۲۴۶	بیان ابر اور مینہہ کی دیکھنی کا	۲۵۸	دعائین اداء قرض کے
〃	بیان گرجنے کا	۲۵۹	بیان کسی کام سی تہنک جانی کا
〃	بیان ہوا چلنی کا	۲۶۰	بیان وسوسہ کا
۲۴۷	بیان اندہیری آندہی کا	۲۶۱	بیان غصہ کا
۲۴۸	بیان مرغون کی آواز کا	۲۶۲	بیان بدزبانی کا
〃	بیان گدہی اور کتی کی آواز سنی کا	〃	بیان مجلس مین آنی کا
۲۴۹	بیان چاند دیکھنی کا	〃	کفارہ مجلس کا
۲۵۰	بیان لیلۃ القدر کا	۲۶۳	بیان بازار کی دعاؤن کا
〃	بیان آئینہ دیکھنی کا	۲۶۴	بیان نئی پہل دیکھنی کا
〃	بیان سلام علیک کا	〃	بیان دیکھنی مبتلا کا
۲۵۳	بیان چھینکنی کا	۲۶۵	بیان کھیہ جانی رہنی کا اور غلام لونڈی بہاگنی کا
۲۵۵	بیان کان بولنی کا		
〃	بیان خوشخبری سننی کا	۲۶۶	بیان بدفالی کا
〃	بیان اچھی چیز دیکھنی کا	〃	بیان نظر لگنی کا
〃	بیان مال بڑہنی کا	۲۶۷	بیان آسیب کا

۲۶۹	حرز ابو دجانہ	״	بیان تعزیت کا
۲۷۰	بیان دیوانہ کا	۲۸۸	بیان جنازہ اوٹھانی کا اور نماز جنازی کا
۲۷۱	بیان بچھو کی کاٹی کا عمل	۲۹۱	بیان دفن کا اور زیارت قبور کا
۲۷۲	دعا جلی ہوئی کے	۲۹۴	**منزل سہ شنبہ**
״	عمل آگ کی بجھانے کا	״	بیان اوس فکر کا کہ مخصوص کسی وقت کے نہیں
״	دعا پیشاب بند ہونی کے	۳۰۹	صلوٰۃ التسبیح
״	دعا زخم کے	۳۱۸	بیان استغفار کا
۲۷۳	بیان پانو سونے کا	۳۲۳	بیان الفاظ استغفار کا
״	دعا درد کے	۳۲۶	**منزل چہار شنبہ**
۲۷۴	عمل آنکھہ دکھنی کا	״	فضیلت قرآن شریف کی اور سورتون اور آیتون کے
״	دعا تپ کے	۳۲۹	بیان سورتون اور آیتونکی فضیلت کا
״	ضرر پہونچنی سی آزو موت کی نکر ہی	۳۴۱	دعائین کہ مخصوص کسی وقت کے نہین
۲۷۵	بیان بیمار پرسی کا اور دعائین بیماری مین پڑنی کی	۳۶۹	فضیلت درود شریف کے
۲۷۹	بیان شہادت مانگنی کا	۳۸۰	خاتمہ آخر کتاب کا
״	بیان مرنی کا اور میت کی پس ماندونکا		
۲۸۲	بیان بیٹی کی مرنی کا		

تمت

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

نسخهٔ نظم نفیس خلیل

۱۲۵۸

شرح حصن حصین

در مطبع مصطفی محمد خان طبع نمود

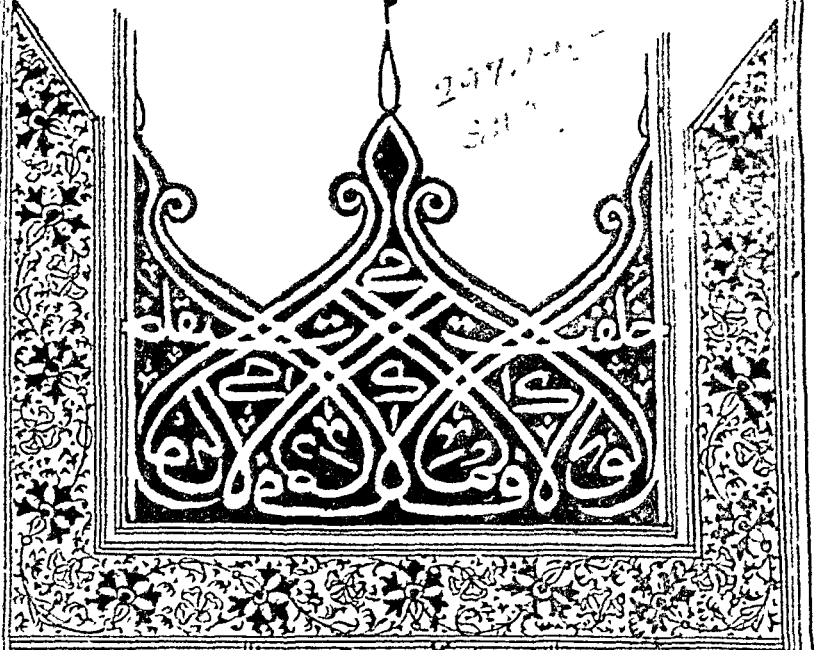

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کی لئی کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کی اور راہ بتائی اپنی فکر کی یا الٰہی درود وسلام بیحد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اونکی اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر اور حشر مین اونکی خادمون مین منسوب کر آمین آمین یا الٰہ العالمین بعد ازین ضعیف العباد محمد قطب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ بہائی مسلمانون کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہی حدیثون اور دعاؤن فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کو لائق اسکی ہی کہ اکر اوسکو تعویذ جان کا کرین بجا ہی اوآب زر سی لکہین تو سزا ہی کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاؤن و غیرہ مین ہوگی کہ زبان مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سی جلوہ آرا ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیر مین ہو پس ہر مومن کو چاہئی کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کری کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ یعنی البتہ ہی تمہاری لئی بیچ افعال رسول خدا کی

پیروی اوسکی واسطی اوسکی کہ امید رکھتا ہی اللہ تعالی کی اور دن آخرت کی اس لئی اس عاجز نی واسطی نفع
بھائی مسلمانون کی اور وسیلہ کرنی مغفرت اپنی کی ترجمہ اوسکا ہندی مین موافق شرحون کے
لکھا اور فائدی اوسکی مشکوۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کیسی کہ اولاد
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کیسی ہین لکھی یعنی بعد ترجمہ دعا وغیرہ کی فضیلت اور حل
مطلب اوسکی لکھی اور دعائین بھی کہ خوب تھین اوسمین درج کین اور علامت فائدہ کے حرف
ف کا لکھا اور بعد تمام ہونی کی اکثر جای کذا ذکر کرنا م اوس کتاب کا یا کتاب والی کا
لکھا کہ جس سے وہ نقل کیا اور اخیر کتاب مین ایک خاتمہ لکھا کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون
اور بکار آمدنی کو کہ مشکوۃ وغیرہ مین سی چنکر اسی طرح ترجمہ اور فائدی اوسکی بھی لکھی اور وجہ اون
حدیثون کی لکھنی کے یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور آراستگی نفس کے ہر کسی کو لازم ہی تا عبادت اچھی طرح
مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نی منہاج العابدین مین لکھا ہی کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین
ایک توفیق اور مدد اللہ تعالی کی اور وہ پرہیزگارون کو ہوتی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی مدد اور حفاظت اللہ تعالی کی ساتھہ پرہیزگارون کے ہی اور دوسری اصلاح عمل کی
اور وہ بھی پرہیزگارون کی لئی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور پرہیزگاری کرو اور
کہو بات استوار سنوار دیگا خدا تمہاری لئی عمل تمہاری اور بخشیگا تمہاری لئی گناہ تمہاری اور
تیسری قبول عمل اور وہ بھی پرہیزگارون کی لئی ہی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی
قبول نہین کرتا ہی خدا تعالی عمل کو مگر پرہیزگارون سی پس مدار عبادت کا ان تین چیزون پر ہوا اول
توفیق چاہئی تا عمل کری بعد اوسکی سنوارنا چاہئی تا عمل بی نقصان ہووی بعد ازان قبول چاہئی تا فائدہ عبادت کا
حاصل ہو اور انہین تین چیزون کی لئی ہی تضرع اور سوال سب عابد و کار رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ

اعمالنا یعنی ای رب ہماری توفیق دی ہمکو اپنی طاعت کی اور تمام کر تقصیر ہماری اور قبول کر عمل
ہماری اور یہہ تینون باتین تقوی ہی میسر ہوتی ہین تمام ہوا کلام امام غزالی کا اور یہی مضمون سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن سی بہی سمجہا جاتا ہی اور مصنف نے بہی اسپر اشارہ کیا ہی آداب
دعا مین پس اسی لئی اخیر مین ایسی حدیثین لاکر کی گئین کہ بیدار کرین خواب غفلت سی اور اونکی باتین
آدمی پرہیزگار ہو جاوی پس چاہئی یون کہ جسکو اللہ تعالی توفیق اس کتاب کی دعاؤن کی پڑہنی کے
دی وہ بعد اتمام وظیفہ کی جسقدر ہوسکی مطالعہ اوسکا بہی اپنی پر لازم کری اور اہل علم خیال
اسکا نکرین کہ ہندی عبارت کو دیکہہ کر کیا کرینگی بلکہ بعد دیکہنی کے حب عجائب وغرائب اسکی معلوم
ہونگی کہ ہر کسی کا مطلب اور حاجت برآری ہر امر کی اسمین موجود ہی آپ اپنی ہزار کام چہوڑ کر مشغول
اپنی کو اسمین غنیمت اور بہبودی سمجہین گے کسواسطی کہ کوئی کام دین ودنیا کا ایسا نہین کہ اسمین
عقدہ کشائی اوسکی نہو اور زیادہ خوبی یہہ ہی کہ جب بہت سی کتابین دیکہینگے تب اتنی مطالب
معلوم کرینگی اسمین بی محنت موجود ہین اور حکیم خیر اللہ شاہ نی کہ احبار عاجز کی ہی ہین تاریخ اس
شرح کی اتمام کی **ظفر جلیل** کہی اور یہی نام اسکا رکھا گیا یعنی اسپر عمل کرنی سی آدمی مطلب یاب
وفتحیاب دارین کا ہوتا ہی اور بعد طیار ہونیکی اول سی آخر تک پیچ حذمت مخدومی مکرمی استادی
مولوی محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا کی عرض کے اور ازراہ کرم عمیم کی باوجود بی استعدادی
میرکی پسند فرمائی پس بعد اسکی بہی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرماوین شرمون سی تحقیق کر کر بنا دین
کہ بندہ بہرحال تقصیر وار ہی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ
علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا
فانصرنا علی القوم الکافرین ۞ آمین رب العالمین اور جسکو اللہ تعالی توفیق دی اسکے
رواج دینی مین قصور نکری کہ حدیث شریف مین آیا ہی الدال علی الخیر کفاعلہ ۞ یعنی جو اچہی بات کا

رسته بتاتا ہی اوسکو بہی ثواب مثل ثواب کرنی والی اوسکی کی ہوتا ہی یا اللہ تو اس عاجز کو اور میری والدین
کو اور سب مسلمانون کو اس سی بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سی بخش دی اور ہماری کنا ہون پر
خیال نفرما اور اس کتاب کو قبول فرما اور خالص اپنی خوشنودی کی لئی گردان اور وہ کام کروا
ہمسی کہ جسمین تو راضی ہووی آمین یا معبود العالمین اور سند کتاب حصن حصین کی یہ ہی کہ بڑی
بہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید معروف بہ شاہ حاجی احراری الدہلو
غفر اللہ لہم نی حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحٰق رحمۃ اللہ سی اور اونکو سند ہی حضرت
شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی اور اونکو حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور اونکو شیخ ابو طاہر
مدنی سی اور اونکو شیخ ابراہیم کردی سی اور اونکو شیخ احمد قشاشی سی اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس
سنباطی سی اور اونکو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سی اور اونکو شیخ زین الدین زکریا انصاری سی
اور اونکو حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی سی اور اونکو مؤلف
کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن الجزری الشافعی سی اور احوال اس کتاب کی مؤلف کا
مولانا عبد العزیز محدث رحمہ اللہ فی بستان المحدثین مین یہہ لکہا ہی کہ نام انکا قاضی القضاۃ
شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہی اور کنیت انکی ابو الخیر اصل مین دمشقی
ہین پہر شیرازی اور مشہور ساتہہ ابن الجزری کی باپ انکا سوداگر تہا ایک مدت دراز
اونکی تان فرزند نہ ہوا جب حج کو گئی آب زمزم پیا اور دعاء اولاد کی لئی کی حق تعالی نی
اونکو یہہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسوین رمضان المبارک کی ہفتی کی رات مین بعد نماز
تراویح کی سنہ ۷۵۱ سات سو اکیاون ہجری مقدسہ مین دمشق مین پیدا ہوئی اور وہین نشو و نما
پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرأت کو کامل کیا کہ اوسمین مہارت کلی پیدا
کی اور مصر مین مدرسہ بنایا اوسکا نام دار القرآن رکہا بعد اوسکی شہرون روم مین داخل ہوئی

اور اوس ملک وسیع مین علم قرأت اور حدیث کو پہیلایا اور لوگون کو نفع عظیم الشی پہونچایا خصوصاً
ریاست علم قرأت کی ملکون اسلامیہ مین انکو مسلم ہوئی اور تہی خوش شکل اور خوش لباس اور
زبان آور اور فصیح وبلیغ ملک روم مین انکو امام اعظم لقب دیا تہا اور بارہا ساتہہ طواف
کعبی کے مشرف ہوی اور آخر شیراز مین استقامت پکڑی اور اوقات اونکی معمور رہتی
ساتہہ ان تین شغلون کی قرأت قرآن کی یا سننا احدیثون کا یا عبادت اور اونکی اوقات
مین ایک برکت محسوس تہی باوجودیکہ لوگ واسطی طلب ان دو علم شریف کی اونپر ہجوم رکہتی تہی
اور پہیہ اور آوراد و عبادات بہی کرتی تہی اور پہر اوس قدر تصنیف کرتی کہ ایک کاتب جید زود نویس
لکہہ سکی اور سفر اور حضر مین بیدار اور قائم اللیل رہتی اور ہر کز روزہ پیر اور جمعرات کا اونسی فوت
نہوتا اور تین روزی ہر مہینی کی بہی رکہتی اور کتابین اونکی سب نافع مین النشر فی القرأۃ العشر کہ
بہت شہرت رکہتی ہی اور بہت کتابین کہ بعضون فی اونتالیس گنی مین تصنیف کین سنہ ۸۳۳
آٹہہ سو تین تیس مین وفات پائی الحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً کہ دیباچہ اسکا تمام ہوا اور

متن اور شرح اوسکی شروع ہوتی ہی منہ الاستعانۃ وعلیہ التکلان

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کے

لا الہ الا اللہ عدۃ للقائہ کلمہ توحید کا سامان ہی واسطی دیدار خدا کی ف یہہ اشارہ
ہی حدیث قدسی کی مضمون پر لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی یعنی
اللہ تعالی فرماتا ہی کلمہ توحید قلعہ میرا ہی جو کوئی داخل ہوا قلعہ میری مین امن مین ہوا عذاب میرسی اللھم

صل علی سید الخلق محمد والہ واصحابہ وسلم قال الفقیر العبد الضعیف المسکین

المنقطع الی اللہ الراجی من کرمہ ان ینجیہ من القوم الظالمین محمد بن محمد بن محمد بن
الجزری الشافعی لطف اللہ تعالیٰ بہ فی شدتہ یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر سردار خلق
کی کہ نام پاک اونکا محمد ہی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اصحاب اونکی کی اور سلام بہیج کہتا ہی محتاج
بندہ ضعیف مسکین چوڑنی والا لوگون کو رجوع کرنی والا طرف اللہ کی امیدوار کرم اوسکی کی
یہہ کہ خلاصی دی اوسکو قوم ظالمون سی محمد بیٹا محمد بیٹا محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہی مہربانی کری اللہ
بلند بسبب اس کتاب کی بیچ سختی اوسیکی ف مصنف نی اپنی کو فقیر کہا بسبب اس آیۃ کی
وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ یعنی اللہ تو انکر ہی اور تم محتاج اور مسکین کہا بموجب اس حدیث کی اَللّٰھُمَّ
اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یعنی یا اللہ زندہ رکھ
مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون مین اور لفظ ضعیف کا اشارہ ہی اس آیت پر خُلِقَ
الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا یعنی پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور دعا مین اشارہ کیا اپنی حال پر کہ ایک ظالم نی گہیر
رکھا تہا اور جزری نسبت جزیرہ ابن عمر رض کی طرف ہی جسمین مصنف رہتا تہا اَمَّا بَعْدُ حَمْدًا لِلّٰہِ
الَّذِیْ جَعَلَ الدُّعَآءَ لِرَدِّ الْقَضَآءِ وَالصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہِ الْاَتْقِیَآءِ الْاَصْفِیَآءِ فَاِنَّ ھٰذَا الْحِصْنَ الْحَصِیْنَ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَسِلَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ خَزَانَۃِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ وَالْھَیْکَلَ الْعَظِیْمَ مِنْ قَوْلِ الرَّسُوْلِ
الْکَرِیْمِ وَالْحِرْزَ الْمَکْنُوْنَ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُوْمِ الْمَاْمُوْنِ بَذَلْتُ فِیْہِ النَّصِیْحَۃَ یہ ای یہ حصن
حریف خدا کی جسنی گردانا دعا کو واسطی بہیرنی تقدیر کی اور پہنچی پہنچانی رحمت خاص اور سلام کے
اوپر محمد کی کہ سردار نبیون کی ہین اور اوپر اولاد اور اصحاب اونکی کی کہ پرہیزگار برگزیدہ ہین
تحقیق یہہ قلعہ محکم کلام سردار رسولونکی سی ہی اور یہہ ہتیار ہر منونکا خزانہ نبی امانت دار کیسی ہی اور یہہ
بڑا قول رسول بزرگ کیسی ہی اور یہہ تعویذ محفوظ کلام بچائی گئی گناہون بذریعہ کئی گئی کیسی ہی خرچ کی

یعنی اسمین نصیحت * ف * تقدیرین دوہین ایک معلق دوسری مُبرم یعنی قطعی تقدیر معلق دعا دوا سی بدلی جاتی ہی اور تقدیر مبرم کسی چیز سی نہین بدلی جاتی یہان معلق ہی مراد ہی اور کلام مذکر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سی ہی کہ امن مین تجھے گناہون سی اور نصیحت خرچ کی یعنی اس کتاب کے تصنیف کرنی مین خیرخواہی مسلمانونکی کی ہی کہ سبکو فائدہ دیگی وَاَخْرَجْتُهُ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ اَبْرَزْتُهٗ عَدَّاءً عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَجَرَّدْتُهٗ جُنَّةً تَقِیْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّةِ * اور نکالا یعنی اسکو حدیثون صحیح سی ظاہر کیا یعنی اسکو درحالی کہ سامان ہی نزدیک ہر سختی کی اور خالص کیا یعنی اسکو درحالی کہ سپر ہی کہ بچاتی ہی برائی آدمیون اور جنون کی سی ف یعنی اس کتاب کی حدیثون کو بچنی کی لئی بلاؤن سی اور حدیثون مین سی کہ اومین دعائین نہین ہین چھانٹ لیا یعنی تَحَصَّنْتُ بِهٖ فِیْمَا دَهَمَ مِنَ الْمُصِیْبَةِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ كُلِّ ظَالِمٍ بِمَا حَوَى مِنَ السِّهَامِ الْمُصِیْبَةِ * روکا وکیا یعنی ساتھہ اسکی بچ اوس چیز کی کہ پیش آئی مصیبت سی اور بچاؤ کیا یعنی ہر ظالم سی سبب اوس چیز کی کہ جمع کیا اس کتاب نی تیرون پہنچنی والون سی * ف * یعنی نشانہ پر مراد تیرون سی دعائین اس کتاب کی ہین کہ جیسا تیر کام کرتا ہی نشانی پر ویسی ہی یہہ دعائین کام کرتی ہین اس لئی کہ رسول مقبول کی فرمانی مین ہرگز احتمال خطا کا نہین پس اونکا فرمانا کیون نہ تاثیر کری * وَقُلْتُ شِعْرًا اَلَا قُوْلُوْا لِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰى * عَلٰى ضَعْفِیْ وَلَمْ یَخْشَ رَقِیْبَهٗ * خَبَاْتُ لَهٗ سِهَامًا فِی اللَّیَالِیْ * وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ مُصِیْبَةً * اور کہا یعنی شعر خبردار ہو کہو تم اوس شخص کو کہ تحقیق قوت ظاہر کی اوپر ناتوانی میری کی اور نہ ڈرا نگہبان اپنی سی چھپا رکھی یعنی واسطی اوسکی تیرا تون مین اور امید رکھتا ہون مین یہہ کہ ہووین تیر اوسکو پہونچنی والی * ف * رقیب اوس نگہبان کو کہتی ہین جس سی کوئی چیز پوشیدہ نہو یہہ صفت پروردگار ہی مین پائی جاتی ہی بفحوای قول اللہ تعالے کی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ * یعنی اللہ تعالے کو

غافل نجان ظالمون کی عملون سی لیکن تاخیر دیتا ہی اونکو اوسکی لئی کہ پہر اونکی آنکہین کہ وہ قیامت
ہی اور مراد تیر و نصی دعائین پہیلی ملت کی ہین کہ بہت قبول ہوتی ہین یعنی دعائین رانون کی کہ بمنزلہ
تیرون کی ہین اوسکی دفع کی لئی کہین یعنی اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ اَنْ یَّنْفَعَ بِہٖ وَاَنْ یُّفَرِّجَ عَنْ کُلِّ
مُسْلِمٍ بِسَبَبِہٖ عَلٰی اَنَّہٗ مَعَ اقْتِصَارِہٖ وَاخْتِصَارِہٖ لَمْ یَدَعْ حَدِیْثًا صَحِیْحًا فِیْ بَابِہٖ اِلَّا
اَسْتَحْضَرَہٗ وَاَتٰی بِہٖ مانگتا ہون مین اللہ بڑی سی مہد کہ نفع دی بسبب اس کتاب کی یعنی سب
مسلمانون کو ہر حالت مین اور یہہ کہ دور کری غم ہر مسلمان ہی بسبب اسکی مانگتا ہون بنا بر اسکی کہ تحقیق
اسنی باوجود کوتاہی اور چہوٹی ہونی اپنی کی نہین چہوڑی کوئی حدیث صحیح بیچ باب اپنی کی یعنی وعاء
وغیرہ کی مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائی اوسکو ف یہ اقتصار کہتی ہین لفظ اور معنی کی تہوڑی ہی
ہونی کو اور اختصار کہتی ہین اوسکو کہ لفظ تہوڑی ہون اور معنی بہت وَلَمَّا اَکْمَلْتُ تَرْتِیْبَہٗ وَتَہْذِیْبَہٗ
طَلَبَنِیْ عَدُوٌّ لَا یُمْکِنُ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی فَہَرَبْتُ مِنْہُ مُخْتَفِیًا وَتَحَصَّنْتُ
بِہٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ فَرَاَیْتُ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ
عَلٰی یَسَارِہٖ وَکَاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا تُرِیْدُ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اُدْعُ اللّٰہَ لِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَرَفَعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ الْکَرِیْمَتَیْنِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِمَا
فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِہِمَا وَجْہَہُ الْکَرِیْمَ یہ اور جب پوری کی یعنی ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا
مجکو دشمن نی کہ نہین ممکن تہا یہہ کہ دفع کری اوسکو کوئی مگر اللہ بر ترلیس بہاگا مین اوس سی چہپکر
اور محافظت کی یعنی ساتہہ اس قلعہ محکم کی یعنی ساتہہ پڑہنی اور ہمیشہ وظیفہ کرنی اسکی کی پس دیکہا
یعنی سردار رسولون کی کو خواب مین رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام اوس حال مین کہ مین بیٹہا ہون
بائین طرف اونکی اور گویا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کیا چاہتا ہی تو پس عرض کیے
یعنی اونسی ای رسول خدا کے دعا کرو اللہ تعالی سی میری لئی اور سب مسلمانون کی لئی پس اوٹہائی پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم نی دونو ہاتہہ بزرک اپنی جیسی اوب دعا کا ہی اور مین دیکہتا ہون طرف دونو
ہاتہون کی پس دعا کی بہر بہیری دونو ہاتہہ موںہہ مزرک اپنی پر ف بلیتہا نامین طرف اس لئی
تہا کہ جانب دلکی ہی اور اشارہ ہی یسر یعنی آسانی پر اور اُدْعُ اللّٰہَ لِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ سی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ شخص دشمن دین کا تہا یا ظلم کرنی والا سب پر وکَانَ ذٰلِکَ لَیْلَۃَ الْخَمِیْسِ فَہَرَبَ الْعَدُوُّ
لَیْلَۃَ الْاَحَدِ وَفَرَّجَ اللّٰہُ عَنِّیْ وَعَنِ الْمُسْلِمِیْنَ بِبَرَکَۃِ مَا فِیْ ہٰذِہِ الْکُتُبِ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَمَزْتُ لِلْکُتُبِ الَّتِیْ خَرَّجْتُ مِنْہَا ہٰذِہِ الْاَحَادِیْثَ بِحُرُوْفٍ
تَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ سَلَکْتُ فِیْہَا اَخْصَرَ الْمَسَالِکِ ۔ اور تہا یہہ جواب جمعرات کی رات مین
پس بہاگا دشمن اتوار کی رات مین اور دور کیا غم اللہ تعالی نی مجہسی اور سب مسلمانون سی بسبب برکت
اوس چیز کی کہ اس کتاب مین ہی روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق اشارہ کیا مینی
واسطی اون کتابون کی کہ روایت کین مینی اونسی یہہ حدیثین سات حرفون کی کہ دلالت کرین اون کتابون
پر چلامین بیچ ان رمز کتابون کی بہت چہوٹین راہین فَجَعَلْتُ عَلَامَۃَ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ خ وَمُسْلِمٍ
م وَسُنَنِ اَبِیْ دَاوٗدَ د وَالتِّرْمِذِیِّ ت وَالنَّسَائِیِّ س وَابْنِ مَاجَۃَ الْقَزْوِیْنِیِّ
ق وَہٰذِہِ الْاَرْبَعَۃُ عَۃ وَہٰذِہِ السِّتَّۃُ ع وَصَحِیْحِ ابْنِ حِبَّانَ حب وَصَحِیْحِ
الْمُسْتَدْرَکِ لِلْحَاکِمِ مس وَاَبِیْ عَوَانَۃَ عو وَابْنِ خُزَیْمَۃَ مہ وَالْمُوَطَّاِ ط
وَسُنَنِ الدَّارَقُطْنِیِّ قط وَمُصَنَّفِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ مص وَمُسْنَدِ الْاِمَامِ
اَحْمَدَ اَوِ الْبَزَّارِ مر وَاَبِیْ یَعْلَی الْمَوْصِلِیِّ ص وَالدَّارِمِیِّ می وَمُعْجَمِ الطَّبَرَانِیِّ
الْکَبِیْرِ طر وَالْاَوْسَطِ طس وَالصَّغِیْرِ صط وَالدُّعَاءِ لَہٗ طب وَلِابْنِ
مَرْدُوْیَۃَ مر وَلِلْبَیْہَقِیِّ ہی وَالسُّنَنِ الْکَبِیْرِ لَہٗ یہقی وَعَمَلِ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ
لِابْنِ السُّنِّیِّ سی پس کی مینی نشانی صحیح بخاری کے خ اور مسلم کی م اور سنن ابی داؤد کے

د اور ترمذی کی ت اور نسائی کی س اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ان چاروں کی یعنی ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ کی عہ اور ان چھوں کی یعنی بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد نسائی ابن ماجہ کی کہ جنکو صحاح ستہ کہتے ہین ع اور نسائی صحیح ابن حبان کی حب اور صحیح مستدرک حاکم کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خزیمہ کی مہ اور موطا کی طا اور سنن دار قطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی مص اور نسائی مسند امام احمد کی اَ اور بزار کی ر اور ابو یعلی موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیر طبرانی کی ط اور معجم اوسط طبرانی کی طس اور معجم صغیر طبرانی کی صط اور نسائی کتاب دعاء طبرانی کی طب اور کتاب دعاء ابن مردویہ کی مر اور کتاب دعاء بیہقی کی قی اور نسائی سنن کبیر بیہقی کی سنی اور نسائی کتاب عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی کی سی وَاَقَلُّ مُرَمَّزٍ مَنْ لَهُ اللَّفْظُ * اور پہلی لایا ہین اشارہ اوسکا کہ واسطے اوسکی لفظ ہی ف جہان اختلاف ہوتا ہی لفظونمین تو رمز اوسکی پہلی لاتا ہی جسکی لفظ حدیث کی روایت کی ہین اگرچہ رتبہ مین کم ہو جیسی ایک حدیث بخاری مین بہی آئی ہی اور ترمذی مین بہی اور لفظون مین فرق ہی اور اسنی ترمذی کی لفظ روایت کی مِن تو ت پہلی لاویگا اور اگر لفظونمین اتفاق ہی تو ترتیب مذکور سی لاویگا کذا قال الملا علی القاری وَاِنْ مَكَانَ الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِهٖ * مَوْ * لِيُعْلَمَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ لِمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْكُتُبِ وَذٰلِكَ قَلِيْلٌ حَيْثُ عَدِمَ الْمُتَّصِلَ اَوِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى اَنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ هٰذِهِ الرُّمُوْزَ اِلَّا لِعَالِمٍ يُرَبِّيْ بِنَفْسِهٖ عَنِ التَّقْلِيْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ يَتَعَرَّفُ صَحِيْحَ الْكُتُبِ وَالْمَسَانِيْدِ اور اگر ہو حدیث موقوف لکہا ہی پہلی اشارہ اوسکی کی لفظ مَوْ کا تو کر جانا چاہیے کہ تحقیق یہہ حدیث موقوف ہی اون کتابون مین جنکا اشارہ کیا ہی بعد لفظ مَوْ کی یعنی اگرچہ اور روین مین مرفوع ہو لیکن انمین موقوف ہی اور یہہ یعنی حدیث موقوف کا لانا کم ہی جہان کہین کہ نہ پاوے کوئی متصل یا جہان اختلاف کیا گیا ہے

اوسمین باوجود اسکی تحقیق نہین کئی معنی یہہ اشارہ ہی گرواسطی اوس عالم کی کہ بلند رکہتا ہی نفس اپنی کو
تقلید سی یعنی بی پروائی تقلید سی یا واسطی طالب علم کی کہ پہچانتا ہی صحیح کتابون کو اور مسند ونکو

ف مراد موقوف سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلک نہ پہونچی ہو بلکہ صحابی وغیرہ تلک پہونچی ہو
کہ فلانی صحابی وغیرہ نی یون کہا اور مراد متصل سی یہان حدیث مرفوع ہی یعنی جہان کہین حدیث
مرفوع نہین پائی گئی یا پائی گئی ہی مگر اوسمین اختلاف کیا گیا ہی مرفوع غیر مرفوع کی ہونی مین تو اوس
حدیث کی پہلی علامت کی لئی رمز مو کی لکہی ہی اور مسندون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین سندین
صحابیون کی ہون بغیر ترتیب بابون کی خلاف بخاری وغیرہ کی کذا قال العلی ح وَاِلَّا فَهِيَ الْحَقِيقَةُ
لِاحْتِيَاجِ اِلَيْهَا الْعُمُومِ مِنَ النَّاسِ فَلْيُعْلَمْ اَنِّي اَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ جَمِيْعُ مَا فِيْهِ صَحِيْحًا
فَزَالَ اَلْاِلْتِبَاسُ ۔ وگرنہ پس حقیقت مین نہین احتیاج ہی طرف اشارون کی واسطی عام لوگون کی
پس جانا چاہئی کہ تحقیق مین امید رکہتا ہون یہہ کہ ہووی سب اوس چیز کا کہ اس مختصر مین ہی صحیح یعنی
ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس دور ہوا شبہ یعنی عام لوگون کی لئی کہ اسمین حدیث موضوع
نہین ہی وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى هٰذَا الْمُخْتَصَرَ اللَّطِيْفَ مَا لَمْ تَجْمَعْهُ مُجَلَّدَاتٌ مِنَ
التَّآلِيْفِ وَاِذَا انْتَهٰى نَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَّجْعَلَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَصْلًا يَفْتَحُ مَا اُقْفِلَ مِنْ
لَفْظٍ مَا فِيْهِ قَدْ اُشْكِلَ ۔ اور بتحقیق جمع کیا ہی شکر خدا تعالی کا اس مختصر لطیف نی اون حدیثون کو کہ
نہین جمع کیا اوسکو بڑی کتابون نی تصنیف ہوئی مین سی اور جب تمام ہووی یہہ کتاب امید رکہتی
ہون ہم خدا تعالی سی یہہ کہ کرین ہم بیچ آخر اسکی کی ایک فصل کہ کہولدی اوس چیز کو کہ بند کیا گیا لفظ
اوس چیز کی کہ اسمین مشکل ہو ف یعنی جو لفظ حدیث کی مشکل ہین اوسکی معنی کہولدی چنانچہ
مصنف نی بحث وعدد کی نہیۃ لکہا کہ نام اوسکا مفتاح الحصن الحصین رکہا وَهٰذِهٖ مُقَدِّمَةٌ
تَشْتَمِلُ عَلٰى اَحَادِيْثَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ ثُمَّ اٰدَابُ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَاَوْقَاتُ الَّتِيْ

وَاٰخِرِ الْهَا وَاَمَاكِنِهَا ثُمَّ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمِ وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الْاَصْبَاحِ
اِلَى الْمَسَاءِ وَفِي طُوْلِ الْحَيٰوةِ اِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ وَصَحَّ النَّصُّ عَنْهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرِ الَّذِيْ وَرَدَ فَضْلُهُ وَلَمْ يَخْتَصَّ بِوَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ
ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَمْحُو الْخَطِيْئَاتِ ثُمَّ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِنْهُ وَاٰيَاتٍ
ثُمَّ الدُّعَاءِ الَّذِيْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ ۔ اور یہہ رسالہ مقدمہ ہی کہ شامل
ہی اوپر حدیثون کی پنج فضیلت دعا کی اور ذکر کی پہر بیان آداب دعا کا ہی اور آداب ذکر کا اور وقتون
قبولیت کا اور حالتون قبولیت کا اور مکانون قبولیت کا پہر بیان اسم اعظم کا اور اسماء حسنی کا پہر
بیان اون دعاؤن کا کہ پڑہی جاوین صبح سی شام تلک اور پنج در ازندگانی کی مرنی تلک یعنی اول عمر
سی آخر عمر تلک تمام اون چیزون کی کہ احتیاج لائی جاتی ہی طرف اوسکی اور حال یہہ کہ صحیح ہوئی ہی نقل صریح
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر بیان اوس ذکر کا کہ آئی ہی بزرگی اوسکی اور نہین خاص ہی ساتہہ کسی وقت کے
وقتون سی پہر بیان استغفار کا ہی جو مٹاتا ہی گناہون کو پہر بیان فضیلت قرآن بزرگ کا اور سورتون
اوسکی کا اور آیتون کا پہر بیان اون دعاؤن کا کہ صحیح ہوئی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی طرح ف
ای غیر مخصوص ساتہہ وقت کی لفظ کذلک کا فقط متعلق ہی ساتہہ دعا کی مگر اس توجیہ پر ملا علی قاری نے
شبہہ کیا ہی اور کہا کہ یہہ ون کی ساتہہ لگتا ہی یعنی ہر ایک استغفار اور قرأت اور دعا مذکورات
کی لئی نہین ہی وقت مخصوص اوقات سی بلکہ لائق یہہ ہی کہ مواظبت کری ان پر طالب جمیع حالات اور
مقامات مین اس لئی کہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہی اس آیت سی یٰاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا
كَثِيْرًا یعنی ای ایمان والون یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مقید ہونا قرأت کا کسی وقت مین معلوم
ہوتا ہی اس آیت سی اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ ۔ یعنی پڑہ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف تیری کتاب سی
اور ایسی ہی نہ مقید ہونا استغفار کا اس حدیث شریف سی طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا

یعنی خوشوقتی ہی اوسکو کہ پاوی اعمال نامہ اپنی مین استغفار بہت لہ خمتہ بفضل الصلوٰۃ
علی سید الخلق و رسول الحق الذی ھدی اللہ تعالیٰ بہ من الضلالۃ و بصر
من العمی فاوضح المحجۃ و لم یدع لاحد حجۃ صلی اللہ علیہ وسلم کلما ذکرہ الذاکرون
و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون * پہر تمام کیا مینے اسکو ساتھہ فضیلت درود کی اوپر سردار
خلق کی اور رسول حق کی وہ جو راہ دکہائی اللہ تعالیٰ نی بسبب اونکی کمراہی سی اور بینا کیا اندہی پن سے
پس روشن کی راہ سیدہی اور نہ چہوڑی کسی کی لئی حجت رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام جب
کہ یاد کرین اونکو یاد کرنی والی اور جب کہ غافل ہووین ذکر اونکی سی غافل ف مراد ہر وقت ہی
اس لئی کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سی خالی نہین بعضی محدثین نی اس درود شریف کو افضل درودونکا
لکہا ہی کذا ذکر الفخر ح **فضل الدعاء** یہہ حدیثین بیچ فضیلت دعا کی ہین ف
معنی دعا کی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلیٰ سی کسی چیز کو بطور عاجزی اور مسکینی کی اور دعا کرنی کی
بڑی فضیلت و ثواب ہی اور اللہ تعالیٰ نی کلام اللہ مین کتنی جگہہ دعا کرنی پر رغبت دلائی ہی
اور بہت سی حدیثون مین بزرگی دعا کی آئی ہی اور حدیثون صحیح اور قول علماء معتبر کیسی مستحب ہونا
دعا کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکر العلی ح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء
ھو العبادۃ ثم تلا و قال ربکم ادعونی الآیۃ * **مص** عنہ حب مس ا *
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا ہی بندگی ہی پہر پڑہی یہہ آیۃ اور کہا پروردگار تمہارا نی
دعا کرو مجہی ساری آیۃ پڑہی نقل کیے یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چارون نی یعنی ابوداؤد و ترمذی
نسائی ابن ماجہ نی اور ابن حبان حاکم احمد نی ف اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی سوائی
کوئی چیز عبادت نہین یہہ حصر مبالغۃً فرمایا معنی یہہ ہین کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہی جیسی کہ اور جاے
فرمایا الحج عرفۃ یعنی بڑا رکن حج کا وقوف عرفہ کا ہی اور ساری آیۃ یون ہی وقال ربکم ادعونی

اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ * یعنی اور فرمایا رب تمہارے نے دعا کرو مجھی تا قبول کروں مین دعا تمہاری تحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتی ہین عبادت میری سے یعنی دعا میری سی قریب ہی کہ داخل ہونگی دوزخ مین ذلیل ہوکر پس معلوم ہوا آیۃ سی کہ دعا ماعث اجر اور ثواب کی ہوئی پس جو چیز ایسی ہوئی عبادت ہی کذا ذکر الفخر ح مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْاِجَابَةِ * مص * جو کوئی کہ کہولا جاوی واسطی اوسکی دروازہ دعا کے تم مین سی کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی قبولیت کی نقل کی ہے ابن ابی شیبہ نی ق یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی کذا ذکر الفخر ح فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ * مس ت کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی بہشت کی نقل کی ہے حاکم نی ق اس روایت مین بدلی ابواب الاجابۃ کی ابواب الجنۃ آیا ہی اور ذکر کرنی روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ دعا ہر حال خالی فائدہ سی نہین یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد برآتی ہی یا اگر بمصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی تو جزا اوسکی ہاتھ سی نہین جاتی بلکہ سبب کہلنی دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سی فَاِنَّ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى * اسی لئی آیا ہی کہ بعضی آدمی کہ جنکی دعا تاخیر کرتی ہی دنیا مین جب دیکھین گے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہین گی کاشکی کوئی دعا ہماری دنیا مین نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورہ ذخیرہ ثواب کا پاتی کذا ذکر العلی ح فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ * ت کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی رحمت کی اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکی اس سی کہ مانگی جاوی عافیت فضل کی بہتر ہی سی بے ف مراد عافیت سی یہہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی سی دین و دنیا مین کذا ذکر الفخر ح لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ ت ق حب مس نہین پہیرتی تقدیر معلق مگر

کوئی چیز مگر دعا، اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں کوئی چیز مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے
ف مراد تقدیر سے یہاں بُری چیز ہی کہ جسکی اوترنی کو آدمی بُرا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کرنے
اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہی اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونی کی ہوتی ہی اور لفظ بِرّ کا ظاہر تر
یہہ ہی کہ معنی اوسکی طاعت ہین کہ سب عبادت کو شامل ہی جیسی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ آخر تک یعنے ولیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لاوی پس معنی حدیث کی وُہ ہین ایک یہہ کہ جب بِرّ کیا عمر کے
ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسری یہہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ
نے یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ یعنی محو کرتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ رزق اور اجل سی جو کچھ چاہتا ہے
اور صورت کمی زیادتی کی کشاف مین یہہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا
عمر اوسکی چالیس برسکی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا ساٹھ برسکی پس اگر دونو کئی عمر ساٹھ برسکی ہوئی
یہہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برسکی ہوئی یہہ کمی ہوئی کذا ذکر العلی رح لَا يَرُدُّ شَيْءٌ
الْقَدَرَ مِنَ الدُّعَاءِ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ
الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ * مس رطس * نہین فائدہ کرتا ڈر تقدیر سے یعنی ڈرنا
اوترنی بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا، نفع کرتی ہی اوس بلا سی کہ اوتری یعنی وقوع ہوتی ہی یا صبر آجاتا ہی
اور اوس بلا سی کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنی کا رکھتی ہی اوسکو بھی دعا رد کرتی ہی یا آسان کر دیتی ہی
اور تحقیق بلاء البتہ ارادہ اوترنی کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سی دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تک نقل کی یہہ حاکم
اور طبرانی نے اوسطمین ف لڑتی ہین یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنی دیتی پس دعا سبب
رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسی سپر تیر کو روکتی ہی لڑائی مین کذا ذکر العلی رح لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ
عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ * ت ق جب مس * نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالیٰ کی
دعا سی یعنی عبادتون قولی مین پس نماز روزہ افضل رہا اسپر نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم

نی مَنْ لَمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ ۔ ت مس جو کوئی نہ مانگی اللہ تعالی سی یعنی ساتہہ زبان حال کی یا قال کی ازراہ بی پروائی کے تو غصہ ہوتا ہی اللہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی ف غصہ اس لئی ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنی دعا نکی تکبر سی متکبرون مین گنا گیا کذا ذکر العلی رح مَنْ لَمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ ۔ مص جو کوئی نہ دعا کری اللہ تعالی سی غصہ ہوتا ہی وہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَنْ یَھْلِکَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ ۔ حب مس نہ تہکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اسلئی کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتہہ دعا کی کوئی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ ف جسکو خوش لگے یہہ کہ قبول کری اللہ تعالی دعا اوسکی نزدیک سختیون اور غمون کی پس چاہئی کہ بہت کری دعا فراخی کی حالت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلئی کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ اللہ تعالی سی التجا کری پہلی اضطرار کی بخلاف کفار فجار کی کہ جب اونکو سختی اور غم پہونچتی ہی دعا کرتی ہین اور فراخی مین اسراف کرتی ہین اور دعا چہوڑ دیتی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ یعنی جب انعام کرتی ہین ہم آدمی پر مونہہ پہیر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعا چوڑیکا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی کذا ذکر العلی رح اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ مس دعا ہتہیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہی اوس سے بلا آپسی اور غیر سی اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانون کی اور زمین کی یعنی اوس سی تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہین نقل کی یہہ حاکم نی ف نماز کو بہی اور جا ہی ستون دین کا فرمایا پس منافات نہین ہی اس لئی کہ ایک

جہت کی کمی مستون ہوتی ہین اور نماز بہی توشامل ہی دعاکو کذا ذکر العلی رح مرّ صلّی اللہ
علیہ وسلّم بقوم مبتلین فقال اما کان ھؤلاء یسئلون اللہ العافیۃ پر
گذری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تہی کسی بلامین پس فرمایا کیا نہین تہی یہہ یعنی حالت
چین مین کہ مانگتی خدا سی عافیت دائم نقل کی یہہ بزازی ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جسی لازم
کیا دعاء کو نرمی مین محفوظ رہا بلاسی اور جسنی ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کیسی ہوئی ہے
بلاسزا اوسکی کذا ذکر العلی ما من مسلم ینصب وجھہ للہ تعالی فی مسئلۃ
الا اعطاھا ایاہ اما ان یعجلھا لہ واما ان یدخرھا لہ اپنہین کوئی مسلمان
کہ قائم کری موہنہ اپنا واسطی خدا تعالی کے دعامین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اسکا سوال اوسکا یا یہہ کہ
جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکی لئی نقل کی یہہ احمد نے
ف یعنی آخرت مین بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشیگا کچہہ گناہ اوسکی غرض کہ اللہ تعالی
ضائع نہین کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چہوڑنا نچاہئی اس لئے
کہ کلام اللہ مین آیا ہی عسی ان تکرہوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ
یعلم وانتم لا تعلمون یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکہتی ہو اور واقع مین وہ تمہاری لئے بہتر ہوتی ہی
اور بعضی چیز دوست رکہتی ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمہاری لئی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتی
پس آدمی بہلائی برائی اپنی نہین جانتا سوا اللہ کی پس لازم ہی بندی کو کہ قائم ہووی حق بندگی مین اور سونپے
اوسکو امر ربوبیت کا یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دعاء بندی کے قبول ہوتی ہی چنانچہ حاکم نی روایت
کی ہی کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنی کہڑا کر کہ پوچہیگا ای بندی میری حکم کیا تہا
میںی تجکو کہ دعا کری تو مجہسی اور مینی وعدہ کیا تہا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نی دعا کی تہی کہیگا ہان اے
رب میری پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تو نی کوئی عاجز کہ قبول کی مینی تیری لئی آیا فلانی دن

نہین دعا کی تہی تو تی کہ دور کردون غم تیرا کہ اور ترا تبا تبر پس دور کردیا مینی نجسی پس عرض کریگا سچ ہی رب میری
پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مین نی دعا تیری دنیا مین اسی طرح فلانی فلانی روز سہو دعا کی تہی تو نی غم کی
اور ترنی پر کہ دور کردن اوسکو پس نہ دیکہا تو نی دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میری پس
فرماویگا ذخیرہ رکہین مین نی تیری لئی جنت مین بدلی اوسکی ایسی ایسی چیزین اسی طرح اور حاجت کو
پونچہ کر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مومن نی نہین کوئی دعا کی ہوگی مگر کہ اللہ تعالی ایان کریگا
تعجیل اوسکی یا ذخیرہ اوسکا پس کہی کا مومن اوسوقت کا شکی کوئی دعا میری دنیا مین تعجیل نکرتی بہہ اختصار ہی حدیث
بڑی کا ذکر کی بہہ ملا علی رح نی اور شیخ فخر الدین رح نی لکہا ہی کہ دعا بندی مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین پروردگار
پروردگار کی لیکن بنا بر مصلحت کی کہی دیتا ہی دنیا مین اور کہی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کی لئی حاصل بہہ کہ دعا بندگی ہی
کہ وقت اوتر نی بلا کی یا نزدیک خوف اوتر نی کی بندہ صاحبہ اوسکی حکم کیا گیا ہی جیسی کہ ساتہہ نماز روزہ کی حکم کیا
گیا ہی جب وقت آوی نظم از دعا نبود مراد عاشقان * جز سخن گفتن بآن شیرین دہان * ای اخی دست
از دعا کردن مدار * باقبول و بار د اُویت چہ کار * کر اجابت کردشان ہو المراد * ورنہ نا دیدار نقد آید شاد
در کند ردلذت آن بیشتر * ہر تقرب سخن بار دگر * اَلَّذِیْنَ یہہ بیان فضیلت ذکر کا ہی ف
فضیلت ذکر کی ثابت ہی آیتون قرآن مجید کیسی مثل قول اللہ تعالی کی فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ یعنی پس یاد کرو مجکو
یاد کرونگا مین تمکو اور سفیان بن عُیَیْنَہ نی کہا ہی کہ خبر مجہی پونچی ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی فرمایا بندون اپنی کو
ایک چیز دی ہی مین نی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا مین تو تحقیق نعمت بزرگ اتکو دیتا مین وہ یہہ ہی
فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ اور احیاء العلوم مین ثابت بسانی سی نقل کیا ہی کہ کہا مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار
تعالی مجکو یاد کرتا ہی یارون نی تعجب کیا اور پونچہا کیونکر جانتا ہی تو کہا مین یاد کرتا ہون اوسکو تو وہ بہی
مجہی یاد کرتا ہی اور شیخ علی متقی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ذکر یہہ ہی کہ خلاصی پاوی غفلت و نسیان سی ساتہہ
دوام حضور قلب کی ساتہہ عن کی اور لیوی نام خدا تعالی کا ساتہہ زبان و دل کی اور افضل یہہ ہی کہ ذکر

دل اور زبان سی ہو اور اگر ایک سی ہو تو پس ساتھہ دل کی افضل ہی ایسا ہی کہا نووی نی شرح مسلم مین اور برابر ہے
ذکر ذکر جلالت کا یعنی اسم ذات کا یا صفت کا صفات الٰہی سی یا ایک حکم کا احکام اوسکی سی یا فعل کا افعال
اوسکی ہی پس متکلم ذاکر ہی اور فقیہ ذاکر ہی اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکر ہین اور متفکر عظمت
اور جلال اوسکی مین ذاکر ہی کذا قال الفخر ح یَقُوْلُ اللّٰہُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا
مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ
ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِنْہُ الْحَدِیْثَ ۔ خ مت س ق فرماتا ہی اللہ تعالے
مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتھہ میری رکھتا ہی اور مین ساتھہ اوسکی ہون یعنی ساتھہ توفیق
ورحمت ومدد کی جب یاد کرتا ہی مجکو پس اگر یاد کرے مجکو ذات اپنی مین یعنی چپکی سی یاد کرتا ہون مین اوسکو
ذات اپنی مین اور اگر یاد کرے مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی
اوس سی فرمایا آخر حدیث تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف نزدیک
گمان بندی اپنی کی ہون یعنی معاملہ کرتا ہون بندی سی موافق گمان اوسکی کی اور کرتا ہون اوس سے
جو توقع رکھتا ہی مجسی مراد ہی رغبت دلانی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکھی اور گمان
اچھا رکھی کہ بخشیگا مجکو جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا
حکم فرماویگا جب وہ کنارے دوزخ پر کھڑا رہیگا عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتھہ اچھا تھا
فرماویگا اللہ تعالی پھیر لاؤ اسکو اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اور حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کرے اور
پھر امید وار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کی امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مراد چپکی سی
ذکر قلبی ہی یا آہستہ پڑھنا زبان سی یاد کرتا ہون مین ذات اپنی مین یعنی بغیر اطلاع حال اوسکی کی
کسی مخلوق اپنی پر یا چپکی سی دونگا ثواب اوسکو آپہی کسی اور پر نہین سونپنی کا یہہ حدیث دلیل ہے
اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہی پھر زبانی چپکی کا اس لئی کہ وارد ہوا ہی کہ وہ ذکر خفی کہ نہین سنتی مین اوسکو

حفظہ یعنی فرشتی اعمال لکھنی والی ستر درجہ افضل ہی اور وارد ہوا ہی کہ خیر الذکر الخفی جماعت بہتر
یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی پس دلیل ہوئی یہہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملائکہ افضل ہین بنسبت
انبیا اور بشری اور آخر حدیث کا یہہ ہی کہ اگر کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اور آوی طرف میری ایک بالشت
نزدیکی ڈہونڈہون مین اور آون طرف اوسکی ایک گز اور اگر نزدیکی ڈہونڈہی ساتہہ میری ایک گز
نزدیکی ڈہونڈہون طرف اوسکی مقدار پہیلانی دونو ہاتہونکی اور اگر آوی میری پاس بیارہ آون
مین طرف اوسکی تیز رو حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑی سی بہی رجوع اور ہر کرتا ہی وہان سی توجہہ اور
التفات اور رحمت اس سی زیادہ ہوتی ہی کذا ذکرہ العلی والفخر ح الا اخبرکم بخیر اعمالکم
وازکاہا عند ملیککم وارفعہا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذہب و
الورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقہم ویضربوا اعناقکم قالوا
بلی قال ذکر اللہ ۔ ت ق مس اپ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین
تمکو ساتہہ بہترین عملون تمہارے کے اور بہت پاکیزہ اونکی نزدیک پادشاہ تمہارے کے اور ساتہہ
بہت بلند اعمالکی درجون تمہارے مین یعنی جنت مین اور ساتہہ بہتر کی تمہارے لئی خرچ کرنی سونی اور
چاندی کیسی اور ساتہہ بہتر کی تمہارے لئی اس سی کہ ملو تم دشمنون اپنی سی یعنی کافرونسی جہاد مین
پس مارو تم گردنین اونکی یعنی مارڈالو تم بعضی اونکی کو اور مارین وہ گردنین تمہاری یعنی سبکی بالصفون
کی کہا اصحاب نی ہان خبر دیجئی فرمایا رسول خدا نی وہ ذکر اللہ کا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ
حاکم احمد نی ف اچہا ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سی ہی کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ
ساتہہ قسم خرچ کرنی سونی اور چاندی سی اور لڑنی کی کفار سی وسیلی ہین طرف تقرب خدا تعالی کی اور
ذکر مقصود اعلی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی انا جلیس من ذکرنی یعنی مین ہم نشین اوسکا ہون جبی وہ
کرتا ہی مجکو پس ذکر خلاصہ عبادات وطاعات کا ہوا اور افضل انواع ذکر کا قرآن شریف ہی چنانچہ

فضیلت اخیر کتابین آوینگی اور پڑہنا پڑتا علوم دین کا افضل ہی بڑی فکر سی جیسی کہ اکثر حدیثون سی معلوم ہوتا ہی اس لئی کہ یہہ ذکر با معنی ہی اور سبب عمل کا ہی کذا قال العلی رح اور مشہور یہہ ہی کہ عبادت متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچی افضل عبادت لازم سی ہی کہ نفع اوسکا خاص کرنی والے کی ذات پر ہو ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتہہ غیر ذکر کی ہی اور ذکر اوس سی مستثنی ہی ولذکر اللہ اکبر کذا قال الفخر رح ما صدقۃ افضل من ذکر اللہ * طس نہین کوئی صدقہ بہتر ذکر خدا کیسی نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط مین ف صدقہ اوس مال کو کہتی ہین جسکی دینی مین امید واری ثواب کی ہو اللہ تعالی سی اس حدیث مین تسلی ہی فقراء صابرین کو کذا قال العلی رح ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون اہل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ عز وجل تنادوا ہلموا الی حاجتکم قال فیحفونہم بأجنحتہم الی السماء الدنیا الحدیث خ مر * تحقیق اللہ کی لئی فرشتی ہین یعنی سوای حفظہ کی کہ مقصود اونکی خلقی ذکر کی ہین پہرتی ہین راہون مین ڈہونڈتی ہین ذکر کرنی والونکو یعنی جو کہ اونسی ملین اور دعا کرین اونکی لئی پس جب پاتی ہین بعضے اونکی ایک جماعت کو کہ یاد کرتی ہین اللہ عزوجل کو پکارتی ہین آپسمین آو تم طرف حاجت اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گہیر لیتی ہین اونکو ساتہہ پروں اپنی کی آسمان دنیا تلک فرمایا آخر حدیث تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف باقی حدیث یہہ ہی کہ جب فرشتی جناب باریتعالی مین جاتی ہین تو پوچہتا ہی اونسی پروردگار عالم کا حال یہہ کہ وہ بہت جانتا ہی اونسی کیا کہتی ہین بندی تیری ملائکہ جواب مین عرض کرتی ہین کہ ساتہہ پاکی اور بڑائی کی یاد کرتی ہین تجکو اور تعریف کرتی ہین تیری اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نی مجکو عرض کرتی ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا اونہون نی تجکو پس فرماتا ہی رب العزت کیا حال ہوا اگر دیکہین مجکو کہتی ہین فرشتی اگر دیکہین وہ تجکو ہووین وہ بہت کرنی والی عبادت تیری اور بہت

بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پس فرماتا ہی اللہ پس کیا مانگتی ہین مجسی عرض کرتی
ہین فرشتی مانگتی ہین مجسی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی اونہون نی بہشت عرض کرتی ہین
قسم ہی اللہ کی ای رب ہمارے نہین دیکھی اونہون نی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیسا حال ہو
اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہون بہت اوسپر حرص کرنی والے
اور بہت طلب کرین اوسکو اور بہت اوسمین کرین رغبت پھر فرماتا ہی اللہ کس چیز سی پناہ مانگتی ہین
عرض کرتی ہین فرشتی پناہ مانگتی ہین دوزخ سی فرماتا ہی اللہ پس کیا دیکھا ہی اونہون نی اوسکو کہتی
ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی ای رب نہین دیکھا اونہون نی اوسکو فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیسا حال ہو
اگر دیکھین اوسکو عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہون بہت اوس سی بھاگنی والی اور بہت
اوس سی ڈرنی والی فرماتا ہی اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو تحقیق میں بخشدیا مین اونکو پس
عرض کرتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سی کہ فلانا شخص آیا تھا ہی ذکر کرنی والون مین سے نہین ہی ذکر
کرنی والا سوا اوسکی نہین کہ آیا تھا کسی کام کی لئی فرماتا ہی اللہ تعالی اوہ بیٹھنی والی مین کہ نہین بدبخت
ہوتا ہمنشین اونکا کذا فی المشکوۃ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ
الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ ۔ خ مَثَلُ اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہی پروردگار اپنی کو یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی
اور اوس شخص کے کہ نہین یاد کرتا پروردگار اپنی کو یعنی مطلق یا کبھی کبھی مانند زندہ اور مردہ کی ہی نقل
کی یہہ بخاری مسلم نی ف حاصل یہہ ہی کہ ذکر حیات قلب ذاکر کی ہی اور غفلت موت اوسکے
اور جیسے کہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنی والا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہے
اور نہ یاد کرنی والا کہ اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہین مانند مردہ کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھ بہرہ نہین
ہوتا بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۔ زندہ آن ست کہ با دوست وصالی دارد
کذا ذکر العلی والفخر ح لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ

غشیتہم الرحمۃ و نزلت علیہم السکینۃ و ذکرھم اللہ فیمن عندہ ۔ مرقاۃ
نہین بیٹھتی ہی ایک قوم کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو مگر کہ گھیر لیتی ہین اونکو فرشتی یعنی وہ جو ذکر والون کو ڈھونڈتی پھرتی ہین اور ڈھانپلیتی ہی اونکو رحمت اور اوترتی ہی اونپر تسکین خاطر کی اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ بیچ اون لوگون کی کہ نزدیک اوسکی ہین نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ ف سکینۃ خاطر جمعی دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دلسی نکل جاتی ہی اور حضور ساتھہ اللہ کی ہمہ پہونچتا ہی اور مراد اون لوگون سی کہ نزدیک اوسکی ہین فرشتی مقرب ہین کہ جنہون نی کہا تہا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدا کرنی کی وقت ای اللہ ایسی کو پیدا کرتا ہی کہ زمین مین فساد اور خون ریزی کریگا اونسی بطور فخر کی فرماتا ہی اس لئی کہ باوجود موانع کی کہ نفس ہے اور شیطان اور علائق نہین غافل رہتی اوسکی ذکر سی کذا ذکر العلی ربح یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فبنبئنی بشیء انشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ۔ ت ق حب مس مص ایک شخص نی عرض کیا ای رسول لہذا کی تحقیق احکام اسلام کی تحقیق بہت غالب ہوئی ہین مجہپر پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیز کی کہ بہرہ سا کرون مین ساتہہ اوسکی فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ ف شرائع اسلام کی یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہین صدق اسلام مسلم کی پر غالب ہوئی ہین یعنی متعدد ہوئی ہین اور اوس حد کو پہونچی ہین کہ عاجز ہون سکے کرنی سی اور متحیر ہون بعضی کی کرنی مین کہ کونسی افضل ہی کہ اختیار کرون اور تری زبان کی کنایہ ہی سہولت اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی عبارت ہی کنی اوسکی سی اور زبان سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ تر نہین رہ سکتی یا اسی زبان کو فرمایا مبالغۃً یا بحسب طاقت کی ہو یا جمع دونون مین کہ دل و زبان سی ہو پس یہہ نور علی النور ہی کذا ذکر العلی ربح

اٰخِرُ کَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَیْہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ
اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۔ حب ر ط کہا
معاذنی آخری کلام کہ جدائی کی مینی اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی وقت رخصت کی مین کہا تہا
کہ عرض کیا مینی کونسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مری تو
اوس حالت مین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی سی نقل کی ہی ابن حبان بزار طبرانی نی ف تر ہو یعنی
بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اسمین اشارہ ہی اسپر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا ہی اور مدار
اوسکا حسن خاتمہ پر ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہو پہر مری اسی پر کہ
داخل ہوگا بہشت مین اور اشارہ ہی اسپر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات مین سبب ہوتا ہی حاصل
ہونی ذکر کا وقت مرنی کی جیسی کہ روایت کیا گیا ہی کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ
یعنی جسطرح جیتی رہوگی اوسیطرح مروگی اور جس طرح مروگی اوسیطرح اوٹہائی جاؤگی کذا ذکر العلامی ح
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ
حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰہِ فِیْہِ تَوْبَۃً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ
بِالْعَلَانِیَۃِ ۔ ط کہا معاذ بن جبل نی عرض کیا مینی ای رسول خدا کچہہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کرو
اپنی تقوای اللہ کا جب تلک طاقت رکہی تو اور یاد کرو اللہ کو نزدیک ہر پتہر اور درخت کی اور جو کچہہ
کی ہو تو نی برائی یعنی گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطی اللہ کی اوسمین یعنی بیچ حق اوس برائی کے
یا برائی کی لئی توبہ توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کی اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کی نقل کی یہہ طبرانی نے
ف یہہ عرض ہی وقت رخصت کی معاذ نی طرف یمن کی کی کر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عرض اول
حدیث سابق سی کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزون سی اور احتراز متابعت ہوا ہی اور ارتکاب فواحش
سی ہی اور حقیقت مین تقوی محافظت کرنا حدود الٰہی کا اور وفا کرنا عہدون اوسکی کا ہی اور یہہ کئی قسم پر ہی

تقوی عوام کا یہہ ہی کہ فرمان برداری احکام الٰہی کی کری اور بچی منع چیزون سی اور تقوی خواص کا
موافقت بندی کی ہی ساتہہ پروردکار کی اوس چیز مین کہ مقدر ہی اوسکی حق مین حضرت ابن عمر کی
روایت ہی کہ متقی وہ ہی جو اپنی لئی کسی سی سوای ایزد سبحانہ کی امید نیکی کی نرکہی اور یاد کرنا نزدیک
ہر درخت و پتہر کی اشارہ ہی طرف مقام مشاہدی کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالے
کی یعنی جو چیز دیکہی جاتی کہ اوسکی قدرت کاملہ سی پیدا ہوئی ہی اور اسکا بانی والا ایک ہی کوئی
شریک اوسکا نہین اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کری اگر گناہ
پوشیدہ کیا تہا توبہ بہی پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا ہی توبہ بہی ظاہر کری مستحب یونہی ہی اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ بجز دصادر ہونی گناہ کی توبہ کرنی واجب ہی یا مستحب چنانچہ نووی سی منقول ہی کہ بعد گناہ
کی بغیر ڈیل کی توبہ کرنی واجب ہی اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت مین اگر تاخیر کریگا توبہ مین
ایک گناہ اور اوسکی ترک کا لازم آویگا کذا ذکر العلی والفخر یح مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ عَمَلًا اَنْجٰی
لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۞ ط ا مص نہ عمل کیا کسی آدمی نی کوئی عمل کہ بہت
نجات دینی والا ہوا وسکو عذاب اللہ کی سی ذکر اللہ کیسی نقل کی یہہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نی
ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سی قیامت کو چھٹکارا نہین کروانی کا یہہ سب سی
افضل ہی قَالُوْا وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا
اَنْ یُّضْرَبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ قَالَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۞ ط مص طس صط
عرض کیا صحابون نی اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین مکر یہہ کہ مارے ساتہہ
تلوار اپنی کی یہان تلک کہ ٹوٹ جاوی تلوار فرمایا اسکو یعنی وَلَا الْجِہَادُ کو حَتّٰی یَنْقَطِعَ تک تین بار
نقل کی یہہ طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط اور صغیر مین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد
خالی ہو ذکر سی اور جس جہاد مین ذکر بہی ہو نری ذکر سی افضل ہوگا حاصل یہہ کہ نرا ذکر افضل ہی

اور نہ ہی عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر ملیگا ساتھ ایک عمل کی پس شک نہین کہ وہ
افضل ہوگا نہ ہی ذکر سی کذا ذکر العلی رح اور بیہقی نی عبداللہ بن عمر سی روایت کی ہی وَلَا اَنْ
یَّضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ اس سی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچی تو بھی ذکر افضل
نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی پس حنفی نی کہا ضرور پڑی ترجیح ایک حدیث
کی دوسری پر یا کہین کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی نی توجیہ سہل نقل کی ہی وہ یہہ ہی کہ
اِلَّا اَنْ یَّضْرِبَ بِسَیْفِہٖ بدل ہی جہاد سی اور کلمہ اِلَّا کا زائد ہی پس اس صورت مین یہہ حدیث مخالف نہین
ہونی کی ساتھ حدیث ابن عمر کی کہ بیہقی نی روایت کی ہی اور ساتھ حدیث اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ
آخر تک کی اور ساتھ تمام حدیثون کی کہ دلالت رکھتی ہین اوپر فضیلت ذکر کی جہاد خاص پر کذا ذکر
الفخر لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِہٖ دَرَاہِمَ یَقْسِمُہَا وَاٰخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ کَانَ الَّذِیْ
لِلّٰہِ اَفْضَلَ ط اگر تحقیق ایک آدمی ہو کہ گود اوسکی مین درہمین ہون کہ بانٹتا ہو اونکو یعنی اور ذکر
نہ کرتا ہو اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنی اور درہمین نہ بانٹتا ہو تو ہوگا ذکر کرنی والا خالص
واسطی اللہ کی افضل نقل کی یہہ حدیث طبرانی نی ف اس لئی کہ جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہی اللہ تعالی
اوسکو یاد کرتا ہی اور اللہ کا یاد کرنا اپنی بندیکو افضل ہی ہر چیز سی کذا ذکر العلی رح اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ
الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ ت
جب کذرو تم باغون جنت مین پس میوہ کہاؤ کہا صحابیون نی ای رسول اللہ کی اور کیا ہین باغ
جنت کے
فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی یہہ ہین کہ جب کذرو تم ایک جماعت پر کہ یاد کرتی
ہون اللہ تعالی کو ایک مکان مین پس تم بھی اونکی ساتھ یاد کرو یا سوا ذکر اونکی متابعۃً اس لئی
کہ وہ باغ جنت مین ہین اب بھی اور آئندہ کو بھی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ
بعضون نی جنتان کی یہہ بھی معنی کہی ہین کہ ایک جنت دنیا مین یعنی حلقی ذکر کی اور دوسری عقبی مین اور

میوہ کہا ویعنی کرو اوسمین وہ چیز کہ سبب ہو وی حاصل ہو نی باغون جنت کا قسم تسبیح اور تحمید
اور تہلیل سی اور بعضی شارحین حدیث نی لکہا ہی کہ حلقی ذکر کی مسجدین مراد ہین اوہنون نے
حمل کیا ہی اس حدیث پر کہ مضمون اوسکا یہہ ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم
باغون جنت پر چرو تم ابو ہریرہ نی کہا کیا ہین وہ فرمایا مسجدین ابو ہریرہ نی کہا چرنا اونکا کیا
ہی فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مرقات علی قاری نی لکہا ہی کہ اظہر یہہ ہی کہ
یہان مطلق حلقی مراد ہین اور حلقی مسجد کی افضل ہوتی ہین اور نووی نی کہا ہی کہ اس حدیث مین
اشارہ ہی اسپر کہ جیسا ذکر مستحب ہی حلقی مین بیٹہنا ذکر کی لئی بہی مستحب ہی کذا ذکرہ العلی والفخر
رح یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ سَیَعْلَمُ اَھْلُ الْجَمْعِ الْیَوْمَ مَنْ اَھْلُ الْکَرَمِ قِیْلَ مَنْ اَھْلُ
الْکَرَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَھْلُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ ۞ حب طص ۞
فرماتا ہی اللہ غالب اور بزرگ قریب ہی کہ جانین گی صاحب جمع کی یعنی قیامت والی اوس دن کہ
کون ہین صاحب بزرگی کی یعنی لائق اکرام کی کجن پر اللہ تعالے انعام وبخشش کریگا عرض کی صحابہ نی کون
ہین صاحب بزرگی کی اے رسول اللہ کی فرمایا صاحب مجلسون ذکر کی مسجدون سی نقل کی یہہ ابن حبان
طبرانی ابو یعلی نی ف مِنَ الْمَسَاجِدِ بیان ہی مجالس کا اور بعضی نسخون مین فی ہی بجای مِنْ کی یعنی وہ
مجالس والی ذکر کی کہ واقع ہی مسجدین یعنی دنیا اور بازار دنیا کو ترک کرکر مشغول ہوئی ہین ساتہہ ذکر
خدا کی مسجدون مین اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ذکر اللہ کا مسجدون مین افضل ہی غیر مسجدون سے
کذا ذکرہ العلی رح مَا مِنْ اٰدَمِیٍّ اِلَّا لِقَلْبِہٖ بَیْتَانِ فِیْ اَحَدِھِمَا الْمَلَکُ وَفِی الْاٰخَرِ الشَّیْطَانُ
فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ وَضَعَ الشَّیْطَانُ مِنْقَارَہٗ فِیْ قَلْبِہٖ وَ
وَسْوَسَ لَہٗ ۞ مص ۞ نہین کوئی آدمی مگر کہ واسطے دل اوسکی دو مکان ہین ایک مین اونمین
سی فرشتہ ہی یعنی الہام کرتا ہی اچہی باتین اور ذکر خدا کا اور دوسری مین شیطان ہی یعنی بری سوسی

اور غفلت ڈالتا ہی پس جب یاد کرتا ہی اللہ کو یعنی بسبب الہام فرشتی کی بھی ہٹ جاتا ہی شیطان
اور جب نہین یاد کرتا اللہ کو یعنی بسبب اعراض کی الہام فرشتی کیسی رہتا ہی شیطان موہنہ اپنا
اوسکی دلمین اور وسوسی ڈالتا ہی اوسکی لئی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف وسوسی ڈالتا ہی
کہ باعث ہوتی ہین غفلت کے پس جب تلک کہ ذکر نہین کرتا یہی حال ہوتا ہی شیطان کا آدمی کی ساتھہ
کذا ذکر العلی رح مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ * ت
اِنْقَلَبَ بِاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ * ط جو کوئی نماز پڑہی فجر کی جماعت مین پہر بیٹہا ہوا یاد کرتا رہی
اللہ کو یہان تلک کہ نکلی آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی بلند ہو کہ کراہت نماز کی نہی پہر پڑہی نماز دو رکعت
ہوتا ہی ثواب اوسکی لئی مانند ثواب حج کی یعنی بسبب قائم کرنی فرض کی جماعت سی اور مانند ثواب عمری
پوری پوری کی یعنی بسبب ادا کرنی اس سنت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور طبرانی کی روایت
مین بدلی كَانَتْ لَهٗ کی یہہ آیا ہی پہرتا ہی ساتھہ ثواب حج اور عمرہ کی ف بیٹہا ہوا یاد کرتا رہی یعنی
ہمیشہ رہا اوپر حالت ذکر کی برابر ہی کہڑا ہو یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹہی رہنا افضل ہی مگر کہ کوئی اور عبادت
پیش آجاوی جیسی کہ طواف کی لئی کہڑا ہوا یا نماز جنازی کے لئی یا حاضر ہونی مجلس درس کی لئی
اوس صورت مین فضیلت بیٹہی رہنی کی جاتی رہتی ہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اس حدیث
مین اشارہ ہی اسپر کہ لازم نہین ہی کہ جہان نماز پڑہی وہین بیٹہا رہی بلکہ جائز ہی کہ جگہہ بدل کر صف
مین سی جہان چاہی ذکر کی لئی بیٹہی اس لئی کہ مقصود اصلی مشغول رکہنا وقت کا ذکر مین ہی اگرچہ پھر
ہو یا دوکان مین مگر جسجای نماز پڑہی ہی اور مسجد مین بیٹہنا افضل ہی کذا ذکر العلی رح ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي
الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ * ر طس † یاد کرنی والا اللہ کا بیچ غفلت کرنے
والون کی یعنی اللہ کی یاد سی مشغول ہون بیچ شرلین بازارون مین بیچ مرتبہ صبر کرنی والی کی ہی یعنی غازی

مجاہد کی ہی بیچ بہاکنی والون کی یعنی لڑائی کفار کیسی نفل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین ف
اگرچہ یہاکنا جائز ہو تو بھی صبر کرنی کا بڑا درجہ ہی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ کذا ذکر العلی ح مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا
مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوْا مِنْهُ وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا کَانَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِیْفَةِ حِمَارٍ وَکَانَ عَلَیْهِمْ
حَسْرَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ * مس رت حب اس ت نہین کوئی قوم کہ بیٹھین ایک مجلس
مین اور جدا ہو دین اوس سے اور نہ یاد کرین اللہ کو اوسمین مگر کویا کہ جدا ہوئی مردار کدہی کیسی اور ہو کے
یہہ مجلس اونپر حسرت قیامت کی دن نفل کی یہہ حاکم ابو داؤد ترمذی ابن حبان احمد نسائی نے ف
اس حدیث مین نفرت دلانی ہی غفلت سی اور رغبت دلانی ہی ذکر پر پس ذکر کرنی والی مشابہ ہونگی کہانی والے
حلال کے اور تخصیص کدہی کی اسلئے ہی کہ براجیوانات مین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ مجلس غفلت کی مانند کدہی
مُردی کی ہی اور جدا ہونا اوس سی مانند جدا ہونی کی ہی مردار سی کذا ذکر العلی ح وَمَا مَشٰی اَحَدٌ
مَمْشًی لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِ تِرَةً وَمَا اٰوٰی اَحَدٌ اِلٰی فِرَاشِهٖ لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ
فِیْهِ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِ تِرَةً * س احب اور نہین چلتا کوئی کسی راہ مین کہ نہ یاد کرتا ہو اللہ کو
اوسمین مگر ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا اور نہین جگہ پکڑتا کوئی بستر اپنی پر کہ نہ یاد کرے اللہ کو اوسمین مگر
کہ ہوگا نہ ذکر کرنا اوس پر موجب حسرت کا نفل کی یہہ نسائی احمد ابن حبان نی ف اسی لئی فرماتی ہی حضرت صدیقہ اکبر
کاشکی گونگا ہوتا مین غیر ذکر خدا کی سی کذا ذکر العلی ح اِنَّ الْجَبَلَ یُنَادِی الْجَبَلَ بِاسْمِهٖ اَیْ
فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِکَ اَحَدٌ ذَکَرَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الْجَبَلُ * ط تحقیق ایک پہاڑ پکارتا ہی پہاڑ دوسری کو
ساتہہ نام اوسکی کی یعنی جس نام سی مشہور ہی جیسی جبل احد وغیرہ ای فلانی یعنی نام لیتا ہی اوسکا کیا گذرا ہی تجہ پر کوئی کہ یاد
کرتا ہو اللہ کو پس جب کہتا ہی پہاڑ دوسرا ہان گذرا ہی خوش ہوتا ہی پہاڑ پوچہنی والا فرمایا آخر حدیث ملک نقل کی یہہ طبرانی
نی ف حضرت انس سی روایت ہی کہ اسی طرح ہر صبح شام ایک ٹکڑا زمین کا دوسری ٹکڑی زمین سی پوچہتا ہی
کہ آیا تجہ پر کسی نی نماز پڑہی ہی یا ذکر کیا ہی جب وہ ٹکڑا کہتا ہی ہان بزرگ جاتا ہی وہ ٹکڑا اوسکو اپنی پر

اور جو بندہ ایک ٹکڑہ زمین پر نماز پڑھتا ہی یا ذکر کرتا ہی وہ ٹکڑا اوسکی لئی گواہی دیگا روبروی پروردگار اوسکی کی اور روتا ہی اوسپر جبدن مرتا ہی کذا ذکر العلی رح اِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَرْعَوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللّٰهِ * مسند تحقیق اچھی بندی اسکی وہ ہین جو محافظت کرتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کی یعنی سائی درختون اور دیوارون وغیرہ کی واسطی یاد اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی ستارون کی چلنی اور نکلنی اور ڈوبنی کا انتظار کرتی ہین حاصل یہہی کہ اچھی بندی وہ ہین کہ اکثر ذکر اور نماز اور وظائف مین مشغول رہتی ہین اور ان چیزون پر پہچاننی وقتونکی لئی نگاہ رکھتی ہین کذا ذکر الفخر رح لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا * ط ی نہین حسرت کرنی کی جنت والی مگر اوس ساعت پر کہ گذری اون پر اور نہ یاد کیا اونہون نی اللہ تعالی کو اوسمین نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی نی ف یہہ حسرت قیامت کی دن ہوگی پہلی داخل ہونی کی جنت مین اسلئی کہ بعد داخل ہونیکی حسرت کہان ہوگی سوا چین فراغت کی نہ یاد کیا اللہ کو اگرچہ چہکارہا اوسمین پس کیا حال ہی اونکا جو مشغول رہتی ہین اوس ساعت مین لایعنی اور گناہ کی باتون مین مقصود یہہ ہے کہ دنیا ہی ساعۃ کر اسمین طاعت تا نحاصل ہووی ندامت روز قیامت کذا ذکر العلی رح اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ * حب اصی بہت کرو یاد اللہ کی یہان تلک کہ کہین لوگ تو دیوانہ ہی نقل کی یہہ ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی نی ف یعنی کہین بعضی جاہل اور غافل اوسکی حقمین کہ دیوانہ ہی اسی لئی کہا ہی امام غزالی رح نی اگر ہوتی اصحاب ہماری زمانی مین تو لوگ کہتی کہ وہ دیوانی ہین اور وہ کہتی لوگون کو کہ یہہ نہین ایمان لائی قیامت پر سلائق ہی کہ لوگونکی کہنی پر خیال نکری اور ذکر بہت کرتا رہی اور حقیقت مین یہہ بڑی بزرگی ہی اسکو کہ خطاب انبیا علیہم الصلوٰۃ کا کہ افضل البشر ہین ملاکہ احمق بعضی انبیا کو بھی دیوانہ کہتی ہین کذا ذکر العلی رح كَانَ يُصْرَعُ اَنْ يُّرٰى عَلَى الثَّكْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْسِ

والتهليل وان يعقدن بالانامل قال فانهن مسئولات مستنطقات ۔ وت
تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتی ہی یہہ کہ کہبانی کیجاوی تکبیر اور سبحان الملک القدوس
اور لا الہ الا اللہ اور یہہ کہ گنی جاوی ہر ایک تسبیح وغیرہ ساتہہ اونگلیون کی فرمایا اسلئی کہ تحقیق
وہ پوچہی جاوینگی یعنی اعمال اونگلیون والون سی طلب کو یا ئی کی کیجا ئین کی یعنی اللہ کو یا ئی پیدا کریگا
تا کو اہی دین عمل صاحب اپنی کی پر نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نی ف نکہبانی کیجاوین یعنی
پڑہی جاوین ساتہہ گنتی کی جیسیکہ آئی ہی حدیثون مین مثل سوا اور تینتیس وغیرہا کی بعد از نماز وغیرہ کے
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مستحب ہی شمار کرنا تسبیحات وغیرہا کا ساتہہ اونگلیون کے
کذا ذکر العلی والفرخ علیکن بالتسبیح والتقدیس والتهليل ولا تغفلن فتنسین
الرحمة ۔ مصنف لازم کرو اپنی پر ای عورتون تسبیح اور سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ
اور نہ غافل ہو ذکر سی پس بہلائی جاؤگی رحمت سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف نہین ہی مراد غفلت
دلانی فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہی اور دور ہونا غفلت کا ہر وقت اور معنی یہہ ہین کہ اگر
چہوڑوگی ذکر کو باز رہوگی رحمت سی اور محروم رہوگی ثواب سی فرمایا اللہ تعالی نی فاذکروني اذکرکم
یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو کذلک اتتک ایاتنا فنسیتها وکذلک الیوم تنسی یعنی اسیطرح
آئین تیری پاس آیتین ہماری پس بہولا تو اونکو اور اسیطرح آج کی دن بہولایا جاویگا تو ای رحمة تنسی
بہولنی ذکر کی کذا ذکر العلی ح رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیمینه ۔ س
کہا ابن عمر نی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتی ہی تسبیح کو ساتہہ دائین ہاتہہ اسنی کی نقل کی یہہ
نسائی نے لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوة الغداة حتی تطلع الشمس احب
الی من ان اعتق اربعة من ولد اسمعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ تعالی
من صلوة العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعة ۔ وغیرہا انتہی

صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بیشہا میرا ساتھہ قوم کی کہ یاد کرتی ہین اللہ کو بعد نماز فجر کیسی آفتاب کی نکلی تلک مجبوب
نزدیک میری اس سی کہ آزاد کرو منین چار شخص اولاد اسمعیل کیسی اور البتہ بیشہا میرا ساتھہ ایک قوم کی
کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو نماز عصر کیسی آفتاب کی غروب ہونی تلک محبوب ترہی نزدیک میری اس سی
کہ آزاد کرون مین چار شخصون کو روایت کی یہہ ابو داؤد نی ف اولاد حضرت اسمعیل سی اسلئی فرمایا کہ
افضل عرب کی ہین اور حسب و نسب مین حضرت سی شرکت رکہتی ہین اور تخصیص ان دو نو وقتون کی اسلئی ہے
کہ فرشتی لکہنی والی اعمالکی جمع ہوتی ہین اور وقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہی کذا ذکر العلامی سبق

المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ + مر + قال الذاکرون اللہ کثیرا
والذاکرات مر قال المستہترون فی ذکر اللہ یضع الذکر عنہم اثقالہم فیاتون یوم
القیامۃ خفافا ت آگی بڑہ کئی مفردون یعنی تنہا چلنی والی اور سکبار کہا صحابہ نی کون ہین مفردون
اسی سوال اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی یعنی سوال کی روایت کرنی مین دو نو متفق ہین اور جواب مین مختلف
فرمایا وہ مرد کہ یاد کرین خدا کو بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین خدا کو بہت نقل کیا یہہ جواب مسلم نی حضرت
سی اور ترمذی نی یہہ نقل کیا کہ فرمایا مفردون وہ ہین کہ شیفتہ اور فریفتہ ہون اللہ کی یاد مین کہ دور کرتا
ذکر اونسی بوجہ اونکی یعنی گناہ پس آوینگی قیامت کی دن ہلکی پہلکی ف مالمفردون سوال ہی حضرت سی
کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کی لائق تنہائی نفس کے ہی اللہ کی ذکر کی لئی جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہونچی تو صحابہ بشتاق وطن کی ہوئی
بعضی چہڑی ہوکر اور رونسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی پیچہی رہنی والون کو حضرت نی فرمایا کہ گھر قریب پہونچا
جلد چلو کہ بعضی چہڑی ہوکر آگی پہنچ گئی صحابہ نی صفت مفردون کی یعنی چہڑون کی پوچہی فرمایا حاصل اونکا
یہہ ہی کہ معنی ان مفردون کی ظاہر ہین اس سی کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچہو سبقت کرنی والی نیکیون کی کو
کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لئی کذا ذکر السید رح اور مراد کثرت سی

مواظبت اور ہمیشگی ذکر پر ہی بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو بھی جاوی تو جلدی دور کر کر مشغول ہووی اور ابن عباس نی کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھہ ذکر کرنی کی نمازون کی بعد اور صبح شام سوتی بیٹھتی وغیرہا کی جسطرح منقول ہی حدیث شریف مین کذا ذکر العلی ح اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ یَحْیٰی ابْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَعْمَلَ بِھَا وَ یَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَعْمَلُوْا بِھَا وَ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَ اٰمُرُکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللّٰہَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِہٖ سِرَاعًا حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَہٗ مِنْھُمْ کَذٰلِکَ الْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی * ت جب مس تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا یحیی بیٹی زکریا کیکو ساتھہ پانچ باتون کی یعنی توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر کی یہہ کہ عمل کری ساتھہ اونکی اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین ساتھہ اونکی اور ذکر فرمایا حضرت نی حدیث کو یعنی حدیث دراز ہی ساری بیان فرمائی یہان تلک کہ کہا یحیی نی اور حکم کرتا ہون مین تمکو یہہ کہ یاد کرو اللہ کو پس تحقیق مثال یاد کرنی والی کی مانند مثال ایک شخص کے ہی کہ نکلا دشمن پیچھی اوسکی دوڑتا ہوا یعنی تا اوسکو پکڑ لی یہان تلک کہ جب آیا وہ قلعہ محکم پر پس بچایا جان اپنی کو اون دشمنون سی اسیطرح بندہ نہین بچاتا ہی نفس اپنی کو شیطان سی مگر ساتھہ ذکر اللہ تعالی کے نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی ف کہا میرک شاہ نی کہ باقی حدیث حضرت یحیی علیہ السلام کے بعد قول اَنْ یَعْمَلُوْا بِھَا کی یہہ ہی وَاِنَّہٗ کَانَ یُطْفِیْ بِھَا آخر تلک اختصار کی لئی فقط معنی بیان ہوتی ہین اور تحقیق یحیی نبی کہ تاخیر کرتی نبی ساتھہ اون پانچ باتون کے پس کہا اونسی حضرت عیسی نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا تجکو ساتھہ پانچ باتون کی تا کہ عمل کری تو اوپر اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین اوسپر پس یا یہہ کہ حکم کری تو اونکو اور یا یہہ کہ حکم کرون مین اونکو پس کہا یحیی نی کہ ڈرتا ہون مین اگر سبقت کری تو مجھہ ساتھہ باتون کی تو خسف کیا جاؤن مین یا یہہ کہ عذاب کیا جاؤن مین پس جمع

کیا یحیی نی لوگون کو بیت المقدس مین پس بہر گیا وہ اور بہتیی لوگ بلندی پر پس کہا حضرت یحیی نی تحقیق
اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتہہ پانچ باتون کی کہ عمل کرون مین اونپر اول پانچ باتون کی یہہ ہی
کہ عبادت کرو تم اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرو ساتہہ اوسکی کسی چیز کو پس تحقیق مثال اوس شخص کی کہ
شریک کرتا ہی ساتہہ اللہ کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ خرید کیا اوسنی ایک غلام خالص مال اپنی سے
ساتہہ سونی کی یا چاندی کے پس کہا اوس آدمی نی کہ یہہ گھر میرا ہی اور یہہ کام میرا ہی پس کام کر اور ادا کر
کمائی طرف میری پس ہوا غلام کہ عمل کرتا ہی اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک اپنی کی پس کونسا تم مین کا
خوش ہوتا ہی یہہ کہ ہو وی غلام اوسکا ایسا اور دوسری بات یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا تمکو
ساتہہ نماز کی پس جب پڑہو تم نماز پس نہ التفات کرو اور طرف پس تحقیق اللہ تعالی قائم کرتا ہی موہنہہ
اپنا واسطی موہنہہ بندی اپنی کی نماز اوسکی مین جب تلک کہ نہ التفات کرے اور تیسری یہہ کہ حکم کیا تمکو
ساتہہ روزی کی پس تحقیق مثال روزہ دار کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی جماعت مین کہ ساتہہ اوسکے
ایک تہیلی ہو کہ اوسمین مشک ہو پس سب خوش ہوتی ہین یا خوش کرتی ہی اونکو خوشبو اوسکی اور تحقیق خوشبو
روزی کی بہت خوشبودار ہی نزدیک اللہ کی خوشبو مشک کی سی اور چوتہی یہہ کہ حکم کیا اللہ نی تمکو
ساتہہ صدقی کی پس تحقیق یہہ مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ قید کیا اوسکو دشمنون نی پس باندہی ہاتہہ
اوسکی طرف گردن اوسکی اور آگی کیا اوسکو تو کہ مارین گردن اوسکی پس کہا مین بدلا دیتا ہون تمکو ساتہہ
قلیل اور کثیر کی یعنی سارا مال پس بدلا دیا نفس اپنی کا اور پانچوین یہہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نی تمکو یہہ کہ یاد
کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنی جیسی متن مین مذکور ہی فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین حکم
کرتا ہون تمکو ساتہہ پانچ باتون کی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتہہ اونکی یعنی ساتہہ سنی اور اطاعت
کرنی حاکم کی اور ساتہہ جہاد اور ہجرت کی اور جماعت کی پس تحقیق جو شخص جدا ہوا جماعت سی بقدر
ایک بالشت کی پس تحقیق نکال ڈالی رسی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پہر آوی اور جو شخص پکارے

پکارنا جاہلیت کا پس تحقیق وہ شخص جماعت دوزخ کی سی ہی پس عرض کیا ایک شخص نی اے رسول خدا کی اور اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی فرمایا اور اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی پس پکارو تم ساتہہ پکارنے اللہ کی نام رکہا اللہ تعالی نی تمہارا مسلمان مؤمن اے بندون اللہ کی یہہ ترمذی مین ہی اور روایت کیا نسائی نے کچہہ اسی کذا ذکر اللعلی ح اور یہہ جو فرمایا جو کوئی پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی کفار مین رسم تہی کہ جب کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی پکارتا اپنی قوم کو تو دوڑتی اوسکی مدد کو خواہ یہہ ظالم ہوتا خواہ مظلوم پس اس سی منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور اور کسیکو مدد اوسکی بہی نکرنی چاہئی بلکہ اسلام اور حق کی طرف بلاؤ کذا ذکر السید لیذکر ان اللہ قوما فی الدنیا علی الفرش الممہدۃ یدخلہم الجنات العلی * ص قسم ہی اللہ کی البتہ یاد کرتی ہی اللہ کو ایک قوم دنیا مین اوپر بچہونون بچہی ہوئی کی داخل کریگا اونکو اللہ بہشتون بلند مین نقل کی یہہ ابو یعلی نی ف کہا مصنف نی یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ بادشاہ اور امیر اور اہل دنیا مین والون کو نہین منع کرتی حشمت اور رفاہیت اونکی ذکر اللہ تعالی کیسی اور وہ بہی ثواب دیئی جاوین گی ذکر کا داخل کریگا اللہ تعالی جنات علی مین کذا ذکر العلی ان الذین لا تزال السنتہم رطبۃ من ذکر اللہ یدخلون الجنۃ وہم یضحکون * مو مص تحقیق وہ لوگ کہ ہمیشہ ہین زبانین اونکی تر یاد اللہ کی داخل ہونگی بہشت مین اوس حال مین کہ وہ خوش ہونگی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی *

آداب الدعاء

یہہ ہین آداب دعا کی ف آداب جمع ادب کی ہی ادب اوسکو کہتی ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو قول مین اور فعل مین منہا ما یبلغ ان یکون رکنا وان یکون شرطا وان یکون غیر ذلک من مامورات ومنہیات وغیرہا * بعضی ادبون سے وہ ہین کہ پہنچتی ہین رکن کی درجہ کو اور بعضی شرطہین اور بعضی ہین سوا ان دونو قسمونکی حکمون سے یعنی مستحبات اور چیزون منع کی گئی سی یعنی مکروہات اور سوا اسکی یعنی اوس چیز سی کہ کرنا اوسکا بہتر ہو

ترک اوسکی سی ف رکن اوسکو کہتی ہین کہ ایک چیز اوسپر موقوف ہو اور وہ اوسکی اندر داخل ہو
اور شرط کہتی ہین باہر کی چیز کو جیسی کہ قیام قرأت وغیرہا رکن نماز کی ہین اور طہارت وغیرہا شرط ہین
وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَاكِلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ * مرقد اور وہ
آداب دعا کی بچنا حرام سی ہی کہانی مین اوپینی مین اور پہننی مین اور کسب کرنی مین نقل کیے یہہ مسلم ترمذی
ف یہہ آداب شرط دعا کی ہین اور لفظ حدیث کی نہین مذکور ہوی ہین بلکہ مطلب اور حاصل
حدیث کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سی پس جس پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین
ہوتی دعا اوسکی چالیس دن تلک کذا ذکر الفخر وَالْإِخْلَاصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى * مس اور خالص کر
کر دعا کرنی واسطی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی اور کسی کو دعا مین اللہ کا شریک نکری
اور یا نکری یہہ کن دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالی نی فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
یعنی جب سوار ہوتی ہین کشتی مین دعا کرتی ہین اللہ سی درحالیکہ خالص کرنی والی ہوتی ہین اللہ کی لیی
دین کو یعنی دعا کو کذا ذکر العلی رحمہ اللہ وَتَقْدِيمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ عِنْدَ الشِّدَّةِ *
مرقد اور پہلی کرنا عمل اچہی کا یعنی دعا کی پہلی کچہہ نیک کام کری مثل نماز صدقہ وغیرہا کی اور یاد
کرنا عمل اچہی کا نزدیک سختی کی یعنی کچہہ اپنی نیکی یاد کر کر دعا کری جیسی کہ قصہ غار والون کا مشہور ہی اور
اس کتاب کی خاتمہ مین ہے مذکور ہی نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابو داؤد نی وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ *
عہ حب مس اور ستہرائی یعنی میل کچیل سی اور پاکی یعنی نجاست سی نقل کی یہہ چارون نی
اور ابن حبان حاکم نی وَالْوُضُوءُ ع وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ع وَالصَّلٰوةُ * عہ
حب مس اور آداب دعا سی ہی وضو کرنا یہہ صحاح ستہ مین ہی اور موہنہ کرنا قبلہ کی طرف یہہ
صحاح ستہ مین ہی اور نماز پڑہنی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم نی ف مراد یہہ ہی کہ دعا
کہ مانگتا ہی بعد نماز کی واقع ہو کہ نماز پہلی پڑہنی قبیلہ تقدیم عمل صالح کیسی ہی وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ

عؤ اور بیٹھنا دو زانو نفل کے یہہ ابو عوانہ نی وَالثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ع اور تعریف کرنی اوپر خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کی نفل کی یہہ صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ دت س حب مس اور درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسیطرح یعنی اول آخر دعا کی نفل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ * ت مس اور کھولنا دونو ہاتھون کا یعنی ہاتھہ بند نہ رکھی نفل کی یہہ ترمذی حاکم نی ف منیۃ المصلی مین لکھا ہی کہ اکر ہاتھہ کھلی نہین رکھہ سکتا تو اس قدر کری کہ ایک ہاتھہ دوسری پر نہ رکھی كَذَا ذِكْرُ الْفَخْرِ وَرَفْعُهُمَا * ع وَاَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُهُمَا حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ * د ا مس * اور اوٹھانا دونو ہاتھون کا طرف آسمان کی نفل کی یہہ صحاح ستہ مین اور یہہ کہ ہووی اوٹھانا دونون ہاتھون کا برابر مونڈھون کی نفل کی یہہ ابو داؤد احمد حاکم نی ف اوٹھانا ہاتھون کا برابر سینہ کی بھی حضرت سی ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کری ہاتھہ اوٹھانی مین جو امر مشکل پیش آوی كَذَا ذِكْرُ الْفَخْرِ اور مطلق اوٹھانا ہاتھون کا مستحب نہین ہی اس لیئی کہ نہین مستحب سی مگر جو اس چیز کی کہ وارد ہوئی ہی ساتھہ اوسکی سنت پیغمبر کی پس نہین اوٹھانا ہی مثل حالت طواف مین كَذَا ذِكْرُ الْعَلِّيِّ وَكَشْفُهُمَا * مو * اور کھولنا دونو ہاتھون کا یعنی آستین وغیرہ سی یہہ موقوف ہی ف موقوف خطابی پر ہی کہ شراح حدیث سی ہی اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ موقوف صحابی پر نہ تابعی پر اور نہ اسکی ساتھہ کوئی رمز ہی خالی تسامح یعنی تساہل سی نہین ہی كَذَا ذِكْرُ الْفَخْرِ * وَالتَّاَدُّبُ * مد ت س * اور آداب پکڑنا نفل کے یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی ف یعنی اچھی اخلاق پیدا کری مثل سچ بولنی کی اور امانت اور سخاوت کی اور سوا انکی کی ظاہر اور باطن قولاً اور فعلاً با ادب کری اگرچہ بتکلف ہو كَذَا ذِكْرُ الْفَخْرِ وَالْخُشُوْعُ * مو مص * اور فروتنی کرنی دلسی نفل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف مراد خشوع سی سکون باطن کا ہی

کہ وہ لازم کرنا ہی سکون ظاہر کو کذا ذکرہ العلی وَالتَّمَسُّکُ مَعَ الْخُضُوْعِ ف * اور ظاہر کرنا مسکنی
اور ذلت کا ساتھہ فروتنی تمام اعضا کی نقل کیے یہہ ترمذی نی وَاَنْ لَا یَرْفَعَ بَصَرَہٗ اِلَی السَّمَآءِ
مس * اور یہہ کہ نہ اوٹھاوی دعا کرنی والا آنکھہ اپنی آسمان کی طرف نقل کی یہہ مسلم نسائی نے
ف کہا مصنف نی کہ نماز کی حالت مین مراد ہی اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ مطلق نہ اوٹھاوی نماز مین
ہو یا خارج نماز کی وَاَنْ یَسْاَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی بِاَسْمَآءِہِ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِہِ الْعُلٰی *
حب مس * اور یہہ کہ دعا کرے اللہ تعالی سی ساتھہ وسیلہ نامون اوسکی کی کہ اچھی ہین اور صفتون
اوسکی کہ بڑی ہین نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی ف وصفاتہ عطف تفسیری ہی اسلیئی کہ اسماء
حسنی شامل ہین صفات کو یا پہلی سی مراد اسماء علمی ہین اور دوسری سی وصفی کذا قال العلی
وَاَنْ یَّتَجَنَّبَ السَّجْعَ وَتَکَلُّفَہٗ خ * اور یہہ کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سی اور تکلف کرنی سجع
کی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ بھی عطف تفسیری سجع کا ہی حاصل یہہ ہی کہ تکلف کرکر
قافیہ بندی منع ہی کہ حضور قلب سی باز رکھتا ہی اور اکراز خود بمقتضای طبیعت شگفتہ کی قافیہ سجع طاہر
ہو مضائقہ نہین خوب ہی جیسی دعاء سرور عالم مین ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا
یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ کذا ذکرہ العلی وَاَنْ لَّا یَتَکَلَّفَ التَّغَنِّیَ بِالْاَلْحَانِ
مو * اور یہہ کہ نہ تکلف کرے گانیکا ساتھہ خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کی نقل کی یہہ موقوفا
یہہ بھی خالی تسامح سی نہین کذا ذکرہ القہستانی وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَآءِہٖ خ
مس * اور یہہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالی کی ساتھہ نبیون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری بزار حاکم
نی ف حدیث عمر کی سی کہ استسقا مین ہی وسیلہ ثابت کیا ہی یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ اور حدیث عثمان بن حنیف کی
کہ اذہی کے حال مین ہی وسیلہ معلوم ہوتا ہی اور ایسی ہی دعا حضرت آدم علیہ السلام کیسی یَا رَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ

اَنَّ تَغْفِرَنِی کہا مولف نی کہ وسیلہ کرنا مستحبات سی ہی کذا ذکر الفخر والعلی وَ الصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ * خ * اور وسیلہ پکڑی ساتھہ نیکونکی یعنی سوا رانبیا کی صدیقون کا اور علماء کا اور شہدا کا نقل کیے یہہ بخاری نی ف صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتھہ ادا کرنی کمال حق اللہ تعالی کے جیسی قائم ہوتا ہی ساتھہ ادا کرنی حق بندونکی کذا ذکر العلی وَ خَفْضَ الصَّوْتِ * ع * اور پست کرنا آواز کا نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف یہہ کمال ادب ہی کہ مولی کی آگی آہستہ کلام کری وہ جانتا ہی جسکی پکار کے بات کو آیہ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنی رب سی کڑگڑا کر اور چپکی اور بعضی سلف سی منقول ہی کہ چپکی دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہی پکار کر دعا کرنی پر کذا ذکر العلی والفخر وَ الْاِعْتِرَافَ بِالذَّنْبِ * ع * اور اقرار کرنا ساتھہ گناہ کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین وَ اخْتِیَارَ الْاَدْعِیَۃِ الصَّحِیْحَۃِ الْمَأْثُوْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَتْرُکْ حَاجَۃً اِلٰی غَیْرِہٖ * دس * اور اختیار کرنا دعاؤن صحیح کا کہ روایت کی گئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس لیے کہ تحقیق اونہون نی نہین چہوڑی ہی کوئی حاجت یعنی بیچ باب دعا کے اور غیر دعا کی طرف غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابو داؤد نسای نی ف اولی یہہ ہی کہ وہ دعائین پڑہی جو بسرور عالم سی ثابت ہوی ہین ہر حال مین کہتی ہین بلا علی قاری کہ جمع کی ہین یعنی وہ دعائین کہ منقول ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور مقید کسی وقت اور حالت مین نہین نام رکہا یعنی اونکا رب الاعظم و رو والافخم نہین شک ہی کہ وہ بہتر ہی اون دعاؤن سی کہ بعضی مشائخ کبار نی جمع کی ہین مثل حزب البحر کی اور اسمار اربعینہ کی اور اوراد کبرویہ کی اور زینیہ کی جہ جای دعاء سیفی اور اقداح اور امثال اونکی کی کہ نہین پہچانی جاتی ہی اصل اونکی وَ تَخَیُّرَ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ * د * اور اختیار کرنا جمع کرنی والیون کا دعا سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی وہ دعائین اختیار کری کہ جامع ہون یعنی لفظ تہوڑی ہون اور معنی بہت شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیہ تک کی وَ اٰتِنَا

وَاَنْ يَدْعُوَ لِوَالِدَيْهِ وَلِاِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ * م * اور یہہ کہ شروع کری ساتھہ نفس اپنی کی اور یہہ کہ دعا کری واسطی ماں باپ اپنی کی اور بھائیون اپنی مومنین کی نقل کی یہہ مسلم نی ف شروع کرنی ساتھہ نفس اپنی کے یعنی اول دعا اپنی لئی کری پھر جبکی لئی چاہی کری مثل اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ کی وَاَنْ لَا يَخُصَّ بِالدُّعَاءِ اِنْ كَانَ اِمَامًا دت ق اور یہہ کہ نہ خاص کری نفس اپنے کو ساتھہ دعا کی اگر ہووے امام نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یہہ ادب منہیات سی ہی معنی تہہ ہین کہ اگر امام لوگون دعا مین ہو مثل قنوت وغیرہا کی کہ امام دعا کری اور مقتدی آمین کہتی رہین جیسی کہ مذہب شافعی ہی پس اس صورت مین اگر اپنی نفس کو دعا مین خاص کری تو خیانت ہی لیکن جب سجدین یا تشہد مین اور غیر اکی مین امام اپنی نفس کے لئی دعا کری تو خیانت نہین ہی چنانچہ ثابت ہوئی ہی سرور عالم سی کذا فی المنیہ اور اگر امام نی اپنی لئی یہی دعا کی اور پیچھی مقتدیون کو بھی شریک کر لیا تو خاص کرنا اپنی نفس کا نہوگا لیکن اگر نری اپنی لئی ہی دعا کرنا ہی اثنا دعا مین تخصیص ہوئی یہہ منع ہی کذا قال اوستادی وَاَنْ يَسْئَلَ بِعَزْمٍ ع * اور یہہ کہ سوال کری ساتھہ قصد کی یہہ صحاح ستہ مین ہی ف یعنی دعا کری مثلاً اِغْفِرْ لِيْ وَاَعْطِنِيْ یعنی بخش مجکو اور دی مجکو اور نہ کہی اگر چاہی تو دی اور چاہی تو نہ دی کذا قال العلیؒ وَاَنْ يَدْعُوَ بِرَغْبَةٍ * حب عو * اور یہہ کہ دعا کری ساتھہ رغبت کی یعنی ساتھہ نہایت خواہش کی نہ بی پروائی سی نقل کی یہہ ابن حبان ابو عوانہ نی وَاَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ قَلْبٍ لَاهٍ وَاجْتِهَادٍ وَاَنْ يُحْضِرَ قَلْبَهُ وَيُحْسِنَ رَجَاءَهُ * مس * اور یہہ کہ نکالی دعا دل اپنی سی ساتھہ کوشش اور کوشش کی اور یہہ کہ حاضر کری دل اپنی کو اور اچھی رکہی امید اپنی نقل کی یہہ حاکم نی ف لفظ حدیث کی یہہ ہین اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ یعنی دعا کرو اللہ سی یقین کر کر ساتھہ قبولیت کی اسلئی کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل کہیلنی والیسی اور قبولیت دعا مین بظر اپنی گناہون پر نکری بلکہ بنظر اوپر کرم اور رحمت پروردگار اپنی کی کری

شیطان نی زندگی اپنی قیامت تلک مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا کذا قال العلمی وَاَنْ یُّکَرِّرَ الدُّعَاءَ
خ م اور یہہ کہ مکرر کری دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین نقل کیے یہہ بخاری مسلم نے
وَاَقَلُّہُ الثَّلٰثُ د ی اور اوسکی تکرار کا تین بار کہنا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد اور نسائی نے
ف ابن مسعود سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھی کہ اقل دعا کا تین بار
اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار کذا فی فتح المبین وَاَنْ یَّلِحَّ فِیْہِ س مس عو اور یہہ
کہ مبالغہ کری دعا مین نقل کیے یہہ نسائی حاکم ابو عوانہ نی ف یعنی مداومت کری اوسپر اور اکید و بار
اکتفا نہ کری کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ یعنی تحقیق اللہ
تعالی دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنی والون کو دعا مین کذا ذکر الفخر وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَّلَا
قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ مرت اور یہہ کہ نہ دعا کری ساتھہ گناہ کی اور نہ کاٹنی ناتی کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے
ف ساتھہ گناہ کی یعنی ساتھہ ایسی چیز کی کہ اوسکی سبب سی گناہ مین پڑی جیسی کہ دعا کری
یا اللہ خوبسی روپیی دی کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکی ایسی دعا کری کہ کمال بی ادبی اور
ساتھہ کاٹنی ناتی کی کہ فلانی ناتی دار سی مجسی جدائی ہوجاوی اور مین نہ سلوک کرون اوس سی اسکو تحکیم
بعد تعمیم کہتی ہین اسلئی کہ قطع رحم گناہ مین داخل تہا پھر جدا بیان کیا زیادتی اہتمام کی لئی کذا ذکر العلمی
وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ ن اور یہہ کہ نہ دعا کری ساتھہ اوس کام کی کہ تحقیق فراغت
کی گئی اوس سی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی مثلاً نبی قد والا دعا نکری کہ ٹہنگنا ہوجاون اور
سواء اسکی بہت چیزین ہین کذا ذکر العلمی وَاَنْ لَّا یَعْتَدِیَ فِی الدُّعَاءِ بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ
مَا فِیْ مَعْنَاہُ خ م اور یہہ کہ نہ بجاوے کری حد سی دعا مین ساتھہ اسطرح کی کہ دعا کری ساتھہ محال کے
یعنی ماننڈ طلب بہوتکی یا ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ معنی محال کے ہو نقل کیے یہہ بخاری نے ف بیچ معنی
محال کی ہو یعنی مثلاً نہ دعا کری آسمان کی اوتریانی کی اور زمین کے چڑہ جانی کی اور حیات ابدی مانگنی

اور جوانی پیرانی کی دعا کرنی بھی قبیل محال اور مانی معنا کیسی ہے اسلئے کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہے
کذا ذکر العلی وان لا یحجرا * خ دس ق * اور یہہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو نقل کی یہہ بخاری
ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ نی ف یعنی یوں نہ کہے ای اللہ مجکو بخش میری سوا کسیکو نہ بخش اس کہنے سے اللہ
کی رحمت میں تنگی کرنی ہوتی ہے کذا ذکر العلی وان یسأل حاجاتہ کلہا * ف حب * اور
یہہ کہ مانگی خدا سے سب حاجتیں اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان نے ق حدیث شریف میں آیا ہے کہ مانگی ایک تم میں
سے پروردگار اپنی سے تمام حاجتیں اپنی یہاں تلک کہ مانگے اوس سے تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور
نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووے اوسکی کذا ذکر الفخر وتأمین الداعی والمستمع * خ مد
س * اور آمین کہنی دعا کرنی والی کی اور سننی والی کی یعنی بیچی فراغ کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی
ف حدیث روایت کی گئی ہے کہ نہیں جمع ہوتی ایک گروہ کہ بعضی دعا کریں اور بعضی آمین کہیں مگر قبول
کرتا ہے اللہ تعالی دعا اوکی کذا ذکر الفخر ومسح وجہہ بیدیہ بعد فراغہ * ت حب
ق مس * اور ملنا مونہہ اپنی کا ساتھہ دونوں ہاتھوں اپنی کی یعنی نہ ساتھہ ایک ہاتھہ کی مانند متکبروں
کی پیچھے فراغت پانی دعا کی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نی ف ہاتھہ پھیرتے
ہیں اسلئے کہ برکت قبولیت کی کہ ہاتھہ پر پہونچی ہے مونہہ پر پہونچی ہے کہ اشرف اعضا ہے کذا ذکر الفخر وان
لم یستعجل بان یستبطئ الاجابۃ ان یقول دعوت فلم یستجب لی * خ مد دس
ق اور یہہ کہ نہ جلدی کرے ساتھہ اس طرح کی کہ دیر جانی قبولیت کو یا نہ کہی کہ دعا کی میں پس نہ قبول کی گئی
میری لی نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف فرق دونوں میں یہہ ہے کہ اول کہنا
مقام امید میں ہے اور دوسرا مقام ناامیدی میں کذا ذکر العلی * آداب الذکر *
یہہ میں آداب ذکر کی کہ لازم اور مستحب ہے رعایت اونکی وقت ذکر کی قال العلماء ینبغی ان
یکون الموضع الذی یذکر اللہ فیہ نظیفا خالیا * کہا ہے عالموں حدیث کی نے لائق ہے یہہ

کرہو دی جبکہ حسین یاد کرنا سی اللہ تعالی کو پاکیزہ۔ خالی **ف** پاکیزہ سو کو دی کرکٹ میل کچیل سی پس نجاست
سی بطریق اولی پاکی چاہئی کہ اسمین تعظیم باریتعالی کی ہی اسی لئی مستحسن ہی کہ ذکر مکانون بزرگین
کری مانند مساجد وغیرہ کی بلکہ چاہئی کہ مجلس ذکر کو ساتھہ خوشبوئونکی معطر رکہی کہ محل حضور ملائکہ کا
سی اور خالی ہو ایسی چیزون سی کہ وسوسی ڈالین پس تنبیہ ہی اسپر کہ دل کہ گہر رب کا ہی طاہر ہو نجاست
محبت دنیا کی سی اور خالی ہو رہنی غیرون کیسی یعنی خطرہ ماسوا اللہ کا دلمین نہ آوی کذا ذکر العلی والفخر
وَاَنْ یَّکُوْنَ الذَّاکِرُ عَلَی اَکْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَۃِ۔ اور یہہ کہ ہو دی ذکر کرنی والا اوپر کامل ترصفتون
پہلی کی **ف** یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثل سچی کے حرام سی اور طہارت اور اخلاص
اور باوضو ہونا اور دوزانو بیٹہنا وغیرہا کہ مناسب ذکر کی ہی اور کامل تر اسکے لئی کہا کہ مرتبہ ذکر کا افضل ہے
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی کذا ذکر العلی وَاَنْ یَّکُوْنَ فِیْہِ تَنْظِیْفًا۔ اور یہہ کہ ہو دی مونہہ
اوسکا پاک **ف** نجاست حقیقی سی اور نجاست حکمی سی مانند جہوٹ اور غیبت اور تمام بری باتون سے
کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ فِیْہِ تَغْیِیْرٌ اَزَالَہٗ بِالسِّوَاکِ۔ اور اگر ہو دی مونہہ مین تغیر بسبب چپ رہنی کی یا
کہانی سونیکی دور کری اوسکو ساتہہ مسواک کی **ف** اور اگر تغیر دلمین ہو دور کری اوسکو ساتہہ توبہ
کی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ جَالِسًا فِیْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ۔ اور اگر ہو بیٹہا کسی جگہ متوجہ ہو دی قبلہ کی
طرف **ف** اسمین اشارہ ہی کہ چلتی کو قبلہ کی طرف مونہہ کرنا شرط نہین اور چاہئی کہ ذکر کو موقوف
بیٹہنی پر نہ رکہی اور اوسکی یاد سی غافل نرہی خواہ کہڑا ہو یا بیٹہا ہو اور اگر کہڑا ہو یا کروٹ سی لیٹا ہو یا چت
لیٹا ہو تو بہی روبقبلہ ہو دی کہ وارد ہوا ہی خیر المجالس ما استقبل بہ القبلۃ یعنی بہتر مجلس روبقبلہ ہی
کذا ذکر العلی مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَکِیْنَۃٍ وَوَقَارٍ۔ فروتنی کرنی والا ہو یعنی ذلسی ذلیل جاننی والا ہو
یعنی فروتنی ظاہر مین کری اگرچہ دونو باتین بتکلف حاصل ہون ساتہہ آہستگی اور خاطر جمعی کے **ف**
انکہ بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکہتی ہی کیونکہ اوس سے حواس ظاہر کی رک جاتی ہین اور وہ بلغ ہوتا ہے

کہلتی حواس باطن کا **بیت** چشم بند و لب بہ بند و گوش بند * کر نہ بینی نور حق بر ما بخند * کذا ذکر الفخر و حضور قلب اور ساتھہ حضور دلکی **ف** ذکر حضور دلسی افضل انواع ذکر کا ہی کہ مقصود ذکر سی حضور قلب ہی ہی ساتھہ رب کی اگرچہ ذاکر غافل کو بہی ثواب ہوتا ہی ساتھہ تفاوت مرتبہ کی **یَتَدَبَّرُ مَا یَذْکُرُ وَیَتَعَقَّلُ** مَعْنَاہُ فکر کری اور تامل کری اوس چیز مین کہ ذکر کرتا ہی یعنی الفاظ ذکر مین اور سمجہی معنی اوسکی **فَاِنْ جَہِلَ شَیْئًا بَیَّنَ** مَعْنَاہُ پس اگر نہ جانی کچہہ یعنی جو متعلق لغت اور اعراب کی ہی تو تحقیق کری معنی اوسکے **ف** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ ذکر قلیل ساتھہ حضور کی بہتر ہی ذکر کثیر سی ساتھہ جہل اور سستی کی کذا ذکر اللہ **وَلَا یَحْرِصُ عَلَی تَحْصِیْلِ الْکَثْرَۃِ بِالْعَجَلَۃِ** * اور نہ حرص کری اوپر حاصل کرنی بہت ذکر کی بسبب جلدی **ف** کہ یہہ باعث ہوتا ہی ادای ذکر کو ساتھہ غفلت کی اور یہہ خلاف مطلوب کی ہی اس لئی کہ مرغوب حضور ہی ساتھہ محبوب کی کذا ذکر العلی **فَلِذٰلِکَ اسْتَحَبُّوْا اَنْ یَّمُدَّ صَوْتَہٗ بِقَوْلِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پس واسطے اسکی یعنی واسطے تدبر اور سمجہنی اور نہ حرص کرنی کی دوست رکہا ہی علمانون نے یہہ کہ دراز کری آواز اپنی ساتھہ قول لا الہ الا اللہ کی **ف** دراز کرنی آواز یعنی جہان مد جائز ہی مانند الف لا کی لیکن نہ زیادہ کری اوپر مقدار پانچ الف کی اور نہین جائز ہی وقف اوپر لفظ آلہ کی کہ وہم دلاتا ہی کفر کا پہر جانا چاہئی کہ دراز گی ذکر سی چلانا نہین سمجہا جاتا ہی کہ چلانا منع ہی اور تصریح کی ہی بعضی علمانے ہمارے نے کہ آواز بلند کرنی حرام ہی مسجدین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو کذا ذکر العینی **وَکُلُّ ذِکْرٍ مَشْرُوْعٍ وَاجِبًا کَانَ اَوْ مُسْتَحَبًّا لَا یُعْتَدُّ بِشَیْءٍ مِنْہُ حَتّٰی یَتَلَفَّظَ بِہٖ وَیُسْمِعَ نَفْسَہٗ** اور جو ذکر کہ حکم کیا گیا ہی ساتھہ اوسکی شرع مین فرض ہو یا مستحب ہو نہین اعتبار کیا جاتا کچہہ اوس سی یہان تلک کہ بولی ساتھہ اوسکی اور سناوی نفس اپنی کو **ف** یہہ تمام حکم مبنی اوس ذکر کی ہین کہ شارع نی حکم کیا ہی کہ پڑہا جاوی زبان سے جیسی قرأت نماز کی اور التحیات وغیرہا پس یہہ معنی نہین ہین کہ جو یاد کری اللہ کو دلمین بغیر بولنی زبان کے نہین ہوتا ہی شرع مین معتبر اسلئی کہ ہمیشگی ذکر کی نہین متصور ہوتی بغیر دلکی بلکہ ذکر دل کا

افضل قسم ہی کہ وارد ہوا ہی خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَخَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ یعنی بہتر ذکر ذکر خفی ہی اور بہتر رزق وہ ہی
جو بقدر کفایت کی ہو کذا ذکر العلی وَاَفْضَلُ الذِّکْرِ الْقُرْاٰنُ اِلَّا فِیْمَا شُرِعَ بِغَیْرِہٖ اور بہترین ذکر کا
قرآن پڑھنا ہی مگر جس اوس جگہہ کی کہ مشروع ہی ذکر سا تہہ غیر قرآن کی ف وہان قرآن پڑھنا
بہتر نہین مانند رکوع اور سجود کی کہ مشروع مین یہان تسبیحات ہین اسجگہہ قرآن پڑھنا مکروہ ہی کذا ذکر العلی
وَلَیْسَ فَضْلُ الذِّکْرِ مُنْحَصِرًا فِی التَّھْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ بَلْ کُلُّ مُطِیْعٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِیْ عَمَلٍ
فَھُوَ ذَاکِرٌ اور نہین ہی فضیلت ذکر کی منحصر کہنی لا الہ الا اللہ کی اور سبحان اللہ کی اور اللہ اکبر کی بلکہ جو تابعدار
واسطی اللہ تعالی کی ہی کسی کام مین پس وہ ذکر کرنی والا ہی یعنی حکما ف یہی مضمون سعد بن جبیر رحمہ اللہ نی شعر مین لکہا ہی
بیت ذکر کفتن ہمہ آن نیست کہ کوئی اللہ ذکر آن ست کہ ترا وا دکنی وقت گناہ ہ کذا ذکر الفخر قالوا وَاِذَا
وَاظَبَ الْعَبْدُ عَلَی الْاَذْکَارِ الْمَاْثُوْرَۃِ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَفِی الْاَحْوَالِ
وَالْاَوْقَاتِ الْمُخْتَلِفَۃِ لَیْلًا وَنَھَارًا کَانَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتِ کہا ہی
عالمون نی اور جب ہمیشگی کرنی ہی بندہ اوپر ذکرون کے کہ روایت کی گئی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی صبح کو اور شام کو
اور سب حالتون کی اور وقتون مختلف کی رات کو اور دن کو تو ہوتا ہی بہت ذکر کرنی والی مردون سی خدا تعالی کو
اور عورتون بہت ذکر کرنی والیون سی ف یعنی جس مرد عورت نی ذکرون نقل کئی گئی پر ہمیشگی کی اوسکا
ذکر کرنی اللہ کثیرا والذاکرات سی کہ فضیلت اوسکی پہلی کہدی اور اللہ تعالی نی اوسکی حق مین فرمایا اعد اللہ
لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی طیار کی اللہ نی اوسکی لیے بخشش اور اجر بڑا کذا ذکر العلی وَیَنْبَغِیْ لِمَنْ کَانَ لَہٗ
وِرْدٌ فِیْ وَقْتٍ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ اَوْ عَقِیْبَ صَلٰوۃٍ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَفَاتَہٗ اَنْ یَّقْضِیَہٗ کَمَا
وَجَاءَ فِیْ بِہٖ اِذَا اَمْکَنَہٗ اور لایق ہی واسطی اوس شخص کے کہ ہو اوسکی لیے وظیفہ پس ایک وقت کی رات سے
یا دن سی یا پیچہی نماز کی یا سوا اسکی یعنی جمعہ مین یا مہینی مین یا سال مین پس فوت کری اوسکو یعنی بعذر یا بلا عذر
تو لایق ہی کہ قضا کری اوسکا اور بجا لاوی اوسکو جب کہ ممکن ہو اوسکو ف یعنی قادر ہو اوسپر جیسا فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکا وظیفہ شب کا فوت ہو تو درمیان نماز فجر کی اور ظہر کی ادا کرلی تو لکھا جاتا ہی گویا کہ رات ہی کو پڑہا تہا کذا ذکر العلی ق وَلَا یُمْہِلُہٗ لِیَعْتَادَ الْمَلٰئِکَۃُ مُحَافَظَتَہٗ عَلَیْہِ وَلَا یَتَسَاہَلُ فِی قَضَائِہٖ * اور نہ چہوڑی اوسکو بالکل تو کہ عادت پکڑی رہی ملائکہ کی یعنی مداومت اور محافظت کی ورد پر اور نہ سستی کری بیچ قضا اوسکی اَوْقَاتُ الْاِجَابَۃِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ تَ سَ قَ مَسْ یہہ بیان ہی وقتون قبولیت دعا کا یعنی ان وقتون مین دعا بہت قبول ہوتی ہی اونہین سی ایک لیلۃ القدر ہی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی ف طبرانی نے ایک قوم سی نقل کی ہی کہ اوس رات مین درخت سجدہ کرتی ہین اور اوس شب مین بیدار رہنی کا بڑا ثواب آیا ہی اور مختار یہہ ہی کہ معتبر جاگتی رہنا اکثر رات کا ہی یعنی آدہی رات سی زیادہ اور اگر ساری رات جاگی اور موجب ملال اور خلل کا اداء فرائض اور سنتون موکدہ مین نہو تو افضل ہی ورنہ والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی کذا ذکر الفخر یَوْمُ عَرَفَۃَ * ت اور دن عرفہ کا یعنی نوین تاریخ ذیحجہ کی نقل کیے یہہ ترمذی نی وَشَہْرُ رَمَضَانَ * س * اور مہینہ رمضان کا نقل کی یہہ بزار نی وَلَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ ت مس * اور رات جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی وَیَوْمُ الْجُمُعَۃِ * دس ق حب مس * اور دن جمعہ کا نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی وَنِصْفُ اللَّیْلِ * ط * اور آدہی رات نقل کی یہہ طبرانی نی الثَّانِیْ * ا ص * آدہی رات اخیر نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی ف پس بحسب روایت اول کی شک آدہی رات وقت قبولیت کا ہی اور بحسب دوسری روایت کی تمام نصف اخیر کذا ذکر الفخر وَثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ * ا ص * اور تہائی رات پہلی نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی وَثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ * ا * اور تہائی رات اخیر نقل کیے یہہ احمد نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ہر شب جب اخیر تہائی رات ہوتی ہی تو اللہ تعالی نزول فرماتا ہی آسمان دنیا پر یعنی ساتہہ رحمت اور فضل کی تجلی

فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ کون ہی کہ سوال کرے مجھ سے تو دون مین اوسکو اور کون ہی کہ بخشش چاہی بخشون مین
اسیطرح صبح تلک فرماتا ہی کذا ذکر الفجر وجوفہ * دت س مس طر * اور درمیان
تہائی رات آخر کا یعنی شروع چوتھی حصہ کا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزار نی و
وقت السحر ع * اور وقت سحر کا نقل کے یہہ صحاح ستہ مین ف بعضون نی کہا کہ سحر کہتی ہین
اوسوقت کو کہ صبح کی پہلی ہی اور بعضون نی چوتھی حصہ آخر کو کہا ہی بعضی مشائخ نی فرمایا ہی کہ نمونہ نعمتون
بہشت کا کہ اللہ تعالی نی دنیا مین رکہا ہی وہ وقت ہی یعنی عجب لذت اہل اللہ پاتی ہین ملت
ہر گہڑی سعادت کہ خدا داد بحافظ * از بہر دعای شب و ورد سحری بود یہ کذا ذکر الفجر وساعۃ الجمعۃ
ارجی ذالک وقیلہا ما بین ان یجلس الامام فی الخطبۃ الی ان تقضی الصلوۃ
مد * اور ساعت جمعہ کی بہت امید والی ان وقتون کی ہی یعنی سب وقتون مین سی ساعت جمعہ مین
امید قوی ہی قبولیت کی اور وقت ساعت جمعہ کا ہی ما بین بیٹہنی امام کی سی منبر پر خطبہ کی لیئے تمام ہونی نماز تلک
نقل کیا یہہ مسلم ابو داؤد نی ف ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد بیٹہنی امام کیسی بیٹہنا امام کا ہی اول شروع
خطبہ کی اور وہی وقت حرمت کلام کا ہی غیر امام کو کذا قال العلی اور طیبی نی بیٹہنی ہی بیٹہنا درمیان دونون
خطبونکی مراد رکہا ہی اور ایک روایت مین ساعت جمعہ کی یہہ ہی وقیل من حین تقام الصلوۃ الی
السلام منہا ف ق * اور جسوقت سی کہ قائم کی جاوی نماز سلام تلک نماز سی نقل کی یہہ نسائی
ابن ماجہ نی وانا قائم یصلی * خ مس ق * اور حال یہہ کہ دعا کرنی والا کہڑا ہوا نماز
پڑہتا ہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نی ف ترجمہ ساری حدیث کا یون ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین موافقت کرتا اوسکی مسلمان حال یہہ کہ
کہڑا ہو نماز پڑہتا ہوا اللہ سی خیر مانگتا ہو اللہ اوسکو اور اشارہ فرمایا دست مبارک سی کہ قلیل
فرماتی ہی ساعت کذا قال العلی وقیل بعد العصر الی غروب الشمس * موت * اور کہا

بعضون نی پیچھی عصر کی غروب آفتاب تلک نقل کیے یہہ موقوفاً ترمذی نی وقیل آخر ساعۃ من یوم الجمعۃ دس موطا دت س مس * اور کہا بعضون نی آخر ساعت دن جمعہ کی نقل کی یہہ ابوداؤد نسای نی مرفوعاً اور موقوفاً موطا مالک ابوداؤد ترمذی نسای حاکم نی وقیل بعد طلوع الفجر قبل طلوع الشمس وقیل بعد طلوع الشمس * اور کہا بعضون نی بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نکلنی آفتاب دن جمعہ کی اور کہا بعضون نی پیچھی نکلنی آفتاب کی وذہب ابو ذر رض الغفاری رض الی انہا بعد نزع الشمس بیسیر الی الغروب اور گئی ہین ابوذر غفاری صحابی رض طرف اسکی کہ تحقیق وہ ساعت پیچھی وقت نکلنی آفتاب کی ہی تھوڑا سا ایک ہاتھہ تلک قلت والذی اعتقدہ انہا وقت قراءۃ الامام الفاتحۃ فی صلوۃ الجمعۃ الی ان یقضی امین جمعا بین الاحادیث التی صحت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما بینتہ فی غیر ہذا الموضع * کہا مصنف نی اور کہتا ہون مین وہ جو اعتقاد کرتا ہون مین یہہ ہی کہ تحقیق وہ ساعت ہی وقت پڑہنی امام کی الحمد کو نماز جمعہ مین تا وقت کہنی امام کی آمین کو جمع کرنی کر درمیان حدیثون کی وہ جو صحیح ہوئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جیسی کہ بیان کیا مینی اوسکو غیر اس جگہہ کی ف کہا فخر الدین رح نی کہ مصنف نی منتہیہ مین تین حدیثین روایت کی ہین اور اونسی یہہ وقت ثابت کیا ہی اور کہا کہ مینی اور غیر میری نی جو کہ واقف ہوا ہی قول میری پر تجربہ کیا ہے کہ دعا اسوقت مین قبول ہوتی ہی پہر مصنف وسطی ترجیح قول اول کی امام نووی سی تایید لایا اور کہا وقال النووی رحمہ اللہ والصحیح بل الصواب الذی لا یجوز غیرہ ما ثبت فی صحیح مسلم من حدیث ابی موسی الاشعری * اور کہا ہی نووی رحمہ اللہ نی شرح مسلم مین اور صحیح بلکہ بہتر اور مناسب ترکہ درست نہین ہی سوا اوسکی کو وہ چیز ہی کہ ثابت ہوئی صحیح مسلم مین حدیث ابی موسی اشعری سی ف کہ روایت کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

کہ تحقیق وہ ساعت ہی درمیان مین بیٹھنے امام کی خطبے کے لئی منبر پر اخیر نماز عصر اور صحیح
مقابلی مین ضعیف کی ہی اور صواب مقابلہ مین خطا کی کذا ذکر العلی اور اعمال روز جمعہ کے
بیہ ہین کہ جماع کری بی بی اپنی سی اور لبین لواوی اور ناخون کترواوی اور نہاوی لعد خو
لگاوی اور تیل ڈالی اور کنگھی کری ڈاڑھی مین اور جو کچھ میسر ہو پہنے دیوی اور بعد زوال
کی نہ حاضر ہووی مجلس مین قوم اپنی کی اور مشغول ذکر اور دعا مین رہی غروب تلک کہ سب
صحیح قول کی ساعت قبولیت دعا کی بیچ غروب کی ہی اور بعد نماز جمعہ کی ملاقات کری بیہ
مسلمانونسی اور عیادت کری بیمارون کی اور جنازہ پر حاضر ہووی اور زیارت قبور کی کری
اور مجلس نکاح مین حاضر ہو اور طلب علم اور طلب رزق کی کری ساتھہ کسب حلال کی
اور کہی سات بار شب جمعہ اور روز جمعہ مین اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک
وابن امتک وفی قبضتک وناصیتی بیدک ماضی فی علی حکمک عدل فی قضاؤک
بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او
استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی وجلاء حزنی وذھاب
ھمی وغمی آور جو کوئی عادت کرتا ہی اوپر ترک جمعہ کی بغیر ضرورت کی لکھا جاتا ہی منافق اوس کتاب مین
کہ نہ محو کی جاتی ہی اور نہ بدلی جاتی ہی یعنی لوح محفوظ مین اور مھر کر دیتا ہی اللہ تعالی اوپر دل
اوسکی اور نہین قبول کی جاتی ہی طاعت اور عبادت اوسکی اسیطرح ثابت ہوا اعادہ
معلم سی کذا فی وظائف النبی **احوال الاجابۃ** بیہ بیان ہی حالتون قبولیت
دعا کا **ف** حال وصف ہی دعا کرنی والی کا اور وقت ظرف ہی واسطے دعا کرنی والے
کی پس ظاہر ہوا اس سی فرق درمیان اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ
کی کذا ذکر العلی **عند النداء بالصلوۃ** مس نزدیک اذان کی واسطے نماز کے
نقل کی بیہ ابو داؤد وحاکم نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین

بین کہ روحین کی جانین زرکاہ عزت و کبریا سی ایک لون دو چیزون مین سی دعا ہی نزدیک
اذان کی کذا ذکر الفخر و بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ * ت س حب *
اور درمیان اذان اور تکبیر کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نی ف
کہا میر کی شاہ رح نی کہ زیادہ کیا ترمذی نی کہ عرض کیے صحابہ نی پس کیا کہین ہم یا رسول اللہ
یعنی اذان اور تکبیر کی درمیان مین فرمایا سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی مانگو اللہ تعالی سے
عافیت دنیا اور آخرت مین اور عام ہی کہ دعا متصل اذان کی کری یا فاصلہ سی پکہ بہتر یہی ہی کہ
متصل کری کذا ذکر العلی والفخر ح وَبَعْدَ الْحَیْعَلَتَیْنِ لِمَنْ نَزَلَ بِهٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ
مس * اور بیچ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی واسطی اوس شخص کے کہ اوتری اوسپر
غم یا سختی نقل کی یہہ حاکم نی ف کرب کہتی ہین فکر اور غم سخت کو اور شدت کہتی ہین عذاب
اور محنت کو اور احتمال رکہتا ہی کہ اوشک راوی کا ہووی یعنی حضرت نی لفظ کرب کا فرمایا
یا شدت کا کذا ذکر العلی وَعِنْدَ الصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ * حب ط موطا *
اور نزدیک صف جنگ کی اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین نقل کی یہہ ابن حبان طبرانی نی
مرفوعاً اور موقوفاً موطا مین وَعِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا * د *
اور نزدیک ملنی لڑائی والون کی بعضی اوکی بعضون کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی جب مسلمان
کافرون پر حملہ کرکر ملجاوین اور زخم پر زخم لگنی لگین وَدُبُرَ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَاتِ *
ت س * اور بیچی نمازون فرض کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی ف کیونکہ وہ
افضل وقت ہی اوسمین بہت امید قبولیت کی ہی اور یہہ وقت متصل فرض کی ہی بعد
سلام کی اور اکر بعد سنتون معمولی کی اور ذکر ماثور کی مراد کہین امید ہی کہ یہی حکم ہو کذا ذکر
الفخر والعلی وَفِی السُّجُوْدِ * م د ن * اور بیچ سجدہ کی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی

ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت بجوئی بندہ پروردگار اپنی سی بہت نزدیک کوئی
پس اس وقت میں بہت دعا کرو کذا ذکر الغزر عجیب تلاوۃ القرآن * ت * اور بھی برہنی قرآن کے
نقل کیے یہ ترمذی نے ولا سیما الختم * ط موصص * اور خصوصاً پچھلی ختم قرآن کی یعنی اس وقت میں
بہت امید قبولیت کی ہے نقل کی یہ طبرانی نے مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نے خصوصاً من القاری
ت ط * خصوصاً پڑھنے والی سی یعنی دعا اوسکی بہت قبولیت رکھتی ہے سننے والی سی نقل کیے یہ ترمذی
طبرانی نے وعند شرب ماء زمزم * مس * اور نزدیک پینے پانی زمزم کی نقل کی یہ حاکم نے
والحضور عند المیت * مر عه * اور نزدیک حاضر ہونے کی پاس موتی کی یعنی قریب المرگ کے
یا مردے کی نقل کیے یہ مسلم نے اور چار ون نے ف اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں اور یہ ترجمہ اوسکا ہے
کہ لفظ حضور کو زیر پڑھیں اور جب پیش پڑھیں کی معنی یہ ہونگے کہ جملہ احوال اجابت سے حالۃ حضور کی
ہے اور قوی روایت پیش کی ہے اور اسیطرح اعراب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کے ہیں کذا ذکر العلی
وصیاح الدیکۃ * خ مر ت س * اور نزدیک آواز مرغون کی نقل کی یہ بخاری مسلم
ترمذی نسائی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سنو آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے
زیادتی کرم اوسکی کہ وہ مرغ دیکھتا ہے فرشتہ کو کذا ذکر العلی والاجتماع المسلمین * ع * اور
نزدیک جمع ہونی مسلمانوں کی نقل کی یہ صحاح ستہ نے ف جس حکمہ اجتماع زیادہ ہو مثل جمعہ
اور عیدین اور عرفہ کی امید قبولیت کی زیادہ ہے کذا ذکر العلی وفی مجالس الذکر * خ مر ق *
اور مجلسون ذکر میں نقل کیے یہ بخاری مسلم ترمذی نے ف اسمیں داخل ہیں مجلسیں علم کی اور تلاوت کے
کذا ذکر العلی وعند قول الامام ولا الضالین * مد س ق * اور نزدیک کہنے
امام کی ولا الضالین یعنی اسوقت بھی فرشتے آمین کہتے ہیں نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے
وعند تغمیض المیت * مد س ق * اور نزدیک آنکھ بند کرنے میت کی یعنی بعد

جان نکلنی کی نقل کی بیہقی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ وعند اقامۃ الصلوٰۃ ط ہر اور نزدیک تکبیر نماز کے
نقل کی بیہقی طبرانی ابن مردویہ فی وعند نزول الغیث د ط ہر اور نزدیک برسنے مینہ کی نقل کی بیہقی
ابوداؤد وطبرانی ابن مردویہ فی سرد ۃ الشافعی فی الام مرسلا وقال قد حفظت عن غیر واحد
طلب الاجابۃ عندہ بہ روایت کیا اسکو شافعی نے بیچ کتاب ام کی بطریق ارسال کے اور کہا کہ تحقیق یاد رکھتا ہوں
میں بہت علماء متقدمین سے یا نا قبولیت کا نزدیک اوترنے مینہ کی قلت وعند رویۃ الکعبۃ ط کہا مصنف نے
کہتا ہوں میں اور نزدیک دیکھنے کعبہ کے نقل کی بیہقی طبرانی فی ف جو دعا چاہیے سو کرے اور بعضوں نے کہا ہے
بیہقی ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کہ دعا جامع ہے کذا ذکر العلائی وبین الجلالین
فی الانعام حفظنا ذلک مجربا عن غیر واحد من اہل العلم ونص علیہ الحافظ
عبد الرزاق الرسعنی فی تفسیرہ عن الشیخ العماد المقدسی اور درمیان دونام بزرگ
اللہ تعالیٰ کی سورہ انعام میں یاد رکھتی ہیں ہم اسکو مجرب بہت عالموں سے اور صریح بیان کیا اسپر
یعنی اسپر کرو دعا جلالین میں قبول ہوتی ہے حافظ عبد الرزاق رسعنی نے تفسیر اپنی میں شیخ عماد
مقدسی سے ف نام اللہ تعالیٰ کا سورہ انعام میں دو بار ایک جا ہی مذکور ہوا ہے اس آیت میں
مثل ما اوذی رسل اللہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ پس بعد رسل اللہ کی محل قبولیت کا ہے اور حافظ
سے مراد حافظ حدیث ہے وہ ہے کہ لاکھ حدیثیں مع متن وسند کی جانتا ہو کذا ذکر الفخر
اماکن الاجابۃ فکالمواضع الشریفۃ مکان قبولیت دعا کی پس مکان بزرگ
ہیں یعنی مانند مسجد وغیرہ کی ف کاف فکالمواضع کا زائد ہے یعنی جہاں کی قبولیت روایت کی گئی ہے
وہ مکان بزرگ ہیں چاہیے یوں تھا کہ کہتا مصنف ہے المواضع الشریفۃ کذا قال العلی قال الحسن البصری
فی رسالتہ الی اہل مکۃ ان الدعاء یستجاب ہناک فی خمسۃ عشر موضعا
کہا حسن بصری رحمہ اللہ نے بیچ رسالہ اپنی کے کہ بھیجا تھا طرف اہل مکہ کی تحقیق دعا قبول کی جاتی ہے اس جگہ

بیچ پندرہ جلہکی ف جب حضرت حسن بصری مکہ سی کوچ کرنی لگی طرف بصرہ کی تو نامہ لکہا اہل مکہ کو اوسمین وہ حدیثین لکہین کہ وارد ہین فضیلت ہمیاکی وہانکی کی اور یہہ بی لکہا ان الدعاء آخر ک اور پندرا برحصر نہین کیا ہی بلکہ بعضی مواضع مذکور کیی ہین سوا ہانکی اور بہی ہین مثل رکن یمانی اور ہامین رکنین وغیرہا کی کذا ذکر الحلبی ح فی الطواف وعند الملتزم بیچ جلہ طواف کی یعنی جسکو مطاف کہتی ہین وقت طواف کی وہان دعا قبول ہوتی ہی اور نزدیک ملتزم کی ف ملتزم اوسکو کہتی ہین کہ درمیان دروازہ کعبہ کی اور حجر اسود کی ہی لوگ وہان چمٹتی ہین واسطی تبرک کی اسلیی ملتزم نام رکہا گیا متقدار اوسکی اتنی ہی کہ ایک ہاتہہ حجر اسود پر رکہین تو دوسرا ہاتہہ دروازہ کعبہ پہونچی کذا ذکر الفخر وتحت المیزاب وفی البیت وعند زمزم یہ اور نیچی پرنالہ کعبہ کی اور اندر کعبہ کی اور نزدیک زمزم کی ف یعنی وقت کہڑی ہونے کی قریب چاہ زمزم کی یا وقت پینے پانی اوسکی کذا ذکر العلی وعلی الصفا والمروۃ وفی المسعی وخلف المقام وفی عرفات وفی المزدلفۃ وفی منا وعند الجمرات الثلث یہ اور صفا اور مروہ پر اور بیچ جلہ دوڑنیکی درمیان صفا مروہ کی اور پیچہی مقام ابراہیم کے یعنی بعد ادا کرنی دو رکعت طواف کی اور عرفات مین یعنی دن عرفہ کی حالت احرام مین اور پیچہی زوال سی صبح تلک اور مزدلفہ مین یعنی عید کی رات مین آفتاب کی نکلنی سی پہلی تلک اور منی مین اور نزدیک جمرات تین کی یعنی وقت رمی کی ف ظاہر یہہ ہی کہ تمام منی محل قبولیت کا ہی اسلیی کہ بکثرت حاجیون کا ہی خصوصا وقت عبادت کی مسجد خیف مین اور ملتزم مین یون دعا کری کہ بعد طواف کی پردہ کعبہ کا پکڑی اور دیوار کعبہ اور موہنہ اپنا اوسپر رکہی اور تمام بدن اوسسے لگا دی اور یہہ پڑہی اللہم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک حملتنی علی ما سخرت لی من خلقک وسیرتنی فی بلادک حتی بلغتنی بنعمتک فلما بلغتنی بنعمتک وکنت مما اکرمت بہ اہل دینک وتوسمت بسیماء الصالحین فکن رفیقی فی رحمتک واحصنی من عذابک اللہم حرم شعری وجسدی علی النار کذا ذکر العلی قلت وان لم یجب الدعاء عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففی ای موضع علی الاطلاق مرارا وبنا فی استجابۃ الدعاء فی الملتزم حدیثا مسلسلا من طریق اہل مکۃ یہہ کہا مصنف نی کہتا ہون مین اور اگر نہ قبول کیجاوی دعا

نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کس حکمہ مین قبول کیجاوی یعنی اس لئی کہ وہ افضل جگہون زمین کی ہی
باوجود اسکی تحقیق ہم روایت کئی کئی ہین ہیچ قبولیت دعا کی ملتزم مین حدیث مسلسل طریق اہل مکہ
کیسی ف حدیث مسلسل قسم حدیث کی ہی کہ راوی اسناد کی وقت روایت کی ایک حالت پر
ہون جیسیکہ سبونی قسم کہانی وقت روایت کی وغیر ذلک کذا ذکر العلی اور مضمون حدیث کا یہہ ہی ابن
عباس نے روایت کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی ملتزم ایک جگہہ ہی کہ مقبول ہوتے
ہی اوسمین دعا دعا نہین کرتا ہی اوسمین کوئی بندہ مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اوسکی اور رکھا سر اوپر
راویون اس حدیث سی مصنف تلک وقت روایت کی کہ قسم ہی خدا کی دعا نہ کی مینی اللہ تعالی سی ہرگز
مگر کہ قبول کی اللہ تعالی نی دعا میری کذا ذکر الفخر اَلَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُمْ یہہ بیان ہی اون لوگون کا
کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہی اَلْمُضْطَرُّ خ د * اون مین سی ایک بیچارہ
ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نی ف یعنی غمزدہ مصیبت رسیدہ کہ اوسکو کوئی وسیلہ سوای اللہ
تعالی کی نہو وہی شیخ داؤد دہلوی نی رح ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق امید حیات کی نہ رکھتا تہا اوسنی
کہا ای شیخ دعا کرو میری شفا کی لئی شیخ نی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور دروازی قبولیت کی مضطر
کی دعا کی لئی کہلی ہین کیونکہ بیمار اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالے بیمارون کو دوست رکھتا ہی کذا ذکر الفخر
وَالْمَظْلُوْمُ ع * اور مظلوم نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین ف روایت کی ابوہریرہ نی متن اوسی
مین کہ رد نہین کیجاتی دعا اونکی ایک اونمین سی مظلوم ہی اوٹھاتا ہی اللہ تعالی دعا مظلوم کی اوپر ابر کے
اور قبول کرتا ہی اور کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی آسمان کے اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجہی اپنی
بزرگی کی کہ مدد کرون کا مین تیری اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو کذا ذکر الفخر اور روایت کی ابن عمر نی کہ بچوم
مظلوم کی بدعا سی کہ وہ چڑہتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی کذا ذکر العلی وَاِنْ كَانَ
فَاجِرًا * ا ر مص * اور اگرچہ ہووی مظلوم گنہگار نقل کیے یہہ احمد بزار ابن ابی شیبہ نی وَلَوْ كَانَ

کافر اور حب احمد اور ابن احمد ف اختلاف کیا
علماء حنفیہ رح نے کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی یا نہین قنوی اسپر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسیکہ ذکر کیا رحمتی
نے اور تحقیق یہہ ہی کہ دنیا مین حالت اضطرار مین کفار کی دعا قبول ہوتی ہی اور قول بعدم کا وما دعاء الکافرین
الا فی ضلال بیان ہی حال آخرت کا کہ وہان بہت چلاونیکی کوئی نہین سنی کا کذا ذکر العلی و الوالد
د ت ق ہ اور باب نفل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی باپ کہ بیٹی کی حق مین
دعا کرے بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماں کی دعا کا بھی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین
کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لئی مانند دعا نبی کی ہی امت اپنی کی لئی لفظ حدیث کی یہہ ہین دعاء الوالد لولدہ
کدعاء النبی لامتہ کذا ذکر العلی و الامام العادل ہ ت ق حب ہ اور بادشاہ عدل
کرنی والا کہ حق اللہ کا اور بندون کا ادا کرے نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے و الرجل الصالح
خ مد ق ہ اور آدمی نیکبخت نقل کی یہہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی ف بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندگی
کی اوس طرح ادا کرے جیسیکہ فرمایا ہی اور استقامت کرے اوسپر کذا ذکر الفخر و الولد البار
بوالدیہ ہ م ہ اور بیٹا سلوک کرنی والا ساتھہ ماباپ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف
برابر ہی کہ سلوک کرے اونسی اور حق اونکا ادا کرے اور رضا اونکی طلب کرے کذا ذکر الفخر و المسافر
د م ق ہ اور مسافر نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج
اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہی کہ مطلق مسافر مراد ہو کذا ذکر العلی و الصائم حین
یفطر ہ ت ق حب ہ اور روزہ دار جسوقت افطار کرے نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان
نی ف یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا ہی اور اگر بعد افطار کی مراد کہین
تو بھی جائز ہی کذا ذکر الفخر و المسلم لاخیہ بظہر الغیب ہ م د مص ہ اور مسلمان
کہ دعا کرے بھائی مسلمان اپنی کی لئی پیٹھ پیچھی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ابن ابی شیبہ نی ف

اس لئی کہ خالص ہوتی ہی ریاسی اور اکر اوسکی سامنی بہی دعا کری اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل غائبانہ
کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مسلمان کی بہائی اپنی کی لئی غائبانہ مستجاب ہی
نزدیک سر دعا کرنی والی کی ایک فرشتہ متعین ہی جب دعا کرتا ہی بہہ بہائی اپنی کی لئی ساتہہ نیکی کی تو کہتا ہے
فرشتہ آمین اور تیری لئی بہی حاصل ہو مانند اسکی کذا ذکرا لفخر و المسلم ما لم یدع بظلم او قطیعۃ رحم
او یقول دعوت فلم اجب ۔ مص ۔ اور مسلمان جب تلک کہ نہ دعا کری ساتہہ ارادہ ظلم کی کسی پر یا
کاٹنی ناتی کی یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی مینی پس نہ قبولیت کیا گیا مین نقل کی بہہ ابن ابی شیبہ نی ف یعنی مسلمان کی
دعا مقبول ہوتی ہی جب تلک ظلم کی لئی اور قطع رحم کی لئی نہ کری یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی مینی نہ قبول کی گئی
جب بہہ کہتا ہی نہین قبول ہوتی کذا ذکرا لعلی ان للہ عز و جل عتقاء فی کل یوم و لیلۃ لکل
عبد منہم دعوۃ کا مستجابۃ ۔ ا تحقیق واسطی اللہ غالب اور بزرگ کی بندی آزاد ہین یعنی دوزخ کے
آگ سی ہر دن اور ہر رات مین واسطی ہر بندی کی اونہین سی ایک دعا مقبول ہی نقل کی بہہ احمدی و اسم
باللہ تعالی الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب و اذا سئل بہ اعطی لا الہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین ۔ مص ۔ اور نام اللہ بزرگ کا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوے
اللہ ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی پائی جاوین اور جب مانگا جاتا ہی ساتہہ
اوسکی دیتا ہی اس آیت مین ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجکو تحقیق مین ہون ظلم کرنی والون مین سے نقل کی
بہہ حاکم نی ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت اسکی بیان فرمائی تو بہہ بہی فرمایا کہ دعا یونس
علیہ السلام کی یہی آیت ہی ایک شخص نی عرض کیا کہ آیا واسطی یونس ہی کی ہی خاصۃً یا سب مومنون کی لئی فرمایا
کیا نہین سنتی ہو تم قول اللہ تعالی کا فنجیناہ من الغم و کذلک ننجی المومنین ۔ یعنی یونس کو نجات
دی ہمنی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو اور ظاہر بہہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الہی مین پوشیدہ ہی مثل
لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی نی فرمایا ہے

کر بشرط اسکی کہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دلمین سوا اوسکی کوئی جب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت امام زین العابدین نے سوال کیا رب العزت سے تعلیم کری اوسکو اسم اعظم پس دکھایا اللہ تعالی نی خواب مین کہ اسم اعظم یہہی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم * اور بہت سی قول اولیاء اللہ کے اسمین وارد ہوئی ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نی رسالہ علحدہ اسکی تحقیق مین تصنیف کیا ہی بسبب خوف درازگی کتاب کے اسپر کفایت کرتا ہون کہ بعضی محققین نی کہا ہی کہ یہہ دعا جامع سب اقوال سے کہ ہی یعنی اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نی نقل کئی ہین آجاتی ہین اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا خیر الوارثین یا ارحم الراحمین یا سمیع الدعاء یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا عالم یا سمیع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا ملک یا سلام یا حی یا قدیم یا قائم یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر یا رحمن یا رحیم یا سریع یا کریم یا مخفی یا معطی یا مانع یا محیی یا مقسط یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا رب یا رب یا رب یا رب یا وہاب یا غفار یا قریب یا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل * کذا ذکر العلی والفرح واسم اللہ تعالی الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب اللھم انی اسئلک بانی اشہد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد * عہ حب مس ا * اور نام اللہ برتر کا بڑا وہ جو جب مانگا جاوی اللہ ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جب دعا کیا جاوی ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہی مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ مین کواہی دیتا ہون یعنی یقین کرتا ہون کہ تحقیق تو تئی ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک اور بی پروا ایسا کہ نہین جنایا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی نقل کیے یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نے اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین فقط ابن ابی شیبہ نی روایت کیا ہی اللھم انی اسئلک بانک انت

اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی اٰخِرِہٖ * مص * یا اسم اعظم یون آیا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھی بوسیلہ اسکی کہ تو ہی ہی اللہ تنہا بی بیرواہ آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت کی ہین نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْعَظِیْمُ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ یَا اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ * عہ حب مس امص * اور نام اللہ بر تر کا بڑا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوی اسد ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوی ساتھہ اوسکی دیتا ہی اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھی بوسیلہ اسکی کہ تیری لئی ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کرنی والا آسمانون کا اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نی اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ العظیم کا اور وحدک لا شریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن حبان کی روایت مین اسی لئی رموز انکی اوپر لکھنی چاہئین اور ایک روایت مین پہلی دعا مین یہہ زیادہ آیا ہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ * عہ حب مس ا * ای زندہ ای تدبیر کرنی والی حیات کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ * دت ق مص * اور نام اللہ بر تر کا بڑا ان دونون آیتون مین ہی ایک یہہ ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی بخشنی والا مہربان اور دوسری آیہ ابتدا سورۂ آل عمران کی ہی کہ وہ یہہ ہی اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے خبر گیر

کرنی والا حبان کا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی واسم اللہ تعالی الاعظم
فی ثلث سور البقرۃ وآل عمران وطٰہٰ ۔ مس ۔ اور نام اللہ بڑا تکا بڑا تین سورتون مین
ہی سورہ بقرہ مین اور آل عمران مین اور طٰہٰ مین نقل کی یہہ حاکم نی قال القاسم فالتمستہما
فوجدتہا انہ الحی القیوم قلت وعندی انہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم
جمعا بین الحدیثین ۔ کہا قاسم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس ڈہونڈہا مینی ان سورتون کو پس
پایا مینی اون سورتون مین کہ تحقیق اسم اعظم الحی القیوم ہی کہا مصنف نی کہتا ہون مین اور نزدیک میرے
یہہ ہی کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی واسطی جمع کرنیکی درمیان دو نو حدیثون کی
ف حدیث اسماء کیسی کہ متن مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم لا الہ الا ہو اور اللہ لا الہ
الا ہو الحی القیوم ہی اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم تین سورتون مین ہی یعنی
بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ مین اور اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ان سورتون مین آیا ہی سورہ بقرہ اور
آل عمران مین تو ظاہر ہی لیکن سورہ طٰہٰ مین اول مین اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی ہی اور آخر مین
ہی وعنت الوجوہ للحی القیوم پس مصنف نی جمع کرنی اور توفیق دینی دو نو حدیثون کی اسی یہہ نکالا کہ اسم
اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی کذا ذکر الفخر وللمارویناہ فی کتاب الدعاء للواحدی عن یونس
بن عبد الاعلی واللہ تعالی اعلم ۔ اور اختیار کرنا میرا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کو واسطی اوس چیز
کی ہی کہ روایت کی گئی ہم اوسکو بیچ کتاب الدعاء کی کہ تصنیف واحدی کی ہی یونس بن عبد الاعلی سی اور اللہ تعالی
بہتر جانتا ہی یعنی وہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی والقاسم
ہذا ہو ابن عبد الرحمن الشامی التابعی صاحب ابی امامۃ صدوق ۔ اور قاسم کہ ذکر
کیا گیا وہ بیٹا عبد الرحمن کا ہی کہ شامی تابعی یار ابو امامہ باہلی صحابی کا ہی سچا واسماء اللہ تعالی
الحسنی التی امرنا بالدعاء بہا تسعۃ وتسعون اسما من احصاہا دخل الجنۃ ۔ خ م

ت س ق مس حب * لا یحفظها احد الا دخل الجنة * خ * اور نام اللہ برتر کے
اچھی وہ جو حکم کئی گئی ہین ہم ساتھہ پکارنی اللہ تعالی کی ساتھہ اونکی ننانوین نام مین جو شخص یاد کریگی اونکو
داخل ہووی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسای ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی نہ یاد کریگا اونکو کوئی
مگر کہ داخل ہوگا جنت مین نقل کی یہہ بخاری نی ف حکم کئی گئی ہین ہم یعنی اس آیت مین ولله الاسماء
الحسنی فادعوہ بها یعنی اللہ کی لئی نام ہین اچھی پس پکارو اوسکو ساتھہ اونکی اور کہا مصنف نی کہ اختلاف
کیا ہی عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی پس کہا بخاری وغیرہ نی اور یہی صحیح ہی کہ معنی اوسکی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی
روایت مین لفظ یحفظها کا آیا ہی اور بعضونی کہا ہی پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی
اونکی پر کیا اور بعضون نی کہا کہ یاد کیا قرآن کو اس لئی کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور اس حدیث
مین حصر اسماء حسنی کا ننانوین پر نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ
ان نامونکی ہی لوامع النجوم مین لکہا ہی کہ ایک ہزار نام اللہ تعالی کی ہین کہ سوا اوسکی کوئی نہین جانتا
اور ہزار نام اور ہین کہ ملائکہ جانتی ہین سوا اونکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام مسلمانون کی زبان پر
جاری ہین اونمین سی تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین
اونمین سی ننانوین لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبید اللہ سے
منقول ہی کہ ڈہونڈہی مینی اسماء باریتعالی کی قرآن مین ایک سو تران پای مینی ولیکن بعضی مکرر ہی
مثل غافر اور غفور اور غفار کی اور مانند انکی پس بعد دور کرنی مکررات کی ننانوین باقی رہی کذا ذکر
علی القحر هو الله الذی لا اله الا هو * وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ نام ہی ذات
واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہی اور یہہ نام غیر خدا تعالی پر اطلاق نہین کر سکتی ہین نہ حقیقتہ نہ
مجازا اور اور نام اطلاق کرتی ہین اگرچہ بمجاز ہووین پس یہہ بڑہکر سب نامون کا ہوا اور معانی تمام
نامونکی چاہیی کہ متصف ہووی بندہ ساتھہ اونکی یعنی وہ خصلتین اپنی مین حاصل کریی چنانچہ نصیب بندہ کر

شرح اونکی بیان ہوگی اور یہہ نام خلق کے لئی ہی نہ تخلق یعنی خلق پکڑنی کی لئی اور نصیب بندی کا اسنام کی
تا آلہ ہی یعنی لگاکر کری اوس سی مثل لگاؤ بچہ کی ساتہہ مانگی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کا رکہی
اور التفات سوا اوسکی نکری اور امید ساتہہ غیر اوسکی کی نہ رکہی اور نہ غیر اوسکی سی ڈری
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخشنی والا مہربان نصیب بندی کا ان دونون نامون سی یہہ ہی کہ مہربان
خلق پر ہو اور سبون پر بنظر ساتہہ عین رحمت کی ڈالی اور سب کام اپنی اوسیکو سونپی کہ نعمت دینی والا
وہی ہی اور اوسکی غیر سی مدد نہ ڈہونڈہی اور دفع کرنی بری چیزین سعی کری اور حتی المقدور حاجت
محتاجون کی برلائی بلا غرض اور بغیر عوض اَلْمَلِكِ بادشاہ حقیقی کہ ملک دوجہان کا اوسیکی تصرف
قدرت مین ہی اور وہ بی نیاز ہی سب سی اور سب اوسکی محتاج پس بندی نی جب یہہ جانا تو بندہ درگاہ
اوسکی کا اور گدا اگلی اوسکی کا ہووی اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوسکی کی
کری اور واجب ہی کہ تعلق نکری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسیکی اور بی نیاز ہووی سب سے
بالکل اور ظاہر نکری احتیاج اپنی انسی اور ڈر اور امید نرکہی انسی اور تصرف کری ملک نفس
اور دل اور قالب اپنی مین اور مالک ہووی اعضا اور قوی اپنی کا اور مسخر کری انکو طاعت حق
اور حکم شرع پر تا پادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووی بعضی مشائخ سی کسی نی وصیت چاہی فرمایا پادشاہ
دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سی اس لئی کہ پادشاہی اور ملک رانی
آزادی اور بی نیازی مین ہی اَلْقُدُّوْسِ نہایت پاک اور منزہ سب نقصانون سی اور نصیب
بندی کا اس سے یہہ ہی کہ پاک کری علم کو خیالون سی اور ارادونکو حظون بشریت سی اَلسَّلَامُ
سلامت اور بی عیب نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی عیب ہووی اخلاق برون سی اور کامون ناکارہ سے
اَلْمُؤْمِنُ امان دینی والا خلق کو آفتون سی دنیا اور آخرت مین نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی
کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سی اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان ہر چیز کا ساتہہ کمال قدرت کی اور

مطلع خلق پر ساتھہ رزق اور اجلون کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی اور پر ادھا اپنی کی العزیز
غالب حکم مین اور بی سکا کہ کوئی اوسپر غلبہ پاوی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی نفس اور ہوا
اور شیطان پر اور بی مثل ہووی علم اور عمل اور عرفان مین الحکیم درست کرنی والا کامون مین کری
ہوئی کا اور بزرگ کہ اور اک کسی کا گرد کہیرنی بزرگی اوسکی نہین ہوسکتا نصیب بندی کا اوس سی یہہ ہی کہ
نقصانون نفس اپنی کو ساتھہ حاصل کرنی کمال اور فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہوکر
ساتھہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی المتعالی بزرگ اور بی نیاز خاص وعام
سی اور برتر اوس سی کہ پاوی قدر اوسکی کو عقل و وہم نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ایسا ساتھہ بزرگی کی
موصوف ہووی کہ سوای اوسکی سب اوسکی نظرون مین حقیر معلوم ہون الخالق اندازہ کرنی والا خلق کا
موافق مشیت اور حکمت کی البارئ پیدا کرنی والا خلق کا المصور صورت اور ہیئت دینی والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا ان تینون نامون سی بعضون نی یہہ کہا ہی کہ جب اوسی نی خلائق سی
فارغ ہوتو کچھہ کسب و کام کری کہ اوس سی وجہ معیشت کی اپنی لئی پیدا کری خصوصاً وہ کسب اور کام
کہ اثر اوسکا بعد موت کی باقی رہی اور لوگون کو اوس سی فائدہ پہونچی مثلاً کلام اللہ لکھہ جاوی وغیرہ
ذلک الغفار بخشنی والا گناہ بندون کا اور ڈھانکنی والا عیبون اونکی کا نصیب بندی کا ظاہر ہے
القہار غالب کہ تمام عالم نیچی قدر اوسکی کی عاجز اور مغلوب ہین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووے
بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندی کا یہہ ہی
کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ کی لئی بی غرض و بی عوض الرزاق روزی پیدا کرنی والا اور پہونچانی والا
روزی کا مخلوقات کو نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفع پہونچاوی خلق کو ساتھہ رزقون روحانی اور جسمانی
کی الفتاح کہولنی والا دروازون رزق اور رحمت کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ کہولی مشکلات خلق کی العلیم
جاننی والا پوشیدہ اور آشکارا کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ساتھہ ندای رب زدنی علما کی مشغول ہوکر آرزومند

کثرت علم کا ہووی القابض تنگ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنی والا روح انکی کا الباسط
فراخ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب بندی کا ان دونون اسمونسی یہہ ہی کہ تنگ کری دل بندونکا
ساتہہ خوف الہی کے اور فراخ کری ساتہہ بیان وسعت رحمت اور فضل نامتناہی کی الخافض الرافع
پست کرنی والا کافرون کا قرب اپنی سی اور اوتہانی والا مومنون کا نزدیک اپنی سبب نانجنی
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ پست کری باطل کو ساتہہ عداوت اہل باطل کی اور بلند کری حق کو ساتہہ محبت
اہل حق کی المعز المذل عزت دینی والا بندون کا دونوجہان مین اور خوار کرنیوالا انکا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ عزیز رکہی اونکو کہ جنکو عزیز رکہا اللہ تعالی نی بسبب علم اور معرفت کی اور خوار رکہی انکو
کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر اور ضلالت کی السمیع البصیر سننی والا دیکہنی والا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ کہنی اور دیکہنی اور سننی خلاف شرع کی سی حذر کری اور اللہ تعالی کو حرکات
اور سکنات اپنی پر حاضر ناظر جانی الحکم حکم کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ رفع خصومت اور حکم
مین عدالت کری اور نفس اپنی پر انصاف کری اور حاکم ہووی العدل انصاف کرنی والا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ عدالت کری معاملات حق اور خلق مین اللطیف باریک بین کہ دور و
نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہی اور نیکی اور نرمی کرنی والا بندون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ دعوت
کری خلق کو طرف رب متعال کے ساتہہ لطف اور نرمی کی الخبیر آگاہ ساتہہ سب چیزون کے
اور دانا دلکی باتون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ ساتہہ کامون دین و دنیا کی خبردار و باریک بین ہووے
الحلیم بردبار ی کرنی والا عفو گناہون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ تحمل کری ایذا بدبختون پر اور وقار
کری ساتہہ عذاب زیردستونکی العظیم بزرگ اور برتر ذات وصفات مین حد اوہام سی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ ہمت بلند رکہی اور دنیا کی لئی سر نہ جہکاوی اور ملک کونین کو عظمت الہی کے
مقابلی مین حقیر گنی اور حاصل کری وہ کمالات کہ بزرگ ہووی اوس ہی قدر اوسکی الغفور

بہت بخشی والا نصیب بندی کا وہی ہی جو غفار کی بیان مین کذرا الشکور قدردان اور دینی والا ثواب
بڑہی کا عمل تھوڑی پر نصیب بندی کا یہہ ہی کہ شکر کری واجب تعالی کا اس طرح کہ سب نعمتین اوسیکی
طرف سی جانکر ہر عضو کو کہ جسواسطی پیدا کیا ہی اوسمین مصروف رکہی العلی بلند مرتبہ نصیب بندی کا
یہہ ہی کہ خرچ کری طاقت اپنی حاصل کرنی علم وعمل مین تاہم جنس اپنی سی زائد ہووی الکبیر بڑا ایسا بڑا
کہ اوسپر کوئی بڑا متصور نہین نصیب بندی کا وہی ہی جو العلی مین کذرا الحفیظ نگاہ رکہنی والا عالم کا
آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نگاہ رکہی اپنی تئین ہلاک کرنی والی چیزون ظاہر و باطن
کیسی یعنی گناہون سی المقیت قوت دینی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بہوکو نکو کہانا کہلاوی اور غافلون
راہ تباوی الحسیب کفایت کرنی والا ہر حال مین یا حساب کرنی والا بندونسی روز قیامت کی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجون کو اور حساب کرنی والا ہووی نفس اپنی سی الجلیل بزرگ قدر
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفس اپنی کو ساتہہ صفتون کمال کی آراستہ کری الکریم تم بخشش کرنی والا
اور بخشنی والا گناہ گناہگارون کا بدون شفیع کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری کرم اور خلق کے
حاصل کرنی مین الرقیب نگاہ رکہنی والا مخلوقات کا حادثون سی اور ایذا دینی والی چیزون سی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ نگہبان نفس اپنی کا ہووی اور عارضی دل اور نفس کی دور کری اور جانی کہ اللہ تعالی
دیکہنی والا اوسکا ہی المجیب قبول کرنی والا دعا بیچارون کا اور جواب دینی والا پکارنی والون کا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کری اوامر و نواہی مین اور جواب دیوی اہل حاجت کو
ساتہہ نرمی کی الواسع علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سب کو پہونچی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی
کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین اور سبون سی ہر نوع کشادہ پیشانی ہووی الحکیم
استوار کار اور دانا ساتہہ حقائق اسرار کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ محکم کری کام اپنی الودود
دوست رکہنی والا فرمانبردارونکا یا محبوب اولیا کی دلونمین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سوا رب تعالی کے

کی سپرد دوست نہ رکھی المجید بزرگ اور شریف ذات اور افعال مین نصیب بندی کا اسم عظیم مین معلوم
والباعث اوٹھانی والا اور زندہ کرنی والا مردون کا قبرون سی اور بیدار کرنی والا دل غافلون کا
اب غفلت سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری دلون مردہ کو ساتھہ سکھانی علم کی کہ سبب
حیات ابدی کا ہی الشہید حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر نصیب بندی کا اسم خبیر و علیم مین بیان ہوا
الحق ثابت ساتھہ شہنشاہی کی اور لائق ساتھہ خدائی کے نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ماسوا اللہ کو باطل
جانی اور ثابت ہووی ساتھہ متابعت حق کی کہ شریعت نبوی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور متصف ہووے
ساتھہ معنی حقانیت کی الوکیل کارساز بندون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی
کام مین کوشش کری اور روای حاجت انکی مین ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی القوی المتین
قوت والا استوا سب امور مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووی
ور دین مین سخت و چست ہووی اور جاری کرنی احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دیوی الولی
مددگار اور دوست رکھنی والا مومنون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ دوستی کری مسلمانون سی اور کوشش
کری تائید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین الحمید تعریف کرنی والا ذات و صفات اپنے کا
یا تعریف کیا گیا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنی والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھہ صفتون کمال کے
یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کی المحصی گیرنی والا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک
اوسکی گنتی سب مخلوقات کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ شمار کری اعمال اپنی کو پہلی اسکی کہ گنی جاوین
اور کوشش کری اسمین کہ اعمال اور احوال باطن اپنی پر اطلاع پاوی المبدی المعید پیدا کرنی والا
پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری پیدا کرنی نیکیون مین اور اعادہ
کری یعنی ادا کری جو اوس سی رہ گیا ہی اور تصور ہوا ہی المحیی زندہ کرنی والا دلون کا ساتھہ نور ایمان کے
اور پیدا کرنی والا مخلوقات کا بدنون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری خلق کو ساتھہ فائدہ دینی کی

علم سی اور دلکو ساتھہ معرفت الہی کے المُحیِیُ مارنی والا بدنون کا اور دلکا ساتھہ جواب غفلت اور نادانی کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ماری خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو الحیّ سدا زندہ سب سے پہلی اور سب سی بعد بھی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ ہووی ساتھہ یاد پروردگار تعالی کی اور خرچ کرنی جان اپنی اوسکی راہ مین تاحیات ابدی یا وی القیّوم قائم رہنی والا ذات وصفات مین اور خبر گیری کرنی والا مخلوقات کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی پرواہو ماسوای اللہ سی اور سنواری امور بندونکی الواجد غنی اور بی پرواکہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بیحد حاصل کرنی کمال ضروری کی بہت سعی کرنی الماجد بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو پہلی کہ ذا الواحد الاحد یکا صفات مین اور ذات مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ یکا ہووی بندگی مین جیسی کہ وہ یکا ہی خدائی مین اور موصوف ہووی ساتھہ فضائل کے کہ ہم جنس اوسکی ویسی نہون الصمد بی پرواکہ نہین محتاج کسی کا اور سب اوسکی محتاج نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی نیاز ہووی خلق سی اور سعی کری کارسازی نیازمندون اور برلانی حاجت حاجتمندون مین القادر المقتدر قدرت والا قدرت ظاہر کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ قادر ہووی اوپر باز رکہنی نفس کی خواہشون اور بدتونسی المقدّم المؤخّر اگی کرنی والا دوستون کا ساتھہ نزدیکی رحمت کے اور پیچہی ڈالنی والا دشمنون کا لطف اپنی سی نصیب بندی کا ان دونون اسم مقدس سی یہہ ہی کہ اگی کری اپنی تئین ساتھہ سبقت کرنی نیکیون کی اور اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کی ہین اور پیچہی ڈالی نفس اور شیطان اور مردودون درگاہ کی تئین الاوّل الآخر پہلی سب سی پیچہی سب سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ جلدی کری طاعتون مین اور بجالانی اوامر مین اور جان خرچ کری اسکی لئی تاحیات ابدی یا وی الظاہر الباطن آشکارا باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کمال صفتون اوسکی کی پوشیدہ وہم وخیال سی باعتبار کنہ ذات کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ باعتبار بشریت کی ظاہر ہے اور اس جہت سی کہ متصف ہی ساتھہ صفات ملائکہ کی پہچاننا اوسکا مثل ہی الوالی کا ربنا اور مالک

نصیب بندی کا مثل نصیب الوکیل کی ہی المتعالی بہت بلند نصیب بندی کا وہی ہی جو العلی مین کہا البر بنکی کرنی والا کہ ہونا نیکی اور احسان کا اوسکی ذات سی ہی نصیب بندیکا یہہ ہی نیکی کرنی ماباپکی حقیقین اور استاد اور مشائخ اور اقارب اور تمام حق والونکی حق مین التواب توبہ قبول کرنی والا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ قبول کرنی عذر خلق کا اگرچہ کئی بار ہو المنتقم بدلا لینی والا کافرون اور سرکشونسی ساتہہ عذاب کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بدلا بڑی تمکنونسی کہ نفس و شیطان ہین العفو درگذر کرنی والا گناہون اور تقصیرات سی نصیب بندیکا وہی ہی جو عفو مین گذرا الرؤف مہربان نصیب بندیکا مثل نصیب الرحیم کی ہی مالک الملک خداوند جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا ذوالجلال والاکرام صاحب بزرگی اور بخشش کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کی لئی بزرگی اور اکرام کری بندگان خدا کو جیسا کہ لائق ہی المقسط عدل کرنی والا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا الجامع جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کری درمیان علم و عمل کی اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کی اور جمع کری وظائف عبادات اور اوراد مین اور سعی کری بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی بیت و جمعیت کوشش تا بہ ذات شوی یہ ترسم کہ پراگندہ شوی بات شوی یہ الغنی المغنی بی پرواہر چیز سی بی پرواکرنی والا جسکو چاہی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ استغنا حاصل کری ماسوا اللہ سی المانع باز رکہنی والا ہلاک و نقصان کا بندونسی دین و دنیا مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی الضار النافع ضرر پہونچانی والا اور فائدہ پہونچانی والا جسکو چاہی نصیب بندی کا ظاہر ہی النور روشن کرنی والا زمین و آسمان کا ساتہہ ستارون کی اور روشن کرنی والا دل مومنون کا ساتہہ نور معرفت اور طاعت کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ روشن ہو دی ساتہہ نور ایمان اور عرفان کی الہادی راہ دکہانی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بندگان خدا تعالی کو طرف اوسکی راہ دکہاوی البدیع پیدا کرنی والا عالم کا بدون مثال کی نصیب بندی کا بیان ہو چکا الباقی ہمیشہ رہنی والا الوارث باقی بعد فنای موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ

جابر یہ وغیرہما کی الرشید رہنمای عالم کا نصیب بندی کا ظاہری الصبور ۔ ق مس حب ۔
بردبار کہ شتابی نہیں کرتا بیچ عذاب کرنی گنہگارون کی نصیب بندی کا ظاہر ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن
ماجہ حاکم ابن حبان فی الحمد للہ تمام ہوا بیان اسماء حسنی کا شرح شیخ عبد الحق اور شیخ فخر الدین رح
کیسی یا اللہ عمل نصیب کر ہم سبکو اسپر وسمع رجلا وھو یقول یا ذا الجلال والاکرام
فقال قد استجیب لک فسل ۔ ت ۔ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا تھا
یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی گئی تیری لئی یعنی مستحق قبولیت کا ہوا پس مانگ جو
چاہی نقل کی یہہ ترمذی نے ان للہ ملکا موکلا بمن یقول یا ارحم الراحمین فمن قالھا
ثلثا قال لہ الملک ان ارحم الراحمین قد اقبل علیک فسل ۔ مس ۔ تحقیق واسطی
اللہ کی فرشتہ ہی متعین ساتھہ اوس شخص کے کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار
کہتا ہی اوسکی لئی فرشتہ تحقیق ارحم الراحمین متوجہ ہوا تجھہ پر یعنی ساتھہ قصد قبولیت اور عنایت کے
پس مانگ جو چاہی نقل کی یہہ حاکم نی ومر برجل وھو یقول یا ارحم الراحمین فقال لہ
سل قد نظر اللہ الیک ۔ مس ۔ اور گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر اوس حال میں
کہ وہ کہتا تھا یا ارحم الراحمین پس فرمایا اوسکی لئی مانگ تحقیق نظر رحمت وعنایت کی کی اللہ تعالی نے
طرف تیری نقل کی یہہ حاکم نی من سال اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ اللھم
ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللھم اجرہ من
النار ۔ ت س ق حب مس ۔ جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی بہشت تین بار کہتی ہی بہشت یا اللہ
داخل کر اوسکو بہشت میں اور جو کوئی پناہ مانگی دوزخ کی اگ سی تین بار کہتی ہی اگ یا اللہ بچا اوسکو
اگ سی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی من دعا بھؤلاء الکلمات الخمس لم
یسئل اللہ شیئا الا اعطاہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۞ ط طس ۞ جو کوئی یہ دعا
کری اور یاد کری اللہ تعالی کو ساتھہ ان کلمون پانچ کی نہ مانگی اللہ تعالی سی کوئی چیز مگر کہ دیسا ہی اللہ اوسکو
وہ پانچ کلمی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی پادشاہت
ہی اور اوسکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پہ قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنگنا
سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین ف
دوسرا کلمہ مصنف نی لہ الملک کو لکہا ہی اور ملا علی قاری رح نی ولہ الحمد کا دوسرا ہونا بہتر کہا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِجَابَةِ الدُّعَاءِ یہہ بیان ہی الحمد للہ کہنی کا قبولیت دعا پر مَا یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ
اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهٖ فَشُفِیَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ یَقُوْلَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحٰتُ ۞ مس ی ۞ کون سی چیز منع کرتی ہی ایک
تمہارہی کو کہ جب پہچانی قبولیت نفس اپنے سی یعنی شفا پاوی بیمار کی لئی یا سفر سی کسیکی یا اپنی آئی کی لئی
دعا کرتا تہا پس شفا دیا جاوی بیمار لی یا آوی سفر سی اس سی کہ کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ
بسبب غلبہ اور بزرگی اوسکی پوری ہوتی ہین کام اچہی یعنی حاجتین اچہی برآتی ہین نقل کی یہہ حاکم ابن
سنی ذِ ف یعنی لائق نہین ہی کہ جسکی مراد برآوی بعد دعا کرنی کی وہان کلمات کی کہنی کو چہوڑے
اَلَّذِیْ یُقَالُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَائِهٖ یہہ بیان ہے اوس چیز کا کہ پڑہی جاوی ہر روز کی صبح مین
اور شام مین بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۞ عه حب مس مص ۞ صبح یا شام کی ہمنی ساتھہ نام اوس خدا کے
کہ نہین ضرر کرتی ہی ساتھہ ذکر کرنی نام اوسکی کوئی چیز یعنی قسم کہانی سی ہو یا دشمن وغیرہ سی ہو زمین
مین اور نہ آسمان مین اور وہ سنی والا اور جاننی والا ہر چیز کو ہی پڑہی اسکو تین بار نقل کی یہہ چاروں نے
اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف صبح کی پر ثنی مین بسم اللہ کی پہلی لفظ اصحنا کا مقدر ہوگا یعنی

صبح کی سنی اور شام کی پڑھنی مین لفظ امسینا کا یعنی شام کی سنی اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
جوکوی صبح شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہتا ہی تو اوس کو دن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی ہی کذا
فی المشکوۃ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ * طس * وَفِی الْمَسَاءِ فَقَطْ *
مرعہ طس مِی * ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت مِی * پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کی
یعنی نو دہ نام اور کتابون اوتری ہوی کی کہ پوری ہین یعنی نی نقصان برای اوس چیز کی سی کہ پیدا کی
نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور صبح شام کی فقط نقل کی یہہ مسلم نی اور چار دن نی اور طبرانی نی اوسط
مین اور دارمی ابن سنی نی یعنی پہلی روایت مین صبح شام مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اور ان کتابون
والون نی فقط شام ہی کو پڑہنی روایت کی ہی تین بار پڑہی نقل کی یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی
ف روایت ہی مقل بن یسار صحابی سی کہ جسنی یہہ دعا پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار
فرشتی کہ دعا بخشش کے کرتی ہین اوسکی لئی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی لفظ حدیث کی یہہ ہین
مَنْ قَالَ لَہٗ وَکَّلَ بِہٖ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا اور صحیح مسلم مین
روایت کی ہی کہ ایک شخص نی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیے کہ آج کی رات
ایک بچھو کی کاٹی سی کیا ایذا اوٹہائی مینی فرمایا اگاہ ہوا کر کہتا تو صبوقت کہ شام کرتا اعوذ بکلمات
اللہ التامات من شر ما خلق تو ضرر نہ پہونچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہی تو نہین ضرر کرتی
کوئی چیز جب تلک کہ کوچ کرے کذا فی المشکوۃ وشرح القاری اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ

الرجیم ت م ی ی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندی گئی
سی یعنی ہانکی ہوی سی دروازہ خدا سی پرہی سہہ اعوذ تین بار پہر یہہ آیت پڑہی وہ ہی اللہ جو نہین کوئی معبود
مکروہ جاننی والا غیب کا یعنی جو بندون سی پوشیدہ ہی اور ظاہر کا وہی ہی بخشش کرنی والا مہربان
وہ ہی خدا جو نہین کوئی معبود مکروہ پاوشاہ ہی نہایت پاک سلامت سب عیب سی امن مین رکہنی والا
نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاکی ہی خدا کو اوس چیزسی کہ شریک کرتی ہین جاہل یعنی بت وغیرہ کو
شریک ٹہیراتی ہین وہ خدا ہی پیدا کرنی والا درست کرنی والا صورت بنانی والا واسطی اوسکی نام ہین
اچہی ساتھہ پاکی کی یاد کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ ہیچ آسمانون اور زمین کی ہی اور وہ غالب ہے
دانا نقل کیے یہہ ترمذی دارمی ابن سنی فی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص اس
اعوذ کو مع ان تین آیتون اخیر سورہ حشر کی پڑہتا ہی صبح کو متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ اوسکی ستر ہزار
فرشتی کہ دعا بخشش کیے کرتی ہین شام تلک اور اگر اوسدن مین مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہی یہی درجہ
پاتا ہی کذا فی المشکوۃ والشرحین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت س ی قل ہو اللہ تین بار پڑہی اور قل اعوذ برب الفلق
تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن سنی فی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت
کرتا ہی ہر چیز سی یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو کذا فی المشکوۃ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ت د ی پس تسبیح کرو تم
اللہ کو جسوقت کہ رات کرتی ہو تم یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہو اور جسوقت کہ صبح کرتی ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑہو اور
اوسی کی لئی سب تعریف ہی بیچ آسمانون کے اور زمین کی اور تسبیح کرو تیسری پہر یعنی نماز عصر کی پڑہو اور جسوقت

کہ ظہر کرتی ہو تم یعنی نماز ظہر کی پڑہو نکالتا ہی اللہ زندہ کو مردہ سی یعنی جانور کو آدمی سی اور حیوان کو نطفی سی یا مومن کو
کافر سی اور ذاکر کو غافل سی اور نکالتا ہی مُردی کو زندی سی یعنی اُدی کو جانور سی اور نطفہ کو حیوان سے
اور کافر کو مومن سی اور غافل کو ذاکر سی اور جلاتا ہی زمین کو یعنی سرسبز کرتا ہی پیچھی مرنی اوسکیلی یعنی
خشک ہونی کی اور اسیطرح یعنی مثل اس نکالنی کی نکالی جاؤگی تم یعنی قبرون سی نقل کی یہہ ابوداؤد ابن
سنی نی **ف** مراد تسبیح سی پاکی بیان کرنی ہی اللہ کی بُری باتون سی یا نماز پڑہنی اور لفظ وعشیا کا
عطف کیا گیا ہی حین پڑہو وَلَہُ الْحَمْدُ آخر تک جملہ معترضہ ہی یعنی پاکی یاد کرو وقت عشا کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح کو پڑہتا ہی فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ کو تُخْرَجُوْنَ تلک پاتا ہی ثواب
اوس چیز کیکو کہ فوت کرتا ہی قسم نیکی اور وظیفہ اوس دن کی سی اور جو کوئی پڑہتا ہی اسکو شام کو
پاتا ہی ثواب اوس چیز کی کو کہ فوت کرتا ہی اوس رات مین کذا فی المشکوۃ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ ۞ **ط** ۞ پڑہی اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مراد رکہتا ہون آیۃ
الکرسی نقل کی یہہ طبرانی نی وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ وَالْاٰیَۃُ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ غَافِرٍ اِلٰی قَوْلِہٖ
اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۞ **حب ات ی** ۞ اور پڑہنی آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدا سورہ غافر کی سی قول
اوسکی اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تلک نقل کی یہہ ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نی **ف** ساری آیت یون
ہی حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ یا ہی حدیث شریف مین کہ جو شخص پہہ دونو آیتین یعنی آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتداء
غافر کی صبح کو پڑہتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سی اور شیطانون سی بسبب برکت انکی کی شام تلک
اور جو شام کو پڑہتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کی کذا فی المشکوۃ اَصْبَحْنَا (اصبحنا
وامسینا)
وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ (ھذہ اللیلۃ ھا)

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ
الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ مرة ت س مص

صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لئی ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا
نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر
ای پروردگار میری مانگتا ہون مین تجھسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس دن مین ہی یعنی جو مقدر ہی کہ اس مین
واقع ہوگا اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیچھی اسکے ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوس
چیز کی سی کہ اس مین ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیچھی اسکی ہی ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری
کاہلی سی کہ طاعت مین ہو اور برائی بڑہاپی کیسی ای رب میری پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری عذاب سی
آگ مین ہی اور عذاب سی کہ قبر مین ہی نقل کی یہہ سلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ فی
اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ وغیرہما کی اوپر کی لفظون کی پڑہنی کی ہین یعنی صبح کی وظیفہ مین اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ
پڑہین گے اور شام کی وظیفہ مین اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ سب جای اسیطرح سمجہہ اور اونکی وظیفہ مین ہذا الیوم
اور رات کی وظیفہ مین ہذہ اللیلۃ اور اونکو ما بعدہ اور رات کو ما بعدہا اور برائی رات دن اور ما بعد
اونکی کی مراد ہی اوس چیز سی کہ ضرر کری دین و دنیا مین اور باز رکہی خدمت مولی کیسی اور برائی بڑہاپی
کی یہہ ہی کہ بسبب بڑہاپی کی عقل جاتی رہی اور بندگی اللہ تعالی کی اچھی طرح نہوسکی پس پناہ مانگی ہی
بڑہاپی کے برائی سی والا نفس بڑہاپی کی فضیلت آسی رہی کہ خوشحال ہی اوس شخص کا کہ طویل ہو عمر اوسکی
اور اچھی ہون عمل اوسکی کذا ذکر السیوطی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَ
سُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ مرة یا اللہ بتحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ
تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی کہ بعضی اعضا کام سی باز رہین اور برائی بڑہاپی کیسی اور فتنہ دنیا
کیسے یعنی فتنہ مین پڑنی سی بسبب محبت دنیا کی یا فتنہ سی کہ دنیا مین ہو کہ باز رکہی عقبی اور مولی سی اور عذاب قبر کیسی

نقل کی یہہ مسلم نی اصبحنا واصبح الملك لله رب العالمين اللهم انی اسئلك خير هذا اليوم
فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه واعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده ۵ اور صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی کہ پروردگار ہی ساری جہان کا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
بہلائی اسدنکی فتح اوسکی اور مدد اوسکی یعنی دشمن ظاہری باطنی کی دفع پر مدد کری تو اسدن مین اور روشنی اوسکی
اور برکت اوسکی یعنی ہمیشکی طاعت کی اور ہدایت اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوس چیز کیسی
کہ اوسمین ہی اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیچھی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف فتح رات دن کی یہہ
ہی کہ اللہ تعالی مراد برلاوی بندی کی موافق مقصد اوسکی کی رات دن مین اور نور خبردار کرنا اللہ تعالی کا ہی
بندی کو کہ دیکھی اوس سی راہ حق کی اور ہدایت راہ دکھانی ہی طرف راہ استقامت کی ہمیشہ کو یہان تلک
کہ خاتمہ خیر ہو کذا قال العلی اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيى وبك نموت و
اليك النشور ۵ المصير ۵ عه خب اعو ۵ یا اللہ بسبب قدرت تیری کی صبح کی ہمنی اور بسبب مدد
تیری کے شام کی ہمنی اور بسبب تیری جیتی ہین ہم اور بسبب تیری مرتی ہین ہم اور طرف تیری اوٹھنا ہی بعد مرنی
کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان احمد ابو عوانہ نی ۵ ف شام کی وظیفہ من اولتا پڑہی یعنی بك
امسينا وبك اصبحنا اور کہا مصنف نی مناسب یہہ ہی کہ صبح مین کہا جاوی والیہ النشور اور شام مین
والیہ المصیر اور یہی صحیح ہی اوس حدیث مین کہ روایت کی ابو عوانہ نی مکرملا علی قاری نی اسی قول کو
شبہ کیا ہی اور کہا عکس سی ثابت ہوا ہی واللہ اعلم اصبحنا واصبح الملك لله والحمد
لله لا شريك له لا اله الا هو واليه النشور ۵ سري ۵ صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی
واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لئی ہی نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر وہ اور طرف
اوسیکی اوٹھنا ہی نقل کی یہہ بزار ابن سنی نی اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب
والشهادة رب كل شيء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر

نفسي وشر الشيطان وشركه ۔ دت س حب مس مص ۔ یا اللہ پیدا کرنی والی اسمان
اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی اسی پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی گواہی دیتا ہون میں
کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون میں ساتھ تیری برائی نفس اپنی کی سی یعنی خواہش نفس کی سی جو
ہدایت کی ہو اور برائی شیطان کیسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک اور کفر میں والی اوسکی سی نقل کی یہہ
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف عرض کیا حضرت ابوبکر رضی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمائیے کوئی دعا کہ پڑہون میں صبح وشام فرمایا یہہ دعا پڑہو اور بعضی روایت میں یہہ آیا ہی
وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰی اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗٓ اِلٰی مُسْلِمٍ ۔ ت ۔ اور پناہ مانگتی ہین ہم اوس سی کہ کماوین
کرین ہم اوپر نفسون اپنی کی برائی کو یعنی گناہ یا ظلم کو یا کہینچین برائی کو طرف مسلمان کے یعنی نسبت کرین
برائی کو طرف مسلمان کی کہ پاک ہو اوس سی یا ضرر پہونچاوین کسیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ۔ طس ت ۔ یا اللہ تحقیق میں صبح کی
اوس حالت میں کہ گواہ کرتا ہون میں تجکو اور گواہ کرتا ہون اوٹھانی والون عرش تیری کی اور تمام فرشتون
تیری کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتھ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد بندہ
تیری ہین اور رسول تیری نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط میں اور ترمذی نی ف اُشْهِدُكَ کو اہ کرتا ہون
تجکو اپنی اقرار پر ساتھ وحدانیت تیری کی بیچ الوہیت اور ربوبیت کی بس ہیہ بنا کرنا اسلام کا اور اقرار کرنا
ہی ہر صبح وشام اور غرض نفس اپنی سی یہہ ہی کہ میں غافلون سی نہین ہون اور اوٹھانی والی عرش کی گواہ
فرشتی ہین کہ درمیان کان اور کندہی اوکی کی فرق دو ہزار برس کا ہی اور ایک روایت میں سات ہزار
برس کا اور جو کوئی پڑہی اسکو بخشتا ہی اللہ تعالٰی گناہ رات دکی کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَصْبَحْتُ
اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ

لَهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ۔
دت س ۔ یا اللہ تحقیق میں صبح کی اوسحال میں کہ گواہ کرتا ہوں میں تجکو اور گواہ کرتا ہوں اوتھانی
والون عرش تیری کو اور فرشتون تیری کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتھ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہے
نہین شریک کوئی تیرا اور تحقیق محمد بندہ تیری ہین اور رسول تیری پڑھی یہہ دعا چار بار نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی
نسائی ابن سنی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی یہہ دعا ایکبار پڑہی چوتہائی آزاد کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو آگ سی اور جسنی دوبار پڑہی
آدہا آزاد کرتا ہی اوسکو آگ سی اور جسنی تین بار پڑہی تین چوتہائی اور جسنی چار بار پڑہی ساری کو آزاد کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو آگ سی فکر کیا اسکو
میر کرح نی کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ
احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ
اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ۔ **د ق س حب مس ص** ۔ یا اللہ مانگتا ہون میں تجسی سلامتی سب آفات
وبلیات ظاہر و باطن کیسی دنیا اور آخرت مین یعنی امور دنیا اور آخرت مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی معافی
ہونا گناہون کا اور عافیت دین اپنی مین اور دنیا اپنی مین اور اہل اپنی مین یعنی قرابتی اور خدام اور مال اپنی مین
یا اللہ ڈہانک عیب میرے کو اور بدر کر خوف میرے کو یعنی خوف کی چیزون سی مجکو اوس مین رکہہ یا اللہ محافظت
کر میری آگی میری سی اور پیچہی میری سی اور دائین میری سی اور بائین میری سی اور اوپر میری سی اور پناہ مانگتا ہون
مین ساتہہ بزرگی تیری کے اس سی کہ دہسایا جاؤن مین زمین مین نقل کی یہہ ابوداؤد ابن ماجہ نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ بی **ف** مراد پہلی عافیت سی نہونا عذاب کا ہی اور دوسری سی خلاصی عیبون سی
اور کہا مصنف نی کہ معنی عافیت کی مین سلامتی پس دین مین سلامتی ہو کجی سی اور دنیا مین سلامتی ہو بیمارون
اور بلاؤنسی اور عورت اوسکو کہتی ہین کہ شرم کری آدمی اور بُرا جانی جب وہ ظاہر ہو جاوی اور یہہ طرفین اس لئی
بیان کین کہ جو بلا آتی ہی انہین طرفون سی آتی ہی اور نہین ہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چہوڑین ان کلمات کے

پڑہنی کو صبح اور شام مین کذا ذکر العلی والفخر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ
الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت وھو علی کل شیء قدیر ۔ دس ق مص
ی ۔ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی سلطنت ہے
اور اوسیکی لئی تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہین مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی
یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور لفظ یحیی سی لا یموت تلک فقط ابن سنی نے
روایت کیا ہی ف فضیلت اس کلمہ کی حدیث شریف مین یہہ آئی ہی کہ جس شخص نی صبح کو پڑہا ہوتا
ہی ثواب برابر آزاد کرنی غلام کی کہ اولاد حضرت اسمعیل کیسی ہو اور دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور
دس درجی بلند ہوتی ہین اور محفوظ رہتا ہی شیطان سی رات تلک اور جو شام کو پڑہتا ہی ہی ثواب
پاتا ہی اور صبح تلک شیطان سی محفوظ رہتا ہی روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نے اور ایک شخص نی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا پوچہا کہ یا رسول اللہ ابن عیاش آپسی یہہ حدیث روایت کرتا
ہی فرمایا سچ کہتا ہی ابن عیاش کذا فی المشکوۃ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی
اللہ علیہ وسلم رسولا نبیا ۔ عہ مس اط ۔ راضی ہوی ہم ساتہہ اللہ کی ازروی رب
ہونی کی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی اللہ کی رب ہونی کی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتہہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی رسول ہونیکی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی رسالت اونکی کی نقل کی یہہ چار ونی
اور حاکم احمد طبرانی نی ف اکثر نسخون مین بعد لفظ رسولا کی لفظ نبیا کا بہی ساتہہ زمر احمد اور طبرانی کی ہی
مستحب ہی کہ دونو کو جمع کرلی کذا قال النووی رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد
نبیا ثلث مرات ۔ مص ی ۔ راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتہہ
اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی نبی ہونی کی پڑہی یہہ تین بار نقل
کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح شام کو تین تین بار

یہہ دعا پڑہی حق ہو اللہ تعالی پر کہ راضی کریگا اوسکو قیامت کی دن کذا فی المشکوۃ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ
مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ
الشُّکْرُ ۔ دس جبی ۔ یا اللہ جس چیز نی صبح کی ساتہہ میری کسی نعمت سی یا ساتہہ کسی کی مخلوق
تیری سی پس تیری ہی طرف سی ہی تو ایک ہی یعنی جو نعمت دین و دنیا کی کہ حاصل ہوئی ہی مجکو یا کسی اور کو
مخلوق سی پس وہ خاص تیری ہی عنایت سی ہی نہین کوئی شریک تیرا پس تیری ہی لئی تعریف ہی اور تیری
لئی شکر ہی یعنی لازم ہی شکر ہم پر زبان و دل و اعضا سی مقابلہ مین اس نعمت کی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی
ابن حبان ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح کو یہہ دعا پڑہی شکر
اوس دن کا ادا کیا اور جسنی شام کو پڑہی شکر اوس رات کا ادا کیا کذا فی المشکوۃ اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نی کہا حذا و ذا نعمتین تیری مجہہ پر بہت ہوئین شکر اوسکا کیونکر ادا کرون
حکم ہوا ای داؤد جو جانا تو نی کہ جو نعمت تیری پاس ہی میری ہی طرف سی ہی شکر اوسکا ادا کیا تو نی
کذا قال الفخر اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ دس ی ۔ یا اللہ سلامتی دی مجکو بدن مین میری
تمام اعضا سی کوئی چیز کناہ کی نہو یا اللہ سلامتی دی مجکو سماعت میری مین یعنی بہرا نہو جاؤن یا اوس چیز کی
سنی سی کہ سننا درست نہو مثل غیبت اور جہوٹ اور گانی بجانی کی یا اللہ سلامتی دی مجکو بینائی میری
مین نہین کوئی معبود مگر تو یعنی تجہی سی عافیت مانگتی ہون نہ غیر تیری سی پڑہی اسکو تین بار یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ تیری کفر سی اور محتاجگی سی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب
قبر کیسی نہین کوئی معبود مگر تو یعنی پس نہین پناہ مانگی جاتی ہی مگر تجہی سی پڑہی یہہ تین بار نقل کی یہہ ابو داؤد
نسائی ابن سنی نی ف مراد سلامتی بینائی سی سلامتی ہی اندہی پن سی یا نہ دیکہنی نشانیون

قدرت کسی پر نظر کرنی سی طرف حرام چیزون کی مانند عورت اجنبی اور لڑکے کی اور میلی تماشی کی اور مرادو
کفر سی یا کفر مشہور سی اور محتاجگی دلکی کہ آدمی کو بی صبر کر کر کلہ تقدیر کا اور اللہ تعالی کا کر دا
ہی یا کفر سی کفران نعمت اور محتاجگی سی محتاجگی طرف خلق کی یا کم ہونا مال کا ساتہہ ہونی قناعت کے
اور ہونی صبر کی اور کثرت حرص کے کذا ذکر العلی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا * د س ي * پاکی ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی
نہین ہی قوت بندی کو حرکت اور سکون پر مگر ساتہہ قدرت دینی اللہ کی جو چاہا اللہ نی ہوا اور جو نہین چاہا
نہ ہوا جانتا ہون مین کہ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نی گہیرا ہر چیز کو از روی جانی کے
یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی ابن سنی فی ف جو چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا
یعنی برابر ہی کہ بندہ چاہی یا نہ چاہی اور یہی معنی ہین اس آیت کی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنی
نہین چاہتی ہو تم مگر اوسوقت کہ چاہی اللہ اور حدیث قدسی مین ہی تُرِيْدُ وَاُرِيْدُ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا اُرِيْدُ
فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ یعنی ای بندی ارادہ
کرتا ہی تو ایک کام کا اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو چاہتا ہون مین پس جو شخص راضی
ہوا یعنی میری ارادی پر پس اوسکی لئی خوشنودی میری ہے اور جو خفا ہوا میری ارادی سی پس اوسکی لئی
خفگی میری ہی اور کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جسنی یہہ دعا صبح کو پڑہی شام تلک محفوظ رہا اور جسنی شام کو پڑہی صبح تلک محفوظ رہا کذا ذکر
العلی اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
* ا ط * فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ * س * فِي الصَّبَاحِ فَقَطْ * صبح کی ہمی اوپر پیدایش اسلام کے

اور کلمہ اخلاص کے یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی اور اوپر دین نبی اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اوپر ملت باپ اپنی ابراہیم کی کہ وہ توحید کرنی والی تھی اور تابعدار تھی اور نہیں تھی مشرکون سی ۔ نقل
کی احمد طبرانی نی بیچ صبح اور شام کی اور نقل کی نسائی نی بیچ صبح کی فقط ف یعنی وعاء اصبحنا علی
فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد اور طبرانی نی صبح شام کا پڑھنا نقل کیا ہی اور نسائی نی فقط صبح میں اور یا
یا قیوم جدی عبارت جلی ہی اس عبارت سی اسکو علاقہ نہیں ایسا ہی کہا مصنف نی اور پڑہی حضرت نی یہہ
دعا تا لوگ سنکر سیکہیں اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حضرت بہی اپنی اوپر ایمان لانیکی حکم کیگئی تھی جیسی کہ
جواب اذان میں آیا ہی کہ جب موذن اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا تہا
حضرت جواب دیتی تہی اِنا انا یعنی میں بہی گواہی دیتا ہون کذا ذکر العلی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ
اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ ۔ س مس مر ہمارے
اے ہمیشہ رہنی والی بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہون میں اور مدد چاہتا ہون ہر چیز میں سنوار دے
میری تمام جان میرا اور نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک پلک مارتی یعنی نہ محروم کر مجکو نعمت امداد
سی نقل کی یہہ نسائی حاکم بزار نی ف یہ حضرت علی رض روایت کرتی ہین کہ جناب مدینہ میں لڑا
ہین کافرون سی پہر حاضر ہوا حضرت کی پاس دیکہا میںنی کہ سجدہ میں یا حی یا قیوم پڑہ رہی تہی پہر گیا
ہین اور لڑائیں پہر آکر دیکہا کہ حضرت یا حی یا قیوم سجدہ میں پڑہتی تہی پس فتح دی اللہ تعالی نی اوسکو
کذا ذکر العلی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَہْدِکَ
وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ۔ خ س ۔ یا اللہ تو رب میرا ہی
نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور میں بندہ تیرا ہون اور میں اوپر عہد تیری کی ہون اور وعدے
تیری کی ہون یعنی عہد اور وعدہ کہ تجہی ایمان لانی کا اور خالص عبادت کرنی کا دن میثاق کی کیا میں اوپر

مستقیم ہون بقدر طاقت اپنی کے یعنی پہہ اقرار ہی اپنی عاجزی کا کہ جسطرح واجب ہی ویسا نہین ادا ہوتا اقرار
کرتا ہون مین واسطے تیری ساتھہ نعمت تیری کی کہ اوپر میری ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہ اپنے
پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی کرتوتا اپنی
سی یعنی بخشش گناہ میری نقل کے پہہ بخاری نسائی نی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ
وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ دی ۔ یا اللہ تو
میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین عہد تیری پر ہون اور وعدہ تیری پر
بقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی کردار اپنی کیسی اقرار کرتا ہون مین ساتھہ نعمت
تیری کے کہ مجہپر ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہ اپنی کی پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی
مگر تو نقل کی پہہ ابوداؤد ابن سنی نی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ
وَاَرْأَفُ مَنْ مَلَکَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ
وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَکَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَکَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِکَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا
بِعِلْمِکَ تُطَاعُ فَتَشْکُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَھِیْدٍ وَاَدْنٰی حَفِیْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ
وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَکَتَبَتِ الْاٰثَارَ وَنَسَخَتِ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَکَ مُفْضِیَۃٌ وَ
السِّرُّ عِنْدَکَ عَلَانِیَۃٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَا شَرَعْتَ
وَالْاَمْرُ مَا قَضَیْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَاَنْتَ اللّٰہُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ اَسْئَلُکَ
بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَہُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِکُلِّ حَقٍّ ھُوَ لَکَ وَبِحَقِّ السَّا
عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَنِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْغَدَاۃِ اَوْ فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِکَ ۔ ط ط ۔ یا اللہ تو ہی لائق ترہی ساتھہ ذکر کی اوس کیسے سی کہ یاد کیا جاوی یعنی ذکر تیرا

لائق ترہی ہزار کوسی اور تو لائق ترہی ساتھہ عبادت کی اوس سی کہ عبادت کیا جائی یعنی سوا تیری
عبادت کی عبادت سبہو کی باطل ہی اور تو بہت مدد کرنی والا ہی اوس سی کہ مدد ڈہونڈہی جاہی
اوس سی اور تو ہی بہت مہربان اوس سی کہ مالک ہو یعنی مالکون مجازی سی تو زیادہ مہربان ہی
اور تو ہے بہت سخی اوس سی کہ مانگا جاہی اور تو فراخ ترہی عطا مین اوس سی کہ دیتا ہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی
شریک تیرا اور تو ایک ہی نہین کوئی ہمسر تیرا ہر چیز ہلاک ہونی والی ہی مگر ذات تیری ہرگز نہین عبادت
کیا جاتا ہی تو مکرساتھہ توفیق اپنی کے اور ہرگز نہین نافرمانی کیا جاتا ہی تو مکرساتھہ علم اپنی کی اطاعت
کیا جاتا ہی تو پس جزا دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشتا ہی تو قریب ترہی ہر حاضر سی یعنی اشارہ
ہی نحن اقرب الیہ من حبل الورید پر اور تو نزدیکتر ہر نگہبان سی ہی حائل ہوا تو نزدیک نفسونکی اور پکڑی
تونی بال پیشانیون کی یعنی سب تیری قبضہ قدرت مین ہین اور لکہا تونی عملون کو یعنی لوح محفوظ مین اور لکہین
تونی عمرین لوح محفوظ مین اور دل بسبب تیری تجلیات کی ہونی کی فراخ ہین اور پوشیدہ نزدیک تیری
ظاہر ہی حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی تونی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی تونی اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تو نے
اور کام وہ چیز ہی کہ حکم کیا تونی یعنی تمام امور کہ دنیا مین ہوتی ہین تیری ہی حکم اور ارادہ سی ہوتی ہین اور سب
مخلوق پیدائش تیری ہی اور سب بندی بندی تیری ہین اور تو ہی اللہ بہت مہربان بخشنی والا مانگتا
ہون مین تجہی ساتھہ وسیلہ نور ذات تیری کی وہ جو روشن ہوگئی بسبب اوسکی آسمان اور زمین اور
مانگتا ہون ساتھہ وسیلہ ہر حق کی کہ وہ واسطی تیری ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہا
اور ساتھہ وسیلہ حق مانگنی والون کے کہ تجہپر ہی یعنی ازراہ کرم اور وعدی تیری کی جو حق رکہتی مین والا
تجہپر کسکا حق ہی یہہ کہ معاف کری تو مجکو اس دن مین یا اس رات مین یعنی صبح کی وظیفہ مین فی ہذہ الغداۃ
کہی اور شام کی وظیفہ مین فی ہذہ العشیۃ اور یہہ کہ امان دی تو مجکو آگ سی ساتھہ قدرت اپنی کی
نقل کیے یہہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی

یہہ دعا لکھی جاتین ہین اوسکی لئی دس نیکیان اور دس برائیان اور ثواب ملتا ہی
دس غلام آزاد کرنیکا اور پناہ دیتا ہی اللہ تعالی شیطان سی کذا ذکر العلی اور یہہ جو کہا کہ نہین
نافرمانی کیا جاتا مگر ساتہہ علم اپنی کی اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طاعت نہین ہی مگر بسبب ارادہ
اور امر اللہ تعالی کی اور معصیت بسبب ارادہ کی ہی نہ امر کی اور حائل ہوا تو نزدیک نفسون کے
یعنی حائل ہوا تو درمیان لوگونکی اور خواہشون نفس اونکی کی پس نہین طاقت رکہتی ہین یہہ کہ ایمان
لاوین یا کفر کرین مگر ساتہہ ارادہ تیری کی حاصل یہہ ہی کہ مالک ہی دلون کا پہیرتا ہی جدہر چاہتا ہی حسبی
اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم سبع مرات ی
کفایت ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسپر بہروسا کیا میں یعنی نہ غیر اوسکی پر پس نہ امید رکہتا ہون
اور نہ ڈرتا ہون کسی سی مگر اوسی ہی اور وہ پروردگار عرش بڑیکا ہی پڑہی یہہ سات بار نقل کی یہہ ابن
سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح شام یہہ آیت سات سات بار پڑہی تو کفایت
کرتا ہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکیلو اور بعضی مشائخ شاذلیہ رح نی کہا ہی کہ اگر کسی شخص کو
سوا اسکی اور ورد نہ ہو تو یہہ کافی ہی کذا ذکر العلی اور اللہ تعالی نی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرمایا اسکی پڑہنی کو اس آیت مین فان تولوا فقل حسبی اللہ آخرتک لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات س حب اطی
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب
تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی اسکو دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ مائۃ مرۃ مردت س مس حب عو پاکی ہی
اللہ بزرگ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی پڑہی یہہ سو بار نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد
ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی صبح شام کو سبحان اللہ

وبحمدہٖ سو سو بار پڑھا تو نہیں لا سکا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس سے چیز ہی کہ لاویگا یہہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اوس سے پڑھی یعنی پس وہ افضل اوس سے ہوگا انہی اور اگر ان تسبیحات وغیرہا کو گنتی نقل کی گئی سے زیادہ بھی پڑھی کا تو یہہ بھی ثواب پاویگا اور زیادتی کا جدا پس گنتی اوس قبیلہ کی نہیں ہی کہ اوس سے زیادہ پڑھنا منع ہو مثل زیادتی طہارت کی کہ تین بار سے زیادہ اعضا کو دھونا منع ہی کذا قال العلی اور اسیطرح شیخ فخر الدین رح نے بسم اللہ الذی لا یضر کی بیان میں قول مصنف کا نقل کیا ہی اور بعضی عکس اسکی کہتے ہیں واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ت سبحان اللہ سو بار پڑھی الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کی یہہ ترمذی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھی ہوگا اوسی ثواب مانند سو حج کرنے والی کی اور جو صبح شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑھی ہوگا مانند ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑی جہاد کی لئے دئی یا فرمایا اس مضمون کے جگہہ یہہ کہ سو جہاد کئی اور جو لا الہ الا اللہ صبح شام کو سو سو بار پڑھی ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے کے وہ غلام اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیسی ہوں اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح شام کو پڑھی نہیں ہوگا کوئی بہتر عمل اوسدن اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکی پڑھی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا کذا فی الشکوٰۃ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ط اور درود بھیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس بار نقل کیے یہہ طبرانی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صبح شام کو دس دس بار مجھ پر درود بھیجی پاوی گے اوسکو شفاعت میری دن قیامت کے اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر صبح کی نماز کی بعد پہلی بات کرنی کی درود بھیجنا ہی روا کرتا ہی اللہ تعالی سو حاجتیں اوسکی جلدی دیتا ہی تیس حاجتیں سو میں سے اور ستر کو تاخیر دیتا ہی اور بعد نماز مغرب کی بھی ایسا ہی ثواب پاتا ہی کذا ذکر المصنف فی المنہیۃ مناسب اس مقام کی ایک درود لکھا جاتا ہی اگر وہ پڑھی بہت مناسب

ہی دارقطنی نی افراد مین اور ابن نجار نی اپنی تاریخ مین حضرت ابوبکر سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نے
کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیٹہا تہا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا اوسکو حضرت نے
جواب دیا اور خوش ہوکر اپنی پہلو مین بیٹہایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کرکر اوٹہا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ ای ابوبکر یہہ شخص ہی کہ بلند کی جاتی ہین عمل اسکی لیی مانند عمل سب روی زمین
والون کی عرض کیا مینی کیا ہی سبب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہی مجہر ایک درود دس بار بیہیجتا ہی
کہ مانند درود سب خلق کی ہوتا ہی پوچہا مینی وہ کیا ہی فرمایا یہہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ
خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ یعنی
یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر حضرت محمد کی کہ نبی ہین بقدر گنتی اونکی کہ درود بہیجتی ہین اوپر مخلوق تیری سی
اور رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی کہ نبی ہین جیسیکہ لائق ہی ہمکو کہ درود بہیجین اوپر اور رحمت خاص بہیج
اوپر محمد کی جو نبی ہین جیسیکہ حکم کیا تو نی ہمکو یہہ کہ درود بہیجین ہم اوپر کذا فی در المنثور وَاِنِ ابْتُلِیَ اَحَدُکُمْ
اَوْ دَیْنٍ فَلْیَقُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ۞
اور اگر مبتلا کیا جاوی کوئی غم مین یا قرض مین پس کہی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فکر کی
اور غم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجزی سی یعنی کمال کی حاصل کرنی مین اور کاہلی سی یعنی اعمال
مین اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری نامردی سی یعنی ڈر دشمن کیسی کہ باز رکہی لڑائی دشمن کیسی
اور بخیلی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری قوت قرض کیسی اور قہر آدمیون کیسی یعنی قہر شاہون
اور غلبہ ظالمون اور جور بدعتیون کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حدیث شریف مین یا یہہ
کہ ایک شخص نی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ بہت سی غم اور قرض لاحق ہوئی ہین مجکو
فرمایا کہ کیا نہ سکہاؤون مین تجکو ایک کلام کہ جب پڑہی تو اوسکو اللہ تعالی دور کری غم تیرا اور

ادا کری تجسی قرض تیرا اوسنی عرض کیا فرمائی فرمایا صبح شام یہہ دعا پڑہا کرو تحقیق ردایت کرتا ہی
پڑہی یعنی یہہ دعا پس اللہ تعالی نی دور کیا غم میرا اور ادا کیا قرض میرا تمام ہوئی حدیث کہا مصنف نی
کہ عجز ترک کرنا اوس چیز کا ہی کہ کرنا اوسکا خوب ہو اور پناہ علیہ قرض سی اسلیئی ہی کہ حدیث شریف
آیا ہی الدین شین الدین یعنی قرض عیب دین کا ہی اور فرمایا ہی لاتم الا تم الدین ولا وجع الا وجع العین یعنی
یعنی قرض کی غم برابر کوئی غم نہین اور انکہہ کی درد برابر کوئی درد نہین تمام ہوا علاقہ حدیث پہلی کا ایک
روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دن جمعہ کی ستر بار پڑہا اللھم اغنی بحلالک
عن حرامک وبفضلک عمن سواک نہین کذرتی اوسپر دو جمعہ کہ غنی کردیگا اوسکو اللہ تعالی کذا ذکر
العلی عن الفردوس الی ھنا یقال فی الصباح والمساء جمیعا ولکن یقال فی المساء بمکان
اصبح امسی او بمکان ھذا الیوم ھذہ اللیلۃ وبمکان التذکیر التانیث وبمکان
النشور المصیر کما کتبناہ بالحمرۃ فوق کل کلمۃ یہان تلک پڑہا جاوی صبح اور
شام کی دونوکی ولیکن پڑہا جاوی شام کی وظیفہ مین جگہہ اصبح کی لفظ امسی کا اور جگہہ صحت کی امیت
اور جگہہ انجا کی امسینا اور جگہہ ہذا الیوم کی ہذہ اللیلۃ اور جگہہ مذکر کی مونث یعنی ہ کی جگہہ ہا اور جگہہ
نشور کی مصیر جیسی کہ لکہا ہمنی اوسکو ساتہہ سرخی کی اوپر ہر کلمہ کی وزیادتی فی المساء فقط امسینا
وامسی الملک للہ والحمد للہ اعوذ باللہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا
باذنہ من شر ما خلق وذرا وبرا ط بداور زیادہ کی جاوی شام مین فقط یعنی صبح مین
یہہ دعا شام کی ہمنی اور شام کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لئی سی پناہ مانگتا ہون
مین ساتہہ اللہ کی جسنی تہام رکہا ہی یعنی محفوظ رکہا ہی آسمان کو اوس سی کہ گر پڑہی زمین پر مگر ساتہہ
حکم اوسکی کی برائی اوس چیز کی سی کہ اندازہ کیا اور پراگندہ کیا اور پیدا کیا نقل کی یہہ طبرانی نی
وزیادتی فی الصباح فقط اصبحنا واصبح الملک للہ والکبریاء والعظمۃ والخلق والامر

وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يَضْحٰى فِيهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ عِدَّةِ النَّهَارِ صَلٰوةً وَّفَلَاحًا وَ
اَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهُ نَجَاحًا اَسْئَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ بعض
اور زیادہ کی جاوی صبح میں فقط یعنی نہ شام میں یہہ دعا صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور بزرگی
ذات کی اور بزرگ کی صفات کی اور مخلوق اور حکم اور رات اور دن اور وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہی دن رات میں واسطی اللہ کی
ہیں کہ ایک ہی وہ یا اللہ کر اول اسدن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کریں اوسکو طاعت میں اور درمیان اوسکے کر
سبب مطلب یابی کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا آفتوں سی مانگتا ہوں میں تجسی بہلائی دنیا اور آخرت
کی ای بہت مہربان مہربانوں کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ
مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى
مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتَ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ ۞ ہی مس اط ۞ حاضر ہوں میں خدمت تیری میں
یا اللہ حاضر ہوں میں خدمت تیری میں پھر حاضر ہوں میں اور سعدیک ہوں طاعت تیری پر اور بہلائی
ہاتھوں تیری میں ہی یعنی تصرف اور قدرت تیری میں ہی اور بہلائی ہمکو پہنچنی والی تجسی ہی اور طرف
تیری ہی رجوع کرنی والا حال ہمارا اور مآل کار ہمارا یا اللہ جو کچھہ کہی میں بات یا کہائی میں قسم یا مانی
کوئی نذر پس خواہش تیری اگی اس سبکی ہی جو چاہا تو نی سو اور جو نہ چاہا تو نی ہوگا اور نہیں ہی
پھرنا کنا ہوں سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد تیری کی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ جو کچھہ
کی میں دعا پس جا لگی اوسکو کہ دعا کی تو نی اوسپر اور لائق دعا کی کیا ہی اوسکو اور جو کچھہ کی میں لعنت
پس کر اوپر اوسکی کہ لعنت کی تو نی اوسپر تو مالک میرا ہی دنیا اور آخرت میں مار مجھکو مسلمان اور ملا

مجکو ساتھہ نیکبختون کی یعنی ساتھہ نبیون اور رسولون کی نقل کیے یہہ ابن سنی حاکم احمد طبرانی فی

ف آیا ہی کہ اخیر کلام مرتی دم حضرت ابوبکرؓ کا یہہ تہا رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ کذا

ذکرہ العلی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ

النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَشَوْقًا اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُضِلَّۃٍ

یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجکہی شوندی اپنی پیچہی تقدیر کی یعنی جو مصیبت وبلا کی تقدیر جاری ہو

اوسپر راضی رہون اور ٹہنڈک کیعیش کی پیچہی مرنیکی اور مزہ دیکہنی کا طرف ذات تیری کی اور شوق

طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والی ہو اور غیر فتنہ گمراہ کرنی والی کیے

ف معنی عیش کی زندگانی ہین پس مراد ساتھہ ٹہنڈک عیش کیے بعد مرنی کی اچہا ہونا زندگانی کا ہے

بعد مرنیکی کہ میٹہا نکی زندگانی فانی ہی اور وہانکی باقی پس اصل چین آرام وہین کا ہی اسی لئی حضرت نی وہانکا

آرام مانگا بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والی ہو یعنی ایسا شوق مانگتا ہون کہ نقصان نکرے سلوک

میری مین اور استقامت میری مین راہ ادب پر اور احکام پر اسلئی کہ کبہی شوق مین حالت سکر کی ہوکر خلاف

ادب کی باتین ہوجاتی ہین اور یہی مراد ہی جملہ ما بعد سی اور غیر فتنہ یعنی نہ لاحق ہو رنج وبد سبب گمراہی میرے کیا یا غیر

میرے کیا ہو کذا ذکر العلی وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ اَوْ اَکْسِبَ

خَطِیْئَۃً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُہٗ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَاِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاَشْھَدُ لَکَ وَکَفٰی بِکَ

شَھِیْدًا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَکَ الْمُلْکُ وَلَکَ

الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ

وَعْدَکَ حَقٌّ وَلِقَائَکَ حَقٌّ وَالسَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ

وَاَنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تَکِلْنِیْ اِلٰی ضَعْفٍ وَعَوْرَۃٍ وَذَنْبٍ وَخَطِیْئَۃٍ وَاَنِّیْ لَا اَثِقُ

الا برحمتک واغفر ذنوبی کلها انه لا یغفر الذنوب الا انت وتب علی انک انت التواب
الرحیم ۔ مس اط ۔ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن
مین یا زیادتی کرون مین یعنی بیجا نفس اپنی کی یا غیر اپنی کی یا زیادتی کی جاوے مجھہ پر یا حاصل کرون مین
گناہ خطا یا گناہ تصدا کہ بخشی تو اوسکو یعنی شرک یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کی اے جاننے
والی پوشیدہ اور ظاہر کی اے صاحب بزرگی اور بخشش کی پس تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری بیچ
اس زندگانی دنیا کی اور گواہ کرتا ہون مین تجھکو اور کافی ہی تو گواہ اسپر کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی
کہ نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تیری ہی لئی ہی بادشاہت اور تیری ہی لئی ہی سب
تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندی تیری ہین اور رسول تیری اور گواہی
دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہی اور ملنا تیرا یعنی حضور تیرا یا دیکھنا تجھکو حق ہی اور قیامت
آنی والی ہی نہین شک اوسمین اور تحقیق تو اوٹھاویگا اونکو کہ قبرون مین ہین اور گواہی دیتا ہون بیہ کہ
تحقیق تو اگر سونپی کا مجھکو طرف نفس میری کے تو سونپی کا مجھکو طرف ناتوانی اور عیب اور قصد گناہ
کی اور چوک کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق مین نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتھہ رحمت تیری کی یعنی انعام
واحسان تیری کی پس بخشش واسطی میری سب گناہ میری تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور توبہ قبول
کر میری یا توفیق دی مجھکو توبہ کی تحقیق تو توبہ قبول کرنی والا مہربان ہی نقل کی ہیہ حاکم احمد طبرانی نی ف
روایت ہی زید بن ثابت سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو بلا کر ہیہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ
مواظبت کرنا اسپر اور مراد سونپنی سی طرف نفس کے یہان ہیہ ہی کہ منقطع ہو بندی سی نظر عنایت رب کی پس
بالکل سونپنا مراد نہین ہی اسلئی کہ اگر بالکل اسکی امر اسکی نفس کے طرف سپرد ہون سب تباہ ہون اور موجود سے
معدوم ہو جاوین کذا قال العلی فاذا طلعت الشمس قال الحمد لله الذی اقالنا یومنا هذا اولم
یهلکنا بذنوبنا ۔ مومن ۔ پس جب نکلی آفتاب کہی سب تعریف اللہ کی لئی ہی جسنی عفو کی ہمارے گناہ ہمارے

اسدن ہماری مین اور نہ ہلاک کیا ہمکو بسبب کناہون ہماری کی نقل کی یہہ موقوفاً مسلم فی الحمد لله الذی
ہدانا لهذا الیوم وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله ۞ موطی ۞ سبب تعریف
ثابت ہی واسطی اسد کی جسنی بخشا ہمکو یہہ دن اور در گذر کیں اوسمین لغزشین ہماری یعنی چوکا اوسکا
اور نہ عذاب کیا ہمکو ساتھہ آگ کی نقل کی یہہ موقوفاً طبرانی ابن سنی ثم یصلی رکعتین ۞ ت
ط ۞ پہر نماز پڑہی دو رکعت نقل کی یہہ ترمذی طبرانی نی ف نماز صبح کی پڑہ کر طلوع آفتاب تلک ذکر مین مشغول
رہی پہر دو رکعت پڑہ کر اوٹہی کہ اوسکو اشراق کہتی ہین ثواب حج اور عمرہ کا پوریکا پاویگا یہہ ہی مضمون حدیث کا
کہ مشکوۃ مین ہی عن الله تعالی ابن آدم ارکع لی اربع رکعات اول النهار اکفک آخره
ت دس ۞ روایت کی حضرت نبی صلی الله علیه وسلم نی خدا تعالی سی ای بیٹی آدم کی پڑہ میری لی چار رکعت
اول دن مین کفایت کرون گا مین تجکو آخر اوسکی تک نقل کی یہہ ترمذی ابوداؤد نسائی نی ف
یعنی سب حاجتین تیری برلاؤنگا اور بخشت کرونگا دل تیرا اسلیئے کہ جو الله تعالی کی طرف رجوع کرتا ہی الله
اوسپر انعام فرماتا ہی اور اس حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ جسنی صرف کی جوانی اپنی الله کی بندگی
مین روا کریگا الله تعالی حاجتین اوسکی بیچ ضعیفی اور اخیر عمر اوسکی کی اور ایسی ہی جو قائم رہا
اوسکی بندگی مین دنیا مین کفایت کریگا الله تعالی مہمات اوسکی کو عقبی مین اور یہہ بہی نماز اشراق کے
ہی یا چاشت کی کذا ذکر العلی اور وارد ہوا ہی کہ پڑہی انہون والشمس وضحیها اور والضحی اور آیۃ الکرسی
اور قل یا قل ہو الله کذا فی وظائف النبی ما یقال فی النهار یہہ بیان ہی اوس چیز کا
کہ پڑہی جاوی مہنین یعنی قید صبح کی نہین ساری دن مین جب چاہی پڑہی لا الٰہ الا الله وحده
لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شئ قدیر مائة مرة ۞ خ م
ت س ق مص ۞ مائة مرة ۞ نہین کوئی معبود مگر الله ایک ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی
لئی بادشاہت ہے اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی یہہ کلمہ سو بار نقل کی بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ

ابن ابی شیبہ فی اور احمد فی دو سو بار پڑہنا اسکا روایت کیا ہی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی حاصل
اسکا یہہ ہی جو کوئی فی اسکو یہہ کلمہ سو بار پڑہی ہوتا ہی اوسکو ثواب دس غلام آزاد کرنی کا اور سو نیکیان لکہی جاتی ہین
اور سو گناہ دور کئی جاتی ہین اور پناہ مین رہتا ہی شیطان سی تمام دن شام تلک اور نہین لاتی کا کوئی قیامت کے
عمل بہتر اوس سی مگر وہ کوئی کہ عمل زیادہ کری اوس سی کذا فی المشکوۃ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ
مر ت س مص * پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکیکی پڑہی یہہ تسبیح سو بار فضل کی یہہ سلم ترمذی
نسائی ابن ابی شیبہ نے مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فِی الْیَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّیْطَانِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا
یَرُدُّ عَنْہُ الشَّیَاطِیْنَ * ص * جو کوئی پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی دن مین دس بار شیطان سی متعین کرتا ہی اللہ
ساتہہ اوسکی ایک فرشتہ کہ رد کرتا ہی اوس سی شیطانون کو یعنی وسوسہ شیطانون کو نقل کی یہہ ابو یعلی نے
ف یعنی اعوذ باللہ من الشیطان کہی یا استعیذ باللہ یا اَلْتَجِیُٔ اِلَی اللّٰہِ یا اَلُوْذُ باللہ معنی سبکے پناہ مانگنی کے
مین مگر اول افضل ہی اور پہلی پڑہنی کلام اللہ کی اعوذ کی لفظ مین اختلاف ہی نزدیک جمہور کی اعوذ باللہ اولی ہی
اور بعض علماء حنفیہ نی استعیذ باللہ اختیار کیا ہی کذا قال العلی مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ
یَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً اَوْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً اَحَدَ الْعَدَدَیْنِ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَہُمْ وَ
یُرْزَقُ بِہِمْ اَہْلُ الْاَرْضِ * ط * جو کوئی بخشش چاہی مومن مردونکی لئی اور مومن عورتونکی لئی ہر دن مین
ستائیس ۲۷ یا پچیس ۲۵ بار فرمایا ایک دو عدد ونکا ہوتا ہی اون لوگون مین سی کہ قبول کی جاتی ہی دعا اونکی اور رزق
دی جاتی ہین بسبب برکت اونکی کی زمین والی یعنی اولیا اور برگزیدہ مین سی ہوتا ہی نقل کی یہہ طبرانی نی ف
ظاہر یہہ ہی کہ اوسنکے راہ بکا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ستائیس بار فرمایا یا پچیس بار اور ایک روایت
آیا ہی کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی مومنین اور مومنات کی لئی لکہتا ہی اللہ تعالی بدل ہر مومن مرد اور مومن عورت کے
ایک ایک نیکی کذا ذکر العلی اَیْضًا لَعَلَّ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ یُسَبِّحُ مِائَۃَ
تَسْبِیْحَۃٍ فَکُتِبَ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ * مر * وَیُحَطُّ * ت س جب * عَنْہُ اَلْفُ

خطیئۃ ہ ہرقاس حب * کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین کا یعنی کیا نہین طاقت رکھتا ہی یہہ کہ حاصل
کری ہر دن ہزار نیکیان یہہ فرمایا وہ یہہ ہی کہ سبحان اللہ سو بار کہی پس لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان یا دو
کئی جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی اور دور کئی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نے اوس سی ہزار گناہ نقل کی
یہہ تمام روایت سابہہ اختلاف مذکور کی مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نی ف او یحط ہین لفظ او کا یا تنوع کی لئی ہے
یعنی حسنات متفق کی لئی لکہی جاتی ہین اور دور ہوتی ہین خطائین گنہگار سی یا او یعنی واو جمع کی ہی یعنی دونو باتین ہوتی
ہین جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر روایت ویحط کی کذا ذکر الفخر و لیقل عند اذان المغرب اللھم
ھذا اقبال لیلک و ادبار نھارک و اصوات دعاتک فاغفر لی * رقت مس *
اور چاہئی کہ کہا جاوی نزدیک اذان مغرب کی یا اللہ یہہ وقت ہی تیری رات کی آنی کا اور تیری دن کی پیٹہہ پہیرنی کا
اور تیری پکارنی والو کی آوازون کا یعنی مؤذنو کا پس بخش مجکو نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی حاکم نی ما یقال
فی اللیل امن الرسول الآیتین او اخر البقرۃ ع وہ چیز بڑی جاتی ہی رات مین یعنی خواہ اول مین ہو
یا اوسط یا آخر رات مین یعنی قید نہین جب چاہی پڑہی امن الرسول ہی مراد رکہتا ہون دو آیتین کہ آخر سورہ بقر کی ہین
نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہین دو آیتین اخیر سورہ بقر کی رات مین
کفایت کرینگی اوسکو یعنی قیام لیل سی یا کفایت کرینگی ہر بری چیز سی کذا فی المشکوۃ قل ھو اللہ احد
خ مس * اور پڑہنا قل ہو اللہ کا فضل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی و قراءۃ مائۃ ایۃ * مس *
و قراءۃ عشر ایات * مس اور پڑہنا سو آیتون کا ہی نقل کی یہہ حاکم نی اور پڑہنا دس آیتون کا ہی نقل کی یہہ حاکم نی
ف حدیث شریف مین آیا ہی جسنی پڑہین سو آیتین رات مین نہ لکہا گیا غافلین سی اور سی ثواب دس آیتون کا
آیا ہی حاکم کی روایت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسنی سو آیتین پڑہین رات مین لکہا جاویگا اوسکی لئی ثوا
فرمان بردار ی کا کذا ذکر العلی و قرأ لہ عشر ایات اربع من اول البقرۃ و ایۃ الکرسی و ایتین
بعدھا و خواتیمھا * مع ط * اور پڑہنا دس آیتون کا ہی کہ چار آیتین اول بقرہ کیسی تون یعنی مضمون تک

اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتین کہ پچھلی آیۃ الکرسی کی ہین یعنی خالدون تک اور آخر بقرہ کی تین آیتین یعنی للہ ما فی السموات
آخر سورہ ملک نقل کی ہیہ موقوفاً طبرانی نی **ف** مضمون حدیث طبرانی کا ابن مسعود سی ہیہ ہی کہ جسی گھر پڑہین
نہین داخل ہونیکا شیطان اوسکی گھر مین صبح تک کذا ذکر العلی و قراءۃ یٰسٓ **ب** اور پڑہنا
یٰسٓ کا ہی نقل کی ہیہ ابن حبان نی **ف** جو کوئی اخیر سورہ کہف کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سی آخر ملک سوتی وقت پڑہی
تو جسوقت چاہیگا اوسیوقت اوٹہیگا کذا فی جامع الصغیر مَا یَقُوْلُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ جَمِیْعًا سَیِّدُ
الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ *
خ س ہیہ وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہی رات دن مین دونو مین سید الاستغفار ہی کہ وہ ہیہ ہی یا اللہ تو پروردگار
میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کی ہون اور وعدی تیرے
بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین واسطی تیری ساتہہ نعمت تیرے
کہ مجہپر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتہہ گناہون اپنی کی پس بخش دے مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو جو شخص پڑہی اس استغفار کو یعنی
اللہم انت کو تا الا انت درنکو دراکیکہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ مضمون اسکی پہر مرے پس وہ اہل بہشت سی ہی اور جو کوئی پڑہی اسکو رات مین اور وہ یقین
کرنی والا ہو ساتہہ اسکی پہر مری پس وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی ہیہ بخاری نسائی نی **ف** لفظ موقناً مین
اشارہ اسپر ہی کہ دار اسر ثواب کا سمجہنی اور یقین کرنی معانی پر ہی اگرچہ زبانی لفظ بہی خالی ثواب سی نہین کذا
ذکر الضمر مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا
شَرِیْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فِیْ یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَةٍ اَوْ فِیْ شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ اَوْ فِیْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ

غفرلہ ذنبہ ۔ نس ۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ یگانہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ
اور نہیں شریک کوئی اوسکا نہیں کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی ہی بادشاہت ہی اور اوسی کی ہی تعریف ہی نہیں کوئی معبود
مگر اللہ اور نہیں ہی بہانگا ہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ اللہ کی جو کوئی پڑہی یہہ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ سے
الا باللہ دن مین یا رات مین یا مہینی مین پہر مری اوسدن مین یا اوس رات مین یا اوس مہینی مین
بخشی جاوین واسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کے یہہ نسائی دعا صلی اللہ علیہ وسلم عن
سلمان قال ان نبی اللہ یرید ان یمنحک کلمات من الخیر ترغب الیہ فیھن وتدعو
یعنی فی اللیل والنہار اللھم انی اسئلک صحۃ فی ایمان وایمانا فی حسن خلق ونجاحا
یتبعھا فلاحا ورحمۃ منک وعافیۃ ومغفرۃ منک ورضوانا ۔ طس ۔ بلایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمان صحابی کو پس فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہی یہہ کہ دی یعنی سکہانی تجکو کتنی کلمہ
کہ اوتری ہین خدا کی طرف سی تو کہ رغبت کری تو طرف اللہ کی بیچ موجب ہونے اونکی کی یعنی جو مداومت ان کلمات پر کریگا تو
محبت اور شوق اللہ تعالی کا تیری دل مین پیدا ہوگا اور دعا کری تو ساتھہ اونکی رات مین اور دن مین وہ یہہ ہین
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی صحت ایمان مین یعنی کمال ایمان کا اور تصدیق کہ جسمین شبہہ نہ ہو اور
مانگتا ہون ایمان بیچ اچہی خلق کے یعنی ایمان کامل کہ ملا ہوا ساتھہ حسن خلق کی اور مانگتا ہون خلاصی پانا مین
کہ پیچہی آوے اوسکی مراد پانی یعنی چہٹکارا عقبی مین اور مانگتا ہون رحمت تجسی اور سلامتی یعنی آفتون دنیا اور
آخرت کیسی اور مانگتا ہون بخشش تجسی اور رضامندی تیری یعنی بسبب طاعت کی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسطہ مین ف
واسطی رحمہ اللہ نی نقل کیا ہی کہ خلق حسن ترک کرنا خصومت کا ہی ساتھہ خلق کے اور راضی رکہنا انکا محنت اور
مین کذا وکرا لفخر واذا دخل بیتہ فلیقل اللھم انی اسئلک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ
ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اھلہ ۔ دہ ۔ اور جب آوی کہر اپنی
پس چاہئے کہی اللھم سی توکلنا تک کہ معنی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی گہر مین آنیکی اور بہلائی نکلنی

یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونو اچھی ہون اور سبب بھلائی کی ہون ساتھہ نام اللہ کی داخل ہوئی ہم اور ساتھہ نام اللہ کے نکلی ہم اور اوپر اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی توکل کیا ہمنی یعنی اوسپر بھروسا کیا آنی اور نکلنی مین اور سب امور مین پھر سلام کہی اور گھر والون اپنی کی نفسل کیے یہہ ابوداؤد نی ؎ اور ایک روایت یہہ بھی مین آیا ہی کہ جب آؤ تم گھر مین سلام کرو اپنی اہل پر اور جب نکلو گھر سی رخصت کرو اہل اپنی کو ساتھہ سلام کی اور کہا ہی بعضے علمانی کہ اگر گھر مین کوئی نہو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ساتھہ نیت ملایکہ کی کذا ذکر العلمی اور روایت ہی سہیل بن سعد سی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ جب داخل ہووی تو گھر مین سلام علیک کر خواہ گھر مین کوئی ہووی یا نہ ہووی بعد اوسکی سلام مجرد بھیج اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہہ پس یہی کیا اوس شخص نی پس بہت دیا اللہ تعالی نی اوسکو رزق یہان تلک کہ بانٹا اوریہ لوگون اور قرابتیون اپنی کی کذا ذکر المصنف فی المنہیۃ وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ ۞ مرد س ق ی ؎ اور جب آدمی گھر اپنی مین یعنی سکونت کی جگہہ مین خواہ گھر اصلی ہو یا عارضی پس یاد کری اللہ کو نزدیک داخل ہونی گھر اپنی کی اور نزدیک کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعین سی کہ نہین ہی جگہہ رات کی ہمکو اور نہ کہانا رات کا یعنی تمہارا حصہ ان گھر والون کی ہان کچھہ نہین ہی پس جب داخل ہووی پس نہ یاد کری خدا کو نزدیک داخل ہونی گھر اپنی کی کہتا ہی شیطان پائی تمنی جگہہ راتکی رہنی کی اور جب نہ یاد کری خدا کو نزدیک کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان نے پائی تمنی جگہہ راتکی رہنی کی اور کھانا رات کا یعنی پس نہ جدا ہو اس گھر سی اور گھر والون سی امیدوار ہو شریک ہونی گھر مین اور کھانی مین نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ فَلْفُظُوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْھُمْ وَاغْلِقْ بَابَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَطْفِئْ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَوْکِ سِقَائَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرْ اِنَاءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ

وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ شَيْئًا * ع * جب ہووی سر شام پس منع کرو تم اپنی لڑکون کو باہر نکلنی سی یعنی گھر کی باہر نکلنے
دار کو بچون کی پھرنی سی پس تحقیق شیطان پراگندہ ہوتی ہین اس وقت پس جب گذری ایک ساعت رات سی پس
چھوڑو انکو اور بند کرو دروازہ اپنا اور یاد کرنام خدا کا یعنی بسم اللہ کہہ وقت بند کرنی کی اور بجھا چراغ اپنا اور یاد کرنام
اللہ کا اور موہنہ بانده مشک اپنی کا اور یاد کرنام خدا کا اور ڈھانک برتن اپنا اور یاد کرنام اللہ کا اور اگر چھوڑا ہوین
رکھی تو اوسپر کچھ یعنی لکڑی وغیرہ برتن پر رکھہ اگر ڈھکنا نہو نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف ایک روایت مین
آیا ہی کہ شیطان نہین کہولتا ہی دروازی بند کو پس اسپر قیاس کر اور چیزون کو اور چراغ بجھا اس لئی کہ نیند
آیگی اوبعید اسراف سی ہی اور احتیاط ہی اس سی کہ مبادا اوچوہا بتی لیجاوی اور گھر جلاوی کذا ذکر العلی الفخر
عِنْدَ النَّوْمِ * یہہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑہی جاوی اور کی جاوی نزدیک سونی کی اِذَا اَتٰى فِرَاشَهٗ
وَهُوَ طَاهِرٌ * د * جب ارادہ کری کوئی اپنی بچھونی پر آنی کا حال یہہ کہ وہ پاک ہو تو کری جو مذکور ہوتا ہی اور
پڑہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا باقی حدیث رہ گئی ہی غرض مصنف کی اس سی
ثابت کرنا طہارت کا ہی اور ایک روایت مین بعد لفظ فراشہ کی یون آیا ہی اَوْ فَلْيَتَطَهَّرْ * طس *
یا پس چاہئی کہ پاک ہووی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَوْ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ * ع *
یا پس چاہئی کہ وضو کری مانند وضو اپنی کی نماز کی لئی یعنی وضو کامل نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جو طہارت کرتا ہی اس بدن کی رات کذارتا ہی ساتھہ اوسکی فرشتہ جب یہہ کروٹ لیتا ہی تو
کہتا ہی اللّٰھم اغفر لہ یعنی یا اللہ بخش اسکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی طہارت سی ہوتا ہی اور اوس رات مین
مرگیا شہید مرتا ہی کذا ذکر العلی اور لفظ اَوْ کا کلام مصنف سی واسطی توزیع روایت کی یعنی بعضی روایت مین
یون آیا ہی اور بعضی مین یون ثُمَّ يَأْتِي اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا
وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ * ع مص * پہر آوی طرف بچھونی

اپنی کی پس جبا ڈی اوسکو ساتھہ کونی کپڑی اپنی کی یعنی جو کونہ اندر کی طرف کا ہو تین بار پھر کھی باسمک ربی اتحرک کہ
معنی یہہ ہین ساتھہ نام تیرکی ای رب میری رکھا معنی پہلو اپنا اور ساتھہ مدد تیری کے اوٹھاؤنگا اوسکو یعنی بچھونے سے
اگر بند کرہی تو جان میری یعنی قبض روح کرہی پس بخش اوسکو اور اگر چھوڑی تو اوسکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوس
طرح کے کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی اپنی اچھی بندونکی نقل کی یہہ صحاح ستہ تین اور ابن ابی شیبہ نی ف
یعنی جیسیکہ محفوظ رکھتا ہی تو نیک بندونکو گناہ سی اور مدد کرتا ہی اور توفیق دیتا ہی ویسی ہی میری نفس کو محفوظ رکھہ
اور مدد کر اور توفیق اچھی دی اور یہہ حکم فرمایا کہ پھر کہی یعنی بعد کہنی پہلو کی یا پہلو رکھنی کے پہلی اس صورت مین معنی
وضعت جنبی کے یہہ ہونگی کہ ارادہ کیا معنی پہلو رکھنی کا کذا ذکر العلی و لیضطجع علی شقہ الایمن م
ع * اور چاہئی کہ لیٹی اوپر داہنی پہلو اپنی کی نقل کی یہہ سلم نی اور صحاح ستہ تین ف نیند یہن موت کی ہی اسطرح
لیٹنی سی وقت موت کا یاد آتا ہی کذا ذکر العلی و یتوسد یمینہ * د * ای یضعھا تحت خدہ دت
س * اور تکیہ کری داہنی ہاتھہ اپنی کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی یعنی رکھی ہات کو نیچی گال اپنی کے نقل کی یہہ ابو داؤد
ترمذی نسائی نے ثم تقول بسم اللہ وضعت جنبی اللھم اغفر لی ذنبی واخسأ شیطانی و
فک رھانی واثقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلی * د م س * پھر کہی یعنی بعد لیٹنی کی ساتھہ نام
اللہ کی رکھا معنی پہلو اپنا یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور دور کر شیطان میری کو اور چھڑا گروی میری کو اور بھاری کر
ترازو عملون میری کی اور کر مجکو مجلس بلند ین یعنی مجلس فرشتون مقرب اور انبیا کی ین نقل کی یہہ ابو داؤد حاکم نی
ف مراد گروی سی نفس آدمی کا ہی کہ عوض عمل کی گروہی معنی یہہ ہین کہ خلاص کر نفس میرا کو حق اپنی سی اور حق
بندون کے سی اور گناہون سی کذا ذکر العلی اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک * م ص *
ثلث مرات * د س ت * یا اللہ بچا مجکو عذاب اپنی سی اوس دن کہ اوٹھاوے گا تو بندون اپنی کو
نقل کی یہہ بزار ابن ابی شیبہ نی تین بار پڑہی یہی دعا نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ترمذی نی باسمک ربی فارفع
ذنبی * ا * ساتھہ نام تیری کے پہلو رکھا معنی ای رب میری پس بخش میری لئی گناہ میری نقل کی یہہ احمد نی باسمک

وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ * مص * ساتھہ نام تیری رکھا میں پہلو اپنا پس بخش مجکو نفل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی
اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى * خ مد دت س * یہہ یا اللہ ساتھہ نام تیری مرتا ہون مین اور جیتا
ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون نفل کے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ * خ مد دت س حب * سبحان اللہ
پڑہی تینتیس[۳۳] بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس[۳۳] بار اور اللہ اکبر پڑہی چونتیس[۳۴] بار نفل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی
ابن حبان نی ف کتاب ابو داؤد مین لکہا ہی کہ حضرت علی نی فرمایا ابن اعبد کو کیا نہ بیان کرون مین یہہ دو بیری
ایکبات اپنی اور فاطمہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین فاطمہ بہت پیاری حضرت کی اونکی اہل مین سی اور
تہین میری پاس اور پستی تہین چکی یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی ہاتہون مین اور پانی لاتی تہین مشک مین
یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی سینی مین اور جہاڑو دیتی تہین گہر مین یہان تلک کہ خاک آلودہ ہوتی
کپڑی اونکی اور پکاتی تہین ہانڈی یہان تلک کہ میلی ہوگئی تہی کپڑی اونکی اور پہونچی تہی اونکو سبب ان چیزون کے
مشقت اور محنت اور ایذا سنا مینی کہ غلام لونڈی آئی ہین کسی غزوہ سی حضرت کی پاس کہا مینی کہ جاؤ تم اپنی باپ
پاس اور مانگو اونسی ایک خادم کہ کفایت کرے تمکو ان کامون سی پس آئین فاطمہ حضرت کی پاس پس پایا اونکی پاس
کتنی نوجوانون کو کہ مٹہی تہی پس حیا کی اور پہر آئین پیش حضرت عائشہ نی یہہ قصہ روبرو حضرت کی بیان کیا حضرت
یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ کی گہر تشریف لائی کہتی ہین حضرت علی کہ آئی حضرت ہماری پاس اور ہم لیٹی ہوئی تہی اپنی
بچہونون مین کپڑی اور ہی ارادہ کیا ہمنی کہ کہڑی ہون فرمایا اسیطرح لیٹی رہو پس تشریف لائی اور بیٹہی کی درمیان
میری اور فاطمہ کی یہان تلک کہ پائی مینی ٹہنڈک دونون پاؤن حضرت کی اپنی سینہ مین پہر فرمایا فاطمہ سی کیا حاجت
لائی تہی تو طرف ہماری کل پس یہہ چپکی رہین دو بار ماری حیا کی کچہہ نہ کہہ سکین حضرت علی نی کہا قسم ہے خدا کی مین
بیان کرونگا روبرو تمہاری حاجت انکی یا رسول اللہ تحقیق یہہ نزدیک میری پستی مین چکی کہ نشان ہوگیا ہاتہون مین
اور پانی لاتی ہین مشک مین کہ نشان ہوگیا انکی سینہ مین اور جہاڑو دیتی ہین گہر کی کہ غبار آلودہ

ہوتی ہین کپڑی انکی اور پکاتی ہین کہا نا کہ میلی ہوتی ہین کپڑی انکی اور پہونچی تہی خبر سکو کہ آئی ہین تمہاری پاس لونڈی غلام پس کہا تہا مینی انکو مانگو تم ایک خادم حضرت سی فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن مین وتمکو بہتر اوس چیز سی کہ مانگتی ہو تم فرمایا جب ارادہ کرو سونی کا اور لیٹو اپنی بچہونون مین کہو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور کہو الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لئی خادم سی پس آیا ہی اور روایت مین کہ حضرت فاطمہ اور حضرت علی کہی اسکو چہوڑتی نہی تہا مہ ہوئی حدیث اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی دو خصلتین ایسی ہین کہ جو اونپر محافظت کرتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہی ایک یہہ ہی کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر نماز کی پیچہی پڑہی کہ جمع بابت پانچ نمازونکی ڈیڑہ سو ہوتی ہین اور میزان اعمال مین ڈیڑہ ہزار نیکیان اسکی تلین گے اور دوسری خصلت یہہ ہی کہ سونی کی وقت سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار پس جمع اسکی سو ہوئی اور ہزار بیچ میزان کی کذا فی المشکوٰۃ وَيَجْمَعُ كَفَّيْهِ ثُمَّ يَنْفُثُ فِيهِمَا فَيَقْرَأُ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؕ خ عه ؕ اور جمع کری دونو ہتیلیان اپنی یعنی جب جگہہ پکڑی بچہونی پر پہر پہونکی سچ اونکی پس پڑہی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہر پہیری دونو ہاتہہ جہان تلک قدرت رکہی یعنی جہان تلک ہاتہہ پہونچی بدن اپنی سی شروع کری پہر بنا ہاتہہ پہونکنا سراپنی پر اور مونہہ اپنی پر اور اگلی جانب پر بدن اپنی سی یعنی پہر تمام کری پیچہی کے جانب مانند غسل مسنون کے کری یہہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ہاتہون کا اور پڑہنا پہونکنا ہاتہہ پہیرنا اس سب کو کری تین بار نقل کی یہہ بخاری اور چارون نے ف پہلی پہونکنا پہر پڑہنا اس لئی ہی کہ ساحرون کی ساتہہ مشابہت نہو یا معنی نہی ہین کہ جمع کری دونو ہتیلیون کو پہر قصد کری پہونکنی کا پہر پڑہی پہر پہونکی اس صورت مین پہونکنا بعد پڑہنی کی ہوگا کذا ذکر العلی ویقرأ آیۃ الکرسی ؕ خ مس مص ؕ اور پڑہی آیت الکرسی نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ابی شیبہ

ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جسنی سوتی وقت آیت الکرسی پڑہی اللہ تعالی کی طرف سی
ایک فرشتہ نگہبان رہتا ہی اور شیطان نہین پاس آتا صبح تلک اور جو پڑہی اسکو جب جگہ پڑی بستر
تو امن مین رہتا ہی اللہ تعالی گھر اوسکی کو اور گھر ہمسایہ اوسکیکو اور کتنی گھر گرد اوسکی کو کذا فی المشکوٰۃ الحمد
لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ ۞ دت س ۞
سب تعریف ہی خدا کی لئی جسنی کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور کفایت کیا سب مہمات ہماری کو اور نگاہ
رکھا ہمکو برائی اور نقصان سی اور جگہہ دی ہمکو پس بہت ہین وہ لوگ کہ نہین کفایت کرتا ہی کوئی اونکو اور نہ جگہہ دیتا ہی
نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد و ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ
مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ
وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ۞ دت س ح ب مس عو ۞ سب تعریف ہی خدا کی لئی
جسنی کفایت کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی سبب دینی
اوس چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اسکی لئی
بہرحال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری آگ سی نقل کی یہہ ابوداؤد
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابوعوانہ نی اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ
اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَشَرْکِہٖ وَاَعُوْذُ
بِکَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ ۞ ا ط ۞ یا اللہ پروردگار آسمانون کی اور
زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو ہی پروردگار ہر چیز کا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو
ایک ہی تو نہین شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین
اور رسول تیری اور فرشتی بہی گواہی دیتی ہین یعنی اسیکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ تیری شیطان سی یعنی اوسکے

وسوسونسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرکمین ڈالنی اوسکے سی اوسکو اور پناہ مانگتا ہون میں ساتھہ تیری اس سی کہ کرون
اوپر نفس اپنی کے برائی یا کھینچونمین اوسکو طرف کسی مسلمان کی یعنی بہتان یا ظلم کرونمین کسی پر نقل کی یہہ احمد
طبرانی فی اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ * دَتْ سَ حَبْ مَسْ مَصْ *
یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کے جانی والی پوشیدہ اور ظاہر کی اے پروردگار ہر چیز کی
اور مالک اوسکی پناہ پکڑتا ہون میں ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کبھی یعنی عاجز ہون اوسکی مقابلہ سی اور پناہ مانگتا ہون برائی شیطان
اور شرک اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ فی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفّٰھَا
لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ * حَرْسٍ *
یا اللہ تو نی پیدا کی جان میری اور تو ماریگا اوسکو تیری ہی لئی موت اوسکی ہی اور زندہ کی اوسکی اگر جلاوی تو
اوسکو یعنی جگائی پس نگہبانی کر اوسکی یعنی بلیات سی اور گرفتار ہونی برائیون کی سی اور اگر ماری تو اوسکو
پس بخش اوسکو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی سلامتی یعنی سونی جاگتی دنیا آخرت مین نقل کی یہہ مسلم نسائی
فی ف مماتھا ومحیاھا اشارہ ہی طرف اس آیت کی مُحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یا معنی یہہ ہین
کہ تیری ہی لئی ہی نہ غیر تیری کی لئی مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا کذا ذکر العلی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ
الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ
اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ
دَسْ مَصْ یعنی اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ ذات تیری کی کہ بزرگی ہی اوسکا ہمکلون پوری تیری کی یعنی
کتابون اور اسماء تیری کی برائی اوس چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی قبضہ قدرت تیری مین
ہی یا اللہ تو دور کرتا ہی قرض اور گناہ کو یا اللہ نہین شکست دیا جاتا ہی لشکر تیرا اور نہین خلاف کیا جاتا ہی وعدہ تیرا
اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی پاک ہی تو اور ساتھہ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہون نقل کی

یہہ ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ بی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * ف بخشش مانگتا ہون مین اوس اللہ سے کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ تدبیر کرنی والا اور رجوع کرتا ہون مین طرف اوسکی پڑہی یہہ استغفار تین بار نقل کی یہہ ترمذی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہتا ہی تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جگہہ پکڑتا ہی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ برابر جہاگ دریا کی ہون یا بقدر پتی درختون کی یا بقدر ریت جنگل عالج کی یا بقدر دونون دنیا کی کذا فی المشکوٰۃ عالج نام ایک جنگل کا ہی زمین مغرب مین کہ وہان ریت بہت ہوتی ہی اور توبہ لغت مین کہتی ہین پہرنی کو اور شرع مین کہتی ہین پہرنیکو گناہ سے اور پشیمان ہونا اوس سے ساتھہ صدق ارادت کی اور حضرت جنید بغدادی رح سے پوچہا کہ توبہ کیا چیز ہے فرمایا کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی حلاوت گناہ کی دلسے ایسی نکلی کہ گویا پہچانتا ہی نہین اوسکو کذا ذکر الفخر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ * حب موس نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لئی بادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین ہی پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ اللہ کی یاری کی اللہ اور تعریف ہی اللہ کی لئی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نی اور موقوفاً نسائی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہا اس کلمہ کو جسوقت کہ جگہہ پکڑی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور خطائین اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کی کذا ذکر العلی وَیَقُوْلُ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا

من الفقیر ۔ مرعة مص ض ۔ اور کبھی حال یہہ کہ وہ یعنی والا ہو کر وت سی یہہ دعا یا اللہ
اسمانون کی اور ای پروردگار زمین کی اور ای پروردگار عرش بڑی کے ای پروردگار ہماری اور ای پروردگار
ہر چیز کی ای پہاڑی والی دانہ اور گٹھلی کی یعنی اوگانی کی لئی اور ای اوتارنی والی توریت اور انجیل اور قرآن کے
پناہ مانگتا ہون میں ساتھہ تیری برائی ہر چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال اپیانی اوسکیلی یعنی قبضہ قدرت تیری میں
ہی یا اللہ تو پہلی سب سی ہی پس نہین ہی پہلی تیری کوئی چیز اور تو ہی پچھلی ہی پس نہین ہی پچھلی تیری کوئی چیز اور تو
ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی یا غالب ہی پس نہین ہی اوپر تیری کوئی چیز اور تو ہی پوشیدہ ہی یعنی باعتبار ذات
کی کہ پوشیدہ ہی نظرون اور وہمون خلائق کیسی پس نہین ہی نیچی تیری کوئی چیز یعنی سب سی زیادہ پوشیدہ ہی اذکر
ہمسی قرض اور بی پروا کر ہمکو محتاجگی سی نقل کی یہہ مسلم اور چارون اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نی ف
احتمال ہی قرض سی مراد حق اللہ کی اور بندونکی ہون اور مراد محتاجگی سی محتاجگی طرف خلق کے ہی یا یہہ کہ محتاجگی
دل سی بی نیاز کر بسبب بی پروائی کے مخلوقات سی اور ذخائر جنتی مین حضرت ابوہریرہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت فاطمہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خادم مانگنی کی لئی حاضر ہوئین تہین فرمایا کہ پڑہا کر اللھم رب السمٰوٰت السبع
آخر تلک کذا و کذا و کر العلی ۔ بسم اللہ ۔ س ۔ لیتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کی نقل کی یہہ نسائی نے
ف یعنی نسائی کی روایت مین دعا بعد کی مع بسم اللہ کی ہی اور اورون کی روایت مین اللھم اسلمت سی شروع
ہی کذا قال العلی اللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ
رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ
وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَلْيَجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ ۔ ع ۔ یا اللہ تا بعد ارکیا مینی اپنی کو طرف تیری یعنی
مطیع حکم تیری کی لئی راضی قضا تیری پر قائم ساتھہ قدرت تیری کی اور سونپی مینی سب کام دین و دنیا اپنی کی طرف
تیری اور بہروسا کیا مینی بتحریر واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیرکی اور ڈرنیکی عذاب تیری سی نہین
پناہ اور نہ نجات عذاب تیری سی مگر طرف تیری ایمان لایا مین ساتھہ کتاب تیری کی جو اوتاری تو نی اور ساتھہ

بنی تیری کے جسکو بھیجا تو نی اور چاہئی کہ پڑہی ان کلمات کو آخر اوس چیز کی کہ کلام کرتا ہی ساتھ اوسکی نقل نی
بہہ صحیح ستہ مین **ف** یعنی سب دعاؤنکی پیچہی اس دعا کو پڑہی اور بعد اسکی اور کلام نہ کری مکر آیت قرآن
کی مثل قل یا وغیرہ کی اگر پڑہی مضائقہ نہین کذا قال الفقہ اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب تو بستر پر آوی وضو کر
مانند وضو نماز کی پہر لیٹ دائین کروٹ پر پہر پڑہ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ لفظ ارسلت تلک پس اگر اوس رات مین مریگا
تو دین اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو بہوبچی کا بہلائی کو کذا فی المشکوٰۃ وَ لْیَقْرَأْ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ
ط ؕ اور چاہئی کہ پڑہی قل یا یعنی نزدیک ارادہ سونی کی نقل کی بہہ طبرانی نی ثُمَّ لْیَنَمْ عَلٰی خَاتِمَتِھَا ؕ
د ت س حب مس مص ؕ پہر چاہئی کہ سووی اوپر ختم قل یا کی نقل کی بہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آدمی اپنے پڑہنی سی تہرکی
پاک ہوتا ہی کذا فی المشکوٰۃ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ
وَیَقُوْلُ اِنَّ فِیْھِنَّ اٰیَۃً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَۃٍ ؕ **د ت س** ؕ اور تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ پڑہتی تہی مسبحات یعنی جن سورتونکی سری پر لفظ سبحان کا یا یُسبح یا سبّح کا ہی پہلی سونی کی اور فرماتی
تہی کہ تحقیق انمین ایک آیت ہی بہتر ہزار آیتون سی نقل کی بہہ ابوداؤد ترمذی نسائی نی **ف** وہ آیت غیر
مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی جب سب پڑہی تو اوسکا ثواب پاوی کذا ذکر العلی وَھُنَّ
الْحَدِیْدُ وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَۃُ وَالتَّغَابُنُ وَالْاَعْلٰی ؕ **مس** ؕ اور وہ مسبحات
سورۂ حدید ہی اور سورۂ حشر اور سورۂ صف اور سورۂ جمعہ اور تغابن اور سبح اسم ربک الاعلی نقل
کی بہہ موقوفا نسائی نی وَحَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَتَبٰرَکَ الْمُلْکُ ؕ **س ت مص**
مس ؕ اور نہین سوتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہان تلک کہ پڑہین الم السجدہ اور سورۂ تبارک نقل کی
بہہ نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نی **ف** روایت ہی خالد جہنی صحابی سی کہ پڑہو تم سورہ نجات
دینی والی کو یعنی عذاب دنیا اور آخرت کیسی کہ وہ الٓمّٓ تنزیل السجدہ ہی سنا ہی مینی کہ اسکو ایک شخص نے

اپنا ورد کیا تہا اسکی سوا کچہہ اور ورد نہین پڑہتا تہا اور وہ شخص بہت کنا ہگار تہا پس جب مرا اس سورۃ نے
پر اپنی پہیلائی اوسپر یعنی اپنی پناہ مین کرلیا اوسکو اور عرض کیا کہ ای رب میری بخشش اسکو کہ یہہ بہت
پڑہا کرتا تہا مجکو پس اللہ تعالے نی اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتون کو کہ اسکی لئی عوض گناہ
کی ایک نیکی لکہو اور بلند کرو درجہ اسکا اور یہہ بہی کہا خالدنی کہ یہہ سورت اپنی پڑہنی والی کی لئی قبر مین
جہگڑتی ہی عرض کرتی ہی ای بارخدایا اگر مین تیری کتاب سی ہون شفاعت میری اسکی لئی قبول کر اور اگر تیری
کتاب سی نہین ہون مٹا ڈال مجکو کتاب سی اور یہہ سورت مثل جانور کی پہیلاتی ہی پر اپنی اوسپر
پس شفاعت کرتی ہی اوسکی پس بچاتی ہی اوسکو عذاب قبر کیسی اور سورۂ تبارک کی بہی بہی
فضیلت بیان کی اور خالد سوتی نہین تہی جب تلک کہ پڑہتی تہی ان دونون کو اور کہا طاؤس تابعی نے
کہ فضیلت دی گئی ہین یہہ دونو سورتین سب سورتون پر ساتہہ ساتہہ نیکیون کی کذا فی المشکوٰۃ و
یقرأ بنی اسرائیل والزمر ف لیس مس ۔ اور نہ سوتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان
تک کہ پڑہتین سورہ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نی ما کنت اری احدا یفعل
ینام قبل ان یقرأ الآیات الثلث الاواخر من سورۃ البقرۃ ۔ موضوع ۔ حضرت علے
فرماتی ہین کہ نہین تہا مین کہ جانون کسی کو کہ عمل رکہتا ہو کہ سووی پہلی اسکی کہ پڑہی تین آیتین کہ آخر سورہ بقرہ
کی ہین یعنی للہ ما فی السموات سی آخر سورہ تک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی مجکو خزانۂ عرش سی ملی ہین یعنی آمن الرسول سی آخر تک پس سیکہو
اور سیکہاؤ عورتون اپنی کو کہ اسمین طلب بخشش کی ہی اور تقرب ہی اللہ تعالی کا اور دعا ہی اور کسی نیکی
سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیتین نہین ملی ہین جو آیتین دعا کی اسمین سی پڑہتا ہی قبول کی
جاتی ہین کذا فی المشکوٰۃ اذا وضعت جنبک علی الفراش وقرأت فاتحۃ الکتاب و
قل ھو اللہ احد فقد امنت من کل شیئ الا الموت ۔ س ۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

جب رکھی تو بھلوا اپنا بچھونی پر اور پڑھی تو الحمد اور سورۂ اخلاص پس بتحقیق امن میں ہوا تو ہر چیز سے یعنی ہر بلا سے
سوای موت کی نقل کی یہہ بزار نی مَا مِنْ رَجُلٍ يَاوِي اِلٰى فِرَاشِهٖ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ
اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهٗ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهٖ مَتٰى هَبَّ ۞
ا ۞ نہیں کوئی آدمی کہ جگہہ پکڑی طرف بچھونی اپنی کی پس پڑہے کوئی سورت کتاب اللہ کی مگر کہ بھیجتا ہی اللہ تعالے طرف
اوسکی ایک فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی ہر چیز سی کہ ایذا دی اوسکو یہان تلک کہ جاگی نیند اپنی جب چاہے
نقل کی یہہ احمد نی اِذَا اَوَى الرَّجُلُ اِلٰى فِرَاشِهٖ اِبْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ اخْتِمْ
بِخَيْرٍ وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهٗ الْحَدِيْثَ
يَا رَبِّيْ تَتِمَّتُهٗ ۞ س حب مس ص ۞ جب آتا ہی آدمی طرف بچھونی اپنی کے دوڑتا ہی اوسکی طرف
فرشتہ اور شیطان یعنی دونو حملہ کرتی ہین تا مسلط ہووین اوسپر پس کہتا ہی فرشتہ ختم کر یعنی عمل اپنا اور کلام
اپنا ساتھہ بھلائی کے یعنی سوتی وقت ذکر مین مشغول ہو اور نیکی کر اور کہتا ہی شیطان ختم کر ساتھہ برائی کے
پس اگر یاد کری خدا کو پھر سووی رات کذارتا ہی فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی یہہ حدیث ہی کہ آوے گا بقیہ اوسکا
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نی کتاب عدہ مین بیان کیا ہے
وہ یہہ فَاِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيْرِهٖ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی پس اگر گر پڑیگا تخت اپنی سی پھر مرجاویگا داخل ہوگا بہشت مین
کذا فی فتح المبین اور سمجھا گیا اس سی کہ اگر ذکر اللہ تعالی کا نہ کیا فرشتہ نگہبانی نہین کرتا ہی بلکہ شیطان
شب کذارتا ہی منتظر رہتا ہی بہکانی اور وسوسہ ڈالنی اوسکی کا وقت بیداری کی کذا ذکر العلی اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جو کوئی سورۂ دخان رات کو پڑہتا ہی صبح کرتا ہی اوسحال مین کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی لئی
ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی آخر سورۂ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ والارض سی آخر تلک پڑہنا
رات کو لکہا جاتا ہی اوسکی لئی ثواب قیام لیل کا یہہ دونو روایتین مشکوٰۃ مین ہین وَاِذَا مَرَّ بِمَا يُحِبُّ
مَنَامِهٖ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَيُحَدِّثُ بِهَا ۞ خ مس ۞ اور جب دیکہی کوئی سچ خواب

اپنی کے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی یعنی بھی چیز پس چاہئی کہ شکر کری خدا کا اوسپر اور بیان کری اوسکو
نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی فی وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ ۞ خ م ۞ اور نہ بیان کری اوسکو
مگر اوس شخص سی کہ دوست رکھتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم فی ف اسلئی کہ دوست اچھی تعبیر کہی کا اور
دشمن بُری و سبب غم کا ہوگا اور جیسی تعبیر بیان کریگا وہ واقع ہوگی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ رؤیا اوپر
پاؤن طائر کی ہی جب تلک کہ نہین تعبیر کہا گیا ہی یعنی استقرار نہین رکھتا ہی پس جب تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہی
موافق تعبیر کی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
عرض کیا کہ خواب مین دیکھا میں کہ گویا آستانہ گھر میری کا ٹوٹ گیا ہی پس حضرت نی فرمایا غائب تیرا آوگا پس
خاوند اوسکا سفر سی آیا بعد اوسکی پھر سفر کو گیا اور عورت اوسکی نی پھر وہی خواب دیکھا پس جناب رسالت مآب
پاس حاضر ہوئی حضرت کو نپایا پس حضرت صدیق رضی عرض کیا حضرت صدیق نی فرمایا کہ خاوند تیرا مریگا بعد اوسکی
خواب حضرت سی عرض کیا فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سی کہا ہی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ ویسا ہی ہوگا جیسی تعبیر
کہی ہی قاعدہ ہی کہ خواب بُرا کسی سی نکہی اور اچھا دوست سی کہی چنانچہ حضرت صحابہ کرام سی خواب بیان فرماتی
اور تعبیر ہی فرماتی اور اوکی خواب پوچھتی اور تعبیر کہتی کذا ذکر الفخر وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ ۞ خ م ۞
أَوْ لِيَبْصُقْ ۞ م ۞ أَوْ لِيَنْفُثْ ۞ ع ۞ ثَلَاثًا ثَلَاثًا عَنْ يَسَارِهِ ۞ ع ۞ اور جب دیکھی خواب مین وہ چیز
کہ بُرا جانتا ہی پس تہکاری نقل کے یہہ بخاری مسلم نی یا تہو کی نقل کی یہہ مسلم نی یا چاہئی کہ پھونکی نفل کی یہہ صحاح
مین یعنی بعضی روایت مین بدلی تیفل کے لیبصق آیا ہی اور بعضی مین لینفث تین تین بار بائین طرف اپنی نقل کی
یہہ صحاح ستہ مین وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ شَرِّهَا ۞ ع ۞ ثَلَاثًا وَلَا يَذْكُرُهَا
لِأَحَدٍ ۞ خ م د س ق ۞ اور پناہ مانگی ساتہہ خدا کی شیطان سی اور برائی خواب کی سی
نی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا پڑہی نقل کی یہہ صحاح ستہ والون نی پڑہی اعوذ تین بار
اور نہ ذکر کری اوسکو کسی سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ فی فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ ۞ ع ۞ پس نہ ضرر

خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ *
م * اور چاہئی کہ پہر جاوی اوس کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضی روایت مین ہی اس
عبارت کی بون آیا ہی اَوْ لِيَقُمْ فَلْيُصَلِّ * خ * یہا چاہئی کہ کھڑا ہوجاوی پس نماز پڑہی نقل کی یہہ بخاری نے
ف کروٹ لینی کو تغیر حال مین بڑا دخل ہی اور نماز کی برکت سی ضرر دفع ہوتا ہی وَاِذَا فَزِعَ اَوْ وَجَدَ
وَحْشَةً اَوْ اَرَقَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ
وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ * د * وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ عَقَلَ مِنْ
وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ * دت س مس * اور جب ڈری
یا ہاوی وحشت یا نیند اوچٹ جاوی پس چاہئی کہ کہی اعوذ بکلمات اللہ التامات ان یحضرون کہ معنی یہہ ہین پناہ مانگتا
ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی یعنی کتابون اور اسماء الٰہی کی غصہ اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور
برائی بندون اوسکی سی اور وسوسہ شیطانون کیسی اور حاضر ہونی اونکی سی میری پاس یعنی ظاہر مین تصرف
کرنی اونکیسی نقل کیے یہہ احمد نی اور کہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سکہاتی تہی یہہ کلمے بیٹون عقل رکہنی والی اپنی کو اور
جو بیٹا کہ نہین عقل رکہتا تہا لکہتی تہی عبد اللہ انکو کاغذ مین پہر لٹکانی اوسکو گلی مین اوسکی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی
نسائی حاکم نی ف اس سی تعویذ باندہنا لڑکون کی گلی مین جائز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہی کہ تعویذ مین سوا آیت یا اسماء
الٰہی کی کچہہ نہو اور منکے وغیرہ ڈالنی حرام ہین کذا ذکر العلی والفرا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ
بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ
مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ
بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ * ط * پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ کلمے کہ نہین خلاف کرتا ہی اونسی نیک اور بدا
اعمال برائی اوس چیز کی سی کہ اوترتی ہی آسمان سی یعنی ملیات اور حادثی اور برائی اوس چیز کیسی کہ چڑہتی ہی آسمان مین یعنی
بری وغیرہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ نکلتی ہی اوس سی اور برائی فتنون رات کیسی

وہ فتون دنیسی اور بڑی حادثون رات اور دنیسی مگر حادثہ کہ آوی سا تہہ بھلائی کی ای مہربان نفس کی یہہ طبرانی

ف آیا ہی کہ رات محاربہ جن کو ایک شیطان نی شعلہ آگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی لاکر حضر

پہونچانا چاہا جب حضرت جبرئیل نی اگر یہہ وسا پڑہا ہی اسکی پرمنی سی وہ شعلہ آتشی بجھگیا اور سب بھاگی کذا ذکر

العلی وفی الاحرمی اللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ

وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ کُنْ لِّیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ

اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ ۔ طٰسٓ مٓسٓ ۔ اور پڑہی مینڈ اچنی مین یا اللہ پروردگار ساتون

آسمانون کی اور اوس چیز کی کہ سایہ ڈالا ہی آسمانون نی اوسپر اور ای پروردگار زمینون کی اور اوس چیز

کہ اوٹہایا ہی زمینون نی یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانون کی اور اون لوگون کی کہ گمراہ کیا ہے

شیاطین نے اونکو ہو میری لئی نگہبان برائی سب مخلوقات اپنی کیسی اس سے کہ غالب آوی مجہر کوئی اوپر

سی یا یہہ کہ حد سی کوئی تجاوز کری غالب ہی پناہ چاہنی والا تیرا اور بابرکت ہی نام تیرا نفل کی یہہ طبرانی نی اوسط

مین اور ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَأْخُذُکَ

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِھْدِ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ ۔ یا اللہ جب گئی ستاری رات کی

اور آرام پکڑا آنکہون نی اور تو زندہ مدبر کرنی والا ہی نہین آتی ہی تجکو اونگہہ اور نہ نیند ای زندہ ای مدبر کرنی والے

آرام دی رات میری کو یعنی آرام دی مجکو بسبب نیند آنی کی رات مین اور سلا آنکہہ میری کو نقل کی یہہ ابن سنی نے

وَاِذَا انْتَبَہَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْھَا فِیْ مَنَامِھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ

اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓ مٓسٓ صٓ ۔ اور جب جاگی نیند سی بس کہے

سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی پہیری طرف میری جان میری اور نہ مارا اوسکو بیچ وقت سونی اوسکی

سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی تھانب رکھا ہی آسمانون کو اور زمین کو یعنی محافظت کرتا ہی اس سے
کوئی جاوین جگہہ اپنی سی اور البتہ اگر ٹل جاوین نہین تھا ہیگا اونکو کوئی پیچھی اوسکی تحقیق وہی بردبار
بخشتی والا سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی تھانب رکھا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتھہ ارادہ اوسکی کی تحقیق اللہ ساتھہ لوگون کے
البتہ بہت مہربان ہی مہربان نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی ن اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مس
سب تعریف ہی واسطی اللہ کی جو زندہ کرتا ہی مردونکو اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ حاکم ن اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۞ خ دت س مص ۞ سب تعریف ہی واسطی خدا کے
جسنی زندہ کیا ہمکو یعنی جگایا بعد اسکی کہ مارا ہمکو یعنی سلایا اور طرف اوسکی پراگندہ ہونا ہی نقل کی یہہ بخاری ابو داؤد
ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ
لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞ دت س حب مس ۞ نہین کوئی معبود مگر تو
کوئی شریک تیرا پاکی ہی تجکو یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین
تجسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سی پیچھی اسکی کہ ہدایت کیا تو نی مجکو یعنی طرف راہ
حق کی اور بخش میری لئی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بہت بخشتی والا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی
ابن حبان حاکم ن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۞ س حب مس ۞ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا قہر کرنی والا پروردگار آسمانون اور زمین کا
اور اوسی چیز کا کہ درمیان ان دونو کے ہی غالب بہت بخشنی والا نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ن ف
بایک روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ کبھی وقت جاگنی کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ پھر کہے بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اگرچہ ہون برابر جھاگ دریا کی پس جب اوٹھا وی سر اپنا طرف چھت کے پھر کہی
کہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ پس جب کپڑی پہنی کہی بسم اللہ اور سیطرح مستحب ہی بسم اللہ کہنی ہر کام مین

اور شروع کری پہنی مین ساتھہ داہنی طرف کی اور اسیطرح جوتی داہنی طرف سی پہنی پہر دعا مین لباس کی پہننی کی جو
اسمین مذکور ہوئی مین پڑہی کذا فی وظائف النبی مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ یَدْعُوْ اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ
وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ ۲ خ عہ ۲ جو کوئی جاگی رات مین اور کروٹ لی پس کہی لا الہ الا اللہ تنہا مغفرلی کہ معنی
یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی اور پاکی ہی اللہ کو اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت
بڑا ہی اور نہین ہی پہرنا گنا ہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی یا اللہ بخش مجکو
یا فرما یا دعا کری جو چاہی قبول کیے جاتی ہی واسطی اوسکی پس جو وضو کری اور نماز پڑہی قبول
کی جاتی ہی نماز اوسکی نفل کیے یہہ بخاری نے اور چارون نی ف اکثر استعمال
تعارّ کا آتا ہی اوس جاگنی مین کہ اوسکی ساتھہ آواز ہو جیسی کہ عادت ہی وقت بیدار ہونی کی اور اوپر شک راوی
ہی ولید بن مسلم راوی کو شک ہوا ہی لفظ اللّٰھم اغفرلی کا فرمایا تہا یا مجھکو اور فرمایا اُستُجِیْبَ لَہٗ یعنی جو شخص وقت
اٹکہہ کہلنی کی شب کو یہہ کلمات پڑہ کر دعا کری قبول کی جاتی ہی یعنی عالمون نی کہا ہی کہ اسم دعا کا نام درہم الکیس ہی
جیسی کہ آدمی اپنی کیسی مین درہم رکہتا ہی جسوقت چاہتا ہی لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا ہی کہ اجابت اسکی قریب اور مہیا ہی
کذا قال الفخر مَنْ قَالَ حِیْنَ یَتَحَرَّکُ مِنَ اللَّیْلِ بِسْمِ اللّٰہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَشْرًا وَاٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ
عَشْرًا وَقِیْ کُلِّ شَیْءٍ یَخَافُہٗ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُدْرِکَہٗ اِلٰی مِثْلِھَا ۲ ط ۲ جو کوئی کہی جسوقت کہ کروٹ
لی رات مین بسم اللہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی اور کفر کیا مین ساتھہ معبودون باطل کے
یعنی جنہ یا بت ہون یا شیطان دس بار محفوظ رہی ہر چیز سی کہ ڈرتا ہی اوس سی اور نہین لائق ہی کسی گناہ کو کہ پہنچے
اوسکو یعنی لاحق ہو دی یا ہلاک کری اوسکو مانند اوس ساعت تلک کہ حرکت کی ہی اور یہہ کلمی پڑہی ہین یعنے

ایک بات دن محفوظ رہیگا ایذا دینی والی چیزون سی اور گناہون سی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین وَاِذَا قَامَ مِنَ
اللَّیْلِ عَنْ فِرَاشِہٖ ثُمَّ عَلَا اِلَیْہِ فَلْیَنْفُضْہُ بِصَنِیْفَۃِ اِزَارِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلَیْہِ
فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْیَقُلْ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْھَا فاغفرلها
وَاِنْ رَدَدْتَّھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ ۞ ت ی ۞ اور جب اوٹھی کوئی راست کو
بچھونی اپنی سی پھیر رجوع کری طرف اوسکی پس چاہیئی کہ جھاڑی اوسکو ساتھہ کنارہ لنگی اپنی کی تین بار اس لئی
کہ وہ نہین جانتا ہی کہ کون سی چیز آئی ہی پیچھی اوسکی اوسپر یعنی شاید کوئی کیڑہ وغیرہ اوسپر نہ پڑا ہو پس جب لیٹی
پس کہی ساتھہ نام تیری کے یا اللہ رکھا مینی پہلو اپنا اور ساتھہ نام تیری کی اوٹھاؤنگا اوسکو جو روک رکھی
تو جان میری یعنی قبض روح کری پس رحم کر اوسپر اور جو پھیرے تو اوسکو یعنی جگاوی پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوسطرح
کی کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی بندون نیکبخت اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن سنی نی وَاِذَا قَامَ لِیَتَھَجَّدَ
فَاِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ۞ مص ی ۞ اور جب اوٹھی تو کہ تہجد پڑہی پس اگر داخل
ہووی پاینجانہ مین یعنی ارادہ کری داخل ہونی کا پس کہی بسم اللہ نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بسم اللہ کی کہنی سی پردہ ہوجاتا ہی درمیان ستر امت میری کے اور انکہون جنات کی کذا ذکر ابن علی
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۞ ع مص ۞ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ
تیری ناپاک جنون اور ناپاک جنیون سی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا خَرَجَ غَفَرَانَکَ
حب عہ مص ۞ اور جب نکلی پاینجانہ سی کہی مانگتا ہون مین بخشش تیری نقل کی یہہ ابن حبان نی اور
چارون نی اور ابن ابی شیبہ نی ف پناہ جانی کی وقت چاہنی اس لیئے ہی کہ جگہہ حاضر ہوتی شیاطین کے
ہی چنانچہ یہہ مضمون زید بن ارقم نی صریح حدیث مین روایت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ جو لوگ
ذکر کرنا ایسی وقت مین مکروہ جانتی ہین جیسی کہ مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتی ہین کہ اگر اوس مکان مین
ہو کہ پاینجانہ ہی کی لئی بنا ہو پس کہی ان کلمات کو پہلی داخل ہونی کی اور غیر اوسکی مین مثل جنگل وغیرہ کی پس

چاہئی کہ وقت شروع کی نکلی اور جو کوئی اوسوقت سہو جاوی اور عین اوس حالت مین یاد آوی ولسی کہے زبان سے
اور نکلنی کی وقت مین بخشش چاہنی کے دو سبب ہین ایک یہہ کہ بخشش چاہتا ہی فوت ہونی ذکر زبانی سے
کہ اوس حالت مین نہین ہوسکتا ہی اسلئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر زبانی کا نہین کرتی تہی مگر یہہ وقت حاجت کے
پس کوتاہی کہ اپنی سی تقصیر جانکر تدارک اوسکا سا یہہ استغفار کی کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ بخشش چاہی
تقصیر سی کہ بیچ وفا کرنی شکر نعمت بچنی اچھی کہانی کی اور نکلنی فضلہ کی کہ ایذا دی واقع ہوئی کذا ذکر الفخر
اور مستحب ہی کہ پاخانہ مین ایسی چیز نہ لیجاوی کہ جسمین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپئی وغیرہا کی اور پردہ مین
بیٹہی اور دو ور جاوی جگہ مین کہ کوئی اسکو دیکہی نہین اور سر ڈہانکی ساہتہ چادر کی اور کپڑا نہ اوٹہاوی ساہتہ
تلک کہ قریب ہووی زمین سی اور تکیہ کری بائین ہاتہہ پر اور کہڑا رکہی دائینکو اور پشت دو قبلہ اور بیت المقدس
اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نہ کری اور تین ڈہیلونسی پاک کری اور ہڈی اور کوئلی اور گوبر بہی پاک نکری اور گرمی مین
اوّل ڈہیلا پیچہی کو لیجاوی اور دوسرا آگی کو اور تیسرا پہر پیچہی کو اور جاڑی مین عکس اسکے کری اور عورت ہر موسم مین
ڈہیلی لی بطور لینی مرد کی جاڑی مین اور نام اللہ تعالی کا نہ لی اور نہ کلام کری پاخانہ مین مگر جب ایسی ہی ضرورت ہو
اور کھنکہاری نہین اور نہ تہوکی اور نہ سنکی پاک اور نہ جواب چھینک کا دی اور نہ جواب سلام کا دی اور نہ جواب
موذن کا دی کر دلسی اور دایان ہاتہہ ستر کو نہ لگا دی اور کہیات پر اور راہ مین اور سایۂ درخت وغیرہ مین
کہ لوگ وہان آرام پاتی ہین پاخانہ نہ پہری پہر ہاتہہ دہووی اور استنجا کری بائین ہاتہہ سی ڈہیلی اعضا کر گر جب
روزی سی ہو احتیاط سی کری اور اول بیچلی انگلی اونچی کر کر پانی سی استنجا کری پہر چہنگلیا کی پاس کے انگلی
سی پہر چہنگلیا سے پہر شہادت کی انگلی سی یہان تلک کہ خوب خاطر جمع کری پہر ہاتہہ دہووی بعد فراغ کے
اور بسم اللہ کہی اول یہی اور بعد یہی پس جب نکلی پاخانہ سی دایان پانو نکال کر دعاء مذکورہ پڑہی اور داخل
ہوتی ہوئی بایان پانو پہلی رکہی اور اسیطرح بیشاب کرنی مین یہی قبلہ وغیرہ کی طرف پشت نہ کری اور ہوا کی رخ
سی بچی تہیٹین بہ برین اور نرم زمین پر بیشاب کری پتہر یلی اور پانی جاری سی اور غیر جاری مین نہ کری اور

بیچی درخت میوہ دار کی اور کنارہ نہر جاری کی اور بنانی کی جای نہ کری اور کھڑی ہوکر اور بیچی پرنالہ کی اور کہنہ
نجاست کی پرکری اور پیشاب برتن مین جمع نکری اور کلام وغیرہ جو پہلی گذرا نکری بعد ازان وضو خشک
کری چہل قدمی کرکر کہنکہار کر پانی سی وہوذی کہ قطرہ کی بند ہونی کی لئی بمنزلہ داغ دینی کی ہی کذا فی وظائف
النبی الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی * س ی مو مص * سب تعریف ہے
واسطی خدا کی جسنی دور کی مجسی ایذا دینی والی چیز اور چین دیا مجکو نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نی اور موقوفا ابن
ابی شیبہ نی واذا توضأ فلیسم اللہ * د ت ق * اور جب وضو کری پس چاہئی کہ بسم اللہ کہی نقل کی
یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف بسم اللہ پڑہنی پہلی وضو کی سنت موکدہ ہی نزدیک جمہور کے اور
ہدایہ مین مستحب لکہی ہی مذہب حنفی مین اور نزدیک حنبلیون کے فرض ہی پس ایسی سنت ترک نکری اور منقول
سلف سی ہیچ بسم اللہ وضو کی یہہ الفاظ ہین بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اور بعضون نی کہا ہی افضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کذا ذکر العلی والفخر ثم یقول اللہم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک
لی فی رزقی * س ی * پہر کہی یعنی وضو کرتی مین یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور فراخی کر میری لئی گہر
میری مین یعنی دنیا مین اور قبر مین اور آخرت مین اور برکت دی میری لئی ہیچ رزق میری کے یعنی دنیا کا ہو یا آخر
یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نی ف ابو موسی اشعری روایت کرتی ہین کہ پانی لایا
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی واسطی وضو کی پس وضو کیا اور سنا مینی کہ پڑہتی ہی یہہ دعا اللہم اغفر لی آخر
عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ سنا مینی کہ ایسی ایسی دعا آپ پڑہتی تہی فرمایا کہ کیا چہوڑا مینی کچہہ یعنی ایسی دعا کی مینی کہ
جمع کرنی والی بہلائیون دنیا اور آخرت کی ہی کذا ذکر العلی ق اذا فرغ من الوضوء رفع نظرہ الی السماء
د س * ویقول اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ * م د س ق مص ی * ثلث مرات * ق مص ی * اور جب فراغت پاوے
وضو سی اوٹہاوی نظر اپنی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی نی یعنی نظر کا اوٹہانا فقط ان دو کی روایت مین

آیا ہی اور کہی گواہی دیتا ہون میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون یہہ
کہ بیشک محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد ونسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور
تین بار پڑہنا اس کلمہ کا روایت کیا ہی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی جو کوئی
بعد وضو کی اس کلمہ کو پڑہی آٹہون دروازی بہشت کی کہل جاتی ہین جس دروازی سی چاہی داخل ہووی کذا فی الشکوٰۃ
اور بعضی روایت مین اس کلمہ کی ساتہہ یہہ دعا بڑہنی آئی ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ
الْمُتَطَھِّرِیْنَ ت یعنی یا اللہ کر مجکو توبہ کرنی والون مین سی اور کر مجکو پاکیز کی کرنی والون سی نقل کی یہہ ترمذی نے
سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ۞ مس س
پاکی تجکو یا اللہ اور ساتہہ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون مین اسکے کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش
مانگتا ہون مین تجسی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری نقل کیے یہہ حاکم نسائی نے مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ
وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کُتِبَ لَہٗ فِیْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِیْ طَابَعٍ فَلَمْ یُکْسَرْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
طس ۞ جو کوئی وضو کری پس کہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ لکہا جاتا ہی اوسکی لیی یعنی
یہہ بعینہٖ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین ہر کیا جاتا ہی سر بمہر پس نہین توڑی جاتی ہی مہر قیامت تلک یعنی نہین باطل
کرتی ہی اسکو کوئی چیز نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین ف وضو مین مسواک کرنی بہی سنت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ لازم کرو اپنی پر مسواک کرنی اسلیی کہ اوسمین دس خصلتین ہین پاک کرتی ہی منہہ کو اور راضی ہوتا ہی رب
اور ناخوش ہوتا ہی شیطان اور دوست رکہتی ہین ملائکہ اعمال لکہنی والی اور مضبوط ہوتی ہین مسوڑہی اور قطع ہوتا ہی بلغم
اور خوشبو منہہ مین آتی ہی اور دور کرتی ہی پت کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی دانتونکی مرض کو
اور وہ سنت بہی ہی پہر فرمایا کہ نماز مسواک سی افضل ہی ستر درجہ اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کی ہو کذا
فی المبہیات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور روبقبلہ اونچی پر وضو کی لیی بیٹہی اور کوئی
شخص وضو کرواوی مگر بعذر اور کلام غیر ضروری نکری اور پہلی آنی وقت نماز کی وضو کری اور بہت ہین آداب وضو کے

فقہ میں دیکھا چاہئی اور بعضی فقہا نی مستحسن لکھا ہی پڑہنا دعاؤں منقولہ کا اگلی علماء سی وہ منقول ہیں پس کہی بسم
اور نیت کی نحمدہ ونصلی الذی جعل النار طہورا اور وقت کلی کی اللّٰھم سقنی من حوض نبیک صلی اللہ علیہ وسلم کأسا لا
أظمأ بعدہ أبدا اللّٰھم اعنی علی تلاوۃ القرآن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور وقت پانی دینی ناک کی اللّٰھم لا تحرم
رائحۃ نعیمک وجنانک اور موہنہ دہوتی وقت اللّٰھم بیض وجہی یوم تبیض وجوہ ولا تسود وجہی یوم تسود وجوہ
اور دائین ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی وقت اللّٰھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بائین ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی
وقت اللّٰھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری اور مسح سر کی وقت اللّٰھم حرم شعری وبشری علی النار اظلنی
تحت عرشک یوم لا ظل الا ظلک اور وقت مسح کانون کی اللّٰھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون أحسنہ
اور وقت مسح گردن کی اللّٰھم اعتق رقبتی من النار اور وقت دائین پانو دہوتی کی اللّٰھم ثبت قدمی علی
الصراط یوم تزل الأقدام اور بائین پانو پر اللّٰھم اجعل ذنبی مغفورا وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبور
اور درود بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وقت دہوتی ہر عضو کی اور کنکہی کرنی بعد وضو کی حضرت سی ثابت نہیں
ہوئی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ ایکدن بیچ کیا کری پہر نماز پڑہی دو رکعت تحیۃ الوضوء کہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ تحقیق جبرئیل اول جو وحی حضرت پر لائی سکہایا اونکو وضو اور حکم کیا ساتہہ دو رکعتون کی بعد اوسکی اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کری پس اچہی طرح وضو کری یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووے
پس پڑہی دو رکعت حضور دلسی اور بی ریا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لئی جنت اور مستحب ہی کہ
اول رکعت میں پڑہی بعد فاتحہ کی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم سی ونعم اجر العاملین تک اور دوسری میں
ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ سی توابا رحیما تک کذا فی وظائف النبی التحیات
یہہ بیان ہی تہجد کا افضل الصلوۃ بعد المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل ہر بہترین نماز
ثواب میں بیچی فرض کی نماز درمیان رات کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کی جسوقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ ڈالتا ہی اوپر ہر گرہ کی اس

سنون کو اور پچھلی رات درازہی پس سورہ پس اگر جاگا وہ اور یاد کیا اللہ تعالی کو کھل جاتی ہی ایک گرہ پس اگر
وضو کیا دوسری گرہ کھلتی ہی پس اگر نماز پڑہی تیسری گرہ کھلتی ہی اور صبح کرتا ہی شادمان خوشدل اور نہین تو
صبح کرتا ہی بدول کاہل اور فرمایا کہ لازم کرو اپنی پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچھی لوگون کا ہی کہ پہلی نیکی
ہی اور سبب نزدیکی تمہارے کا ہی طرف پروردگار تمہارے کی اور سبب دور ہونی گناہون کا ہی اور سبب بازرہنی کا
گناہ سی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہان تک کہ سوگئی پاہی مبارک حضرت کی عرض کیا لوگون نی
کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخش دیئے ہین آپکی گناہ اگلی پچھلی فرمایا کیا نہون مین بندہ شکر کرنی والا
اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہی صبح تلک نہین اوٹھتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ
پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکی کانون مین اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ راضی ہوتا ہی اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ
قیام کری رات کو نماز کی لیئے اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین
جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر کہ اوٹھا رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا بی بی اپنی کو پس نماز
پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہرکا خاوندنی اوسکی موہنہ پر پانی اور رحم کری اللہ اوس عورت پر کہ
اوٹھی رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہرکا بی بی نی
اوسکی موہنہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ دیکہا جاتا ہی باہر کا رخ اونکا اندرسی اور اندر کا
باہر سی یعنی ایسی صاف ولطیف ہین طیار کیا ہی انکو اللہ تعالی نی اون لوگون کی لئی کہ نرم کرتی ہین کلام اور کہلاتے
ہین طعام اور پی درپی رکہتی ہین صیام یعنی بہت روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین رات کو اوس حال مین کہ لوگ
سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نزول فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا
کی جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجہی پس قبول کرون واسطی اوسکے
کون ہی کہ سوال کری مجہی پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجہی پس بخشون مین اوسکو پہر فراغ
کرتا ہی اپنہا اپنی اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہی اور نہ ظالم یعنی اپنی ذات مبارکہ سے ارادہ کرتا ہے

کہ میری عبادت کرنی مین بدلا دونگا ضائع نہین کرنی کا صبح تلک یونہین فرماتا ہی اور فرمایا کہ جب جگاتا ہی آدمی
اہل اپنی کو پس دونو نماز پڑہتی ہین لکہی جاتی ہین ذاکرین و ذاکرات مین یعنی اوسکی یاد کرنی والون مین لکہی جاتی ہین کہ
بڑی بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت میری کی اوہتانی والی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین
اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد گزار کذا فی المشکوٰۃ اور کسی شخص نی حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی
خواب مین دیکہا پوچہا کہ کہوا اللہ تعالی نی کیا تمہاری ساتہہ معاملہ کیا فرمایا اونہون نی کہ وہ جو حقائق معارف کے
باتین کرتا تہا مین سب فنا ہوئین کہہ نہ کام آئین مگر کتنی رکعتین خفیف تہجد کی کہ پڑہتا تہا مین آدہی رات مین وہی کام
آئین اللہ تعالی ہم سبکو اوسپر عمل نصیب کرے آمین آمین آمین کذا ذکر العلی اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ
اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ * خ م * بہترین نماز کی نماز آدمی کی ہیچ گہر اوسکی کی ہی مگر فرض نفل کی یہہ بخاری
مسلم نی ف یعنی فرض مسجد ہی مین افضل ہین اور سنتین موکدہ بہی اسی حکم مین داخل ہین ہمارے زمانی مین
یعنی مسجد ہی مین پڑہی تا نہست رافضی ہونی کی نہ لگی کذا ذکر العلی صَلٰوۃُ اللَّیْلِ خ م * وَالنَّہَارِ
اَ * مَثْنٰی مَثْنٰی * خ م ا * نماز رات کی نفل کی یہہ بخاری مسلم نی اور نماز دن کی نفل کی یہہ احمدی نی دو دو رکعت
ہین نفل کی یہہ بخاری مسلم آئی ف امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کی نزدیک رات دن مین نفل دو دو
رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم صاحب رح کی نزدیک چار چار افضل ہین اور حنابیین کی نزدیک رات کو
دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور دن مین چار اور ہر ایک حدیث سی سند لائی من کذا ذکر العلی وَکَانَ اِذَا
قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ
اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْ لِیْ

مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ
أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ع عو * اور نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اوٹھتی رات مین تو کہ
پڑھتی تہی یا اللہ تیری لئی سب تعریف ہی تو ہی قائم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہ انمین ہی
لئی سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور جو کچہ انمین ہی اور تیری ہی لئی سب تعریف
تو ہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہ انمین ہی یعنی تجہی سی سب ہدایت پاتی ہین اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی تو ہی ثابت
تیری سوا سب کو فنا لگی ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور دیدار تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت حق ہی اور موجود اور دوزخ
ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہی یا اللہ واسطی تیری فرمان
تیری ایمان لایا مین اور تجہی پر کام اپنی سونپی مینی اور طرف تیری رجوع کی مینی اور ساتہہ مدد تیری لیے
جہگڑا تہون مین ساتہہ دشمنون دین کے اور طرف تیری فریاد لایا مین تو رب ہمارا ہی اور طرف تیری بازگشت ہے
پس بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی مینی اور جو پیچہی کئی مینی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی اور وہ
گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اوسکو مجہسی یعنی مین ویسا نہین جانتا تو ہی آگی بڑہانی والا یعنی جسکو چاہی اور روکنے
پہلی بخشی یا شفاعت پہلی قبول کری اور تو ہی پیچہی رکہنی والا تو ہی معبود میرا نہین کوئی معبود مگر تو نفل کی بہہ
صحاح ستہ مین اور ابو عوانہ نی اور ایک روایت مین پہلی دعا کی ساتہہ بہہ زیادہ آیا ہی وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ * خ * اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نفل کی
بہہ بخاری نی ف فتح الباری مین لکہا ہی کہ بعضی حدیثون سی سمجہا جاتا ہی کہ بہہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کی
پڑہتی تہی اور تکرار حمد کی اسلئی ہی کہ بہہ تمام امور کہ حمد اونکی سری پر آئی ہی موجب حمد کی ہین اور انت ربنا
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فقط ابو عوانہ نی زیادہ کیا ہی اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنی جو کوئی انکار حق کا کری اوسکی
فریاد فیصلہ کو تیری پاس لایا مین نہ غیر تیری پاس کہ وہ کاہن وغیرہ ہین اور جملہ انت الحق فقط مسلم نی زیادہ
کیا ہی کذا قال الفخر والحلی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * ت قبول کی اللہ تعالی نی

تعریف اوس شخص کے کہ تعریف کی اوس کے سبب تعریف ہی واسطے خدا کی جو پروردگار ہی سارے جہان کا فضل کی ہیہ ہی
نی یعنی بعضی روایت مین ہیہ دعا پڑہنی آئی ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ۔ دس ق
پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالمون کا پاکی ہی اللہ اوسکے ساتھہ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون مین فضل کی ہیہ ہووے
نسائی نی فَعَدَّ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ مِنَ اللَّیْلِ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ اَلْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ
قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی
الصُّبْحَ ۔ خ مد س ق ۔ اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات مین پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہین
یہہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کی اور آنی جانی رات دن کی البتہ نشانیان ہین واسطے صاحبون
عقل کے پڑہین دس آیتین کہ آخر سورہ آل عمران کی ہین یہان تلک کہ تمام کیا اوسکو پہر کہڑی ہوئی پس وضو کیا اور مسواک کی
یعنی بعد اوٹہنی کی سوتی ہی یا وضو مین وقت ارادہ کلی کی یا وقت کہڑی ہونی کی نماز مین پس پڑہین گیاران رکعتین یعنی آٹہہ
تہجد کی اور تین وتر کی پہر اذان دی صبح کی بلال نی پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر نکلی طرف
مسجد کی پس نماز پڑہی صبح کی فضل کی ہیہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف اختلاف رات دن کا
یہہ ہی کہ دن سی رات ہوتی ہی رات سی دن کبہی اوجالا ہوتا ہی کبہی اندیرا کبہی گرمی کبہی جاڑا اور بعد لاُولِی الْاَلْبَابِ
کی باقی آیتین یون ہین اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ
اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا
سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
اور شرح ہدایہ مین ابن ہمام نی لکہا ہی کہ شعبی نی کہا پوچہی مینی عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سی نماز تہجد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دونونی کہا تیران رکعت پڑہتی تہی آٹہہ اونمین سی تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی کذا

ذکر الصلی وکان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء الا
فی اٰخرھن ۔ خ ۔ اور کہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی ہی رات سی یعنی کبھی کبھی تیران رکعت وتر کرتی ہی اونمین
سی ساتہہ پانچ کی نہین بیٹھتی ہی کسی رکعت مین یعنی بقصد سلام کی نہین بیٹھتی ہی مگر بیچ آخر اونکی کی نفل کی یہہ بخاری
مسلم نی ف حنفی یہہ معنی کہتی ہین کہ وتر امین سی تین ہوتی ہی مگر دو رکعت پنجید کی کہ ملی ہوئی ہوتی ہین اوس سی
اونکو بھی اسی مین شمار کرکر پانچ وتر کی کہین واللہ اعلم کذا ذکر الصلی وکان یصلی من اللیل احدی عشرۃ
رکعۃ یوتر بواحدۃ ۔ خ ۔ اور کہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی ہی رات سی یعنی کبھی گیارن رکعت وتر کرتی
ہی ساتہہ ایک کی نفل کی یہہ بخاری مسلم نی ف یعنی پانچ دوگانی کہ پڑھتی اخیر دوگانی کی ساتہہ ایک رکعت
اور ملا لیتی ہی وتر کرتی ساتہہ اس رکعت کی اوس دوگانی کو کہ پہلی ہوتا ہی واقع مین تین ہوتی ہین مگر وتر اخیر ہی
سی ہوتا اسی لئی یوتر بواحدۃ کہا کذا ذکر الصلی واذا قام لصلوۃ اللیل کبر عشرا وحمد عشرا وسبح عشرا
واستغفر عشرا ۔ دس ق مص حب ۔ اور جب اوٹہی واسطی نمازرات کی یعنی تہجد کی اللہ اکبر کہی دس بار
اور الحمد للہ کہی دس بار اور سبحان اللہ پڑہی دس بار اور استغفار پڑہی دس بار نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ
ابن حبان نی وقال اللھم اغفر لی واھدنی وارزقنی وعافنی ۔ دس ق مص ۔ عشرا
حب ۔ اور پڑہی یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو اور عافیت دی مجکو یعنی دنیا کی بلیات سی
باز رکہی ہین بعنوان آخرت کیسی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور نقل کی ابن حبان نی یہہ دعا
دس بار پڑہنی وتعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ ۔ دس ق مص عشرا ۔ حب
اور پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی تنگی مکان کیسی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی
اور نقل کی ابن حبان نی یہہ دعا دس بار پڑہنی ف یعنی پڑہی اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ اور لکہا ہے
کہ میدان محشر کا لوگون پر ایسا تنگ ہوگا کہ اوسکی سختی اور ہول سی آرزو کرینگی دوزخمین داخل ہونی کی اور شریق
ہوذنی کہتی ہین کہ حاضر ہوا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی اونسی کہ ساتہہ کس چیز کی ابتدا کرتی ہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو پس کہا انہون نی کہ پوچھی تو نی مجسی ایک چیز کہ نہین پوچھی کسی نی پہلی تری
نبی حضرت جب جاگتی رات کو اللہ اکبر دس بار پڑہتی اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور
سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑہتی دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللھم انی اعوذ
بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پہر نماز پڑہتی کذا فی المشکوۃ پس یہہ حسنات اسبع ہین مقابلہ ہین
سبعات عشر کی یعنی صوفیہ کرام کی نزدیک سات سات بار دس چیزین پڑہی جاتی ہین کہ مشہور ہین ویسی ہی سات
چیزین دس دس بار پڑہی جاتی ہین واذا افتتح صلوۃ اللیل قال اللھم رب جبرئیل ومیکائیل
واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا
فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم
مرعہ حب ۔ اور جب شروع کری نماز تہجد کی پڑہی یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا یعنی قیامت کو درمیان بندون
اپنی کی ہیچ اوس چیز کی کہ ہین اوسمین اختلاف کرتی راہ دکہا مجکو اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہی اوسمین
من سی ساتہہ حکم اور توفیق اپنی کی تحقیق تو راہ دکہاتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کی نقل کی ہیہ مسلم اور چارون نے
اور ابن حبان نے ف اوسمین کہ اختلاف کرتی ہین یعنی دین حق مین جو اختلاف کرتی ہین اونکی لئی حکم فرماویگا
کہ اہل حق کو نجات دیگا اور اہل باطل کو عذاب کریگا اور من الحق بیان ہی ما کا یعنی مختلف فیہ مین جو کچہہ کہ حق ہو مجکو اوسکی
راہ بتا اور اوسپر ثابت رکہہ کذا قال العینی والفخر واذا صلی الوتر ثلثا فقرأ فی الاولی سبح اسم
ربک وفی الثانیۃ قل یا ایھا الکافرون وفی الثالثۃ قل ھو اللہ احد * دت تس
اق حب ی * والمعوذتین * داق ت حب * اور جب پڑہی وتر تین رکعت پس پڑہی پہلی مین
سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد نقل کی ہیہ ابوداود
ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سینے فی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کی ہیہ ابوداود

ابن ماجہ ترمذی ابن حبان فی یعنی ان کتابوں میں تینوں سورتیں تیسری رکعت میں پڑھنی لکھی ہیں وکیفیت بین التشہد
وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيمَةٍ يَسْتَحِبُّهَا ۔ اور جدائی کرے درمیان دو رکعت کی کہ وتر کی پہلی ہوتی ہیں اور درمیان نماز وتر کے
ساتھ سلام پھیرنے کی کہ سنا وے سلام لوگوں کو نفل کی پہ لعمدنی اَوْ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ ۔ س ی
یا سلام پھیرے یعنی وتر کی نماز میں مگر بیچ آخر تین رکعت وتر کی نفل کی پہ بنسائی ابن سنی فی ف دلیل قول
کا بہ ہی کہ دلیل راوی موافق روایت اور روایت کی ہی اور جس صورت میں راوی ہو تو ترجیح روایت کی لی ہی یعنی
روایت میں یوں بھی آیا ہی کذا ذکرہ العلی اَوْ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ۔ خ م ۔ اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ ۔ قط اسنی
اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔ سلم ۔ یا وتر کی ساتھ ایک کی یعنی ایک رکعت
اوسین علاوہ ہوتی کی پہ بخاری مسلم فی یا وتر کی ساتھ پانچ رکعت کی یا سات کی نفل کی پہ دارقطنی پہ یا
یا وتر کی ساتھ نو رکعت کی یا گیارہ کی یا زیادہ اس سی یعنی تیران رکعت نفل کی پہ بیہقی فی ف یعنی
تین رکعت انمین سی وتر کی ہون اور باقی تہجد کی پس تہجد کی نماز کہ وتر کی ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہی کسی راوی فی نماز
نماز کو وتر گمانی ہی اور نماز تہجد کی زیادہ تیران رکعت سی ثابت نہین ہوئی ہی باوجود یکہ اسمین بھی اختلاف واقع ہوا ہے
بعضون فی کہا ہی مع وتر اور سنت فجر کی تیران ہوتی تہین اور بعضون فی سوا سنت کی مگر صحیح یہ ہی کہ
سوا سنت فجر کی وتر سمیت تیران ہوتی تہین کذا ذکرہ العلی والشیخ عبدالحی رح وَيَقْنُتُ فِي الْاَخِيرَةِ
اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ۔ مس ۔ اور دعا قنوت پڑھی اخیر رکعت مین جب اوٹھاوی سر اپنا رکوع
سی نفل کی پہ حاکم فی ف یہ حدیث موافق مذہب امام شافعی رح کی ہی اور امام اعظم صاحب رح فی اور بہت
حدیثون سی پہلی رکوع کی دعا قنوت پڑھنی ثابت کی ہی چنانچہ شروح مین نفل کی گنہین ہین کذا ذکرہ العلی رح
فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي
فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ
وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ اِلَيْكَ ۔ عه حب مس

مص * وصلی اللہ علی النبی * نس * پس کہی یعنی یہہ دعا قنوت پڑہی یا اللہ راہ دکہا مجکو بیچ اون لوگون کی کہ راہ دکہائی تونی یعنی کر مجکو ہدایت والون سی اور عافیت دی مجکو بیچ اون لوگون کی کہ عافیت دی تونی اور دوست رکہہ مجکو اون لوگون مین کہ دوست رکہا تونی اور برکت دی میری لئی اوس چیز مین کہ دی تونی اور بچا مجکو برائی اوس چیز کیسی کہ مقدر کی تونی تحقیق تو حکم کرتا ہی یعنی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا ہی تجہ اور تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکہا تونی اور نہین عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکہا تونی برکت والا ہی تو ای رب ہمارے اور برتر ہی تو بخشش مانگتے ہین ہم تجسے اور رجوع کرتے ہین ہم طرف تیری نقل کی یہہ چار دن نے اور ابن سنان نی اور حاکم ابن ابی شیبہ نی اور رحمت خاص بہیجی اللہ حضرت نبی صاحب پر نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی نسائی کی روایت مین بعد دعا قنوت کی درود بہی پڑہنا آیا ہی اور سیوطی رح نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین یہہ درود بعد قنوت کی روایت کیا ہی صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اور نووی نی لکہا ہی کہ مستحب ہی اسنی درود کا پڑہنا بعد قنوت کی اور مراد برائی تقدیر کیسی یہہ ہی کہ تقدیر پر راضی نہو اور بی صبری کرنی اوجزع فزع نہو اور نووی نی لکہا ہی کہ اگر قنوت پڑہنے والا امام ہو تو ضمیرین جمع کی کہی مثلاً اہدنا بجای اہدنی کی اور سوا اسکی اسیطرح اور اگر منفرد ہی پڑہی جائز ہی مگر مکروہ کیونکہ امام کو فقط اپنی نفس کے لیئی دعا کرنی بچاہیئی اور مستحب ہی کہ اللھم انا نستعینک کی ساتہہ اس دعا قنوت کو بہی ملالی اور چاہیئی کہ مقدم کرے اسکو جیسی کہ تصریح کی ہی بعض علماء ہمارے نی اور ابن ہمام نی لکہا ہی کہ مؤخر کرے اسکو اسلیئی کہ اتفاق کیا ہی صحابہ کرام نی اوپر اللھم انا نستعینک کی اور اگر کبہی یہہ دعا قنوت پڑہی اور کبہی تو بہی جائز ہی کذا ذکر الفخر والعلی اور بعضی روایت مین یہہ دعا قنوت آئی ہی اللھم اغفر لنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات وآلف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم اللھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیائک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم بأسک الذی لا ترد عن القوم المجرمین بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انا نستعینک ونستغفرک

وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

مومن سنی یعنی اللہ بخشش ہیکو اور مومن مردون اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو
درمیان ڈال درمیان دلون اونکی کی اور اصلاح کر درمیان اونکی یعنی سنوار امور دینکی اور حالتین دنیا کی کو واقع مین بسبب
اسکی کہ ایک دوسری کی خبر لی اور مدد دی اونکو اور بد دشمنون اپنی کی اور دشمنون اونکی کی یعنی شیطان اور کفار
ای اللہ رحمت سی دور کر کافرون کو جو روکتی ہین راہ تیری سی اور جھٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور لڑتی ہین دوستون
تیری سی یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون اونکی یعنی کو آپسمین اونکی خلاف واقع ہو اور ایکا ٹوٹ جاوے
اور ڈگا قدم اونکی یعنی لڑائی مین ثابت قدم نہ رہین اور اونپر عذاب اپنا وجو نہین روکتا ہی تو اوسکو قوم
کافرون کیسی شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتی ہین تجسی اور بخشش
مانگتی ہین تجسی اور تعریف کرتی ہین اوپر تیری ساتھہ بھلائی کی اور نہین ناشکری کرتی ہین نعمت تیری کے
الگ ہوتی ہین ہم یعنی دلسی بیزار ہوتی ہین اور چھوڑتی ہین ہم یعنی ظاہر مین اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہی تیری شروع کرتا ہون
مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کے یا اللہ تجھی کو عبادت کرتی ہین ہم اور تیری ہی لئے نماز پڑھتی ہین ہم
اور سجدہ کرتی ہین ہم اور طرف عبادت تیری کی کوشش کرتی ہین ہم اور طرف خدمت تیری کے دوڑتی
ہین ہم اور ڈرتی ہین ہم عذاب تیری سی کہ حق ہی اور امید رکھتی ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہے
ساتھہ کافرون کے ملنی والا ہی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** دونو جای اللھم کی پہلی
بسم اللہ خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہہ دونو صورتین قرآن کی ہین کہ تلاوت
اونکی منسوخ ہوگئی تھی اور مدد مانگتی ہین یعنی طاعت کی کرنی پر اور ترک کرنی معصیت پر اور اوپر غالب ہونی کے
اوپر نفس اور شیطان اور تمام کافرون کی کذا ذکر الفخر وَاِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ **س د مص ق ط** رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ *

قط * اور جب سلام پہیری وتر کا کہی پاکہی بادشاہ نہایت پاک تین بار کہیچی آواز اپنی پہیچ تیسری دفعہ
اور بلند کرہی نقل کی یہہ نسائی ابوداؤد وابن ابی شیبہ وارقطنی نی وہ پروردکار فرشتون کا اور جبرئیل کا ہی نقل کی یہہ
وارقطنی سے ف یعنی وارقطنی کی روایت مین آیا ہی کہ رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے
ساتھہ ملاکر کہتی ہنی کذا ذکر العلی اور یہہ دعا ہی بعد وتر کی پڑہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ
وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی
نَفْسِکَ * عه طس مص * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری ساتھہ خوشنودی تیری کے
غضب تیری سے یعنی مانگتا ہون یہہ کہ راضی ہووی تو اور غصہ نکری اور ساتھہ عافیت تیری کی عذاب تیری سے
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ رحمت تیری کے عذاب تیری سے نہین کرسکتا ہون مین تعریف تیری تو ویسا ہے
ہی جیسی کہ تعریف کی تونی اوپر نفس اپنی کی نقل کی یہہ چارون نے اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے
ف یعنی نہین طاقت رکہتا مین کہ تعریف تیری لائق تیری مفصیل ادا کرون لیکن باجمال کہتا ہون
کہ تو ویسا ہی ہے جیسی کہ تعریف کی تونی اوپر اپنی کذا ذکر الفخر واذا صلی رکعتی الفجر یقرء فی الاولی
قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ * مر حب * اور جب پڑہی دو رکعت
سنت فجر کی پڑہی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ نقل کی یہہ مسلم ابن حبان نے اَوْ فِی الْاُوْلٰی
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْاٰیَۃَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰیَۃَ * مر * یا پڑہی پہلی رکعت
مین قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسری مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت نقل کی یہہ مسلم نی
ف پہلی آیت ساری یون ہی قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ
اور دوسری آیت ساری یون ہی قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ
وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ *

وَيَقُوْلُ وَهُوَ جَالِسٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * مس ی * اور پڑھی بعد سلام سنت فجر کے حال میں کہ وہ بیٹھا ہوا ہو یا اللہ پروردگار جبرئیل کے اور میکائیل کی اور اسرافیل کے اور محمد کی کہ نبی ہیں خاص بھیجی خدا اوپر اور سلام بھیجا ہوں میں ساتھ تیری آگ سے پڑھی یہ تین بار نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے

ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ * دت * پھر چاہئے کہ لیٹے داہنی پہلو اپنی پر نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے ف یہ لیٹنا آرام کی لئے ہے یا محنت قیام لیل کیسی آرام پاکر فرض بہ نشاط ادا کری یہ لیٹنا مستحب ہے

كَذَا ذَكَرَ الْعَلِيُّ وَالنَّظَرُ وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا * عه مس ی * اور جب نکلے گھر اپنی سے پڑھے ساتھ نام اللہ کے نکلتا ہوں میں توکل کیا میں خدا پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہیں ساتھ تیری اس سے کہ پھسلیں ہم یعنی گناہ بغیر قصد کے کریں یا پھسلا دیں ہم یعنی غیر اپنی کو گناہ میں ڈالیں یا گمراہ کریں ہم یا ظلم کریں ہم یا جہالت کریں ہم کسی پر یعنی ماتحت ظالموں کی کسی کو ایذا پہونچا دیں یا جہالت کی جاوے ہم پر یعنی لوگ ہم سے معاملہ کریں ماتحت معاملہ جہلیوں کے نقل کی یہ چار دن نے اور حاکم ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ * مس ق ی * ساتھ نام اللہ کے نکلتا ہوں میں نہیں ہی پھرنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی توکل اوپر خدا کی ہی نقل کیے یہ حاکم ابن ماجہ ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ * دت س حب ی * ساتھ نام خدا کی نکلتا ہوں میں پھیرو سا کیا میں خدا نہیں ہے پھرنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان ابن سنی نے ف حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی گھر سے نکلنے کی وقت یہ کلمات پڑھتا ہے کہا جاتا ہے اور اسکے لئے کہ راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو جمیع مہمات میں اور محفوظ رہا تو سب برائیوں سے کنارے ہو جاتا ہے اوس سے شیطان اور باز رہتا ہے بہکانی گمراہ کرنی ایذا دینی سے اور دوسرا شیطان اوس

شیطان کی تسلی کی لئی کہتا ہی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا
اور محفوظ رہا سب برائیون سے اور مثل اسکی ترمذی نی روایت کی ہی کہ جب مدد مانگتا ہی بندہ ساتھہ اللہ تعالے
کی اور نام مبارک اوسکیکی ہدایت کرتا ہی اللہ اوسکو اور راہ نیک دکہاتا ہی اور مدد کرتا ہی اوسکی بیچ امور دینی اور
دنیوی کے اور جب توکل کرتا ہی اور سونپتا ہی کام اپنا طرف اوسکی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس ہوتا ہی کافی
واسکا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور جو شخص کہتا ہے
حول ولا قوۃ الا باللہ بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی برائی شیطان کیسی اونہین مسلط کرتا ہی شیطان کو اوسپر کما ذکر

لیلے ما خرج صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذ
بک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی * ق *
حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ نہین نکلتی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھر میری سی کبہی مگر کہ اوٹہاتی تہی نظر اپنی طرف
آسمان کی پس کہتی تہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاؤن مین
یعنی اور کوئی مجہی گمراہ کردی یا پہسلون مین یا پہسلایا جاؤن مین یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین
یا جہالت کیجاوی مجہپر نقل کی ہی ابو داؤد و ابن ماجہ نی فاذا خرج للصلوٰۃ قال اللھم اجعل فی قلبی نورا
وفی بصری نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وخلفی نورا واجعل لی نورا *
خ مد دس ق * وفی عصبی نورا وفی لحمی نورا وفی دمی نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا
خ مد دس ق وفی لسانی نورا واجعل فی نفسی نورا واعظم لی نورا * م * واجعلنی نورا
س مس * پس جب نکلی گہر اپنی سی واسطی نماز فجر کی بعد پڑہنی سنت کی کہی راہ مین یا اللہ کردل میری مین روشنی اور
بینائی میری مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور داہنی طرف میری روشنی اور بائین طرف میری روشنی اور پیچہی میری روشنی
اور کر واسطی میری روشنی نقل کی ہی بخاری مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ نی اور انہون نی ایک روایت مین اسی و عامین بہ لفظ زیادہ
نقل کی ہی اور کر بیچ ہڈیون میری کی روشنی اور بیچ گوشت میری کی روشنی اور لہو میری مین روشنی اور بالون میری مین روشنی اور جلد

میری مین روشنی نقل کی ہے یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسای ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین یہہ بھی زیادہ آیا ہی اور کر
زبان میری مین روشنی اور کر جان میری مین روشنی اور بڑی کر واسطی میری روشنی نقل کی یہہ مسلم نی اور نسای حاکم نی بریدہ
اسمین روایت کیا ہی اور کر مجکو روشنی ف کر دل میری مین روشنی کہ اچھی طرح احکام اللہ تعالی کی دریافت
کری اور اخلاق بری جگہہ نہ پکڑین اور مراد طلب کرنی نور اعضای سی یہہ ہی کہ روشن ہون ساتھہ نور معرفت اور
طاعت کی اور خالی ہون تاریکی جہالت اور گناہون اور غفلت کیسی اور کر واسطی میری روشنی یعنی روشنی بڑی
کر گھیر لی سب اعضا کو پس گویا یہہ اجمال ہی بعد تفصیل کی اور کر مجکو روشنی یعنی نورانیت اپنی ایسی نصیب کر کہ ظاہر
و باطن و جسم و روح اور سب طرفون میری کو گھیر لی بلکہ خود مجکو نور کر دی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
نی کتاب عوارف مین لکھا ہی کہ نہ دیکھا مینی کسیکو کہ مواظبت کرتا ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اوسکی ایک برکت اور نور
ہوتی ہی کذا ذکر العلی والفخر اللّٰھم اجعل فی قلبی نورًا وفی لسانی نورًا واجعل فی سمعی نورًا واجعل فی بصری
نورًا واجعل من خلفی نورًا ومن امامی نورًا واجعل من فوقی نورًا ومن تحتی نورًا اللّٰھم اعطنی نورًا
مدنس دیدیا اللہ کر دل میری مین روشنی اور زبان میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین روشنی اور کر
بینائی میری مین روشنی اور کر پیچھی میری روشنی اور آگی میری روشنی اور کر اوپر میری روشنی اور نیچی میری روشنی یا اللہ
دیتی مجکو روشنی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد نسای نی وعند دخول المسجد اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ
الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم ۞ د ۞ اور نزدیک داخل ہونی مسجد کی یعنی وقت ارادہ
داخل ہونی کی پڑہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ اللہ بڑی کے اور ساتھہ ذات بزرگ اوسکے اور پادشاہت
قدیم اوسکی شیطان راندی ہوئی سے نقل کیے یہہ ابوداؤد نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب
کوئی مسجد مین داخل ہونی کی وقت یہہ دعا پڑہتا ہی تو شیطان کہتا ہی کہ یہہ محفوظ رہا مجسی تمام دن کذا
فی المشکوٰۃ اور آداب داخل ہونی مسجد کی یہہ ہین کہ دایان پانو پہلی رکہی اور بایان پیچھی اور نکلتی ہوئی بایان
پانو پہلی نکالی اور دایان پیچھی منقول ہی کہ ایک دفعہ حاتم نی پہلی بایان پانو مسجد مین رکھا پس متغیر ہوا انگ اوس

اور نکلی گھبرا کر اور دایان پانو رکھا پس لوگون نی سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ چھوڑا تھا مینی ایک ادب اوبون سے
وڑامین کہ سلب کری اللہ تعالی نعمت ولایت اور فضل کے مجسی اور مشہور ہی کہ سفیان ثوری رح نی بایان پانو
پہلی مسجد مین رکھا تھا اونکی استاد نی تنبیہا ثور کھایعنی سبل ہی کہ ادب مسجد کا نہین جانتا جیسی سفیان ثوری مشہور
ہوئی پس حال اولیاء اللہ کا اتباع شرع شریف مین یہہ تھا کہ مستحب کی ترک کسی ڈرتی تھی اور ملامت کرتی تھی تہیہ
کہ نام فقیری کا رکھہ کر بالکل شریعت کو ترک کرتی تھی اور ادب مسجد کا یہہ ہی کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکری اشباہ النظائر
مین لکھا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا عملون کو کھوتا ہی جیسی آگ لکڑیون کو جلاتی ہی بلکہ چاہئی کہ چپکا متوجہ اللہ کے
طرف رہی کذا ذکرالعلی اور سنت سی ہی یہہ کہ اچھی ہیئت بنا دی نماز کی لئی اور زینت کری اور چلنی مین پاس پاس قدم
رکھی و فارسی دوڑی نہین اور نیچی نظر رکھی اور پست کری آواز کو اور متوجہ رہی راہ پر اور کھیلی نہین اور کلام برا نکرے
اور نظر بد کسی پر نہ ڈالی اور تشبیک مکری یعنی انگلیان انگلیون مین نہ ڈالی غرض کہ حتی المقدور پرہیز کری اون چیزون سے
کہ پرہیز کرتا ہی اوس سی مصلی کیونکہ جیسی ارادہ نماز کا کیا ہی گویا کہ نماز ہی مین ہی جب داخل ہونی لگی مسجد مین دایان
پانو رکھہ کر دعا مذکور پڑہی اور اوسمین مشغول رہے ذکر الٰہی مین اور نماز مین اور پڑہنی قرآن اور علوم دینی مین اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر مین کذا فی وظائف النبی وَاِذَا دَخَلَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ دس ق
حب مس ی ۞ اور جب داخل ہوئی مسجد مین پس چاہئی کہ سلام بھیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی
یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۞
مد دس ق حب مس ی ۞ اور چاہئی کہ کھی یا اللہ کھول میری لئی دروازی رحمت اپنی کے نقل کی یہہ مسلم
ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۞ ق عو ۞ یا اللہ کھول ہماری لئی دروازی رحمت اپنی کے
یعنی توفیق نماز کی ہو یا نماز مین حقائق نماز کی کہلین اور آسان کر ہماری لئی دروازی رزق اپنی کی یعنی اقسام
رزق کی بی مشقت اور بی طلب کے حاصل ہون نقل کی یہہ ابن ماجہ ابو عوانہ نی اَوْ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ

فی سبیل اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ ق ت مص مہ ؛ یا کہی یعنی بجای سلام کی نبی صلعم
پر سا تہہ نام خدا کی داخل ہوتا ہون مین اور سلام ہووی اوپر رسول خدا کی اور داخل ہوتا ہون اوپر
سنت رسول خدا کی نقل کے یہہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نی اور حلہ وعلی سنت رسول اللہ
فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہی اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد ؛ مہ ؛ یا اللہ رحمت
خاص بھیج اوپر حضرت محمد کی اور اوپر نا بعدارون حضرت محمد کی نقل کے یہہ ابن خزیمہ نی ف یہہ درود بدلے
پہلی سلام کی پڑہی یا وہ بھی پڑہی اور یہہ بھی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین ہی کہ بعد درود کی یہہ دعا
پڑہی اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک ؛ ق ت مص مہ ؛ یا اللہ بخش
میری لئی گناہ میری اور کہول میری لئی دروازی رحمت اپنی کے یعنی طاعت اپنی کے کہ سبب ہی رحمت کی
نقل کی یہہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نی وبعد دخولہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
مو مس ؛ اور کہی پچھی داخل ہونی مسجد کی سلامتی ہووی میر یعنی جو حاضر ہین اور اوپر اچھی بندون خدا کی
یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب نقل کے یہہ موطا حاکم نی فاذا خرج منہ فلیسلم علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ولیقل اللھم اعصمنی من الشیطان ؛ س ق حب مس ی ؛ الرجیم
ق ؛ پس جب نکلی مسجد سی پس چاہئی کہ سلام بھیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہی یا اللہ بچا مجکو
شیطان سی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ابن ماجہ نی اس دعا کی ساتہہ
لفظ الرجیم کا ہی زیادہ کیا ہی اللھم انی اسئلک من فضلک ؛ مہ دس ؛ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہی کت تیری فضل کی یہہ مسلم ابوداؤد نسائی نی ف احتمال ہی کہ مراد فضل سی رزق حلال ہو کہ بعد
نکلنی کی اوسکی طلب کو جاتا ہی یا مراد وہی آمد مسجد مین ہجکذا ذکر الفخر اور بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ
مص ت ق مہ ؛ یا کہی کہ نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی اور سلام ہووی رسول خدا اوپر نقل کی
یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نی اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد ؛ مہ ؛ یا اللہ رحمت خاص

بیہج حضرت محمد پر اور آپ کے آل و اصحاب پر نقل کی یہہ ابن خزیمہ نی اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ہ مص ق مہ ہ یا اللہ بخشدے میری لئی گناہ میری اور کھول میری لئی دروازی برکت اپنی کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نی وَلَا یَجْلِسُ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ ہ خ م ہ اور نہ بیٹھے یہان تلک کہ پڑہی دو رکعت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اس نماز کو تحیت المسجد کہتی ہین اور اسی حدیث سے امام شافعی رح نی واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہی اور علماء رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اگر مسجد مین آکر قضا نماز پڑہی یا سنتین یا اور نماز تو بہی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت کراہیت نماز نفل کا ہو تو قضا نماز پڑہی اگر اسکے ذمہ ہو اور نہین تو پڑہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولی ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلی کہ اعتکاف کیا مینی جب تلک مسجد مین ہون اور کبہی من طواف اوسکا قائم مقام تحیت المسجد کی ہوجاتا ہی کذا ذکر الفخر والعلی وَاِنْ سَمِعَ مَنْ یَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ہ م د ق ہ اور اگر سنی کوئی آواز اوسکی کہ ڈہونڈتا ہی گم ہوئی چیز کو مسجد مین پس چاہئی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجہہ اسلئی کہ تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین یہین اسلئی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ابن ماجہ نی ف ظاہر یہہ ہی کہ دعا کی ساتہہ اس خبر جملہ کو بہی ملالی اور زبان سی دعا کری نہ تو بہی اوسکی تنبیہ کی لئی کہ پہر مسجد مین ایسی حرکت نکری اور اگر دلسی بہی اسلئی کری کہ یہہ شخص اپنی کام کی سزا کو پہونچی کچہہ بعید نہو واللہ اعلم اور داخل ہی اسمین وہ چیز کہ مسجد اوسکی لئی نہین بنائی گئی ہی مانند بیچنی مول لینی کی اور کلام دنیا کی اور سینی اور لکہائی کی لکہنی کے اور لڑکی پڑہانی کے باجرت اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑہنی والی کا دہیان بٹاوی یہان تلک کہ کہا ہی بعضی علما ہمارے نی کہ آواز بلند کرنی اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو حرام ہی مسجد مین اور اسی سبب سی بعضی اگلی عالم منع کرتی تہی اور حرام کہتی تہی تصدق کرنا اوس سائل پر کہ مسجد مین پکار کر گڑگڑا کر مانگی کذا ذکر العلی والفخر وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ہ ت س مس حب ہ اور اگر دیکہی اوس شخص کو کہ بیچتا ہے

یا خرید تا بی مسجد مین پس چاہئی کہ کہی نہ فائدہ دی اللہ سود اگر ی تیری مین نقل کی ہیہ ترمذی نہائی حاکم ابن حبان سے
وَالْاَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً مَعْرُوفٌ * عہ ۱۱ مہ * اور اذان اُنیس کلمہ مشہور ہی نقل کی ہیہ چار رکنی
اور احمد اور ابن خزیمہ نی ف یہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہی کہ شہادتین دو دو بار آہستہ کہتی ہین
اور پہر دو دو بار پکار کر اسکو ترجیع کہتی ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین پندرہ کلمی ہین اور حدیثون مشہور
تو ہی سے ثابت کئی ہین اور اذان سنت موکدہ ہی پانچون نمازون اور جمعہ کی لئی کذا ذکر الفخر وَيُزَادُ فِي اَذَانِ
الصُّبْحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ * دقط مہ * اور زیادہ کیا جاوی اذان صبح مین کہ نماز بہتر ہی
نیند سی دو بار نقل کیے ہیہ ابو داؤد دار قطنی ابن خزیمہ نی وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْيَقُلْ كَمَا يَقُوْلُ * ع
ہی * اور جب سنی کوئی موذن کو یعنی اذان اوسکی پس چاہئی کہ کہی جیسیکہ کہتا ہی وہ نقل کی ہیہ صحاح ستہ مین
اور ابن سنی نی ف یعنی جو کلمی کہ موذن کہی بعینہ سُنّی والا ہی بعد اوسکی کہی جواب دینا موذن کا ہر سُنّی
پر واجب ہی اگرچہ جُنبی ہو اور اگر کئی موذن اذان کہین ضرور جواب دینا اول ہی کا ہی اور جو سُنّی والا مسجد مین ہر
جواب واجب نہین کذا فی فتاوی قاضی خان اور بیچ جواب دینی پڑہنی والی قرآن کی دو قول ہین مختار یہ ہی کہ
نہ جواب دی کذا ذکر الفخر اور اگر زبان سی جواب دیگا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہین ادا ہوئیگا
پس چاہئی کہ زبان سی جواب دی اور پانو سی حاضر ہو جب جواب پورا ادا ہوگا کذا فی وظائف النبی وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ * خ مہ دس * اور کہی جواب مین بیچی حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ
عَلَى الْفَلَاحِ کی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی ہیہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی ف مشہور جمہور علماء مین ہی
کہ بعد حَيَّعَلَتَيْن کی لاحول پڑہی مگر پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہان ہی مثل کہنی موذن کی کہی پس احتمال کہتا ہی
کہ کہی اوسطرح جواب دی کہی اسطرح اور کتاب برجندی مین اس جگہ کہ ماشاء اللہ کان ومالم یشأ لم یکن نقل کیا ہی کہ یہ اصل صحیح حدیثون سی پائی
نہین جاتی ہی مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سی نقل کیا ہی ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر اور جب کہی موذن اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
کہی جواب مین صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُصَلِّيْنَ اور تکبیر مین قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہتی تو

کہی اَفَاہَا اللّٰہُ سَوَاءً اَنَاہَا کَذَافِی وَظَائِفِ النَّبِیِّ اِذَا قَالَ ذٰلِکَ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ * مَرْدَسْ * جب کہی سکو
یعنی جواب اذان کو تہ دل اپنی سی یعنی سانہہ اعتقاد اور اخلاص کے داخل ہوگا بہشت مین نقل کی ہیہ مسلم ابوداؤد نسائی نے
مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ * مرعدی *
جو کوئی کہی جب سنی موذن کو یعنی اوائل اذان مین شروع کی وقت یا بعد فراغت کی کہ گواہی دیتا ہون مین ہیہ کہ
نہین
کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد بندہ اوسکی ہین اور رسول اوسکی راضی ہوا مین
ساتہہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتہہ محمدؐ کی ازروی رسول ہونی کی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین
ہونی کی بخشی جاتی ہین اوسکی لیی گناہ اوسکی نقل کی ہیہ مسلم نی اور چارون نی اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ
مِثْلَ مَقَالِہٖ یَعْنِی الْمُؤَذِّنَ وَشَہِدَ مِثْلَ شَہَادَتِہٖ فَلَہُ الْجَنَّۃُ * ص * جو کوئی کہی مانند کہنی اوسکے
مراد کہتی ہتی صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ ضمیر مقالہ کی موذن اور گواہی دی یعنی وحدانیت اور رسالت پر وقت جواب
دینی شہادتین کی مانند گواہی دینی موذن کی پس اوسکی لیی بہشت ہی نقل کی ہیہ ابویعلی نی وَکَانَ اِذَا سَمِعَ
الْمُؤَذِّنَ یَتَشَہَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا * دحب مس * اور ہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتی ہتی
موذن کو کہ شہادتین کہتا ہی فرماتی ہتی اور مین ہی گواہی دیتا ہون اور مین ہی گواہی دیتا ہون نقل کی ہیہ ابوداؤد
ابن حبان حاکم نی ف تکرار اَنَا کی واسطی جواب شہادتین کی ہی یعنی جب موذن اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہتا حضرت اوسکی بعد جواب مین اَنَا اَنَا فرماتی ہتی کذا ذکر العلی ثُمَّ لِیُصَلِّ
عَلَیَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَسْئَلِ اللّٰہَ لَہُ الْوَسِیْلَۃَ * مردت سئ * پہر درود
بہیجی یعنی بعد فراغت پانی کی جواب اذان سی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر مانگی خدا سی واسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی مقام وسیلہ نقل کی ہیہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن سنی نی ف مراد وسیلہ سی اس حدیث
مین قرب درگاہ الٰہی کا ہی اور بلندی درجی کی نزدیک اللہ تعالیٰ کی اور بعضی کہتی ہین مراد وسیلہ سی مقام شفاعت ہے

دن قیامت کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مکان ہی مکانون جنت سی جیسی کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ پہر مانگو میرے لیے
اللہ سی وسیلہ کہ وہ ایک مکان ہی جنت مین کہ نہین لائق ہی مگر واسطی ایک بندی کے بندون اللہ کے سی اور مین امید
رکہتا ہون کہ وہ مین ہونگا پس جسنی میری لئی وسیلہ مانگا واجب ہوئی اوسکی لئی شفاعت میری کذا ذکر الفخر
والعلی اور وسیلہ یون مانگی یقول اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ
آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ ۔ خ عہ حب سنے
انک لا تخلف المیعاد ۔ سنے ۔ یہی سنی والا یا اللہ پروردگار اس پکار پوری کی اور نماز حاضر کی دی محمد کو
وسیلہ اور فضیلت اور اوٹہا اوسکو مقام محمود مین وہ جو وعدہ کیا ہی تونی اوس سی نقل کی بیہقی نی اور چارون نے
اور ابن حبان اور بیہقی نی اور بیہقی نی بہہ جملہ بہی زیادہ نقل کیا ہی کہ تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدی مین ف
مراد دعوت تامہ سی بلانا طرف توحید کی ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذانکی مراد ہین اوس سی
کہ نماز کی طرف بلاتی ہین اور فضیلت یعنی قدر و مرتبہ بلند سب خلائق پر اور ظاہر یہہ ہی کہ فضیلت عطف تفسیری
وسیلہ کا ہی یعنی فضیلت بہی وسیلہ کو کہتی ہین یا مرتبہ دوسرا ہی سوای وسیلہ کی مقام محمود یعنی وہ مقام
کہ تعریف کیا جاوی اوس مقام والا سبکی زبان پر اور رشک لیجاوین تمام خلق اور وہ مقام قرب
اور شفاعت کا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام مین کہڑی ہوکر شفاعت کرینگی اور
اولین و آخرین حیران اور سرگردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولون مین سی وہشت اوس مقام کیسی دم نہین
مار سکیگا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا یہہ ہی اور بہت سی قول علماء نی لکہی ہین اور وہ جو وعدہ
کیا ہی تونی یعنی آیت عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا مین اگر کوئی کہی کہ جب اللہ تعالی نی وعدہ فرمایا
اور کی دعا کی کیا احتیاج جواب یہہ کہ امت بہی ثواب پاوی یا تواضعا اور کسر نفسی سی حضرت نی فرمایا کہ باوجود
اس وعدے کی بہی احتیاج بی نیازی رکہتا ہون کذا ذکر العلی والفخر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جسنی بعد سننی اذان کی یہہ دعا پڑہی لائق اور واجب ہوئی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کی کذا

فی البخاری ما من مسلم یسمع النداء فیکبر ویکبر ویقول اشهد ان لا الٰہ الا اللہ واشهد علانیۃ
ان محمدا رسول اللہ ثم یقول اللھم اعط محمدا ان الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ فی الا
درجتہ فی المصطفین محبتہ وفی المقربین ذکرہ الا وجبت لہ الشفاعۃ یوم القیامۃ *
ط * نہیں کوئی مسلمان کہ سنے اذان پھر اللہ اکبر کہی موذن اور اللہ اکبر کہی سننے والا اور کہی سننے والا بعینہ
جواب موذن کا دی جب کہ شہادتین سنے اسطرح اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ
پھر کہی یعنی بعد فراغت اذان کی اور تمام کرنی جواب کی یا اللہ دی حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کرانکو
بیچ بلند ترین مرتبہ والوں کے مرتبہ اونکا یعنی ثابت رکھ درجہ اونکا اعلیٰ علیین درجہ رسولون میں اور کر بیچ دل
برگزیدون کی محبت اونکی اور کر بیچ زبان مقربون کی یعنی انبیا اور ملائکہ کی ذکر اونکا مگر واجب ہوئی
اوسکی لئی شفاعت دن قیامت کی یعنی نہ کریگا کوئی مسلمان جو کہ مذکور ہوا مگر کہ واجب ہوگی اوسکی لئی شفاعت
حضرتؐ کی نقل کی یہ طبرانی نے من قال حین ینادی المنادی اللھم رب ھذہ الدعوۃ القائمۃ والصلوٰۃ
النافعۃ صل علی محمد وارض عنی رضا لا تسخط بعدہ استجاب اللہ دعوتہ *
ط * جو کوئی کہی جسوقت کہ اذان دی موذن یعنی وقت شروع اذان کی پڑہی یا بعد فراغت کی یا اللہ پروردگار
اس پکار ہمیشہ رہنی والی کی اور اسی پروردگار اس نماز فائدہ دینی والی کی یعنی پڑہنی والا اوسکا عذاب سے
نجات پاتا ہی رحمت خاص بیچ اوپر محمد کے اور راضی ہو مجھسے یعنی ساتھہ تھوڑی عمل کی راضی ہونا کہ نہ غضب
ہو وی تو بیچی اوسکی قبول کرتا ہی خدا دعا اوسکی یعنی جو کوئی وقت اذان کی ان کلمات کو پڑہ کر دعا کریگا
دعا اوسکی مقبول ہوگی خواہ یہہ دعا ہو یا اور ہو نقل کی یہہ احمد اور طبرانی نی اوسط میں اور ابن سنی نے
من نزل بہ کرب او شدۃ فلیتحین المنادی فاذا کبر کبر واذا تشھد تشھد واذا قال
حی علی الصلوٰۃ قال حی علی الصلوٰۃ واذا قال حی علی الفلاح قال حی علی الفلاح ثم یقول
اللھم رب ھذہ الدعوۃ الصادقۃ المستجاب لھا دعوۃ الحق وکلمۃ التقوی احینا علیھا

وَاَتِنَا عَلَيْهَا وَانْشَأْ عَلَيْهَا وَجَعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ مس
ہی پوجس پر اور ہی غم یا سختی پس چاہیے کہ تلاش کرے وقت مؤذن کا یعنی منتظر وقت اذان کہنے کے پس جب اللہ اکبر کہی
مؤذن اللہ اکبر کہی سننے والا اور جب شہادتین کہی مؤذن شہادتین کہی سننے والا اور جب کہی مؤذن حَیَّ
علی الصلوٰۃ کہی سننے والا حَیَّ علی الصلوٰۃ اور جب کہی مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہی سننے والا حَیَّ علی الفلاح پر کہی قَدْ
یعنی بعد جواب دینے ساری اذان کی پڑھے یہہ دعا یا اللہ پروردگار اس دعا سچی مقبول کی کہ دعا حق ہے اور کلمہ
تقویٰ کا ہی زندہ رکھہ ہمکو اسپر یعنی مستقیم رکھہ اسکی اعتقاد پر اور عمل پر بمقتضای اسکے زندگی میں اور مار ہمکو
اسپر اور اوٹھا ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا میں سے یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کامل سے حالت زندگی میں اور
حالت موت میں پھر مانگے خدا تعالیٰ سے حاجت اپنی کہ جسمیں مبتلا ہے نقل کے یہہ حاکم ابن سنی نی ف
کلمہ تقویٰ کا ہی یعنی کلمہ تقویٰ والوں کا ہی جو تقویٰ کرتی ہیں شرک سے یا اضافت کلمی کی تقویٰ کی طرف اسلئے ہے
کہ اسکے سبب سے آدمی اگر بچتا ہی اور مراد دونو جملونسے کلمہ شہادت کا ہی کذا ذکر البعلی وَالدُّعَاءُ
بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ دت س حب ص ہ فَادْعُوْا ص ہ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ
الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ف ہ اور دعا درمیان اذان اور تکبیر کی رد نہیں کی جاتی نقل کی ہے
ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلی نی اور ایک روایت میں ابو یعلی نی بعد اسکی یہہ بھی نقل کیا کہ پس دعا
کرو پس مانگو اللہ تعالیٰ سے عافیت دنیا اور آخرت میں نقل کی ہے ترمذی نی یعنی بجای فادعوا کی ف ظاہر
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دعا قبول ہوتی ہی درمیان اذان اور تکبیر کے خواہ متصل اذان کی ہو یا فرق سے مگر
متصل اولیٰ ہی موافق ہونے ساتھہ حدیث الدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ النِّدَاءِ کی یعنی دعا قبول ہوتی ہی نزدیک
اذان کے واللہ اعلم کذا ذکر العلی وَالْاِقَامَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ
الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ د ق صہ ت ہ اور تکبیر یہہ ہی اللہ بہت بڑا ہی

اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ ہی ہین آؤ تم
نماز پر آؤ تم مراد ملتی ہے تحقیق قائم ہوئی نماز تحقیق قائم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود
مگر اللہ نقل کی یہہ احمد ابو داؤد وابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نی ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی اور مذہب امام اعظم
رحمہ اللہ کے مین تکبیر کی بھی کلمہ دو دو ہین جیسیکہ حدیث مابعد سی ثابت ہوتی ہی اور امام طحاوی نے کہا ہی کہ متواتر آثار
سی ثابت ہی کہ بلال تکبیر دو دو بار کہتی ہی مرتی دم تلک اور یہہ حدیث اگر صحیح بھی منسوخ ہی ساتھہ حدیث آیندہ کی کذا ذکر
العلی اذ ھی کالاذان الا فی الترجیع وزیادۃ قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ ۱۲ عہ
مہ ۱۲ یا تکبیر مانند اذان کی ہی مگر بیچ ترجیع کی اور زیادتی قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ کی نقل کی یہہ احمد
چار دن نے اور ابن خزیمہ نی ف مگر بیچ ترجیع کی یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین مکرر نہین کی جاتی
ہین تکبیر مین مثل اذان کی پس اس صورت مین اذا کی انیس کلمی ہوئی جیسیکہ مذہب شافعی ہین ہی اور تکبیر کی سترہ کلمے
جیسیکہ مذہب حنفی مین ہی کذا ذکر العلی واذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ حب ت ۱۲ قال مہ
عہ حب ۱۲ بعد التکبیر ۱۲ مد ۱۲ وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک
لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی و
انا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب
الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا
لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر
لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک ۱۲ مد عہ حب
ط ۱۲ اور جب کھڑا ہووی کوئی طرف نماز فرض کی نقل کی یہہ ابن حبان ترمذی نے کہی نقل کی یہہ مسلم اور چار دن نی
اور ابن حبان نے پیچھی تکبیر تحریمہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی یعنی سر احدیث کا بعضون نی قال کہا اور بعضون نی بعد التکبیر زیادہ

کیا بعد اوسکی یہہ ہی متوجہ کیا مینی موہنہ اپنا طرف اوس ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو در حالی کہ توحید
کرنی والا ہون اور نہین مین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا اور سونپے
خدا پروردگار عالمون کے ہی یعنی جس چیز پر کہ حالت زندگی مین ہون اور جسپر کہ مرون گا یعنی طاعت اور ایمان
سب خالص خدا کی لئی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسیکے یعنی ساتہہ توحید اور اخلاص کے
حکم کیا گیا ہون مین اور مین سلمانون سی ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہے
اور مین بندہ تیرا ہون ستم کیا مینی جان اپنی پر یعنی بسبب قصور کرنیکی بندگی اور اطاعت مین اور اقرار
کیا مینی ساتہہ گناہون اپنی کی یعنی بسبب امید مغفرتکی کہ فرمایا ہی تونی کہ جو کوئی معترف گناہون کا ہو کر میری درگاہ
مین آتا ہی بسبب صدق اوسکی کی بخشتا ہون مین پس بخش میری لئی گناہ میری سب یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ
خطا ہون یا عمداً تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور راہ دیکہا مجکو طرف اچہی خلقون کی نہین راہ دیکہا تا طرف اچہی
خلقون کی کوئی مگر تو اور دور کر مجسی بری اخلاق نہین دور کرتا مجسی بری اخلاق مگر تو حاضر ہون مین خدمت تیری مین لبیک بالای حکم تیری
مین اور تمام بہلائیان بیچ ہاتہہ تیرے کی ہین یعنی تیری قبضۂ قدرت مین ہین اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری
مین بسبب تیری موجود ہون اور طرف تیری رجوع کرتا ہون مین بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو بخشش چاہتا ہون
مین تجسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نی اور ابن حبان طبرانی نی
واسطی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جھگڑا ساتہہ خلق کی ترک کری اور راضی رہی
اونکو رنج و راحت مین اور سہیل تستری رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ خلق سے
جفا کہینچی اور بد لا نہ لی اور رحمت اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لئی اور برائی نہین نسبت کیجاتی
طرف تیری یعنی اگرچہ خالق شر کا بہی اللہ ہی مگر یہ اسکا ادب کی نہین کہا جاتا خالق الشر جیسیکہ خالق
الکلاب یعنی پیدا کرنی والا کتون کا نہین کہا جاتا یا یہہ معنی ہین کہ شر تیری درگاہ مین مقبول نہین اور اوس
سی تقرب نہین حاصل کر سکتی بلکہ اچہی بات تو قبول کرتا ہی جیسیکہ فرمایا ہی اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ یعنی طرف

اوسکی چڑہتی ہین باتین ابھی اور تکبیر کی بعد جو دعا پڑہتی ہین اوسکو دعاء استفتاح کہتی ہین وہ کتنی وجہ صحیح سی روایت کی گئی ہی کہ ہر وقت مین حضرت مختلف پڑہتی تہی یعنی کبہی کوئی کبہی کوئی نہیہ کہ سبکو ہمیشہ پڑہتی تہی اور اگر کوئی جمع ہی کرہی جایز ہوگی اور یہہ جو اختیار کیا ہی بعض مشائخ نی کہ پڑہتی ہین وجہت وجہی کو پہلی شروع کرنی نیت کی پس وہ خلاف روایت اور درایت کی ہی اور لازم آتی ہی اسمین تاخیر تکبیر کے اقامت سے

نزدیک قائم ہونی جماعت کی کذا ذکر العلی والفخر اللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ع خ مد س ق

یا اللہ دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دوری ڈالی تو نی درمیان مشرق اور مغرب کی یا اللہ دہو گناہ میری ساتہہ پانی اور برف اور اولی کے نقل کے یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی

ابن ماجہ نی ف دونو جاہی مراد مبالغہ ہی مٹ جانی گناہون مین اسلئی کہ مشرق مغرب مین بڑا فرق ہی

اسی طرح گناہ دور ہون اور جو کپڑا تین چیزون سی کئی بار دہویا جاتا ہی نہایت صاف ہوتا ہی اسیطرح مجلوبہ پاک کر اور طرح طرح کی بخششین نازل کر یہہ بطریق تمثیل کے فرمایا ہی حقیقت اسکے مراد نہین کذا ذکر العلی

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ع د س ق

مس ط موہر پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کے اور پاک ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نی

اور موقوفاً مسلم نی ف مذہب امام اعظم اور محمد رحمہما اللہ کا اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا

یہہ ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کی سبحانک اللہم آخر تک پڑہی اور وجہت وجہی آخر تک نہ پڑہی اور نزدیک ابو یوسف کے

یہہ ہی کہ دونو پڑہی اور مختار طحاوی یہ کا بہی یہی ہی مگر سبحانک پہلی پڑہنا اولی ہی اور ہر ایک سنہ حدیث سی ثابت ہی

ہین طعن نہ کری اور شرح مین اس مقام کو دیکہی کذا ذکر اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ع مرت س اللہ بہت بڑی اور تعریف ہی خدا کی لئی بہت

اور ساتھ پاکی کیا ذکر تا ہون مین اسد کو صبح اور شام مین نقل کی ہیہ سلم ترمذی نسائی فی الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا * قہ دمن * فیہ دمن * سب تعریف اللہ کی لئی ہے تعریف بہت پاک یعنی آمیزش ریا سی بابرکت نقل کی ہیہ سلم ابو داؤد نسائی فی اور ایک روایت مین ابو داؤد نسائی نے لفظ فیہ کا بھی زیادہ کیا بھی معنی وہی مین اسلئی کہ وہان فیہ مقدر ہی اور یہان مذکور ہی اللھم باعد بینی وبین خطیئتی کما باعدت بین المشرق والمغرب ونقنی من خطیئتی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس ط * یا اللہ دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسی کہ دوری ڈالی تو نی درمیان مشرق اور مغرب کی اور پاک کر مجکو گناہون میری سے جیسی کہ پاک کیا تو نی کپڑی کو میل سی نقل کیے ہیہ طبرانی فی دعاء الطہور ع د * اللہ اکبر کبیرا ثلثا الحمد للہ کثیرا ثلثا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلثا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ * دق حب مس مص سنی * اور پڑھے نماز نفل مین نقل کی ہیہ ابو داؤد فی یعنی مخصوص ہوتا اس دعا کا نفل مین فقط روایت ابو داؤد مین آیا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا بین بار پڑہی سب تعریف اللہ کو ہی بہت پڑہی تین بار پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام تین تین بار پڑہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کی شیطان رانڈی ہوئی سی تکبر اوسکی اور سحر اوسکی سی اور وسوسے اوسکی سی نقل کی ہیہ ابو داؤد وابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی نے ف اکثر استعمال تطوع کا غیر سنون رواتب یعنی غیر مقرری مین آتا ہی اور لفظ الرجیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی فی نقل کیا ہی مراد پڑہنی چاہئی اور مراد نفخ بھی کبر شیطان کا ہی یعنی تکبر اور خود پسندی کہ شیطان آدمی کو اس ورطہ مین ڈالتا ہی کہ اپنی کو اورون سی بڑا جانتا ہی اور اورون کو حقیر گنتا ہی اور مراد نفث سی سحر ہی کہ شیطان آدمی پر سحر کر کر اپنا تابعدار کر لیتا ہی یا باعث ہوتا ہی سحر پر کہ لوگون سی سحر کرواتا ہی کذا ذکر العلی والفخر سبحان ذی الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ * طس * پاکی ہی صاحب بادشاہت کا اور صاحب غلبہ کا اور بزرگواری کا اور بزرگی نقل کی ہیہ طبرانی فی اوسط مین ع * جبروت مبالغہ ہی جبر مین یعنی قہر کی اور کبریا بزرگی قوت کی اور عظمت بزرگی

صفت کی کذا ذکرہ العلی وَاِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَلْیَقُلِ الْمَاْمُوْمُ آمِیْنَ یُجِیْبُهُ اللّٰهُ

مد دس ق ؛ اور جب کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس چاہیئے کہ کہی مقتدی آمین قبول کریگا اللہ تعالیٰ دعا اوسکی

نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ وَاِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ

الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛ خ مد ؛ اور جب آمین کہی امام پس چاہیئے کہ آمین کہی مقتدی پس جسکی موافق

ہووے آمین کہنی اوسکی آمین کہنی فرشتون کی بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکی جو پہلی گذری گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابی

ف یعنی جب امام آمین کہتا ہی فرشتے ہی آمین کہتی ہین پس اوسوقت مقتدیون کو بہی موافقت اونکی کرنی چاہیئے

کہ سبب ہی بخشش کی کذا ذکرہ العلی وَلَمَّا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آمِیْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ **مد ادت**

مص رفع بها صوته د ؛ اور جب کہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین دراز کرتی ہی ساتہہ اوسکی آواز اپنی نقل کی یہہ احمد

ابوداؤد وترمذی ابن ابی شیبہ بی بلند کرتی ہی ساتہہ آمین کی آواز اپنی نقل کی یہہ ابوداؤد وبی **ف** مذہب امام اعظم رح کا

یہہ ہی کہ آمین چپکی کہی مقتدی ہووے یا امام نماز سری ہووے یا جہری اور سند اونکی یہہ ہی کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہما فرماتی تہی کہ چار چیزین ہین کہ اخفا کری ساتہہ اونکی امام بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک

روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر اور حضرت علی جہر نہین کرتی ہی ساتہہ بسم اللہ کے اور اعوذ کی اور آمین کی اور احمد اور ابو یعلی

اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم فی علقمہ سی اور نہونی وائل سی روایت کی ہی کہ مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ نماز پڑہی

جب ولا الضالین کہا آمین چپکی کہی اور ایک دلیل اونکی یہہ ہی کہ آمین دعا ہی کہ معنی اسکے یہہ ہین یا اللہ قبول کر اور دعا

چپکی ہی اولی ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً یعنی پکارو رب اپنی کو بعاجزی اور پوشیدہ اور مبسوط

مین شیخ الاسلام فی لکہا ہی کہ مذہب ہمارا مذہب علی اور عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا ہی اور ابن مسعود فی فرمایا

کہ صحابہ فی آمین پکار کر کہنی موقوف کی ہی اسلئے کہ جانتی ہتی جہر آمین مین منسوخ ہوا اور صحیحین جہر کی بہی بہت اور صحیح مین

اور مذہب امام شافعی اور احمد کا بہی یہی ہی پس ہو سکتا ہی کہ جہر اول تعلیم صحابہ کی لئی ہوا ہو جیسی کہ اور دعا اونمین

تہا پس جب سیکہہ لئی صحابہ اخفا کیا پس اسطرح جہر اور اخفا دونو ثابت ہوئی واللہ اعلم کذا ذکرہ الفرد وکان اِذَا قَالَ آمِیْنَ

يَسْمَعُ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ * د ق * فَيُزَجِّ بِهَا الْمَسْجِدَ * ق * اور کہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب آمین کہتی ہی سنتا ہا وہ شخص کہ قریب اوسکی ہوتا ہا صف پہلی مین سے نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نی پس گونجتی
ہی ساتھہ اوسکی مسجد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَقَالَ اٰمِيْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * ط * اور کہتی ہی حضرت یعنی کہی
آمین تین بار نقل کی یہہ طبرانی نی وَحِيْنَ قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ اٰمِيْنَ * ط اور جب کہتی
ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین فرماتی ہی یعنی کہی ای رب میری بخش مجکو قبول کر دعا میری نقل کی یہہ
طبرانی نی وَاِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ * مُعْهُ حَبْ مس رَا * ثَلٰثًا * ر * وَذٰلِكَ
اَدْنَاهُ * د * اور جب رکوع کری کہی پاکی پروردگار میرا بڑا نقل کیے یہہ مسلم اور چاروں نی اور ابن حبان حاکم نی
اور ایک روایت مین بزاری نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا اَدْنٰی درجہ اسکا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی
ف مراد ادنی سے ادنی درجہ کمال سنت کا ہی نہ ادنی درجہ جواز کا اسلئے کہ اصل جواز کا ایکبار ہی اور تین بار کہنا
داخل کمال کے ہی لیکن ادنی کمال کا اور افضل پانچ بار ہی یا سات بار اور اعلی درجہ کمال کے دہ ہین بعضون نی
دس تلک کہا ہی اور بعضون نی قریب بقدر قیام کی اور ملا علی قاری نی مظہر سے نقل کیا ہی کہ نہایت کمال کی سات
ہی اور یہہ سب حالتین تنہائی مین ہین اور امام رعایت حال مقتدیون کی کری سفیان ثوری نی کہا ہی کہ امام
تسبیحات رکوع سجود کی پانچ بار کہی کیونکہ اوذکر الفجر اور ایک روایت مین رکوع کی یہہ تسبیح آئی ہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ * خ مر دس ق * پاکی ہی تجکو یا اللہ رب ہمارے اور ساتھہ
کرتا ہون ساتھہ تعریف تیری یا اللہ بخش مجکو نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * اَط * یہہ پڑہی سبحان اللہ وبحمدہ تین بار نقل کیے یہہ احمد طبرانی نی اَللّٰهُمَّ لَكَ
رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ * مر دس
یا اللہ تیری ہی لئی رکوع کیا مینی اور ساتھہ تیرے ایمان لایا مین اور تیری ہی لئی اسلام لایا مین اور تابعدار
اور فروتنی کی واسطے تیری سماعت میری نی اور بینائی میری نی اور گودن میری نی اور ہڈی میری نی اور پٹھے میرے نی نقل کی یہہ مسلم

ابو داؤد و نسائی نے ف یہہ کنایہ ہی کمال خضوع و خشوع سی کہ تمام اعضا طرف اوسکی فروتنی کرتی ہین سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ * مرد س * تو ہی پاک نہایت پاک پروردگار فرشتون اور جبرئیل کا نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نے رَكَعَ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهِ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي * سر پر رکوع کیا میری نی اور باطن میری نی اور ایمان لایا ساتھہ تیری دل میرا اقرار کرتا ہون مین ساتھہ نعمت تیری کے کہ مجھہ پر ہی یہہ ہین ہاتھہ میری اور جو کچھہ کہ گناہ کیا مینی اوپر جان اپنی کی نقل کی یہہ بزاری ف یعنی گناہ میری پاس سب موجود ہین اور مین اقرار کرتا ہون اوسکا مقصود ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اقرار کرنا اپنی تقصیر کی طاعات مین اور نہ بجا لانی اوامر و نواہی سی کذا ذکرہ العلی سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ * درس * پاک ہی صاحب غلبہ اور صاحب پادشاہت اور صاحب بڑائی اور بزرگی کا نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی نے وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ * مرعہ ط * اور جب کھڑا ہوتا رکوع سی کہی قبول کیا اللہ نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی نقل کی یہہ مسلم اور چارون نی اور طبرانی اور ابن سنی نی اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ * خ مرت س د * رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ مر * رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ * خ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ * خ درس * یا اللہ پروردگار ہماری تیری ہی لئے تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابو داؤد نی ای رب ہماری اور تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ای رب ہمارا تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری نی ای پروردگار ہمارا اور تیری ہی لئی تعریف ہی بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا اور شرک سی بابرکت یعنی ساتھہ زیادتی خلوص اور حضور کی نقل کی یہہ بخاری ابو داؤد نسائی نی ف نقل کیا شیخ فخر الدین نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی کہو اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہ جس کسی کا قول موافق ہوا قول ملائکہ کی ساتھہ بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی پہلی کی اور امام اعظم کی مذہب مین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا اور اگر اکیلا نماز پڑھتا دونو کہی اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونو کہی چنانچہ امام طحاوی نی بھی اختیار کیا ہی لیکن ربنا چپکی سی کہے

وَمَا بَعْدَهُ وَمَزِيدٌ اور وظائف النبی میں لکھا ہی کہ امام دولابی نے یہ بھی سنا ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ
السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ
اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ مدت ق
یا اللہ تیری ہی لئی سب تعریف ہی سماؤن بہر اور زمین بہر اور بعد بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سے
پہلی آسمان و زمین کے یا اللہ پاک کر مجکو ساتھہ برف اور اولی اور پانی ٹہنڈی کے یا اللہ پاک کر مجکو گناہون
سی اور مجکو کون سی جیسکہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی نقل کی بہ مسلم ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف
کہ چاہی تو کسی چیز سی بہی آسمان و زمین کے یعنی مانند عرش کی اور اوپر اوسکی اور تحت الثری کے درمیان کی
اور مراد کثرت حمد کی ہی یعنی اگر حمد کا جسم فرض کیا جاوی تو اس قدر ہووی کہ یہہ چیزین بہر جاوین کذا
ذکر اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ
لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مد دس یا اللہ پروردگار ہماری تیری ہی لئی سب تعریف
ہی آسمانون اور زمین بہر اور بعد بہرنی اوس چیز کی کہ درمیان اونکی ہی اور بعد بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو
کسی چیز سی بعد اسکی اے صاحب تعریف اور بزرگی کی لائق تر ہی اوس چیز سی کہ کہی بندہ اور ہم سب بندے
تیری بندگی مین نہین کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تو
اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیرسی دولتمندی نقل کیے بہ مسلم ابو داؤد نسائی ف اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَهْلَ
الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط یا اللہ پروردگار ہمارے
حضرت عبد سرادہانی کی رکوع سی سر اوٹہانی کی تو کہتی تہی یا اللہ پروردگار ہماری تیری ہی لئی تعریف ہی آسمان
و زمین بہر اور بعد بہرنی اوس چیز کی کہ درمیان اونکی ہی اور بعد بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو بعد اسکی اے

لائق تعریف کی اور ای صاحب بڑائی اور بزرگی کی نہین کوئی دیکنی والا اوس چیزکو کہ وہی تونی اور نہین نفع دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی اوسکی نفل کیے یہہ طبرانی نی وَاِذَا سَجَدَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی * مَرْعَہ مَرْحَبْ مَسْ * ثَلٰثًا * رَبِّ وَذَلِكَ اَدْنَاہُ * دَ * اور جب سجدہ کری کہی پاکی ہی پروردگار بلند میرا نقل کیے یہہ مسلم نی اور چارون نی اور بزار ابن حبان حاکم نی اور ایک روایت مین بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اوسکا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ * مَرْعَہ * اور کبھی سجدہ مین فرماتی آنحضرت یا اللہ پناہ مانگتا ہون ساتھہ خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور ساتھہ عافیت تیری کی یعنی نجات تیری کی عذاب تیری ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری عذاب تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجہہ تو ویسا ہی ہی جیسکہ تعریف کے تونی اوپر نفس اپنی کی نقل کیے یہہ مسلم نی اور چارون نی اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ * مَرْدَسْ * یا اللہ تیری ہی لئی سجدہ کیا مینی اور ساتھہ تیری ایمان لایا مین اور ترا اسلی تیری اسلام لایا مین یعنی اطاعت کی ظاہر مین سجدہ کیا موہہ میری نی یعنی ذات میری نی اوس ذات کو کہ پیدا کیا اوس کو اور صورت بنائی اوسکی پس اچہی بنائین صورتین اوسکی اور کہولی کان اوسکے اور آنکہین اوسکی بہت برکت والا ہی خدا بہترین پیدا کرنی والونکا نقل کیے یہہ مسلم ابوداؤد نسائی نی ف فاحسن صورہ فقط ابوداؤد نسائی نے روایت کیا ہی یعنی خاص کیا اوسکو سب مخلوقات مین سی ساتھہ نصب کرنی قد کی اور دینی خوب صورتی کی اور معتدل کرنی مزاج کی وغیر ذلک بہترین پیدا کرنی والون کا پیدا کرنی والا اللہ ہی ہی مگر مجازًا باعتبار ظاہر کی فرمایا گویا خالقین بمعنی صانعین کی ہی کذا ذکر العلی الفخر خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِہٖ قَدَمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مس حب * عاجزی کی کان میری نی اور آنکھون بری نے اور لہو بری نی اور گوشت بری نی اور ہڈی بری نی
اور پٹھی بری نی اور وہ چیز نی کہ اوٹھایا اوسکو بوجھ بری نی یعنی تمام اعضا نی واسطی خدا پروردگار عالمون کے
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان نی ف لام اللہ کا خشع سی لگتا ہی یعنی ان سب چیزون نی فروتنی کی واسطی اللہ تعالی
سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح * مد دس تو پاکی ہی نہایت پاک پروردگار فرشتون اور
جبریل کا نقل کیا یہہ مسلم ابوداؤد نسائی نے سبحانک اللہم ربنا وبحمدک * خ مد دس ق *
پاکی ہی تو ای اللہ پروردگار ہماری اور پاکی بیان کرتا ہون مین ساتھہ تعریف تیری نقل کیا یہہ بخاری مسلم ابوداؤد
نسائی ابن ماجہ نی اللہم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واخرہ وعلانیتہ وسرہ
مد * یا اللہ بخش واسطی میری گناہ میری سب چھوٹی اور بڑی اور اگلی اور پچھلی یعنی جو کر چکا ہون اور جو
مقدر ہین آیندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کیا یہہ مسلم ابوداؤد نی ف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم پاک ہی گناہون سی کہ بخشی گئی ہی اگلی پچھلی گناہ لیکن یہہ دعا کرتی ہی فقط واسطی ظاہر کرنی بندگی
کی اور احتیاج کی طرف اللہ تعالی کی باوجود اس رتبی کی اور واسطی ادای شکر نعمت مغفرت کی
یا واسطی تعلیم امت کی کذا ذکرا الفخر اللہم سجدلک سوادی وخیالی وبک امن فؤادی
ابوء بنعمتک علی وھذا ما جنیت علی نفسی یا عظیم یا عظیم اغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب
العظیمۃ الا الرب العظیم * مس * یا اللہ سجدہ کیا واسطی تیری ظاہر میری نی اور باطن میری نی اور
ساتھہ تیری ایمان لایا دل میرا اقرار کرتا ہون مین ساتھہ نعمت تیری کی مجھ پری اور یہہ ہی جو کچھہ گناہ کیا مینے
اوپر نفس اپنی کے یعنی گناہ میری پاس موجود ہین اور مین معترف ہون اونکا ای بزرگ ای بزرگ بخش
مجکو اسکی تحقیق نہین بخشتا بڑی گناہون کو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کیا یہہ حاکم نی سبحان ذی
الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والجبروت سبحان الحی الذی لا یموت اعوذ بعفوک
من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک جل وجہک * مس پاکی ہی

صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب غلبہ اور قدرت کا پاک ہی وہ زندہ کہ نہ مری پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ عفو تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ خوشنودی تیری کے غضب تیری سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب تیری سی بزرگ ہی ذات تیری نفل کی یہہ حاکم فی سنن اٰتِ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا
زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ۱۲ ای رب میری دی نفس میری کو تقوی اوسکا
پاک کر اوسکو یعنی بُری باتون ظاہر اور باطن کیسی تو بہترین اون شخصون کا ہی کہ پاک کرتی ہین نفس کو یعنی گناہون سے
تو ہی کارساز اوسکا اور مالک اوسکا نفل کی یہہ احمد فی ف تقوی یعنی نیک کاری اور پرہیزگاری حرام
چیزون سی اور احتراز زیادتی حرص و ہوا سی اور محقق لکہتی ہین کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہی تصفیہ دل کا جبکہ نفس
آمیزش ہوا اور ریا سی پاک ہوتا ہی فی الحال دل آلودگی ماسوای حق سی صاف ہو جاتا ہی بیت تا نفس بر از منائے
نشود دل آئینۂ نور الٰہی نشود یہہ مالک سی یہہ اشارہ ہی کہ پاک اور با ادب رکہہ اوسکو جیسی کہ با ادب رکہتا ہے
مولی بندی اپنی کو کذا ذکر العلی والفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ۱۲ مص ۱۲ یا اللہ
بخش واسطی میری وہ گناہ کہ پوشیدہ کی مینی اور جو ظاہر کی مینی نفل کی یہہ ابن ابی شیبہ فی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ
نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا ۱۲ مص ۱۲ یا اللہ کر دل میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین
روشنی اور کر بینائی میری مین روشنی اور کر آگی میری روشنی اور کر پیچہی میری روشنی اور کر نیچی میری روشنی اور
بڑہی کر میری لئی روشنی نفل کی یہہ ابن ابی شیبہ فی آداب رکوع سجود کی یہہ ہین کہ اچہی طرح رکوع سجود مین اور رکوع کے
بعد اور درمیان دونون سجدون کی ٹہیری جلدی نکری کہ جلدی مین وعید شدید آئی ہی اور امام کی پہلی رکوع سجود
نکری کہ سر اوسکا گدہی کا ہو کا قیامت کو کذا فی وظائف النبی اور باقی آداب فقہ مین دیکہنی چاہئین وَفِيْ
سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ
سورت مس سَرَارًا ۱۲ یہہ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۱۲ مس ۱۲ اور بیچ قرآن کے

سجدہ نہیں پہنچا دعا کہ سجدہ کیا مونہہ میری نی واسطی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور
کہولی کان اوسکی اور آنکہیں اوسکے ساتہہ قدرت اپنے کے اور قوت اپنی کے نقل کیے یہہ نسائی ابو داؤد ترمذی
حاکم نی اور ایک روایت مین ابو داؤد نی کئی بار پڑہنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت مین حاکم نی یہہ جملہ زیادہ
کیا پس بہت برکت والا ہی اللہ نیکتر ین پیدا کرنی والون کا اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ
بِھَا وِزْرًا وَّاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ ت ق
حب مس ۵ یا اللہ لکہہ میری لئی نزدیک اپنی بسبب سجدہ کی ثواب اور دور کر مجہی بسبب اوسکی بوجہہ گناہ کے
اور کر اوسکو میری لئی نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اوسکو مجہی جیسی کی قبول کیا تو نی اوسکو بندی اپنی داؤد
سی نقل کیے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نی جناب رسالت
مآب علیہ الف الف صلوٰۃ کی پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ آجکی رات خواب مین دیکہا مینی کہ گویا ایک درخت کی
نماز پڑہتا ہون مین اور جب سجدہ کیا مینی اوس درخت نی بہی سجدہ کیا اور یہ دعا پڑہی پس جناب سرور عالم نی
آیت سجدہ کی قصداً پڑہی اور سجدہ کر کر یہی دعا پڑہی کذا فی المشکوٰۃ وشرح الفخر مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْھَتَہٗ
لِلّٰہِ سَاجِدًا اِلَّا رَفَعَ رَأْسَہٗ وَقَدْ غُفِرَ لَہٗ ۵ مو مص ۵
کسی آدمی نی پیشانی اپنی واسطی اللہ کی حال یہہ کہ سجدہ کرنی والا ہی پس کہا ای رب میری بخش مجکو تین بار
مگر کہ اوٹہایا سر اپنا اوسحال مین کہ تحقیق بخشی گئی واسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ
ف یعنی جو کوئی سجدی مین اس دعا کو تین بار پڑہی پہلی سر اوٹہانی کی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین اور علما کو سجدۂ
تلاوت مین اختلاف ہی امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کی نزدیک واجب ہی چودہ جگہہ ہین سنی والون پر اور پڑہنی والون پر
اور اور ونکی نزدیک سنت ہی اور اگر تسبیحات نماز کی سجدی کی پڑہی تو کافی ہین مگر دعائین کہ حضرت سی اس سجدہ مین ثابت
ہوئی ہین پڑہی افضل ہین اور چودہ جگہہ سجدہ کی یہہ ہین آخر سورۂ اعراف مین اور سورۂ رعد مین اور نحل مین اور بنی
اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدۃ اور ص اور حم سجدہ

اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم سبک کا اسیطرح مصحف حضرت عثمان رضی کے ہین لکھی ہین اور امام شافعی
اور امام احمد کی نزدیک بہی چودہ ہین مگر فرق یہہ ہی کہ اونکی نزدیک بجای سجدۂ ص کی دوسرا سجدہ
سورۂ حج کا ہی ص مین اونکی نزدیک موکّد نہین ہے اور امام مالک کی ہان گیارہ ہین سورۂ نجم اور اذا
السماء انشقت اور اقرأ مین اونکی نزدیک نہین کذا ذکرہ الفخر و اذا جلس بین السجدتین قال اللھم
اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی ۞ رت ق مس سنے ۞ واجبرنی ۞
ت مسنے ۞ وارفعنی ۞ مس ق سنے ۞ اور جب بیٹہی درمیان دونو سجدو مین
پڑہی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور چین دی مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کی یہہ ابوداؤد
ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور غنی کر مجکو نقل کی یہہ ترمذی بیہقی نے اور مرتبہ میرا بلند کر نقل کی یہہ
یہہ حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب والون نی یہہ الفاظ پہلی دعا مین زیادہ نقل کی ہین و
فی الفجر ۞ مر مس مومص ۞ اور دعای قنوت پڑہی فجر کی نماز مین نقل کی یہہ بزار حاکم نی اور
موقوفاً ابن ابی شیبہ نی ف دعای قنوت صبح کی نماز مین پڑہنی سنت موکدہ ہی مذہب شافعی مین اور
امام اعظم کی نزدیک بدعت ہی یہہ اپنی سند بہت سے حدیثین لائی ہین اور ان حدیثون کو محمول اسپر کیا
ہی کہ رعل اور ذکوان نی کہ قاریون کو شہید کیا تہا اونپر حضرت نی ایک مہینی تلک بد دعا کی قنوت مین
پہر منع کئی گئی اور چہوڑدی چنانچہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بہی نہین پڑہتے
تہی کذا ذکرہ الفخر و فی سائر الصلوات ان نزل نازلۃ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ
الاخیرۃ وقنت من خلفہ ۞ ا د ۞ اور قنوت پڑہی تمام نمازون مین اگر اوتری کوئی حادثہ
قومی یعنی دعا کری اوسکی دفع کی لئی جب کہ کہی امام سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخری کی اور آمین کہین وہ لوگ
کہ پیچہی اوسکے ہین یعنی مقتدی نقل کی یہہ احمد ابوداؤد نی و اذا جلس للتشہد التحیات للہ والصلوات
والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ

الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ع سنی ہدایہ
بیٹھی واسطے التحیات کی پڑھی سب عبادتین زبان کی اور عبادتین بدن کے اور عبادتین مال کی ثابت ہین واسطے خدا کے
سلام ہووی تیرا ہی نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر یعنی جو حاضر ہین مسلمان اور اوپر بندون
نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون ہین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون ہین یہہ کہ تحقیق محمد
بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین اور بیہقی نی ف مذہب حنفی ہین یہہ
تشہد پڑھتی ہین کہ روایت کی گئی ہی ابن مسعود سی اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب
اور بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندگی کا ویسا ادا کرے جیسی حکم کیا گیا ہی ساتھہ اوسکی اور استقامت کرے کسی طرح
خلل اور فساد ظاہر اور باطن اوسکے مین راہ نپاوی اور حضرت غوث الثقلین رضی لکھا ہی کہ صلاح ایک
حالت ہی کہ زوال اور فنا ارادہ اپنی کا سوا اور قائم ہو مراد حق پر کذا ذکر الفخر اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبٰرَكٰتُ
الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مرعہ
حنبلی عبادتین زبان کی بابرکت اور عبادتین بدن کے اور عبادتین مالی واسطے خدا کی ہین سلام ہووے
تیرا ہی نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون ہین یہہ کہ
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون ہین یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نے
اور ابن حبان نے ف مختار اکثر شافعیہ کی یہی تشہد ہی اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مدس
ق عبادتین زبانی اور عبادتین مالی اور عبادتین بدنی واسطے خدا کی ہین سلام ہووی تیرا ہی نبی اور رحمت اللہ کی
اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون ہین یہہ کہ نہین کوئی معبود

کہ اللہ ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اوسکا اور تحقیق محمد بندہ اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی ہیہ مسلم ابو داؤد نسائی
ابن ماجہ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ ۔ دعا دین زبانی ذکر عبادتین
مالی اور عبادتین بدنی اور بادشاہت واسطے خدا کی ہی نقل کی ہیہ ابو داؤد فی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

س ق مس ۔ شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کی اور ساتھہ توفیق اللہ کی عبادتین زبانی
واسطے خدا کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بھی سلام ہو وہی تمپر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی
سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین ہیہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون
مین ہیہ کہ محمد بندہ اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی ہیہ نسائی ابن ماجہ حاکم **ف** یج اذکار نووی کے بھی نسائی
اور بخاری نے کہا ہی کہ زیادتی بسم اللہ کی اول تشہد مین صحیح نہین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی محدث نے بھی
تشہد اختیار بھی نہین کیا ہی کذا ذکر الفخر اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ اَلزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلطَّیِّبَاتُ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ **مو مس** طا عبادتین زبانی
خدا کی لئی ہین اور عبادتین مالی خدا کی لئی ہین اور عبادتین مالی خدا کی لئی ہین اور عبادتین بدنی خدا کی لئی ہین سلام ہو وی
تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیک بندون خدا کی گواہی دیتا ہون مین ہیہ کہ نہین کوئی معبود
مگر خدا اور گواہی دیتا ہون مین ہیہ کہ تحقیق محمد بندہ خدا کی ہین اور رسول اوسکی نقل کی ہیہ موطا **ف** تشہد
امام مالک نی اختیار کی ہی اور مراد پہلی عبادت مالی سی شاید وہ ہو کہ ایک ہو روپیہ سی اور دوسری سی حلال واللہ اعلم
وَبِاللّٰہِ خَیْرُ الْاَسْمَاءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ

لاریب فیھا السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

اللھم اغفرلی وارحمنی ۞ طٰسٓ شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام خدا کی اور ساتھہ توفیق خدا کی کہ بہترین نامونکا
ہی عبادتین بزبان کیے اور عبادتین مال کیے اور عبادتین بدن کے واسطی خدا کی ہین گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود
خدا تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی خدا کی ہین اور رسول اوسکی بھیجا
اونکو ساتھہ دین حق کی حال یہہ کہ وہ خوش خبری دینی والی ہین یعنی مومنون کو ساتھہ بہشت کے اور ڈرانی والی
ہین یعنی کافرون کو ساتھہ دوزخ کی اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق قیامت آنی والی ہی نہین شک اوسمین بیشک اللہ
ہووی تمپر ای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہووی تمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یا اللہ بخش مجکو
اور راہ دکہا مجکو نفل کے بیہقی نے کبیر مین اور اوسط مین ف ازانکہ اس زمانی کی متصوفون کی مزاج
مین اوٹھانی اونکی کیسی التحیات مین انحراف واقع ہوا ہی بلکہ بعضون نی فتوی عدم جواز اور حرمت کا دیا ہی اسلئی
ضرور ہی کہ بہائی مسلمانونکی خیرخواہی کی لئی کتنی ایک روایتین حدیث اور فقہ کی کہ اسکی سنت ہونی مین واقع ہوئی
ہین بیان ہووین تا راہ راست پر مستقیم ہووین شیخ مجدالدین فیروزآبادی قاموس کی مصنف نی کہ سردار
محدثین کی ہین سفر السعادت مین کہ اوسمین عبادتین اور عادتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہ حدیثون صحیح
سی ثابت ہوئی ہین مطلع نظر مذاہب فقہا سی کرکر لکہین ہین لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحیات مین بیٹہتی
دایان ہاتہہ داہنی ران پر رکہتی اور بطور گنتی ترہین کی تین اونگلیان بند کرتی اور اونگلی شہادت کو کلمہ
شہادت مین اوٹہاتی اور حرکت دیتی شارح اس کتاب کے یعنی حضرت شیخ عبدالحق رح فرماتی ہین کہ عقد اوسمون
داہنی ہاتہہ کیکا کیفیت مذکورہ پر اور اشارہ ساتہہ اونگلی شہادت کی حدیثون صحیح مین واقع ہوا ہی اور مذاہب الاصول
مین صحاح ستہ سی اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور یہی ہی مذہب ائمہ حدیث کا اور فقہای مجتہدین کا
اور بہت سی صحابیون اور تابعیون کا اور حق یہہ ہی کہ مذہب امام اعظم صاحب اور صاحبین کا یہی ہی اور مصنفین
علماء حنفیہ نی تصریح کی ہی ساتہہ اسکی مگر متاخرین مین ایک ذرہ خلاف واقع ہوا ہی تمام ہوا کلام شیخ کا

اور امام محمد نی موطا اور کتاب مبتغی مین صریح بیان کیا ہی اشارہ مسبحہ کا اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت
کی ہی کہ کرتی تہی حضرت اشارہ بعد اوسکی کہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہی ہم بہی کرتی ہین اور یہی ہی قول ابو حنیفہ کا
اور قول ہمارا اور اسیطرح صفاتی شارح نقایہ نی اور نہایہ مین مبسوط سی شیخ الاسلام نی بہی اسیطرح نقل کیا ہی اور
شیخ ابو المکارم نی شرح مختصر وقایہ مین مضمرات سی نقل کیا ہی کہ یہہ سنت ہی موجب قول امام اعظم اور امام محمد
رحمہما اللہ کی اور علامہ نجم الدین زاہدی نی نقل کیا ہی کہ متفق ہین روایتین تینون امامون ہمارے کی کہ یہہ سنت ہی اور
اسی طرح بہت مدینہ والی اور کوفہ والی اس عقیدہ پر ہین اور معدن شرح کنز مین محیط سی لکہا ہی کہ سنن نماز سی ہی اوٹہانا
سبابہ داہنی ہاتہہ کیکا التحیات مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کی اور روایت کیا گیا ہی ابو یوسف
اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سی اور فتوی اسی پر ہی کذا فی الدرر اور بعضی شروح نقایہ مین مذکور ہی کہ
جمیع اصحاب ہمارے سی روایت کی گئی ہی کہ اوٹہانا سبابہ کا سنت ہی اور تحفہ مین کہا ہی مستحب ہی وہو الاصح اور
بہت سی روایتین آئی ہین اختصار کی لئی اسی پر کفایت کیا اور خانہ اگر کسی سنت ایک حرف بس ہے پس ضرور ہوا
عمل کرنا اسپر اللہ تعالی ہم سبکو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق دی اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو خلاف وقار کی کہنا کمال نادانی ہی اس لئی کہ بحسب اس قول کی رکوع سجود مین بہی خلاف وقار وسکون کا لازم
آتا ہی عین ادب اور سکون محض اتباع سرور عالم مین ہی کمال فضانیت ہی کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کی ہین عمل نکرنا اور
دلیل عقلی کو اسکی مقابلی مین لاکر اپنی سخن پروری کی لئی ایسی سنت کو ترک کرنا کہ جسکی حق مین وارد ہوا ہی کہ اونکی اوٹہانی شیطان پر
دشوار تر ہی لوہی سی یعنی تیز وغیرہ نماز ہی کذا ذکر الفخر وکیفیۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم صل علی محمد وعلی

محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ۞ اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی
ال ابراھیم انک حمید مجید ع ۞ اور طریق درود بہیجی کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ ہی یا اللہ رحمت
خاص بہیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی جیسکہ رحمت بہیجی تو نی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون
ابراہیم کی بتحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ

برکت اوتاری تو نی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعداروں ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یعنی درود بیچ موافق کمال اور بزرگی اپنی کی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین ف صلوۃ اصل مین بمعنی استغفار اور دعا اور رحمت اور درود بھیجنی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے بمعنی رحمت کی ہی اور بندون کی طرف سی مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ سی اور حبیب اوسکے کی صلی اللہ علیہ وسلم اور معنی اللھم صل علی محمد کی یہہ ہین کہ ای اللہ تعظیم کر اونکی دنیا مین بسبب بلند کرنی ذکر اونکی کیے اور ظاہر کرنی دین اونکی کی اور باقی رکہنی شریعت اونکی کی اور آخرت مین بسبب بہت ثواب دینی کی اور شفاعت کرنی امت کی اور قائم کرنی کی مقام محمود مین اور مختار نزدیک جمہور علماء محققین کے یہہ ہی کہ صلوۃ اور سلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا ہی غیر کی لئی درست نہین مگر انکی ساتہہ درست ہی جیسیکہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ درست نہین اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ درست ہی اور صحاح مین لکہا ہی کہ لغت مین آل سی مراد اہل اور عیال اور تابعدار ہوتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد حدیث مین تابعدار ہون اور بعضون نی تفسیر کیا ہی اوسکو ساتہہ اہلبیت کی اور اہلبیت آنحضرت کی بنی ہاشم ہین جن پر صدقہ حرام ہی اور فخر رازی نی کہا ہی کہ اولی یہہ ہی کہ اہلبیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت اوتار یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کی ہین اور بعضون نے ہمیشگی اور لزوم کی لکہی ہین اور اس درود کی پہلی لانی مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ صحیح ترین کیفیت صلوۃ کا ہی پس لائق یہہ ہی کہ طالب فحاظت اور مداومت اسپر کر کر حاصل کرنا انوار اور اسرار کا کر کی کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ خ مس یعنی اللہ رحمت خاص بھیج اور پر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تو نی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تو نی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کیے پنجاہی مسلم نسائی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * خ س یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم
پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگی یا اللہ برکت اوتار حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسیکہ برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگی نقل کی بہ بخاری نسائی ق آل ابراہیم میں لفظ آل کا زائد ہی مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یا آل ابراہیم
سے مراد ذات اونکی اور تابعدار اونکی ہیں جیسی کہ آیت وَنَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ میں ذات فرعون کی اور تابعدار
اوسکی مراد ہیں کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ * خ م د س ق ب ت اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ * ہ یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر بیبیوں اونکی کے اور اولاد اونکی کے جیسی کہ رحمت
بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کی اور برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر بیبیوں اونکی کی اور اولاد اونکی کی جیسی کہ برکت
اوتاری تو نے ابراہیم پر نقل کی بہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور ایک روایت
مسلم کی میں ایک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ * خ س ق
یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ بندی تیری ہیں اور رسول تیری جیسیکہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت
اوتار محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر نقل کی بہ بخاری نسائی ابن
ماجہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ * خ ہ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر اور
برکت اوتار محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسیکہ برکت اوتاری تو نے ابراہیم اور تابعداروں ابراہیم کی پر
نقل کی بہ بخاری نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * م د ت س

یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمدؐ کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تو نی ابراھیم پر اور برکت
اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تو نی ابراھیم پر کہ پیغمبر ہیں سچ عالموں کے
تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی بیہقی مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ * دس * یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر کہ نبی اُمّی ہیں اور اوپر تابعداروں محمد کی نقل کی بیہقی
ابوداؤد و نسائی نی اور ایک روایت میں بیہقی ہمیں زیادہ آیا ہی کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ * نس * جیسکہ رحمت بھیجی تو نی ابراھیم
اور برکت اوتار اوپر محمد نبی اُمّی کے جیسکہ برکت اوتاری تو نی ابراھیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی بیہقی
نسائی نے ف اُمّی اوسکو کہتے ہیں جو لکھنا پڑھنا نجانتا ہو یہ لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ
ہوا توریت و انجیل ہیں اور تمام کتابوں اللہ تعالیٰ کی ہیں اور یہہ فضیلت ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ بغیر سیکھی علم اولین و آخرین کی یاد تھی کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ * مس * یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور برکت اوتار
اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تو نی اور برکت اوتاری تو نی ابراھیم پر تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی نقل کی بیہقی ابوداؤد نسائی نی اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ
اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا عَلَیْکَ فِیْ صَلٰوتِنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰی اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ یَسْئَلْہُ
ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ * ب مس * آیا ایک آدمی یہاں تک کہ بیٹھا آگی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور ہم یعنی صحابہ نزدیک حضرت کی تھے پس عرض کیا اوسنی ای رسول خدا کی ای پر سلام بھیجنا تیپر پس تحقیق پہچانا ہم نی

اوسکو یعنی کیفیت اور الفاظ اوسکی بسبب تعلیم تمہارے کے التحیات مین پس کیونکر درود بھیجین ہم پر جب ہم درود بھیجین
یعنی ارادہ درود بھیجنے کا کرین بیچ نماز اپنی کے رحمت خدا کی ہووی پر کہا ابو سعید انصاری راوی نی پس چپ ہی
حضرت یعنی بسبب انتظار وحی کی یہان تلک کہ دوست رکھا ہمنی کہ کاشکی نہ آدمی نی پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سی پھر فرمایا حضرت نی جب درود بھیجو تم پیچھے یعنی نماز مین یا غیر نماز مین پس کہو یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد نبی
ان پڑھ کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ رحمت بھیجی تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی
اور برکت اوتار اوپر محمد نبی ان پڑھ کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ برکت بھیجی تونی ابراہیم پر اور اوپر تابعدارون
ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی ہے ابن حبان حاکم احمد نی ف کیونکر درود بھیجین ہم پیچھے یعنی
کلام اللہ مین اللہ تعالی نی جو فرمایا ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی ای ایمان والو درود
بھیجو محمد پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا اسپر عمل کرنا ضرور ہی پس سلام تو معلوم کیا ہمنی کہ التحیات مین آپ نی سکھایا
یعنی السلام علیک ایہا النبی اور درود کیونکر بھیجین ہم سکھائی اوسکو کہ حکم کیی گئی ہین ہم ساتھہ اوسکی یہان تلک
کہ دوست رکھا ہمنی یعنی اسلئے کہ ڈری ہم کہ شاید سوال اس شخص کا حضرت کو ناخوش آیا کہ سکوت کیا کذا ذکر الفخر

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ د یعنی جسکو خوش آوی ہے کہ ماپنی ثواب کو ساتھہ ماپنی پوری کی یعنی جسکو بہت ساثواب
لینا منظور ہو جب کہ درود بھیجی ہمپر اہل بیت نبوت کی ہین پس چاہئی کہ پڑہی ہے درود یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد نبی کے
اور اوپر بیبیون اوسکی کی کہ مائین ہین ایمان والون کی اور اوپر اولاد اوسکی کی اور اوپر اہل بیت اوسکی کی جیسی کہ رحمت
بھیجی تونی اوپر ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی ہے ابو داؤد نی ف مائین ہین یعنی جیسی مائین اوسکی
بزرگی اور عزت کرنی لازم ہی اور نکاح اونسی حرام ہی ویسی ہی اونکی توقیر اور عزت کرنی لازم تھی اور نکاح اونسی
کرنا حرام تھا اور اوپر اہل بیت اوسکی کی ہے خاص کے بعد عام کہہ دیا کہ غلام لونڈی تلک اسمین داخل ہو جائین کذا ذکر

مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ
شرط طبس * جو کوئی درود بھیجی اوپر محمد کی اور کہی بعد درود کی یا اللہ اونکو اوس مقام مین کہ نزدیک
کیا جاوی نزدیک تیری یعنی مقام محمود مین دن قیامت کی واجب ہووی اوسکی لئی شفاعت میری نقل کی ہے
بزاری اور طبرانی نی کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْ خ یعنی پھر چاہیی کہ
اختیار کری دعا سی جو کہ پسندیدہ تر ہو طرف اوسکی پس دعا کری نقل کے بہ بخاری نی ف یعنی قعدہ نماز مین بعد
درود کی جو دعا اچھی معلوم ہووی پڑہی مگر مشابہ کلام لوگون کی نہ ہو یعنی ایسی دعا نہو کہ ایک آدمی دوسری سی کہہ سکے
لیا کرتا ہی جیسی کہ کہی اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اَلَا اَوْخَیْرًا یعنی یا اللہ دی مجکو مال یا روٹی اس سے نماز فاسد ہوتی ہی امام اعظم صاحب
کی مذہب مین اور اولی یہہ ہی کہ وہ دعا پڑہی جو حضرت سی نقل کی گئی ہی کذا ذکر الفخر وَلْیَسْتَعِذْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ
مرعہ حب اور چاہیی کہ پناہ مانگی اسطرح یا اللہ بیشک مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب دوزخ کیسے
اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی کیسی اور برائی فتنہ موت کیسی اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی نقل کیے بہ مسلم اور چار دن
نی اور ابن حبان نے ف فتنہ زندگانی کا یہہ ہی راہ حق سی اور نہو نا صبر کا اور راضی برضا نہو نا اور آفتون دنیا کے
گرفتار ہونا اور سب سی بڑا فتنہ خاتمہ بخیر نہو نا ہی اور فتنہ موت کا وسوسہ شیطان کا وقت مرنیکی ہی اور عذاب
قبر اور سوال منکر نکیر کا اور دہشت عذاب کی چیزون سی اور دجال بعضی جزائر شام مین زنجیرون سی بندہا ہوا ہی قریب
قیامت کی نکل کر دعوی خدائی کا کریگا اور بہتون کا ایمان لیگا بڑا ہتھکنڈا مسلمانون مین پڑیگا قصہ اوسکا بڑا ہی
آخر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مارینگی بفوذ با للہ منہ کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ
وَالْمَغْرَمِ * خ مد س * یا اللہ بیشک مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب قبر کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ
تیری فتنہ کانی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی یا اللہ بیشک مین پناہ مانگتا ہون

ساتھہ تیری گناہ سی اور قرض سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی **ف** قرض سی کہ خلاف رضامندی اللہ تعالی کی مین ہووی جیسی ناچ رنگ اور خلاف شرع کی چیزون کی لئی قرض کرتی ہین یا اوس قرض سی پناہ ہی کہ طاقت اوسکی ادا کی نہ رکہی اور جو قرض ضرورت کی لئی کیا ہی اور ادا کی طاقت رکہتا ہی تو انہین سے نہ اوس سی پناہ مانگنی مراد ہی کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔ **مدت** سن یہا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی ہین مینی اور وہ کہ پیچہی کئی ہین مینی اور وہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور وہ کہ ظاہر کئی مینی اور جو کچہہ کہ فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی اوسکو مجہسی تو ہی اگی کرنی والا یعنے جسکو چاہی ساتھہ توفیق اور مدد اور قرب درگاہ کی اور تو ہی پیچہی ڈالنی والا یعنی جسکو چاہی لطف اپنی سی نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی **ف** پہلی پیچہی کے گناہ یعنی پرائتے یا پیچہلی سی وہ مراد ہین کہ معصوم واقع نہین ہوئی جب واقع ہووین تو بخش کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ **خ م ت س ق** یہا اللہ تحقیق مینی ظلم کیا جان اپنی پر ظلم کرنا بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیری پس بخش مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی یعنی محض اپنی رحمت سی بخشدی بغیر مداخلت کسی چیز کی اور رحم کر مجپر بتحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی **ف** کہا نووی نی کہ بعضی روایت مسلم کی مین کثیرا بی آیا ہی پس اولی یہہ ہی کہ دعا کرنی والا دونو کو جمع کرلی یعنی ظلما کثیرا کبیرا کہی اور ملا علی قاری نی کہا ہی کہ ظاہر تر یہہ ہی کہ کبھی کبیرا کہی بی سی اور کبھی کثیرا ثی سی کذا ذکر الفخر حضرت ابوبکر نی عرض کی یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو ایک دعا کہ پڑہون مین نماز اپنی مین پس حضرت نی یہی دعا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ آخر تک سکہائی کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ **دس مس** یہا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی ای خدای یگانہ بی نیاز وہ جو نہین جنتا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی

اوسکی لئی کوئی ہمدرد نہ کہ بخشی تو میری لئی گناہ میری تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی حاکم
فی اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۔ مس ۔ یا اللہ حساب کر مجھی حساب آسان یعنی قیامت کو نقل کی
یہہ حاکم فی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب آسان یہہ ہی کہ نامۂ اعمال بندی کو دکھاوینگی تا دیکھہ لی اوسنی
پھر درگذری گا اللہ تعالی اور مطالبہ نکریگا کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ۔
مر ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب قبر کیسی
اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ کانی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کیسی نقل کیے
یہہ مسلم فی وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ بِہٖ عَبْدُکَ
الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا
تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ مومص ۔ اور چاہئی کہ کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھی تمام بھلائیان جو کچھہ کہ جانتا ہون مین اونسی اور جو کچھہ کہ نہین جانتا ہون مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھی بھلائی اوس چیز کی کہ مانگا تجھی اوسکو بندون تیکیخت تیری نبی یعنی انبیا اولیانی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ
تیری برائی اوس چیز کیسی کہ پناہ پکڑی اوس سی اچھی بندون تیری نبی ای پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا مین بھلائی
اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائی پس بخش واسطی ہمارے گناہ
ہمارے اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے اور دی ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی تو نی ہمسی اوپر زبان پیغمبرون
اپنی کی اور نہ خوار کر ہمکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ فی
یعنی قول ابن مسعود کا ہی ف بھلائی دنیا کی توفیق ہی طاعت اور عبادت کی اور استقامت اوپر
اور صحت اور عافیت اور بھلائی آخرت کی ثواب اور خشنودی اللہ تعالی کی اور تخفیف حساب کی اور دخول جنت کا

اور دیدار ہونا بارتعالی کا اس آیت کی تفسیر میں تین سو قول ہیں علما کی اختصار کی لئی سو کفایت کیا اور بچا عذاب آگ کیسی یعنی نگاہو نئی کہ سبب داخل ہوتی دوزخ کی ہیں یہہ دعا یعنی ربنا پہلی جا بیہی سب مطالب دین و دنیا کو اکثر اوقات دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی آیت ہتی اور حضرت انس رضی سے منقول ہی کہ کسی نی اونسی طلب دعا کی کی یہی آیت پڑہے پہر طلب کی یہی آیت پڑہی پہر سوا لہ کیا لوگون نی طلب دعا میں کہا اونہون نی اور کیا چاہتی ہو بہلائی دنیا اور آخرت کی تو مانگ چکا اور خوار نکر یہکو یعنی بموجب آیت کریمہ کی یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ یعنی اوسدن کہ نہ خوار کریگا اللہ تعالی نبی کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی ساتہہ اوسکی کذا ذکر الفخر سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ سردار استغفار کا یہہ ہی کہ کہی آدمی جسوقت کہ بیٹہی نماز اپنی میں یعنی بعد التحیات درود کی یا اللہ تو پروردگار میرا ہی نہیں کوئی معبود سوای تیری پیدا کیا تو مجکو اور میں بندہ تیرا ہون اور میں اوپر عہد تیرکی ہون اور وعدی تیرکی ہون بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون میں ساتہہ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون میں ساتہہ نعمت تیری کی کہ مجہپر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتہہ گناہ اپنی کی پس بخش مجکو تحقیق نہیں بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو نقل کی یہہ بزاری ف ہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہتی ہتی بعدہٗ نماز میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ کذا فی المشکوۃ یعنی یا اللہ مانگتا ہون میں تجسی ثابت رہنا امر دین میں اور قصد بہلائی پر اور مانگتا ہون میں تجسی شکر نعمت تیری کا اور خوبی عبادت تیری کی اور مانگتا ہون تجسی دل سالم یعنی پاک عقائد باطلہ اور خواہشون نفسانی سی اور زبان سچے اور مانگتا ہون تجسی بہلائی اوسچیز کی کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہی تو اور بخشش چاہتا ہون تجسی واسطی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو وَاِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ
وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ * خ مد دس رط ی * اور جب سلام پھیر
پڑھی نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی پادشاہت ہی اور اوسکی لئی سب
تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی ہیچ ہاتہہ اوسکی بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ نہیں ہی کوئی روکنے
اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہیں کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تو نی اور نہیں فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری
سی دولتمندی نقل کے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ہزار طبرانی ابن سنی ف ہزار اور طبرانی کی روایت
مین جملہ یحیی ویمیت کا زائد ہی اور ابن سنی کی روایت مین یہہ بھی ہی اور بیدہ الخیر بھی ہی رموز انکی اوپر لکہی جا چکے
اور ایک روایت مین بغیر لا مانع آخر تک کی فقط یونہی آیا ہی اَوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * خ س * یا پڑھی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر تین بار نقل کے یہہ بخاری نسائی نی اَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً وَبَعْدَهُ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ * مد دس مص * یا ایکبار ہی کلمہ پڑہی
اور بعد اوسکی پڑہی نہیں ہی پہنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ
اور نہیں عبادت کرتی ہین ہم مگر اوسیکو اوسیکی لئی انعام ہی یعنی انعام و احسان اوسیکی درگاہ سی ہی اور اوسیکی
لئی ہی فضل یعنی زیادتی احسان کے نعمت دینی مین اوسی کو لائق ہی اور اوسیکی لئی ہی تعریف اچہی کہتی ہین ہم نہیں
کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ خالص کرنی والی ہین ہم واسطی اوسکی دین کو یعنی طاعت اپنی کو شرک و ریا سی اور
اگرچہ برا جانین کافر یعنی اخلاص کے کہنی کو نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ * مد عہ ط
ی * استغفر اللہ تین بار پڑہی اور پہر کہی یا اللہ تو سالم ہی سب عیبون سی اور تجہہ ہی سلامتی ہی یعنی سب آفتون اور

بلیات ظاہری باطنی کیسی بہت برکت والا ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی یہہ مسلم اور حاکم
نی اور طبرانی اور ابن سنی نی ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ تین بار پڑہتی تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اور یا ذا الجلال مین لفظ یا کا مسلم اور طبرانی
اور ابن سنی کی روایت مین آیا ہی اور ونکی روایت مین نہین اور بعضی شخص جو الیک یرجع السلام وحینا ربنا
بالسلام وادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑہتی ہین کہیہ اصل صحیح نہین پائی جاتی ہی کذا ذکر العلی والنخر

سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر تیسکون منہن کلہن ثلثا وثلثین مرۃ * خ مس * پڑہی سبحان اللہ
والحمد للہ واللہ اکبر تو کہ ہون ان کلمات سی تمام اونکی تینتیس بار نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسای نی ف
یعنی پڑہی ان تینون تسبیحات کو کہ سب تینتیس دفعہ ہووین ظاہر یہہ ہی کہ تینون کو اکہٹا تینتیس بار پڑہی کہ ہر ایک
تینتیس تینتیس بار ہو ونگی جیسی کہ اور تمام روایتون مین علحدہ علحدہ پڑہنا منقول ہی اور یہی افضل ہی اور عمل مالتزام کا
بہی اسی پر ہی ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑہی اور احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار
پڑہی کہ سب ملکر تینتیس بار ہووین کذا ذکر الفخر حدیث شریف مین آیا ہی کہ فقرا مہاجرین کی آئی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ پہونچی مال والی برتبی درجون کو اور نعیم مقیم کو یعنی عیش جنت کو پس فرمایا
حضرت نی کس سبب سی عرض کیا فقرا نی کہ وہ نماز پڑہتی ہین جیسی کہ ہم پڑہتی ہین اور روزی رکہتی ہین جیسی کہ
روزی رکہتی ہین ہم اور خیرات کرتی ہین وہ اور ہمسی نہین ہو سکتی پس فرمایا کہ کیا پس نہ سکہاؤن مین
تمکو کچہ کہ پاؤ تم بسبب اوسکی درجہ اوسکا کہ سبقت کی ہی تمپر یعنی اسلام لانی مین اور سبقت لیجاؤ اوپر
کہ بعد تمہاری ہین اور نہ ہووی کوئی افضل تمسی مگر وہ کہ کری مثل اوس چیز کی کہ کرو تم عرض کیا اونہون نی
یارسول اللہ فرمایا کہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ پیچہی ہر نماز فرض کے تینتیس تینتیس بار پڑہو پس پہر آی فقرا
اور عرض کیا کہ ہماری بہائی مالدارون نی بہی سنا جو کچہ پڑہتی تہی ہم پس اونہون نی بہی یون ہی پڑہا پس فرمایا
حضرت نی کہ یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی کذا فی المشکوۃ احدی عشرۃ واحد وثلثین عشرۃ

وَلِحَدِیْ عَشَرَۃَ فَذٰلِکَ کُلُّہٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ بہ ھ اس روایت میں یوں آیا ہی کہ پڑہی گیارہ بار سبحان اللہ اور گیارہ بار الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر پس یہہ سب تینتیس ہوئی نقل کیے یہہ مسلم نی اَوْ عَشْرًا عَشْرًا ۱۲ خ یا دس بار سبحان اللہ پڑہی دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر نقل کیے یہہ بخاری نی مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ۱۲ مد دس ۱۲ جو کوئی سبحان اللہ پڑہی ہر نماز فرض کے تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑہی اور اللہ اکبر تینتیس بار پہر کہی پورا کرنی سینکڑی کی لئی لا الٰہ الا اللہ آخر تلک کہ معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی بہت نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد نسائی بے معقبات لا یخیب قائلہن او فاعلہن دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً ۱۲ مد ت س ۱۲ کتنی کلمی پچہی آنی والی یعنی نماز کی بعد پڑہی جاتی ہین نہین محروم ہوتا ہی پانی والا اچہی کہنی والا اونکا بہ فرمایا کرنی والا اونکا پچہی ہر نماز فرض کے کہ وہ معقبات تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی بے مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ مِائَۃً وَکَبَّرَ مِائَۃً وَھَلَّلَ مِائَۃً وَحَمِدَ مِائَۃً غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ ۱۲ س ۱۲ جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پچہی ہر نماز فرض کے سو بار اور اللہ اکبر سو بار اور لا الٰہ الا اللہ پڑہی سو بار اور الحمد للہ سو بار بخشی جاتی ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوون گناہ بہت جہاگ دریا کی نقل کیے یہہ نسائی نی اَوْ مِنْ کُلِّ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ بہ س حب مص ۱۲ یا ہر ایک چارون تسبیح سی پڑہی پچیس پچیس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی ایک روایت مین

یون آیا ہی کہ پچیس بار سبحان اللہ پڑہی پچیس بار الحمد للہ پچیس بار لا الہ الا اللہ پچیس بار اللہ اکبر کہ سب مل کر سو
ہووین اَوْ مِنْ کُلٍّ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَالتَّکْبِیْرِ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ وَ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَشْرَ مَرَّاتٍ * ت ص * یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس بار اور
اللہ اکبر جو نتیس بار پڑہی اور لا الہ الا اللہ دس بار نقل کیے ہیہ ترمذی نسائی نے اَوْ کَذٰلِکَ وَالتَّکْبِیْرُ
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ * س * یا پڑہی اسیطرح اور تکبیر بہی تینتیس بار نقل کیے ہیہ نسائی نے ف یعنی اس
روایت مین تسبیح اور تحمید اور تکبیر تینتیس تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار پڑہنا یا ہی اَوْ مِنْ کُلٍّ مِّنَ
التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّکْبِیْرِ مِائَۃً مِائَۃً مَعَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَوْ کَانَتْ خَطَایَاہُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَحُتَّتْ * ا * یا ہر ایک تسبیح اور
تحمید اور تکبیر سی سو سو بار پڑہی ساتہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی اگر
ہووین گناہ پڑہنی والی ان کلمات کی مانند جہاگ دریا کی البتہ مٹاوین ہیہ کلمی اونکو نقل کیے ہیہ احمد نے ف
مع لا الہ الا اللہ یعنی حال ہونی ان کلمات معدودہ کی یعنی ہین سو کی ہمراہ لا الہ الا اللہ آخر تک کے پس کلمہ ایک بار
ہوگا اور تسبیحات تین سو بار باہر سینکڑی کے ساتہہ کلمہ ملاتا جاوی اس صورت مین کلمہ تین بار ہوگا کذا ذکر
الفخر وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتَ * س
حب ی * کَانَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی * ط * اور جو کوئی پڑہی آیت الکرسی پیچہی ہر نماز
فرض کے نہین منع کرتی ہی اوسکو داخل ہونی بہشت کیسی کوئی چیز مگر موت نقل کیے ہیہ نسائی ابن حبان
ابن سنی نے اور ایک روایت مین بدلی لم یمنعہ آخر تک کی یون آیا ہی کہ ہووے پیچ امان اور محافظت خدا کی نماز دوسری
تلک نقل کیے ہیہ طبرانی نی ف نہین منع کرتی ہی اوسکو مگر موت یعنی جب وہ شخص مرا اور موت درمیان مین سے
اوٹہگئی فی الحال بہشت مین داخل ہوگا کہ قبر اوسکی باغ ہی باغون جنت سی یا معنی یہہ ہین کہ اگر موت درمیان مین
نہوتی فی الحال داخل ہوتا ازبسکہ موت حائل ہی بعد موت کی داخل ہوگا کذا ذکر الفخر وَ لِیَقْرَاِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ

دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔ ت د س ن حب مس ہی اُو چاہیئے کہ پڑہی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پیچھے ہر نماز کی نقل کے یہہ ترمذی ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ خ ت س یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری نامردی سی اور پناہ
مانگتا ہوں ساتہہ تیری اس سی کہ پہیرا جاؤں طرف خوار ترعمر کی اور پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری فتنہ دنیا کیسے
اور پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی نی ف نامردی کہ یا
رکہی لڑائی دشمن کیسی خواہ دشمن ظاہر کا ہو یا باطن کا مانند کافر اور نفس اور شیطان کے اور نامردی امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور توکل کی بہی اسی قبیلی کی ہی اور خواری عمر کی یہہ ہی کہ حواس باقی نہ رہیں اور اعضا مضمحل
ہو جاویں کذا ذکر الفخر رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ۔ عو مر عه ۔ اے رب
میری بچا مجکو عذاب اپنی سی اوسدن کہ اوٹہاوی تو یا فرمایا جمع کری تو بندون اپنی کو یعنی قیامت کی دن
نقل کے یہہ ابوعوانہ مسلم اور چارون نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۔ عو
یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجہپر اور دکہا مجکو راہ سیدہی اور مستقیم رکہہ اوسپر اور روزی دی مجکو نقل کی یہہ ابوعوانہ
نی اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔
طس یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے بچا مجکو گرمی آگ کیسی اور عذاب قبر کیسی نقل کی
یہہ طبرانی نی اوسط میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا
اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ دہ ت حب
یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کی مینی اور جو پیچہی کی مینی یعنی اگلی پچہلی اور جو پوشیدہ کی مینی اور جو ظاہر
کی مینی اور جو فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی اوسکو مجہسی تو آگی کرنی والا ہی
یعنی موسنون کو رہتی ہین اور تو پیچہی والی والا ہی یعنی کافرون کو رہتی ہین نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ

ابو داؤد مسلم ترمذی ابن حبان نی اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ ۔ ذکر
حب مس ی یا اللہ مدد کر میری اوپر ذکر اپنی کے یعنی ذکر تیرا بہت کیا کروں اور اوپر شکر اپنی کے
اور خوبی عبادت اپنی کے نقل کیے یہ ابو داؤد و نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نی ف حسن عبادت
مراد ہی اس سی کہ احکام ارکان عبادت کی پوری ادا ہوں اور خضوع و خشوع حاصل ہو معاذ نقل کرتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ میں دوست رکھتا ہوں تجکو ای معاذ پس عرض کی میں
کہ میں بھی دوست رکھتا ہوں آپکو ای رسول اللہ کی فرمایا کہ مت چھوڑ اس دعا کی پڑھنی کو پیچھی ہر نماز کی ہر
پڑھی رب اعنی علی ذکرک آخر تک کذا فی المشکوۃ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ
اَنَّکَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ
الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَکَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ
سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ س دی یا اللہ پروردگار ہماری
اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق تو پروردگار ہی یگانہ نہیں کوئی شریک تیرا یا اللہ
پروردگار ہماری اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہیں
اور رسول تیری یا اللہ پروردگار ہماری اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق بندی مسلمان
سب بھائی ہیں آپسمیں یعنی شریک ہیں دین میں نسبوں کا اعتبار نہیں جیسا کہ جاہلیت میں تھا یا اللہ پروردگار
ہماری اور پروردگار ہر چیز کی کر مجکو مخلص واسطی اپنی اور اہل میری کو ہر ساعت میں امور دنیا میں اور آخرت
میں ای صاحب بزرگی اور بخشش کی سن یعنی ثنا میری بخوشی اور رضامندی اور قبول کر دعا میری
خدا تعالی بہت بڑا بھی بڑا کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز یعنی جو کوئی اوسکی کرم پر اعتماد کرے

مہمات اوسکی کو کفایت کری خدا یتعالی بہت بڑا ہی بڑا نقل کیے یہ نسائی ابو داؤد ابن سنی ف
ہر ساعت مین کہ کوئی ساعت تیری طاعت سی خالی نہو برابر ہی کہ یہہ ساعت مشغول ہو ساتھہ امر دنیا کی یا
عقبی کے یہہ حال اخلاص سی اور تیری طاعت سی ہین اور میری اہل خالی نہون کذا ذکرہ الفخر اللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؕ س ص ص ی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا
ہون ساتھہ تیری کفر سی اور محتاج گیسی اور عذاب قبر کیسی نقل کیے یہہ نسائی حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی
نی اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ
فِیْھَا مَعَاشِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ
وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ؕ س حب یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ کہ کیا ہی تو نی اوسکو
سبب بچاؤ کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میرے وہ کہ کی ہی تو نی اوسمین معیشت اور زندگانی
میری یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری ساتھہ خوشنودی تیری کے غضب تیری سی اور پناہ
پکڑتا ہون ساتھہ عفو تیری کے عذاب تیری سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری یعنی ساتھہ تیری رحمت تیری کی عذاب
تیری سی نہین کوئی منع کرنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی تو نی اور نہین
کوئی پھیرنی والا اوس چیز کو کہ حکم کیا تو نی اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان فی ف سبب بچاؤ کام میری کا کہ دین نگہبان سب چیزون کا ہی جیسکہ فرمایا ہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ کافرون سی لڑون یہان تلک کہ گواہی دین
وحدانیت اللہ تعالی کی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ جب یہہ سب
باتین کرینگی اپنا خون اور مال مجسی بچاوینگی مگر ساتھہ حق اسلام کی یعنی سبب تقصیر کی حد پہنچاوینگا
اور حساب اونکا اللہ پر موقوف ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ دین کی سبب سی ہر چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہی اور

اصلاح دنیا کی ساتھہ حاصل ہونی وجہ معیشت حلال کی ہوتی ہی کہ قوت دیتی ہی امور طاعت پر اور سلامت رکھتی
ہی آفات سی کہ موجب خلل وقت کی ہین کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَائِیْ وَعَمَدِیْ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ
وَالْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ۞ ر ۞ یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ چوک سی کیا مینی
اور قصد سی کیا مینی یا اللہ راہ دکہا مجکو طرف اچہی عملون کی اور اچہی خلقون کی نہین راہ دکہاتا کوئی طرف اچہی عملون کی اور
نہین پہیرتا کوئی بری عملون کو مگر تو نقل کیے میہ بزار فی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ۞ عو مس ۞ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی
کانی دجال کیسی نقل کیے میہ ابو عوانہ حاکم فی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ انْعَشْنِیْ
وَاَحْیِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَاھْدِ بِیْ فِیْ صَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَ
لَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ۞ مس طی ۞ یا اللہ بخش مجہ کو میری گناہ صغیرہ میری اور گناہ کبیرہ میری تمام
گناہ یا اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور زندہ رکہہ مجکو اور رزق دی مجکو اور راہ دکہا مجکو طرف نیک عملون کے
اور نیک خلقون کی تحقیق نہین راہ دکہاتا سی طرف نیک عملون کے اور نہین پہیرتا سی بری عملونکو کوئی مگر تو
نقل کیے میہ حاکم طبرانی ابن سنی فی اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ
لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ۞ اَ طص ۞ یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا اور فراخ کر میری لئی معیشت میری گہر میری مین
اور برکت دی میری لئی بیچ رزق میری کی نقل کیے میہ احمد طبرانی ابو یعلی فی ف فراخ کر معیشت میری
گہر میری مین کہ بدون محنت اور مانگنی کی حاصل ہووی یا مراد یہہ ہی کہ میری قبر مین گشادگی کر کذا ذکر الفخر سُبْحَانَ
رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۞ ص
ی یہ پاکی ہی پروردگار تیرا صاحب غلبہ کا اوس چیز سی کہ بیان کرتی ہین کافر اور سلام ہووی رسولون پر اور سب
تعریف ثابت ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کے نقل کیے میہ ابو یعلی ابن سنی فی ف اس آیت مین تسبیح بہی ہے

اوز حمد اور سلام ہی وکان صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی وفراغ من صلوٰتہ مسح بجبینہ علی راسہ وقال بسم اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الرحمٰن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن * سرطس ی * اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی اور فراغت پاتی نماز اپنی سی پہیرتی دایان ہاتہہ اپنا سر مبارک اپنی پر یعنی اگی کی جانب سر کی پر اور کہتی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان یا اللہ دور کر مجسی فکر اور غم نقل کی یہہ برازنی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی ف معلوم کیا چاہئی کہ ان حدیثون مین بہت سی چیزین نماز کی بعد کی پڑہنی مذکور ہوئین پس یہی لازم نہین ہی کہ سب ہمیشہ پڑہا کری بلکہ جس قدر سب یا بعض اونمین سی پڑہی گا موجب حاصل کری فضیلت اور اتباع سنت کا ہوگا اور ظاہر یہہ ہی کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی اسیطرح پر تہا نہ یہہ کہ سب دعاؤن پر تمام اوقات مین مواظبت کرتی تہی پس امام محی الدین نووی نی لکہا ہی کہ استغفار کو سب ذکرون پر نماز کی پیچہی مقدم رکہی اور بعضون نی لکہا ہی بعد اوسکی اللھم انت السلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ قدیر تلک پڑہی کذا ذکر الشیخ ابن الحجر المکی اور جانا چاہئی کہ مراد بعد نماز سی متصل نماز سی پڑہنا بغیر فرق کی مراد نہین ہی کہ یہہ محال ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ ایسی چیز درمیان نماز اور ذکر کی نہ واقع ہو کہ توابع نماز سی نہو اور ایسی چیز مین نہ مشغول ہو کہ عرف مین اوس مشغول ہونی کو قبیلۂ اعراض اور نسیان ذکر کیسی گنین اور اگر اتنا سکوت کری کہ عرف مین اوسکو بہت نہ جانین تو بہی ضرر نہین رکہتا ہی پس بعد فراغ نماز سی جو کچہہ کہ وجہ مذکور پر پڑہیگا پیچہی ہی نماز کی ہی پس اگر سنتون معمول کی بعد یہہ اذکار پڑہی گا تو نماز کی بعد ہی پڑہنا کہلاویگا مگر جہان آیا ہی کہ اوسی ہیئت نماز پر پڑہی اوسکو اوسی ہیئت پر پڑہنا چاہئی واللہ اعلم کذا ذکر الفخر وکذا بعد صلوٰۃ الصبح وھو ثانیا رجلیہ * ت س طس ی * قبل ان یتکلم * ت س * لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات * ت س مائۃ مرۃ * طس مے اور پڑہی پیچہی نماز صبح کی حال یہہ کہ وہ موڑی ہوئی ہو دونو پانو اپنے یعنی جسطرح التحیات کی لئی پانو موڑ کر بیٹہا ہی اوسیطرح بیٹہی ہوئی ہے

نقل کی ہی ترمذی نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی اور ایک روایت مین ترمذی نسائی نی زیادہ کیا ہی کہ پہلی کلام کرنی کی پڑہی یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی ملتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتہہ اوسکی بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بیس بار یہہ دسبار نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی نسو بار پڑہنا نقل کیا ف لفظ بیدہ الخیر فقط نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین بروایت کیا ہی رموز انکی اوپر لکہنی چاہئی حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جسنی یہہ کلمہ بعد نماز صبح کی اور مغرب کی پیٹ غالیچہ پر بیٹہی ہوئی پہلی کلام کرنی کی اور پہرنی کی نماز سی دس دس بار پڑہا لکہی جاتی ہین اوسکی لئی بدلی ہر کلمہ کی دس نیکیان اور مٹائی جاتی ہین دس برائیان اور بلند کی جاتی ہین اوسکی لئی دس درجہ اور اوس دن رات مین پناہ مین رہتا ہی ہر امر بری سی اور وسوسون شیطان کیسی اور نہین پہنچتا ہی کسی گناہ کو کہ لاحق ہووی اور گہیرلی اور ہلاک کردی اوسکو اوسدن رات مین یعنی بسبب توفیق استغفار کی یا عفو کردگار کی سوای شرک کی یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک کردیگا اور ہوتا ہی سب لوگون سے بہتر عمل مین مگر جو کوئی زیادہ اوس سے پڑہی اور نسائی کی روایت مین یہہ بہی آیا ہی کہ عوض ہر کلمہ کی ثواب ایک غلام آزاد کرنیکا حاصل ہوگا اور ایک روایت مین لفظ بیدہ الخیر کا بجی و بمیت پر مقدم آیا ہی کذا فی المشکوۃ و شرح العلی اللہم انی اسئلک رزقا طیبا و علما نافعا و عملا متقبلا ف یا اللہ تجہسے مین مانگتا ہون تجہسی رزق حلال اور علم نفع دینی والا اور عمل مقبول نقل کیے یہہ طبرانی نی صغیر مین اور ابن سنی نی و دبر المغرب و الصبح جمیعا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ الخیر و ہو علی کل شیء قدیر عشر مرات ف س حب ط ف قبل ان ینصرف و یثنی رجلیہ منہما ف اور پڑہی یہہ بہی مغرب اور صبح کی دونون کی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ الخیر و ہو علی کل شیء قدیر دس بار نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی نی اور ایک روایت احمد کی مین آیا ہی کہ پڑہی پہلی اس سی کہ پہیرے اور کہولی دونو پانو اپنی دونو نماز دن سی ف یحیی و یمیت

ترمذی کی روایت مین زیادہ آیا ہی اور بیہقی اخبر احمد اور طبرانی کی روایت مین رمزین انکی اوپر لکھنی چاہین
اور لفظ منہا کا متعلق یتصرف کا ہی مقصود یہہی کہ جسطرح التحیات کی لئی منہا ہی اوسی ہیئت پر بیٹھی ہوئے پڑہی و بعد
صلوٰتی الصبح و المغرب ایضا قبل ان یتکلم اللھم اجرنی من النار سبع مرات ۲ دس
حب ۲ اور پڑہی پچھی نماز صبح اور مغرب کی بہی پہلی کلام کرینکی یا اللہ بچا مجکو آگ سی سات بار نقل کیے بیہقی ابوداؤد
نسائی ابن حبان نی ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہی کہ جب صبح کو یا شام کو تو نی بیہقی پڑہی
اور مرگیا اوسدن مین یا رات مین ہوویگی تجکو خلاصی آگ دوزخ کیسی کذا فی المشکوۃ و بعد صلوٰۃ الضحی
اللھم بک احاول و بک اصاول و بک اقاتل ۲ ی ۲ اور پڑہی پچھی نماز چاشت کی یا اللہ ساتہہ
مدد تیری کیے مانگتا ہون مین مقاصد اپنی اور ساتہہ مدد تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور جنگ کرتا ہون دشمنون دین کیے
اور ساتہہ مدد تیری کی جہاد کرتا ہون مین نقل کیے بیہقی ابن سنی نی و اذا دعی الی طعام فلیجب ۲ م
دت س ۲ اور جب بلایا جاوی کوئی طرف کہانی کیے پس چاہیئی کہ قبول کری اور حاضر ہووی نقل کی
بیہقی مسلم ابوداؤد و ترمذی نسائی نے ف حاضر ہووی واسطی خاطر بہائی مسلمان کیے ظاہر امر کا بیہقی چاہتا ہے
کہ واجب ہو اس صورت مین اگر قبول نکریگا گنہگار ہوگا جیسیکہ ابوداؤد و نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت
کی ہی کہ جب کوئی بلایا جاوی اور قبول نکری پس تحقیق نافرمانی کی خدا اور رسول اوسکی کی اور بیہقی اوس تقدیر
مین ہی کہ اوس مجلس دعوت مین بارہ مین مثلاً ساتہہ برات کی خلاف شرع کی کوئی چیز مثل مزامیر وغیرہ کیے
نہووے الا قبول نکرنا جائز ہی بلکہ مستحب ہی اور بعضون نی قبول کرنا دعوت کا سنت کہا ہی اور بعد حاضر ہونے
کی کہانا کہانی کا اختیار رکہتا ہی سنت یا واجب حاضر ہونا ہی اور کہانا مستحب ہی اگر روزہ دار نہین ہے
اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنی والا نہ کہانی سی رنجیدہ ہو تو افطار کری اور کہاوی پھر روزہ قضا کا
رکہہ لی کذا ذکر الفخر و لا سیما ولیمۃ العرس ۲ دق عو ۲ اور خصوصا قبول کری کہانی شادی کے
نقل کیے بیہقی ابوداؤد ابن ماجہ ابوعوانہ نی ف ولیمہ اوس کہانی کو کہتی ہین کہ دولہن یا دولہا صیا

کری نزدیک عقد نکاح کی یا زفاف کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہی اور بعضی کہتی ہین مستحب ہی
یہی ہی اور کہا ناموافق حال خاوند کی ہو جیسا کہ ہو اور قبول کرنی اوسکی کو بعضون نی واجب کہا ہی اور بعضون نی
فرض کفایہ اور واجب ہونا قبول کا کتنی چیزون سی ساقط ہو جاتا ہی کہا ناشبہہ کا ہو یا تخصیص فقیرون کے ہونا ہمسایہ
کری ہون یا دعوت کری سبب جاہ اپنی کے یا مدد کرنا معصیت پر ہو یا وہان خلاف شرع شریف کی چیزین ہون
ان صورتون مین قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور دو دنسی زیادہ کرنی مین اختلاف کیا ہی علمانی بعضون نی
مکروہ کہا ہی اور امام مالک نی ایک ہفتہ تلک تونکر کو مستحب کہا ہی کذا ذکر الفخر فان کان صائما صلی

مَدَّتْ سَ * پس اگر ہووی مہمان روزہ دار دعا کر نفل کے یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن
ماجہ ابو عوانہ فی واذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ *
مَدَّتْ سَ مَسَّ * اور جب افطار کری پڑہی گئی پیاس یعنی سبب پانی پینی کے اور تر ہوین رگین اور ثابت ہوا
ثواب اگر چاہی اللہ تعالی نفل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی حاکم فی اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت
کل شیء ان تغفر لی ذنوبی * مَوَ مَسَّ قَ ی * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھی ساتھہ وسیلہ رحمت
تیری کی وہ جو فراخ ہوئی ہی یعنی گھیر لیا ہی ہر چیز کو یہہ کہ بخشی تو میری لی گناہ میری نفل کے یہہ موقوفا حاکم ابن
ماجہ ابن سنی فی فان افطر عندھم قال افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار
وصلت علیکم الملئکۃ * قَ حب ذ * پس اگر افطار کری نزدیک ایک قوم کی یعنی ضیافت مین
کہی افطار کرین نزدیک تمہاری روزی دار اور کہا دین کہا تمہارا نیک کار اور بخشش چاہین اوپر تمہاری
فرشتی نفل کے یہہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داؤد فی * ف * آداب روزی کی یہہ ہین کہ محفوظ رکہی زبان اور اتلہہ
اور کان کو بری باتون سی اور لایعنی سی پس جسنی نہ چہوڑا جہوٹہہ اور گناہ کی باتین اور غیبت اور فحش وغیرہ پس نہین

ہی اللہ کو حاجت یہہ کہ چھوڑی وہ کہانا اور پینا اپنا پس اکثر روزہ دار ہین کہ نہین ہی اونکی لئی روزہ اونکی سی
مگر پیاس اور بھوک یہہ مضمون حدیثون صحیح سی ثابت ہوتا ہی پس اگر لڑی روزہ دار سی کوئی پس کھے پیا
مانگتا ہون ساتھہ اللہ کی تجسی ہین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہووی کہی یہہ زبان سی والا دلسی روزہ کی
چھپانی کے لئی اور کم کہاوی کہانا نسبت اور دنون کی اور افطار کری پہلی ستارونکی نکلنی کے اور پہلی نماز
مغرب کی اور افطار کری جلدی تر پر اگر وہ نہاوی خشک پر یا میوہ سی یا شیرینی سی اگر کچھہ نہاوی پانی سے
اور سحر دیر کر کہاوی اگرچہ ساتھہ تمر کی یا کہونٹ پانی کی ہووی کہ فرمایا ہی حضرت نی فرق ہماری روزی ہین اور
یہود کی روزی ہین کہانا سحر کا ہی اور موجب برکت کا ہی اور فرض روزی رمضان کی ہین اور سنت پندرہ ہین شعبان کی
اور نوین دسوین محرم کا کہ اوس سی کفارہ ایک برس کے گناہون کا ہوتا ہی اور نوین بقر عید کا کفارہ دو برس کے
گناہون کا اوس سی ہوتا ہی اور تین روزی ہر مہینی مین کہ کئی طرحسی آئی ہین مگر اکثر حضرت تیرہین چودہین پندرہین
رکہتی تہی کہ حکو ایام بیض کہتی ہین سفر اور حضر مین اکبو ترک نہین کرتی تہی اور حضرت پیر اور جمعرات کو بہی روزہ
رکہتی تہی اور فرماتی تہی کہ ان دو دنون مین بخشتا ہی اللہ تعالے مسلمانون کو اور اعمال بندون کی اوپر عرض ہوتی ہین
پس دوست رکہتا ہون مین کہ عرض کی جاوین عمل میری اور مین روزی سی ہون اور چھہ روزی شوال ہین جنکو
ستہ شوال کہتی ہین فرمایا اونکی حق مین کہ جو کوئی رمضان کی روزی رکہی اور چھہ شوال کی تو ہوتا ہی گویا تمام زمانہ
روزے رکہی کذا فی المشکوۃ و وظائف النبی اور ابہی روزی حضرت سی ثابت ہوی ہین بخوف درازگی کی اتنی
کفایت کیا بڑی کتابون مین دیکہا چاہئی وَاِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ

خ مرت س اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رواہ

س یہ اور جب آوی کہانا پس چاہئی کہ بسم اللہ کہی اور کہاوی اوسطرف سی کہ قریب اوسکی ہی یعنی اگلی اپنی
سی ساتھہ واسطے اتباع سنت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی بے تحقیق شیطان حلال کرتا ہی اپنی پر اوس
کہانی کو کہ نہ ذکر کیا جاوی نام خدا کا اوسپر یعنی بسم اللہ نہ پڑہی جاوی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نے

ف یعنی قادر ہوتا ہی اوس کہانی پر اور اپنا حصہ کر لیتا ہی اوسمین اور موجب سنگدلی اور فساد
اور کرنی گناہون کا کر دیتا ہی اوسکو بسبب نام لینی اللہ تعالی کی پس جو نام اللہ تعالی کا اول مین یا درمیان
مین یا آخر مین لیلیا ہر حلال نہین کر سکتا اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ فقط بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہی
مگر اولی یہہ ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور احیاء العلوم مین امام غزالی رحمہ اللہ نے لکہا ہی کہ پہلی نوالہ پر
بسم اللہ کہی اور دوسری پر بسم اللہ الرحمن اور تیسری پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب ہی کہ پکار کر بسم اللہ کہی تو
اوروں کو بہی یاد آجاوی اور جو ہر نوالہ پر بسم اللہ کہی بہت ہی خوب ہی اور علماء نے اختلاف کیا ہی کہ بسم اللہ
کہنی مستحب ہی یا واجب سفر السعادت والی نے کہا ہی کہ محققین اہل حدیث کی نزدیک واجب ہی اور اکثر
فقہا کی نزدیک مستحب اور دائین ہاتہہ سی کہانا ہی سب علما کی نزدیک سنت موکدہ ہی اور قہستانی نے
لکہا ہی کہ اپنی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا واجب ہی اور اوسکی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا حرام اور یہہ اوس صورت مین ہی
جو کہانا ایک طرح کا ہوا اور جو مختلف قسمون کا ہو مثل میوونکی درست ہی جدہر سی چاہی چن کر کہاوی کذا ذکر الغنیہ
اور مستحب ہی کہ کہانی کی پہلی اور بیچی ہاتہہ دہووی اور چکنی ہاتہہ رات نہ گذاری کہ مضر ہی اور زین المنیہ
سی کہاوی ساتہہ اعانت چوتہی کی اور اسفل اور گرداگرد شکابی کیسی کہاوی نہ اعلی اوسکی سی اور اوسط
اوسکی سی اور چہری سی گوشت گلا ہوا اور روٹی نہ کاٹی اور بعد فراغ کی اونگلیان اور برتن چاٹ لیے
اور دسترخوان پر جو کچہہ گرا ہی اوس سی مٹی وغیرہ چہٹا کر کہا جاوی اوسی پر شیطان کی لئی گرا ہوا چہوڑے
اور کہاوی دوزانو یا اوکڑو یا دایان پاون کہڑا کر کر اور نہ کہاوی چار زانو اور نہ لیٹ کر اور نہ کہڑی
ہو کر اور نہ مسند وغیرہ پر بیٹہہ کر بطور متکبرین کی اور نہ خوان پایہ دار پر اور نہ تشتری پیالی مین اور نہ عیب
کری کہانی کو اور نہ سونگی اوسکو اور نہ پہونکی اوسمین اور بہت گرم نہ کہاوی اور عین العلم مین
لکہا ہی کہ پرہیزگری برتن پیتل یا تانبی کے سی مسنون لکڑی اور مٹی کی برتن مین ہی اسلئی کہ اقرب ہی طرف تواضع
کی لیکن وضو کرنا پیتل یا تانبی کی برتن مین حضرت سی ثابت ہی ہوا ہی مس یہہ آداب اگرچہ سنن زوائد ہی مین

لیکن طالب کو چاہئی کہ ہر قول اور فعل مین دل اپنا خالی بیت صالحہ سی نہ رکہی یعنی بجالانی ان اداب وغیرہ مین رضامندی اللہ تعالی کی اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملحوظ رکہی تا عادات عبادات ہوجاوین اور ثواب پاوی اور ضرور ہی کہ طلب حلال کی کری کہانی اور پینی وغیرہا مین اور بہت پرہیز کری حرام اور شبہ سی کہ جسکا کہانا اور پینا اور لباس حرام کا ہوتا ہی نہین قبول کیجاتی دعا اوسکی اور نماز اوسکی اور جو گوشت اوس سی بنتا ہی لائق تر ساتہہ آگ کی ہوتا ہی اور اصل کلی اور مقصود اصلی یہہ ہی کہ کفایت کری اوپر قدر ضرورت کی یعنی چند لقمی کہاوی کہ قائم رکہین پیٹ اوسکی کو یا تہائی پیٹ کہاوی اور تہائی پانی اور تہائی دم کی لئی خالی رکہی اوسپر ہرگز زیادہ نکری کہ بہت کہانا برا ہی دل مردہ ہوتا ہی اور سنگدلی ہوتی ہی اور علوم غیبیہ کی دروازے بند ہوتی ہین اور رات دن مین ایکبار کہاوی لیکن اگر خوف ضعف کا ہووی تو دو تو وقت کچہہ کہاوے اور بہت پرہیز کری منہمک رہنی سی لذیذ کہانی اور پینی مین عین العلم مین ایک حدیث روایت کی ہی کہ بدترین امت میری کی وہ لوگ ہین کہ غذا دی جاتی ہین ساتہہ نعمتون کی پرتہتا ہی اوس سی گوشت اونکا اور بہت اونکی کہانے اور لباس طرح طرح کی ہین پس یاد رکہہ ان اصول کو اور نہ غافل ہوانسی پس تحقیق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین سیر ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پی در پی کبہی اور نہین کہائی حضرت نی چپاتی اور بکری بریان اور نہین حق ہی واسطی انسان کی مگر بیچ تکری روٹی خشک کے اور کپڑی کے کہ دفع کری گرمی سردی کو اور گہر کہ رہی اوسمین واسطی دفع سردی گرمی کے اور زیادہ اسپر حساب ہی کہ حساب لیا جاویگا بندہ من قیامت کی پس عاقل کو پرہیز چاہئی اسمین مگر واسطی ضرورت دینی اور بدنی کی کذا فی وظائف النبی قالوا یا رسول اللہ انا نأکل ولا نشبع قال فلعلکم تأکلون متفرقین قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ ۔ق دس ۔ عرض کیا صحابہ نی ای رسول خدا کی تحقیق ہم کہاتی ہین اور سیر نہین ہوتی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس شاید کہ کہاتی ہو جدا جدا عرض کیا اونہون نی ہان اسیطرح ہی فرمایا حضرت نی پس جمع ہوتم اوپر کہانی اپنی کی اور یاد کرو نام خدا تعالی کا

برکت کیجاوی سے تمہاری لئی اوسمین نقل کے ہیہ ابن ماجہ ابوداؤد نسائی سے ف جمع ہونا اور ذکر
کرنا نام خدا یتعالی کا ہر ایک موجب برکت کا ہی اور جو دو نو چیزین جمع ہون برکت زیادہ ہووی گی اذا ذکر الفخر
وَاَمَرَ الصَّحَابَةَ فِي الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِي اَهْدَتْهَا اِلَيْهِ الْيَهُوْدِيَّةُ اَنِ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
وَكُلُوْا فَاَكَلُوْا فَلَمْ يُصِبْ اَحَدًا مِنْهُمْ شَيْءٌ ۔ مس ۔ اور حکم کیا صحابہ کو بیچ وقت حاضر ہونی گوشت
بکری زہر ملائی گئی کی وہ جو بھیجا تہا اوسکو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک یہودیہ نی یعنی زینب بیٹی حارث
کی نی ہیہ کہ یاد کرو نام خدا یتعالی کا اور کہا و پس کہایا صحابہ نی یعنی بسم اللہ کہہ کر پس نہ پہنچا کسی کو اوسمین
سی کچہہ یعنی ضرر زہر کا نقل کے ہیہ حاکم نی ف حکم کیا صحابہ کو یعنی بعد طلاع اسکی کہ زہر آلودہ ہی کہ اوس گوشت نے
ازراہ معجزۂ سرور عالم کی خبر دی ہی کذا ذکر الفخر وَفِي حَدِيْثِ مَسِيْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
اِلٰى بَيْتِ اَبِي الْهَيْثَمِ وَاَكْلِهِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِهِمُ الْمَاءَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا
هُوَ النَّعِيْمُ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا كَبَّ عَلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا
وَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيْكُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ
اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ هٰذَا اَلْفَافُ هٰذَا ۔ مس ۔ اور بیچ حدیث قصہ صحابی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ابوبکر اور عمر رض کی طرف گہر ابی ہیثم صحابی کے اور کہانی انکیلی کہجورون کو اور
گوشت کو اور پینی انکیلی پانی کو قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تحقیق یہہ کہانا اور پینا وہ نعمت ہی کہ پوچہی
جاوگی تم اوس سی یعنی ادای شکر اسکی ہی دن قیامت کی پس جب کہ وشوار ہوئی یہہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی پر فرمایا حضرت نی جسوقت کہ یہہ پہنچو تم اور پاؤ تم مانند اسکیکو اور ڈالو ہاتہہ اپنی یعنی کہانا شروع کرو پس کہو
کہانی ہین ہم ساتہہ نام خدا کی اور اوپر برکت خدا کی پس جب سیر ہو چکو تم پس کہو سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کے
جسنی سیر کیا ہمکو اور سیراب کیا ہمکو اور نعمت دی ہمپر اور بہت دی یعنی زیادہ حاجت سی دی پس تحقیق یہہ کہنا بدلہ
اس نعمت کا اور عہدۂ ادای شکر اس نعمت کیسی پر لاتا ہی نقل کے ہیہ حاکم نی ف حاصل اور مختصر قصہ حدیث کا

بیہقی کہ ابو ہیثم ایک صحابی تھی درخت کھجور رونگی اور بکریان بہت سی رکھتی تھی حضرت سرور عالم مع ان صحابہ کرام کے
اونکی ہان رونق افزا ہوئی وہ باہر گئی ہوئی تھی اونکی بی بی نے بہت خوشی سی پہنچایا جب ابو ہیثم آئی نہایت
خوشی سی عرض کیا کہ فدا ہوون تمہری ماباپ میری اور بہت سی باتین خاطر داری کی کر کر باغ مین اوس زندہ
باغ کو پہنچا کہ ہر قسم کی کھجورین حاضر کین اور آپ ابو ہیثم تیاری کہانی مین مشغول ہوئی بعد اوسکی گوسفند بکری کا
تیار کر حاضر کیا جب تناول فرما چکی اور پانی نوش کر چکی یہہ حدیث ان ہذا لہو النعیم آخر تک فرمائی جب صحابہ کو
دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون پر مواخذہ ہوا کیا ٹھکانا ہی تو ندارک اوس سوال قیامت کا بتعلیم کہ وبا کذا ذکر الفجر
وَاِنْ نَسِیَ التَّسْمِیَۃَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ * د ت س ن حب مس
اور اگر بہوں جاوی کوئی بسم اللہ کہنی پہلی کہانی کی پس کہی بسم اللہ کہنا ہون اول کہانی مین اور آخر کہانی مین نقل کی
یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ف کہی بسم اللہ یعنی وقت یاد آنی کی درمیان کہانی کی اور بعضون نے
کہا ہی کہلی اگرچہ بعد کہانی کے یاد آوی کذا ذکر الفجر وَاِنْ اَکَلَ مَعَ جُذَامٍ اَوْ ذِیْ عَاھَۃٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ * ت د ق حب مس ی اور اگر کہاوی ساتہہ جذامی کی یا ساتہہ
آفت والے کی کہی کہاتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی اوس حال مین کہ اعتماد کرتا ہون اوسپر اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل
کی یہہ ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی ف ساتہہ آفت والی کی کہ مبتلا ہوئی کسی امراض مین
مین بیمار یون لگجانی والیون سے کہ لوگ اونکو باعتبار وہمون کے لگجانی والی گنتی ہین والا شرع مین کوئی مرض ایک کا
دوسری کو لگتا نہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر بیمار کی ساتہہ کہانا درست ہی اور ایک اور حدیث مین
آیا ہی جذامی سی بہاگ جیسا کہ بہاگتا ہی شیر سی تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہی کہ پرہیز کرنا اوس سی جائز ہی اور
ساتہہ کہانا قبیلہ توکل کے سی ہی پس اگر توکل حاصل ہی کہاوی اور نہین تو بحکم کذا ذکر الفجر فَاِذَا فَرَغَ مِنَ
الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا
مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا * خ عہ * پر جب فارغ ہووی کہانا کہانی سی اور پانی پینی سی یعنی دونون سی یا ایک سے

وداؤد شاہ یا جاوی وستر خوان کہی سب تعریف ثابت واسطے خدا کی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت نہ کفایت کی گئی اور نہ چھوڑی
گئی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی ای سب ہماری قبول کر حمد ہماری نقل کیے یہہ بخاری اور چاروں نے ف
نہ کفایت کی گئی یعنی وہ تعریف کہ کفایت نہین کی گئی اوس سی یعنی پوری نہین ہی سبب نہ ادا ہونی حق اوسکی
شاکر ہونی قدرت انسان کی نہ چھوڑی گئی بلکہ ہمیشہ مشغولی ہی ساتھہ اوسکی باوجود نقصان کیفیت کی اور نہ بی پروائی کے
گئی اوس سی بلکہ ہمیشہ لازم ہی سبب پی درپی ہونی نعمتون کی ہر لحظہ ہر لحظہ کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا
وَاَرْوٰنَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مَکْفُوْرٍ ۲ خ ۲ سب تعریف ہی اوس اللہ کی لئی کہ کفایت کیا ہمکو یعنی سب ضرورتون
ہماری کو قسم کہانی وغیرہ سی کفایت کیا اور سیراب کیا ہمکو درحالی کہ اللہ تعالی نہ کفایت کیا گیا ہی اور نہ ناشکری کیا
گیا نقل کیے یہہ بخاری نے ف نہ کفایت کیا گیا ہی یعنی کوئی سبب اوسکو کفایت نہین کرسکتا بلکہ وہ سبہونکا
کافی ہی کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقٰنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۲ عه ی ۲ ت سب تعریف ہی
واسطی اوس خدا کی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمانونسی نقل کیے یہہ چاروں نی اور ابن سنی نی اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا ۲ د س حب ۲ سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی
کہ کہلایا اور پلایا اور آسان کیا نگلنا کہانی پانی کا حلق مین اور کی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کے نقل کی یہہ ابوداؤد نسای
ابن حبان نی ف آسان کیا یعنی سبب پیدا کرنی دانتون کی چبانی کی لئی اور لعاب کی نرم کرنی کی لئی اور زبان
کی پھیرنی کی لئی مونہہ مین اور نگلنی کے لئی کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ
مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ۲ د ت ف مس ی ۲ سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ کہلایا
مجکو یہہ کہانا اور نصیب کیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور حرکت اور قوت کی میری طرف سی نقل کیے یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ
حاکم ابن سنی نی وَاِذَا اَکَلَ الطَّعَامَ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ ۲ د
ت ف ۲ اور جب کہاوی کہانا پس چاہیی کہ کہی یا اللہ برکت کر ہماری لئی اسمین اور کہلا ہمکو بہتر اوس سی نقل کی
یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی وَاِنْ کَانَ لَبَنًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ۲ د

ق مدیس اگر ہووی کہانا وو دیس جاپئی کہ کہی یا ہمہ برکت دی ہماری لئی سمین اور زیادہ کر ہمکو اس سی نقل
کی ہیہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف معلوم ہوا کہ وو دسب کہانون سی بہتر ہی کہ اور کہانون کی طرح اسمین
ہیہ نہ فرمایا کہ اس سی بہتر ہمکو دی کذا ذکر الفخر اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ
فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا ۔ قت س ی ۔ تحقیق اللہ تعالے البتہ راضی ہوتا ہی
بندیسی اور دوست رکھتا ہی ہیہ کہ کہاوی ایکبار کہانا پس تعریف کری خدا کی اوسپر یا پیوی ایکبار پیناپس تعریف
کری اوسکی اوسپر نقل کے ہیہ مسلم ترمذی نسائی ابن سنی نی ف اکلہ جو زبر سی پڑہی معنی اوسکی بان ہوئے
اور جو پیش سی پڑہی معنی اوسکی نوالہ کی ہونگی کذا ذکر العلی وَاِذَا غَسَلَ یَدَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَطْعَمُ وَلَا
یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ
وَلَا مُکَافًا وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ
وَکَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَھَدٰی مِنَ الضَّلَالَۃِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ سق حب مس ۔ اور جب دہووی ہاتہہ اپنی کہی سب تعریف ثابت ہے
اوس خدا کی لئی کہ کہلاتا ہی اور نہین کہلایا جاتا یعنی سب اوسکی محتاج اور وو کسیکا محتاج نہین احسان کیا ہمپر
پس سیدہی راہ دکہائی ہمکو یعنی طرف امور دین و دنیا کی اور کہانا کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور ہر نعمت خوب
انعام کی ہمکو سب تعریف ہی واسطی خدا کی در حالی کہ وہ نعمت نہین ترک کی گئی ہی اور نہ بدلہ کی گئی ہی اور نہ ناشکری
کی گئی ہی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی یعنی بلکہ ہمیشہ محتاج اوسکی ہین سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ کہلایا ہمکو
کہانا اور پلائی ہمکو پینی کے چیز یعنی پانی اور دودہ وغیرہما اور پہنایا ہمکو ننگی پن سی اور راہ بتائی ہمکو گمراہی سے
اور بینا کیا ہمکو اندہی پن سی یعنی نگا اور گمراہ اور اندہا نہ کیا ان سب سی محفوظ رکہا اور بزرگی دی اوپر بہتون
کی اون لوگون سی کہ پیدا کیا بزرگی دینی سب تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نقل کی ہیہ نسائی ابن
حبان حاکم نی ف نہ بدلہ کی گئی یعنی ساتہہ ادای شکر کی اوسکی مقابلہ مین اسلئی کہ اللہ تعالی کی انعام احسان کا

کون بدلہ اوتا سکتا ہی نہ ناشکری کی گئی بلکہ ساتھہ مقدور بشری کی شکر اوسکا ادا کریگے ہین کذا ذکر
الفخر اَللّٰھُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ فَھَنَّئْتَنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَکْثَرْتَ وَاَطْبْتَ فَزِدْنَا * ممو ص
یا اللہ سیر کیا تونی اور سیراب کیا تونی پس گوارا کر کہانی پینی ہماری کو کہ انجام بخیر ہو اور رزق دیا تونی ہمکو
پس بہت دیا تونی اور اچھا کیا حال ہمارا پس زیادہ کر ہمکو نعمتین اور برکت دی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ
فی وَیَدْعُوْ عِنْدَ اَھْلِ الطَّعَامِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ *
عرت س مص * اور دعا کری کہلانی والی کی لئی یا اللہ برکت دی اونکی لئی بیچ اوس چیز کی کہ روزی
دی تونی اونکو پس بخش اونکو اور مہربانی کر اونپر نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے
اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ * مر * یا اللہ کہلا میوی بہشت کی اوسکو کہ کہلایا مجکو
اور پلا اوسکو کہ پلایا مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی ف پلا یعنی پانی حوض کوثر کا اور شراب طہور یا میرا و کہانا
پانی دنیا کا ہو کہ دنیا مین محتاج نہو اور اگر دونو مراد رکہین اولی ہو کذا ذکر الفخر وَاِذَا لَبِسَ ثَوْبًا قَالَ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَ لَہٗ * ی * اور جب پہنی
کپہہ کپڑا تو کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بہلائی اوسکے اور بہلائی اوس چیز کی کہ یہہ کپڑا بنایا گیا ہی اوسکی
لئی اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطے اوسکی یعنی وہ تکبر
اور فخر ہی نقل کیے یہہ ابن سنی نی ف بہلائی اوسکی یہہ کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اور ضرر اوسکی سبب
سی نہ پہونچی اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ اوسکی لئی یعنی کپڑا بنایا گیا ہی ستر ڈہکنی کی لئی اور سردی
گرمی دور کرنی کی لئی پس اسی قصد سی پہنون مین نہ واسطی تکبر و فخر کی یا استعمال اوسکا طاعت مین ہووے
کذا ذکر الفخر وَاِنْ کَانَ جَدِیْدًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ غَیْرَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ
اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ * د
ف س حب مس * اور جو ہووی لباس نیا ذکر کری اوسکو ساتھہ نام اوسکی یگڑی ہو یا کرتہ یا اوڑہنے

پھر کہی یا اللہ تیری ہی تعریف ہی تو نی پہنایا مجکو یہہ یعنی بغیر مشقت میری کی مانگتا ہون میں تجسی بھلائی اسکے
و بھلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطے اوسکی اور پناہ مانگتا ہون میں تجسی برائی اسکی سی اور برائی
اوس چیز کیسی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطے اوسکی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ف ذکر کری
ساتھہ نام اوسکی کی یعنی کہی مثلاً رَضِيَ اللّٰهُ بِهٖ وَالْعِمَامَةَ اَوْ كَسَانِيْ هٰذَا الْقَمِيْصَ اسیطرح اور کپڑون کا نام لیکر کہی اوسکے
بعد اللہم آخر تک پڑہی کذا ذکر العلی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ
ت ق مس مص ٭ سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی پہنائی مجکو وہ چیز کہ ڈہانپتا ہون میں ساتھہ اوسکی ستر اپنا
اور زینت کرتا ہون میں ساتھہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نی و من
لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ٭ ذت ق مس ٭ وَمَا تَاَخَّرَ ٭ د ٭ اور جو کوئی پہنی کپڑا یعنی نیا ہو یا پرانا پس کہی یہ تعریف
ہی خدا کی لئی جسنی پہنایا مجکو یہہ لباس اور روزی مجکو یہہ بغیر حیلہ کی مجسی اور بغیر قوت کی بخشا جاتا ہی اوسکی لئی جو کچھہ
کہ پہلی گذرا ہی گناہ اوسکی سی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ حاکم نی اور ابو داؤد کی ایک روایت میں
یہہ بھی آیا ہی اور وہ گناہ کہ پیچھی کئی ہین یعنی اگلی پچھلی گناہ بخشی جاتی ہین وَاِذَا رَاٰى عَلٰى صَاحِبِهٖ ثَوْبًا جَدِيْدًا
قَالَ لَهٗ تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ ٭ د مص ٭ اور جب دیکہی یار اپنی پر کپڑا نیا کہی اوسکی لئی پرانا کری تو
اور بدلی اسکی دی اللہ کپڑا اور نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن ابی شیبہ نی ف یہہ دعا ہی واسطے درازی عمر اور
فراخی رزق کے اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ٭ خ د ٭ پرانا کر اور پرانا کر پہر پرانا
کر اور پرانا کر پہر پرانا کر اور پرانا کر نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نی ف یعنی عمر تیری دراز ہو تو بہت
سی کپڑی پہنی اور پرانی کری کذا ذکر العلی فَاِذَا خَلَعَ ثِيَابَهٗ فَسَتَرَ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَةِ بَنِيْ اٰدَمَ
اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ ٭ مص ی ٭ پس جب اوتاری کپڑا اپنا پس پردہ درمیان آنکہون جن کی اور ستر اولاد
کی کہنا بسم اللہ کا ہی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف یعنی جو کپڑی اوتارنی کی وقت بسم اللہ کہہ لیوے

جنا

جانت نہین دیکھہ سکتی کیے سترا وسکا وَاِذَا هَمَّ بِاَمْرٍ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ
لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ
بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ
عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ

یہ یوخ عله بنہ اور جب قصد کری کسی کام کا پس چاہیئے کہ پڑہی دو رکعتین سوا فرض کے پہر کہی یا اللہ تحقیق
مین نیکی مانگتا ہون تجسی اس کام مین ساتھہ دعلم تیری کی اور قدرت مانگتا ہون تجسی اوپر بانی خیر کی ساتھہ
وسیلۂ قدرت تیری کی اور مانگتا ہون تجسی مطلب یا بی فضل بڑی تیری سی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی
ہر چیز پر اور نہین قدرت رکہتا مین کسی چیز پر اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہی شا
پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی میری لئی دین میری مین اور زندگانی میری مین
اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر
اوسکو میری لئی پہر برکت دی میری لئی اوسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میری لئی دین میری مین
اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اوسکو مجسی اور پہیر
مجکو اوس سے اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بہلائی جہان کہین ہو وی پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکی نقل کی
یہہ بخاری اور چاردن نی ف جب قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی کرنی نکرنی
مین مثل سفر اور عمارت اور نکاح اور مانند اسکی نہ مانند کہانی اور پینی مقرری کی کہ اسمین استخارہ نہین چاہیئے
اور اسیطرح استخارہ نکیا جاوی کرنی واجب اور مستحب مین اور چہوڑنی حرام اور مکروہ کی مین پس استخارہ پہر
سی جو بات اسکی حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑتا ہی پڑہی دو رکعت اگر دو رکعت سنون معمولی

اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو بین سی بھی پڑھ کر یہہ دعا پڑہی جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ جدی دو رکعت
پڑہی اور جسوقت چاہی پڑہی سوا وقتون مکروہ کی اور سورت جونسی چاہی پڑہی اور بعضی روایت مین قل یا اور قل ہو اللہ
آئی ہی اسیطرح احیاء العلوم مین ہی اور اگلی علماسی بھی یہی منقول ہی اور اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ مین لفظ اَوْ کا حافظ ابن
حجر نی شک راوی کا لکھا ہی یعنی فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فرمایا یا اِنْ تمیون لفظون کی عوض عَاجِلِ اَمْرِیْ
وَآجِلِہٖ فرمایا یہہ کام یعنی جو کہ پیش رکھتا ہون اور مترد دہون کرنی نکرنی اوسکی مین مثل سفر وغیرہ کی اور جائز ہے
کہ ہذا الامر کہکر حاجت اپنی ذکر کری دلسی یا زبان سی واللہ اعلم کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین بعد ذکر کرنی ابتدا
دعا کی بدلی اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَخر تک کی یون آیا ہی اِنْ کَانَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَادِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَادِیْ
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ وَرَضِّنِیْ بِہٖ ترجمہ
مص یعنی اگر ہووی یہہ کام بہتر دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین
پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور اگر
ہووی یہہ کام برا دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس
پھیر اوسکو مجسی اور پھیر مجکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بھلائی اور راضی کر مجکو ساتھ
اوسکی نقل کیے یہہ ابن حبان ابن ابی شیبہ نی اور ایک روایت مین بعد اِمْکَانَ کی یون آیا ہی
خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ
فِیْہِ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ فَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کَانَ وَرَضِّنِیْ بِقَدَرِہٖ
حب یعنی اگر ہووی یہہ کام اچہا میری لئی دین میری مین اور اچہا میری لئی زندگانی میری مین اور اچہا
میری لئی انجام کار میری مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور جو ہووے
سوا اوسکی بہتر میری لئی پس حکم کر میری لئی بھلائی کو جہان کہین کہ ہو اور راضی کر مجکو ساتھ تقدیر اپنی کے

نقل کے بیہقی ابن حبان نی اور اور ایک روایت مین یون ہی خَيْرًا لِّي فِي دِيْنِي وَمَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ
اَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَاِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا الْاَمْرَ الَّذِي يُرِيْدُ شَرًّا لِّي فِي دِيْنِي
وَمَعِيْشَتِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي ثُمَّ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ اَيْنَمَا كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ حب ۔ اگر ہووی یہہ کام بہتر میری لئی دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار
میری مین پس حکم کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور اگر ہووی ایسا اور ایسا شاہ
کری یعنی ساتہہ لفظ کذا وکذا کی واسطی اوس کام کی کہ ارادہ رکہتا ہی برا میری لئی دین میری مین اور
زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس پہیر اوسکو مجہی سے پہر حکم کر میری لئی بہلائی کو جہان ہووے
نہین ہی بچا گنا ہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کے بیہقی ابن حبان نے اور ایک
روایت مین بعد اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ کے یون آیا ہی وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُمَا
بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهُمَا اَحَدٌ سِوَاكَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِي يُرِيْدُهُ خَيْرًا لِّي فِي دِيْنِي وَفِي
دُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِي فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّي فَوَفِّقْنِي
لِلْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ ۔ سر ۔ اور مانگتا ہون مین تجہی سے بہلائی فضل تیری سی اور رحمت تیری سی پس
تحقیق فضل اور رحمت ہیچ ہاتہہ قدرت تیری کی ہین کہ نہین مالک ہی اون دونون کا کوئی سوا تیری پس تحقیق
تو جانتا ہی اور نہین جانتا ہون مین اور قدرت رکہتا ہی تو اور نہین قدرت رکہتا مین اور تو ہیبت جاننے
والا ہی غیب کی باتون کا یا اللہ اگر ہووی یہہ کام ایسا کام کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا استخارہ کرنی والا
بہتر میری لئی دین میری مین اور دنیا میری مین اور انجام کار میری مین پس توفیق دی اوسکی اور آسان
کر اوسکو اور جو ہووی سوا اسکے بہتر میری لئی پس توفیق دی مجکو واسطی خیر کی جہان ہووی نقل کی
بیہقی بزار نی فَاِنْ كَانَ مَزْوَاجًا فَلْيُصَلِّ الْخُطْبَةَ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوْءَهُ ثُمَّ

مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللّٰهَ وَيُمَجِّدْهُ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فِي فُلَانَةَ وَيُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِي فِي
دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِنْهَا لِي فِي دِينِي وَآخِرَتِي
فَاقْدُرْهَا لِي بِحَبْ مَس ۔ پس جو ہووی وہ کام یعنی جسکی لئی استخارہ کرتا ہی نکاح پس جانئی کہ پوشیدہ
کری منگنی پہر وضو کری پس اچہا کری وضو اپنا پہر نماز پڑہی جس قدر مقدر کی ہی خدا نی اوسکی لئی پہر جا
کہ تعریف کری خدا تعالی کی اور بزرگی سی یاد کری اوسکو پہر کہی یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور مین قادر
ہون مین اور جانتا ہی تو اور مین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی غیب کی باتون کا پس جو جانتا
ہی تو کہ تحقیق بیچ فلانی عورت کی اور ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی یعنی بجای فلانہ
کی نام اوس عورت کا لی کہ جس سی نکاح کا ارادہ رکہتا ہی بہلائی ہی میری لئی دین میری مین اور دنیا
میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور جو ہووی سوا اس عورت کی
بہتر اس سی میری لئی دین میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اوسکو میری لئی نقل کی یہ ابن حبان
حاکم نی **ف** جسقدر مقدر کی ہی یعنی جسقدر ہوسکی پڑہی کہ ادنی اوسکی دو رکعت ہین پہلی رکعت مین بعد
الحمد کی قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نی کہا پہلی رکعت مین پڑہی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا اور دوسری مین وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ وَمَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ
تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ وَهُوَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى
وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اس حدیث مین دوسری جای جو لفظ دنیای کا لفظ فرمایا تو شاید
اشارہ ہی اسپر کہ دین والی دنیا والی سی بہتر ہی یعنی جو عورت تقوی والی اور باعث ہو امور دین کی
افضل ہی اوسپر کہ خوبصورت ہو اور تقوی نرکہتی ہو کذا ذکر العلی والفخر من سعادۃ ابن آدم

استخارتہ اللہ ومن شقوتہ ترکہ استخارۃ اللہ ۔ مس ت ۔ بدبختی بنی آدم کسی ہی خیریت چاہنی اوسکی خدا تعالی سی اور بدبختی بنی آدم کسی ہی چھوڑنا اوسکا استخارہ کو خدا تعالی سی ف نقل کیے ہیہ حاکم ترمذی نی ف معنی استخارہ کی طلب خیریت کی ہین اللہ تعالی سی جسطرح کہ حدیثون مین گذری اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دعاء استخارہ کی تعلیم کرتی جیسی کہ تعلیم کرتی سورۃ قرآن کی اور روایت ہی جامع الاصول مین کہ ہرگز زیانکار نہ ہوا وہ شخص کہ جسنی استخارہ کیا خدا تعالی سی اور ندامت نہ اوٹھائی جسنی کہ مشورہ کیا اور فقیر نہ ہوا جسنی کہ میانہ روی کی معیشت مین اور حضرت انس سی روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی لئی سات بار پھر دیکھہ جو کچھہ کہ تیری دلمین القا ہوا وسپر جرأت کر کہ وہی بہتر ہی اور استخارہ مختصر ایک روایت مین ہیہ آیا ہی اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اخْتِیَارِیْ یعنی ای اللہ پسند کر میری لئی اور اختیار کری میرے لئے یعنی جو مناسب جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کے کذا ذکر الفخر وان تولی عقد فخطبتہ ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم الآیۃ ۔ عہ ۔ مس عو ۔ اور جو متولی ہووی نکاح باندہنی کا یعنی جو نکاح کیسکا باندہی پس خطبہ اوسکا ہیہ ہی کہ سب تعریف اللہ کی لئی ہی تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور مدد چاہتے

ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھہ خدا کی برائیون نفسون اپنی کی
اور برائیون عملون اپنی کی سی جسکو راہ دکہاوی خدا پس نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو اور گمراہ کری جسکو
وہ پس نہین کوئی راہ دکہانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک
اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ای لوگو ڈرو پروردگار اپنی سے
جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سی اور پیدا کیا اوس سے جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا
اور پھیلائی دونو سی مرد بہت اور عورتین اور ڈرو خدا سی جسکی نام سی تمکتی ہو آپس مین اور ڈرو قرابت سے یعنی ناما
کاٹنی سی پرہیز کرو اور آپسمین محبت رکہو تحقیق اللہ ہی نگہبان یعنی نگہبان تمہارے سب باتون اور احوال پر مطلع ہی ای وہ
لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر
قائم رہو ای وہ لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات استوار یعنی جہوٹہہ نہ بولا کرو سنوار دیگا خدا
واسطی تمہاری عمل تمہاری پڑہی ساری آیت نقل کیے یہہ چارون نے اور حاکم اور ابو عوانہ نی **ف** باقی آیت
اخیر کی یون ہی وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا یعنی اور بخشیگا اللہ تمہاری لیے
گناہ تمہاری اور جو کوئی کہا مانی گا اللہ تعالی کا اور رسول اوسکیکا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہونچنا بڑا
پس یہہ آیتین پڑہ کر ایجاب و قبول کری یعنی دولہا سی یون کہی کہ فلانی عورت نی بدلی اپنی روپون کی نفس اپنا
تیری زنی اور زوجیت مین دیا نونی قبول کیا وہ کہی قبول کیا مینی پس اس ایجاب و قبول کو سنا دو گواہون
کا بہی شرط ہی بغیر گواہون کی نکاح درست نہین ہوتی کا اور آیت مین جو فرمایا جیکے نام سی مانگتی ہو آپسمین
یعنی ایک دوسری ہی اوسکی نام پاک کا وسیلہ کر کر مانگتا ہی اور ایک دوسری کو قسم دیتا ہی اوسکی نام بزرگ کی
اور ایک روایت مین بعد لفظ وَرَسُولُهُ کی کہ شہادتین مین ہی اتنا زیادہ ہی اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ
لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ خدا کی ہین اور رسول اوسکے

بہجا اونکو ساتھہ حق کی حال ہیکہ خوشخبری دینی والی ہین اور ڈرانی والی ہیجا اونکو قیامت کی یعنی مفصل
اوس سی جو شخص پیروی کری خدا یتعالی کی اور رسول اوسکی کی پس تحقیق اوسنی راہ سیدہی پائی اور جو کوئی
نافرمانی کری اللہ اور رسول کے پس تحقیق وہ نہین نقصان پہنچاتا ہی مگر جان اپنی کو اور نہین نقصان
پہنچاتا ہی خدا یتعالی کو کچھہ نقل کی ہیہ ابو داؤد نی اور ایک روایت مین بعد پہلی دعا کی ہیہ دعا بڑہنی آئی ہی وَ
نَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيُسْمِعُ مَرْضَاتَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ
فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ ۞ موده ۞ اور مانگتی ہین ہم اللہ سی ہیہ کہ کری ہمکو اون لوگون مین سی کہ اطاعت کرتی
ہین اللہ کی اور اطاعت کرتی ہین رسول اوسکی کے اور پیروی کرتی ہین خوشنودی اوسکی کی اور بچتی ہین غضب
اوسکی یعنی اون چیزون سی کہ سبب غصہ کی ہون پس سوا اسکے نہین کہ ہم ساتھہ اوسکی ایمان لائی اور واسطے
اوسکی مطیع ہین نقل کی ہیہ موقوفا ابو داؤد نی وَيَقُوْلُ لِمَنْ تَزَوَّجَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ۞ خ
حمد ۞ اور کہی واسطی اوس شخص کے کہ نکاح کری برکت دی اللہ تعالی تیری لئی یعنی اولاد پیدا ہو نقل کی ہیہ بخاری
مسلم نی وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ۞ عه حب مس اور برکت اوتارے
اللہ اوپر تیری اور جمع کری اور اتفاق دی درمیان تمہاری بیچ بہلائی کی نقل ہیہ چارون نی اور ابن حبان
حاکم نی اَوْ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ۞ خ مت س ۞ یا کہی پس برکت اوتاری اللہ اوپر تیری نقل کی
ہیہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نی وَلَمَّا تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ دَخَلَ الْبَيْتَ
فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِنِيْ بِمَاءٍ فَقَامَتْ اِلٰى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيْهِ بِمَاءٍ فَاَخَذَهٗ وَ
مَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِيْ فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلٰى رَاْسِهَا
وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا اَدْبِرِيْ
فَاَدْبَرَتْ فَضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيْهَا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ رض فَعَلِمْتُ الَّذِيْ يُرِيْدُ فَقُمْتُ فَمَلَاْتُ الْقَعْبَ مَاءً

وَاَتَيْتُهُ بِهٖ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِيْ وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ
وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اُدْخُلْ بِاَهْلِكَ
بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ * حب * اور جب نکاح باندھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت علیؓ کا ساتھہ حضرت فاطمہؓ
کی داخل ہوئی حضرت علی کی گھر مین پس فرمایا حضرت فاطمہ کو لا میری پاس پانی پس کہڑی ہوئین حضرت فاطمہ طرف
پیالہ کی کہ گھر مین تہا پس لائین وہ اوسمین پانی پس لیا پیالہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کلی دالی
اوسمین پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو اگی آپس آگے آئین پس چہڑکا پانی درمیان سینہ اونکی کی اور سر اونکے پر
اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان راندی ہوئی سی پہر فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو پیٹ پہر پس پیٹ پہیری اونہون نی پس ڈالا پانی درمیان دونو
مونڈہون اونکی کی اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان
راندی ہوئی سی پہر فرمایا لاؤ تم میرے پاس پانی کہا حضرت علی نی پس جانا مینی جو کہ ارادہ رکہتی ہین
حضرت یعنی سمجہا کہ میری ساتہہ بہی وہی طور کرینگی جو اونکی ساتہہ کیا پس کہڑا ہوا مین پس پہر امینی پیالہ پانے
سی اور لایا مین پیالہ حضرت کی پاس پس لیا اوسکو اور کلی ڈالی اوسمین پہر فرمایا آگی آپس ڈالا پانی
سر میری پر اور آگی میری یعنی سینہ پر پہر کہا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد
اسکیکو شیطان راندی ہوئی سی پہر فرمایا پیٹ پہیر پس پیٹ پہیری مینی پس ڈالا پانی درمیان
دونون مونڈہون میری کی اور فرمایا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد اسکی کو شیطان
راندی ہوئی سی پہر فرمایا حضرت علی کو داخل ہو ساتہہ اہل اپنی کی ساتہہ نام خدا کی اور برکت کی نقل کیا
ابن حبان نی ف خطبہ نکاح حضرت فاطمہؓ کا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہا اور ایجاب و قبول کیا
اور مہر حضرت فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی کا ہوا کہ یہانکی حساب سی ایک سو چالیس روپئی ہوتی ہین اور مہر حضرت

بیبیون کا سوا ام حبیبہ کی اور مہر حضرت کی اور بیبیون کا بھی قریب اسی مقدار کی ہوا تھا یعنی کچھ کم ایک سو چالیس اور مہر ام حبیبہ کا چار سو دینار سونے کا تھا کذا ذکر الفخر و شیخ رفیع الدین رح وَاِذَا دَخَلَ بِاَهْلِهٖ اَوِ اشْتَرٰى رَقِيْقًا فَلْيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا * دس ص * اور جب آوی کوئی زنی اپنی کی پاس یعنی پہلی مرتبہ مرد عورت اکیجا جمع ہووین یا خریدی بردہ پس چاہئی کہ پکڑی بال پیشانی اوسکیکی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابویعلی بی ف گویا یہہ اشارہ ہی اپنی قبضہ اور تصرف مین داخل کرنی کا اور ایک روایت مین ہی کہ بعد پکڑنی کی یہہ دعا پڑہی ثُمَّ لْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ * دق س ص مس * پہر کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تونی اوسکو اور اوس یعنی اعمال اور افعال اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کیا تونی اوسکو اور یہ اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن ماجہ نسائی ابویعلی حاکم فی وَكَذَا لِلدَّابَّةِ وَيَاْخُذُ بِذُرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيْرِ * دس ص * اور اسیطرح کری ہیچ چارپائی کے اگر گہوڑا وغیرہ خریدی بال پیشانی کی پکڑکر پہلی دعا پڑہی اور پکڑی بلندی کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابویعلی فی ف یعنی جو اونٹ خریدی بجای بال پیشانی کی بلندی کوہان کی پکڑکر وہ دعا پڑہی وَكَانَ اِذَا اشْتَرٰى مَمْلُوْكًا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمْرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ * مو مص * اور تہی ابن مسعود جسوقت کہ خریدتی تہی غلام کہتی تہی یا اللہ برکت دی میری لئی اسمین اور کر اسکو بڑی عمر والا بہت رزق والا نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ فی ف اور کثیر الرزق کی دوسری معنی یہہ ہین کہ اوسکو سبب زیادتی رزق کا کر کہ جب کماوی کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا * ع * اور جب ارادہ کری کوئی جماع کا کہی ساتھہ نام خدا کی یہہ کام کرتا ہون مین یا اللہ دور کر

ہمکو شیطان سی اور دور رکہہ شیطان کو اوسچیز سی کہ نصیب کری تو ہمکو یعنی اولاد نقل کے بہہ صحاح
ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی وقت صحبت کی بہہ دعا پڑہی بہر اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان
اوسکو نہین ضرر کرنی کا کبہی یعنی نہین مسلط ہونی کا اوسکی دین پر اور نہین ظاہر ہونی کی مضرت اوسکی
اوسکی حق مین کذا ذکر العینی فَاِذَا نَزَلَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا
موطا مص بہ پس جب منزل ہووی کہی یا اللہ کر واسطی شیطان کے بیچ اوسچیز کی کہ نصیب کرے تو
مجکو حصہ نقل کے بہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اُتِيَ بِمَوْلُودٍ اَذَّنَ فِي اُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَاَقَامَ فِي
ف بد اور اگر پیدا ہووی بچہ اذان دی کان اوسکی مین دہنی پیدا ہونی اوسکی کی نقل کے بہہ ابوداود
ترمذی نی ف مستحب ہی کہ دائین کان مین اذان کہی اور بائین مین تکبیر چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
نی روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکی ہان بچہ پیدا ہووی پس اذان کہی دائین کان مین
اور تکبیر بائین کان مین کہ اوسکو ضرر نہین کرنی کے ام الصبیان یعنی مرگی اور اذان کہنی سنت ہی وقت
پیدا ہونی کی اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سی نقل کیا پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ اخلاص
بیچ کان حضرت حسن ابن علی کی جب پیدا ہوئی اور تحنیک کی اور علمانی کہا ہی مستحب ہی کہ بچی کی کان مین
کہی اِنِّي اُعِيذُكَ وَذُرِّيَّتَكَ بِرَبِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ كَذَا قَالَ الْفَرْقَ وَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا
لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ح مد اور رکہی اوسکو گود اپنی مین اور تحنیک کری اوسکو سانہہ کہجور کی اور دعا کری
اوسکی لئی اور دعا برکت کی کری اوسپر یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کہی نقل کے بہہ بخاری مسلم نی ف
تحنیک اسکو کہتی ہین کہ کہجور یا اور مٹہاس چبا کر لڑکی کی تالو مین لگاوی پس تحنیک سانہہ کہجور کی سنت ہے
وقت پیدا ہونی کی اور اگر کہجور نہ ملی اور کچہہ میٹہی چیز لگاوی اور مستحب ہی کہ لگانی والا تحنیک ہو کذا ذکر الفخر
وَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ ف
اور حکم کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نام رکہنی بچے کی ساتوین دن یعنی پیدا ہونی اوسکی سی اور ساتہہ دور

ایذا دینی والی چیز کی اوس سے اور حکم کیا ساتہہ عقیقہ کی نقل کے یہہ ترمذی نے **ف** ساتہہ دور کرنی
چیز ایذا دینی والی کے یعنی سر منڈاوی اور نہلاوی کہ میل وغیرہ جو وقت پیدا ہونی کی لگ رہی ہی ساتوین
دن اوس سے دور ہووی اور عقیقہ بہی کری ساتوین دن کہ سنت ہی امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک
اور نزدیک امام اعظم کی مستحب یا مباح ہی اور شرط عقیقہ کی قربانی کیسی ہی اور مستحب ہی کہ لڑکی
کی لئی دو بکری کری اور لڑکی کی لئی ایک اور بہتر یہہ ہی کہ ہڈی نہ توڑی بند کی جگہہ سے کاٹ کر کاوے
اور مستحب ہی کہ بہتوڑا گوشت شیرین بہی پکاوی اور مختار ہی کہ تقسیم کری اوسکو یا گہر میں پکا کر اپنی اہل کو کہلاوی
کذا ذکر الفخر والحلی **وتعوذ الطفل** اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ
لامّة **خ عه ر** * اور تعویذ لڑکی کا یہہ ہی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ کلموں پوری خدا کی برائی ہر شیطان کیسی اور
کاٹنی والی زہریلی کیسی یعنی جسکی کاٹنی سی مر جاوی اور برائی ہر نظر لگانی والی کیسی نقل کے یہہ بخاری اور چاروں نے اور بزار نے
ف پڑہ کر دم کریں باگلی میں لکہہ کر ڈالیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کو انکلمات کر رقیہ یعنی منتر
کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتی تہی ساتہہ ان کلمات کی حضرت
اسمعیل اور حضرت اسحق علیہما السلام کو کذا ذکر الفخر **وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْيُعَلِّمْهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا**
اللّٰهُ * اور جب بولنی لگی لڑکا پس چاہئی کہ سکہاوی اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ ابن سنی نے
ف شرعۃ الاسلام میں لکہا ہی کہ جب بولنی لگی لڑکا اول اوسکو کلمہ توحید سکہاوی بعد اوسکے یہہ
آیت سکہاوی **فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ** کذا ذکر الفخر **وَكَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ**
مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ وَقُلِ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا** الآية * اور تہی
صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنی لگتا کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب کی سی سکہاتی تہی اوسکو یہہ آیت اور کہہ
کہ سب تعریف واسطی خدا کی ہی جسنی نہیں پکڑا بیٹا ساری آیت نقل کے یہہ ابن سنی نے **ف** باقی آیت
یہہ ہی **وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ وَّلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا** یعنی اور نہیں ہی واسطی اوسکی کوئی شریک بادشاہت

مین اور نہین ہی اوسکی لئی دوست بچانی والا ذلت سی اور بڑائی بیان کراوسکی بڑائی بیان کرنا اصرا
عَلَى الصَّلٰوةِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوا فِرَاشَهُ لِتِسْعٍ وَزَوِّجُوهُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ
بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لَيَقُلْ لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ۞ ی مارو تم فرزند کو اوپر چھو برس کی نماز کی وقت پہنچنی
کی سات برسکی عمر کو یعنی تعادت ہووی نماز کی اور جدا کرو بچھونا اوسکا یعنی ماسی اور بہنوئی اور فرزندون
سی کہ ایک بچھونی پر نہ سوو یا کرین وقت پہنچنی کے نو برسکی عمر کو اور نکاح کرو اوسکا وقت پہنچی ستران
برس کے عمر کو پس جب کری یہہ یعنی جب یہہ طریق مذکور بجا لاوی پس چاہئی کہ بتہاوی فرزند کو اگی اپنی بہہ کبھی
نہ گرداوی تجکو اللہ مجبر فتنہ اور موجب آزمایش اور گمراہی کا نقل کی یہہ ابن سنی نے ف یہہ اشارہ ہے
آیت کریمہ پر اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنی مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہین پس اسی لئے دعا کی کہ باعث فتنہ کا
نہ کر بلکہ نیکبخت اور مطیع اپنا کر اور انکی سبب سی ہم گنہگار نہ ہووین وَاِنْ كَانَ سَفَرٌ اَصَافَحَ وَقَالَ
اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ۞ س د ت مس حب ۞
اور اگر ہوئی کوئی سفر کرنی والا مصافحہ کری مقیم اور کہی سونپتا ہون میین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور
آخری عمل تیری یعنی خاتمہ بخیر ہونقل کیے یہہ نسائی ابوداؤد ترمذی حاکم ابن حبان نی ف مراد امانت
سی مال ہی یا اہل اور اولاد یا تمام امور دینوی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی وَاَقْرَأُ
عَلَيْهِ السَّلَامَ ۞ س ۞ اور کہتا ہون مین تجیر سلام یعنی دعا کرتا ہون سلامتی دنیا اور آخرت کی نقل
کی یہہ نسائی سی وَيَقُوْلُ لِمَنْ يُوَدِّعُهُ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَخِيْبُ
اَوْ لَا يَضِيْعُ وَدَائِعَهُ ۞ ی طب ۞ اور کہی مسافر اوس شخص کو کہ رخصت کرتا ہی سونپتا ہون مین
تجھی یا کہی سونپتا ہون مین تمکو یعنی اگر ایک ہو پہلا لفظ کہی اور اگر کئی ہون دوسرا لفظ کہی اوس خدا کو
کہ سلامت رہتی ہین یا نہین ضایع ہوتی ہین امانتین پاس اوسکی یعنی ایک روایت مین بجای لَا تَخِيْبُ
کی لَا تَضِيْعُ آیا ہی نقل کیے یہہ ابن سنی اور طبرانی فی کتاب الدعا مین وَمَنْ قَالَ لَهُ اَرِيْدُ السَّفَرَ

فَاَوْصِنِي قَالَ لَهُ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ * ت س ق * اور جو کوئی کہی تقسیم کو کہ ارادہ رکھتا ہون میں سفر کا پس نصیحت کر مجکو کہی تقسیم اوسکو لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی شرک اور گناہ نکرنا کہ عذاب خدا کی سی بچی تو اور لازم اللہ اکبر کہنا ہر بلندی پر پس جب پیٹ پھیری سامنے کہی تقسیم یا اللہ لپیٹ اسکی لئی درازی راہ کی یعنی قریب کر اور آسان کر اوپر مشقت سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ * ت مس * جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ * ر ط * توشہ دی تجکو اللہ پرہیزگاری اور بخشی گناہ تیری اور آسان کری تیری لئی بھلائی یعنی توفیق دنیا اور آخرت کی بھلائی کے دی جہان کہ ہووی تو نقل کی یہہ ترمذی حاکم نے اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی کری اللہ تقوی کو توشہ تیرا اور بخشی گناہ تیری اور پھیر لاوی تیری لئی بھلائی جہان کہ متوجہ ہووی تو نقل کیے یہہ بزار و طبرانی نے ف ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوا اور عرض کیے کہ یارسول اللہ مین سفر کیا چاہتا ہون پس توشہ دو مجکو یعنی دعا کرو کہ برکت اوسکی بجای توشہ سفر کی ہووی مراد توشہ متعارف ہو یعنی خرچ راہ پس آنحضرتؐ نے فرمایا زودک اللہ التقوی یعنی تقوی خرچ راہ آخرت کا ہی نصیب کری تجکو اللہ تقوی اوسنی عرض کیا زیادہ کیجیی پھر فرمایا غفر ذنبک پھر عرض کیا اوسنی زیادہ کیجیی ماباپ میری فدا تیری ہووین فرمایا وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا * ر ع * اور جب امیر کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بڑی لشکر پر یا چھوٹی لشکر پر نصیحت کرتی تہی اوسکو بیچ خاص نفس اوسکی کی ساتھہ تقوی خدا کی اور نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق ہمراہیون اوسکی مسلمانون سی ساتھہ بھلائی کرنیکی یعنی شفقت اور مہربانی ان پر کہنا پھر فرماتی

نہی قصد کرو جہاد کا ساتھہ نام خدا کی اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت مین اور نہ عہد توڑنا تم اور نہ مثلہ کرنا تم یعنی ناک کان وغیرہ کافرون کی نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکون کو نقل کیے بیہقی مسلم اور چارون نے اور ایک روایت مین بون آیا ہی انطلقوا بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا ولا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ۔ ۱۲ ۔ جاؤ تم برکت ڈہونڈتی ہوئی ساتھہ نام خدا کی اور مدد چاہتی ہوئی ساتھہ خدا کی اور نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودہ پیتی لڑکی کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم لوٹون اپنی کو اور درست کرو معاملت آپسکی اور احسان کرنا تم تحقیق خدا دوست رکہتا ہی نیک کارون کو نقل کیے بیہقی ابوداؤد ف نہ مارنا شیخ فانی کو کہ فوت لڑائی کی نہ رکہتا ہو اور صلاح و تدبیر بتانی والا نہو اور جو تدبیر وغیرہ مین شریک ہو مارڈالی اور نہ عورت کو مگر جو عورت لڑنی والی یا فتنہ انگیز ہو جائز ہی مارنا اوسکا ایسا ہی حال ہی چہوٹی لڑکی کا جو اولاد سردار سی ہو اور احسان کرنا یعنی نیکی کرنا تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو کہ نیکی اوس سی لائق اوسکی کرنی ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب قتل کرو اچہی طرح قتل کرو پس اوسکی حق مین یہی احسان ہوگا اور جمع کرنا لوٹون کو اور تصرف نکرنا اوسمین مگر جو چیز کہانی پینی کی قسم سی کہ رہنی سی بگڑ جائیگی اور حاجت اوسکی نہ رکہتا ہو مضائقہ نہین خرچ مین لاوی کذا ذکر الفخر فاذا مشی معہم قال انطلقوا علی اسم اللہ اللھم انت عضدی ومعضدی اللھم انت ناصری ومعینی اللھم بک احول وبک اصول وبک اسیر ۔ ۱۲ ۔ پس جب چلتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ لشکر کی یعنی رخصت کی لیئے فرماتی ہی چلو تم اعتماد کیے ہوئے اوپر ذات خدا کی یا اللہ مدد کرانکی نقل کیے بیہقی حاکم نی واذا اراد سفرا قال اللھم بک اصول وبک احول وبک اسیر ۔ ۱۲ ۔ اور جب ارادہ کرتی کوئی سفر کا کہی یا اللہ ساتھہ قوت تیری کے حملہ کرتا ہون مین اور ساتھہ مدد تیری کے حیلہ کرتا ہون یعنی دشمن کے مکر دفع کرنی کے لیئے اور ساتھہ مدد تیری چلتا ہون نقل کیے بیہقی ابزار احمد نی وان خاف من عدو او غیرہ فقراءۃ ملا یلاف قریش

امان من کل سوء ہو اور جو ڈری کوئی دشمن سی کہ آدمی ہو یا سوا اوسکی سی یعنی مثل درندہ جانور دن
کی اور بیماری کی اور قرض کے اور جلنی ڈوبنی کے اور سوا انکی سی پس پڑھنا سورۂ لایلاف کا سبب
امن کا ہی ہر برائی سی کہ پیش آئی ببب دشمن وغیرہ کی یہہ موقوف ہی ف یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی نہین منقول ہی بلکہ قول ابوالحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہی کہ وہ اولیاء کبار سی ہین ابوطاہر
روایت ہی کہتی ہین کہ مین ارادہ سفر کا رکھتا تھا اور ڈرتا تھا اوس سے پس ابوالحسن پاس حاضر ہوکر مینی طلب
دعا کی کے کہ اس غم سی نجات پاؤن پس ارشاد فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرے ہی ڈر اور وحشت دشمن
کی طرف سی رکھتا ہی پس چاہئی کہ لایلاف پڑہی کہ وہ امان ہی ہر برائی سی پس ابوطاہر کہتی ہین کہ مینی
پڑہا اوسکو کوئی چیز ایذا دینی والی اب تلک مجھی پیش نہین آئی کذا ذکر الفخر مجرب ط کہا مصنف نے
یہہ عمل لایلاف کا مجرب ہی فَاِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِذَا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا
قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثَلٰثَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ سَخَّرَ لَهٗ اَمْسِ پس جب ارادہ
کری سوار پانو رکہنی کا رکاب مین یا اوسمین کہ قائم مقام رکاب کی ہو کہی بسم اللہ پس جب بیٹھ چکی جانور
کی پیٹ پر کہی سب تعریف ہی واسطے خدا کی پاکی ہی اوس خدا کو کہ تابعدار کیا ہمارے لئی اسکو اور نہین
تھی ہم اسکی طاقت پانی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کے البتہ رجوع کرنی والی ہین پھر الحمد
کہی تین بار اور اللہ اکبر کہی تین بار اور لا الہ الا اللہ کہی ایکبار پھر کہی یہ پاکی یاد کرتا ہون تجکو ای اللہ
تحقیق مینی ظلم کیا نفس اپنی پر یعنی ببب گناہ کرنیکی پس بخش مجھکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی
مگر تو تقل سے یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم فی ف حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا
یہہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی سوار ہوکر یہہ آیت وغیرہا پڑہی اور پھر ہنسی حضرت علی رضی اللہ عنہ نی سبب اسکا پوچھا فرمایا

کو خوش ہوتا ہی رب تیرا اپنی بندی سی اور بڑا ثواب دیتا ہی جب کہتا ہی بندہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُوْبِیْ فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ جانتا ہی بندہ میرا کہ کوئی گناہ اسکی نہیں بخشنیکا سوا میری پس حضرت علی ہی اسیطرح پڑہ کر ہنسی
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی لئی کذا فی المشکوۃ اور جملہ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کو پہلی بات
سی ہیگا وہی کہ سوار ہونی مین انتقال ایک جگہہ سی طرف دوسری جگہہ کی ہی اور بڑا انتقال پروردگار
جل شانہ کی طرف جانا ہی اور سواری جگہہ خطر اور ہلاکت کی بہی ہی پس گویا اشارہ ہی کہ سوار کو چاہیے
اوس سی غافل نہووی اور مستعد واسطی ملنی خدا کی ہو کر ہشیار اور باگ کہینچ کر چلی کہ آخر کار سواری چھوٹنی
یعنی جنازہ پر اس جہان فانی سی جاویگا اوسوقت کو نہ بہولی اور جانی کہ اسیطرح ایکروز اوس سواری پر
جاناہی ایسی کام نکرون کہ اوس روز روسیاہی ہو پس اسمین اشارہ ہی کہ ہر حال مین موت کو نہ بہولا
کری کہ یاد کرنا موت کا نعمت عظمی ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یا اللہ ہم سبہون کو یہہ حالت نصیب
کر آمین آمین آمین رب العالمین کذا ذکر الفخر فَاِذَا اسْتَوَیْتَ عَلَی الْفُلْکِ وَمَنْ مَّعَکَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا الْاٰیَۃَ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ
السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ
وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۔ ہ مَرْدَسْت پس جب
سوار ہو چکی جانور پر تکبیر کہی تین بار اور پڑہی سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا ساری آیت اور کہی یا اللہ تحقیق ہم نگنی
ہین تجھی بیچ اس سفر اپنی کے نیکی اور پرہیزگاری اور عمل سی وہ جو خوش ہووی تو اوس سے یعنی قبول
کری اوسکو یا اللہ آسان کر ہمپر اس سفر ہماری کو اور لپیٹ یعنی دفع کر ہمی درازی اوسکی یا اللہ تو ہی
یار یعنی نگہبان سب بلاؤنسی سفر مین اور تو خلیفہ ہی بیچ اہل کی یعنی کارساز اور نگہبان اہل عیال ہری کا

بھی بری یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری شقت سفر کیسی اور بری حالت دیکھنی کیسی یعنی بسبب
نقصان دیکھنی کے اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اور برائی پہنچی کیسی مال مین اور اہل مین اور اولاد
مین یعنی اس سی بھی پناہ ہی کہ سفر سی پھر کر اہل مال مین نقصان وغیرہ دیکھون اور رنج اوٹھاؤن اور جب
ارادہ پھرنی کا کری سفر سی پڑہی ہی کلمات اور زیادہ کری آخر اونکی مین ہم رجوع کرنی والی ہین توبہ کرنی والی
ہین عبادت کرنی والی ہین پروردگار اپنی کے لئی تعریف کرنی والی ہین نقل کیے ہین مسلم ابوداؤد نسائی مدنی
ابن ماجہ اذا رکب مد اصبعہ وقال اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم
اصحبنا بنصحک واقلبنا بذمۃ اللھم ازو لنا الارض وھون علینا السفر اللھم انی
اعوذ بک من وعثاء السفر وکابۃ المنقلب * ق س * اور جب سوار ہووی اوٹھاوی انگلی اپنی
یعنی اشارہ توحید کی لئی اور کہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ محفوظ رکہہ ہمکو ساتھہ حفاظت
اپنی کے اور پھیر ہمکو یعنی وطن کے طرف ساتھہ سلامتی کے یا اللہ لپیٹ ہماری لئی زمین اور آسان کر ہمپر سفر یا اللہ
تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری شقت سفر کیسی اور بری حالت پھرنی کیسی نقل کیے ہین ترمذی نسائی
ما من بعیر الا فی ذروۃ سنامہ شیطان فاذکروا اسم اللہ عز وجل اذا رکبتموھن کما امرکم اللہ
ثم امتھنوھا لانفسکم فانما یحمل اللہ عز وجل * ا ط * نہین کوئی اونٹ مگر کہ بیچ بلند
کوہان اوسکی کی شیطان ہے پس یاد کرو نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو تم اوسپر جیسی کے حکم کیا
ہی تمکو خدا تعالی نی یعنی آیت سبحان الذی سخر لنا پڑہو تا شیطان دور ہووی پھر خدمت مین لاؤ اوسکو واسطے
نفسون اپنی کے پس تحقیق نہین سوار کرتا ہی تمکو کوئی سوای اللہ غالب اور بزرگ کی نقل کیے ہین احمد طبرانی
فی * ف * جیسی کہ حکم کیا تمکو خدا نی یعنی ساتھہ یاد کرنی نعمت کی اور تسبیح کی بیچ وجعل لکم من الفلک والانعام
ما ترکبون ساری آیت کی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی کی تمہاری لئی کشتیون اور چارپایون سی وہ جنپر
کہ سوار ہوتی ہو تو کہ بیٹھو اون کی پیٹھون پر پھر یاد کرو نعمت رب اپنی کی جب بیٹھہ چکو اونپر اور کہو پاک ہے

ہی اوس خدا کو جسنی بعد ارکیا وسطی ہماری اسکو اور نہین ہتی ہم اسکی طاقت رکھنی والی اور بھتین ہم طرف
رب اپنی کے پہرنی والی ہین کذا ذکر الفخر وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ
بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ * مرت س ق * اور پناہ
پکڑی تیسج سفر کی مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی اور نقصان سی پیچھی زیادتی کے یعنی اعمال
صالح مین اور مال اور اولاد مین اور دعا مظلوم کیسی اور برائی دیکھنی کیسی بیچ اہل کے اور مال کے یعنی یون پر ہے
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ آخر تک نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْنَا
يُبَلِّغُ خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ
فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا الْأَرْضَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ * ص ی * یا اللہ مانگتا ہون مین تجھی وسیلہ کہ پہونچاوے
یکی کو یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کو اور مانگتا ہون بخشش تجھی اور خوشنودی تیری بیچ ہاتھ تیری کے
بھلائی ہے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ تو یارہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ آسان کر ہمپر سفر اور لپیٹ
ہمارے لیئے زمین یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کی بہ
یعلی ابن سنی نی ف بلاغ اور وسیلہ اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کرنی سی آدمی مطلوب اور قرب الٰہی کو پہونچی
مراد بندگی خدا کی ہی کہ اوسکی سبب سی آدمی نجات پاتا ہی اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہی کذا ذکر العلی
اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا
فِي أَهْلِنَا * ت س * یا اللہ تو یارہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ یار ہو تو ہمارا بیچ سفر ہمارے کے
اور خلیفہ رہ ہمارا بیچ اہل ہمارے کے نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی وَإِذَا عَلَا شَنِيَّةً كَبَّرَ وَإِذَا هَبَطَ
سَبَّحَ * ح د س * اور جب چڑہی پہاڑی پر اللہ اکبر کہی اور جب اوتری اوس سی سبحان اللہ کہی نقل کیے
یہہ بخاری ابوداؤد نسائی نی وَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى وَادٍ هَلَّلَ وَكَبَّرَ ع اور جب گذری جنگل پر لا الٰہ الا اللہ

اور اللہ اکبر بھی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین وَاِنْ عَثَرَتْ بِهٖ دَابَّتُهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ۞ مس
مس اط ۵ اور جو گراوی کسیکو جانور اوسکا پس چاہیئی کہ کہی بسم اللہ نقل کیے یہہ بیہقی حاکم احمد طبرانی
ف حیواۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ طبرانی نی اوسط مین حضرت انس رضی سی روایت کی ہی کہ جو غلام
بالڑکا یا جانور بدخوئی رکہتا ہو اوسکی کان مین یہہ آیت پڑہی اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ كذا في فتح المبين وَاِذَا رَكِبَ الْبَحْرَ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ
مَجْرٖىهَا الْاٰيَةَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الزُّمَرِ ۞ طی ص ۞ اور جب
سوار ہووی کوئی دریا مین یعنی کشتی مین امان ہی ڈوبنی سی پڑہنا بسم اللہ مجریہا آخر آیت تلک کا اور وما
قدروا اللہ حق قدرہ آخر آیت تلک کا وہ جو سورۂ زمر مین ہی نقل کیے یہہ طبرانی ابن سنی ابو یعلی نے
ف پہلی ساری آیت یون ہی بسم اللہ مجریہا و مرسہا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی ساتہہ نام خدا کی ہی چلنا
کشتی کا اور ٹہہرنا اوسکا تحقیق پروردگار میرا البتہ بخشنی والا مہربان ہی یہہ بیان ہی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہی
منقول ہی کہ جب وہ چلنا کشتی کا چاہتی تہی بسم اللہ کہتی تہی چلتی تہی اور جب ٹہہرنا چاہتی بسم اللہ کہتی
ٹہہر جاتی پس اسی لیی حضرت نی اس آیت کی پڑہنی کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہی وَمَا
قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
یعنی اور نہ پہچانا کافرون نے خدا کو حق پہچاننی اوسکی کا اور زمین تمام قبضہ اوسکی مین ہوگی دن قیامت
کی اور آسمان لپیٹی جاوینگی داہنی ہاتہہ اوسکی مین پاکی ہی اوسکو اور برتر ہی اوس چیز سی کہ شریک
کرتی ہین کافر کذا ذکر الفخر اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّتُهٗ فَلْيُنَادِ اَعِيْنُوْنِيْ عِبَادَ اللّٰهِ ۞ سر ۞ رجاکم
اللہ ۞ مو مص ۞ اور جب بہاگ جاوی جانور کسیکا پس چاہیئی کہ پکاری مدد کرو میری ای بندون خدا کی
نقل کیے یہہ بزار نی ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ نی اسکی ساتہہ لفظ رحمکم اللہ کا بہی زیادہ نقل کیا ہے
لیکن موقوفاً یعنی یہہ قول ابن عباس کا ہی ف مراد بندون خدا سی رجال الغیب ہین یعنی ابدال یا ملائکہ

پاسلان جنات ابن مسعود نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب بہاگ جاوی جانور کسی کا
جنگل مین پس چاہیئی کہ کہی یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یعنی ای بندگان
خدا روکو اسکو پس تحقیق اللہ کی بندی زمین مین ہین کہ روکتی ہین اونکو پس ایک بزرگ سی منقول ہی کہ جانور
اونکا بہاگ گیا اور وہ بہہ حدیث جانتی تہی اونہون نی بہہ کلمی کہی فی الحال اللہ تعالی جانور اونکا پہیرا یا
کذا ذکرہ العلی والفخر وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی
ط بہہ اور جو چاہی مدد یعنی استعانی کی جانب سی کسی امر مین پس چاہیئی کہی بندون خدا کی مدد کر میری ای بندون خدا کی مدد کرو میری ای
بندون خدا کی مدد کرو میری نقل کیے بہہ طبرانی نی ف فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب کوئی
کچھہ چیز گم کری یا چاہی مدد اور حال بہہ کہ وہ ایسی زمین مین ہو کہ کوئی انیس ونشین اوسکا نہین ہی پس چاہیئی کہ
کہی یا عباد اللہ اعینونی پس اللہ تعالی کیے بندی ہین کہ ہم نہین دیکہتی کذا ذکر العلی والفخر وقد جرب
ذلک ہ ط اور تحقیق آزمایا گیا ہی بہہ امر نقل کیے بہہ طبرانی نی ف بہہ قول اوسی کا ہی میر کرشاہ نی
بعض علماء ثقات سی نقل کیا ہی کہ بہہ حدیث حسن ہی اور محتاج ہین طرف اسکی تمام مسافر اور مشائخ سی روایت کیے
گئی ہی کہ بہہ مجرب ہی اس مقدمہ مین اور نزدیک ہی ساتہہ اسکی فتح مقصود پر کذا ذکر الفخر والعلی واذا اتی
علی مکان مرتفع قال اللھم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمد علی کل حال ہ ص
اور جب چڑہی کوئی جگہہ بلند پر کہی یا اللہ وسطی تیری بزرگی ہی ہر بلندی پر یعنی قدر اور مرتبہ تیرا بلند ہی ہر بلندی
سی اور تیری لئی سب تعریف ہی ہر حال نقل کیے بہہ احمد ابو یعلی بن سنی نی واذا رای بلدۃ اراد
دخولہا قال حین یراہا اللھم رب السمٰوٰت السبع وما اظللن ورب الارضین
السبع وما اقللن ورب الشیٰطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک
خیر ہذہ القریۃ وخیر اہلہا ونعوذ بک من شرہا وشر اہلہا وشر ما فیہا
س حب مس ہ اور جب دیکہی اوس شہر کو کہ چاہتا ہی داخل ہونا اوسمین کہی جب کہ دیکہی اوسکو

یا اللہ پروردگار ساتون آسمانون کی اور اوسچیز کی کہ سایہ ڈالا ہی اونہون نے اور ای رب ساتون زمینون کے
اور اوس چیز کی کہ اونتہا یا ہی اونہون نی اور ای رب شیطانون کی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نے
اونکو اور ای رب ہواؤنکی اور اوسچیز کی کہ پراگندہ کرتی ہین ہوائین پس تحقیق ہم مانگتی ہین بہلائی اس شہر کی
اور بہلائی شہر والون کے اور پناہ پکڑتی ہین ساتھہ تیری برائی اسکی سی اور برائی رہنی والون اسکی اور
برائی اوسچیز کیسی کہ اسمین ہی نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف بہلائی شہر کی یہہ ہی کہ داخل
ہونا مبارک ہو یعنی سبب طاعت اور عبادت اور عافیت کا ہو اور بہلائی شہر والون کی یہہ کہ بیشکجنت
ہون اور صحبت اونکی باعث بی مزگی کی نہو اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا ط
مانگتا ہون مین تجھسی بہلائی شہر کی اور بہلائی اوسچیز کی کہ اسمین ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوسچیز
کیسی اسمین ہی نقل کی یہہ طبرانی نی وَعِنْدَمَا یُرِیْدُ اَنْ یَّدْخُلَهَا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهَا نَلْتُ مَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا جَنَاهَا
وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا ۞ طٰسٓ ۞ اور جب وقت ارادہ داخل ہونی شہر کی
یا اللہ برکت دی واسطی ہماری شہر مین پڑہی یہہ تین بار یا اللہ نصیب کر ہمکو میوی اسکی اور دوست کر ہمکو
طرف شہر والون کے اور دوست کر نیکبخت شہر والون کو طرف ہماری نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط
مین وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْءٌ حَتّٰی
یَرْتَحِلَ ۞ مٓرٓ طٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ ۞ اور جب اوتری مسافر منزل مین پڑہی پناہ پکڑتا ہون مین
ساتھہ کلمون پوری خدا کی برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی پس تحقیق نہین ضرر کرنی کی پڑہنی والی کو کوئی
چیز یہان تلک کہ کوچ کرے نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا
اَمْسٰی وَاَقْبَلَ اللَّیْلُ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ
فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ
وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۞ دٓسٓ مٓسٓ ۞ اور جب شام کرے مسافر اور آوے رات

پرسی ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھہ اسکے برائی تیری سی یعنی خسف وغیرہ سے
اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی گئی تجھ میں یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ چلتی ہی تجھ پر یعنی حیوانات
اور جن وانس اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھہ اللہ کی برائی شیر کیسی اور اژدہای کالی کیسی اور ہر طرح کے سانپ کیسی اور
بچھو کیسی اور برائی رہنی والوں شہر کیسی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جنی والی کیسی یعنی آدمی یا ابلیس اور
بیٹی کیسی یعنی اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کیے ہیں ابو داؤد نسائی حاکم فی وقت السحر یقول
سمع سامع بحمد اللہ ونعمتہ وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا
باللہ من النار ۔ ترجمہ سنا سننے والے نے تعریف اللہ کی اور نعمت اوسکی کی اور خوبی امتحان اوسکی کی ہم پر اے رب ہمارے
ساتھی ہو اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں یہ کلام پناہ چاہتا ہوا ساتھہ خدا کی آگ سے نقل کیے ہیں مسلم ابو داؤد نسائی ابو عوانہ نے
وقال صلی اللہ علیہ وسلم الحبیب یا حبیبی اذا خرجت فی سفر ان تکون امثل اضحابک
هیئة واکثرهم زادا ۔ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہتا ہی تو ای حبیب کہ جب نکلی تو سفر
میں کہ ہووی تو بہتر یاروں اپنی سی ہیئت میں یعنی صورت وحالمیں اور بہت زیادہ اونکا اور زوی توشہ کی
ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال وجمال والا ہو جاوی تو فقلت نعم بابی انت
وامی قال فاقرأ هذه السور الخمس قل یا ایها الکافرون واذا جاء نصر اللہ وقل هو اللہ
احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس وافتتح کل سورة ببسم اللہ الرحمن
الرحیم واختم فراءتک بها قال حبیبی وکنت غنیا کثیر المال فکنت اخرج فی سفر
فاکون ابذهم هیئة واقلهم زادا ۔ پس عرض کیا میں ہاں فداہوں تیرا ماں باپ میری فرمایا پس پڑھہ پہلے پانچ
سورتیں قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورت
کو ساتھہ بسم اللہ کی اور ختم کر قراءت اپنی ساتھہ بسم اللہ کی یعنی سب سے بہتر ہونگی کہا حبیبی اور تہا میں غنی بہت مال والا

پس تہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہوجاتا تہا بہت تباہ حال یا رون سی پیشتین اور کمتر اونسی توشہ مین
ف یعنی باوجود کثرت مال کی بدبہت اور مفلس ہوجاتا مین بسبب ضائع ہونی مال کے اور بی برکتی کے
فَمَا ذِلْتُ مُنْذُ عَلِمْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ بِهِنَّ أَكُوْنُ مِنْ أَجْسَمِهِمْ
هَيْئَةً وَأَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى أَرْجِعَ مِنْ سَفَرِيْ ص پس ہمیشہ رہا مین جبسی کہ سیکہین مینی یہہ صورتین
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور مداومت کی انکی پر مینی کے ہوا مین بہترین اونکی سے ہیئت مین اور زیادہ
ترین اونکیسی توشہ مین یہان تلک کہ پہرتا مین سفر اپنی سی نقل کیے یہہ ابویعلی نے مَا رَاكِبٌ يَخْلُوْ فِيْ
مَسِيْرِهٖ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهٖ إِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ بِمَلَكٍ وَلَا يَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَنَحْوِهٖ إِلَّا رَدِفَهُ
ط ہو نہین کوئی سوار کہ خالی ہوا مور دنیا سی چلنی اپنی مین اور مشغول ہو دل اوسکا ساتہہ اللہ کی اور زبان ساتہہ
ذکر اوسکیلی مگر کہ بیہی اوسکی سوار کرتا ہی اللہ تعالی فرشتہ کو اور نہین خالی ہونا ذکر اوسکی سی اور مشغول ہونا
ہی ساتہہ شعر کی یعنی شعر پڑہنی اور مانند اوسکی کے یعنی ساتہہ کلام دنیا اور بیفائدہ کی مگر کہ بیہی سوار کرتا ہی اللہ
اوسکی شیطان کو نقل کیے یہہ طبرانی نے ف یعنی جو کوئی سوار ہی کیے وقت یاد خدا کی کرتا ہی اوسکی بیہی
اللہ تعالے فرشتہ متعین کرتا ہی کہ نگہبانی اور مددگار رہوتا ہی اور تعلیم نیکی کی کرتا ہی اور بدیسی باز رکہتا ہی والا شیطان
متعین ہوتا ہی اور بری راہ بتاتا ہی کذا ذکر الفخر وَإِنْ كَانَ فِيْ حَجٍّ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَى
الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ خ اور جو ہووی سا سفر حج مین پس جب ٹہیریسی ساتہہ اوسکے
سواری اوسکی بیدا پر الحمد للہ کہی اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہی نقل کیے یہہ بخاری نے ف بیدا نام
ایک جگہہ بلند کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی آگی ذوالحلیفہ کی جانب مکہ کی فَإِذَا أَحْرَمَ لَبّٰى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ع پس جب احرام باندہی لبیک کہی اسطرح حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون خدمت تیری مین
حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت تیری مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی

لئی ہی یعنی انعام واحسان بندون پر تیری ہی جانب سی ہی اور ملک تیری ہی لی ہی نہین کوئی شریک تیرا صحیح ستہ مین ہی
احرام مین کتنی چیزون کو حرام کرنا ہوتا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ کا تفصیل اوسکی فقہ مین دیکہئی اور قصد کرنی والی حج کیلئو
چاہئی کہ اول طہارت وغسل کرئی اور کپڑی بن سی یعنی بن بونتی بدن پر پہنی اور خوشبو بدن کو لگاوی اور دو رکعت پڑہی پہلی مین الحمد
اور قل یا اور دوسری مین الحمد قل یا ایہا الکافرون پڑہی سنہت ہی پہر نیت احرام کی کرئی اور اگر بدون نماز کی بہی احرام باندہی جائز ہی لیکن مکروہ
اور بعد نماز کی لبیک کہی اور بعد اوسکی سید کائنات پر درود بہیجی اور لبیک کہنی بعد نماز کی ہماری نزدیک سنت
ہی اور فرض احرام کی دو مین نیت اور مطلق ذکر لبیک ہو یا سوا اوسکی اور ہو اور سوا انکی اور چیزین سنت مین
یا مستحب اور لبیک کہنی ساری حج مین ایکبار فرض ہی اور بار بار سنت اور مستحب ہی کہ جب لبیک کہی تین بار
سی کم نہ کہی اور زبان سی کہی ولسی کہنا مفید نہین کذا ذکر الفخر لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ
بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ * مومرعہ * حاضر ہون مین خدمت
تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور مستعد ہون طاعت پر اور بہلائی ہاتہون تیری مین ہی یعنی قبضہ
وتصرف تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور رغبت طرف تیری ہی اور عمل طرف تیری چڑہتی ہین حاضر
ہون خدمت تیری مین نقل کیے یہہ موقوفاً مسلم اور چارون نے لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ * مس ق
حب مس * لبیک کہتا ہون ای معبود برحق لبیک نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی وَاِذَا
فَرَغَ مِنْ تَلْبِیَتِہٖ سَاَلَ اللّٰہَ مَغْفِرَتَہٗ وَرِضْوَانَہٗ وَاسْتَعَاذَہٗ مِنَ النَّارِ * ط * اور جب فراغت
پاوی لبیک کہنی سی مانگی حق تعالی سی بخشش اوسکی اور خوشنودی اوسکی اور مانگی اوس سی آزادگی آگ سی نقل
کی یہہ طبرانی نی ف چنانچہ حدیث شریف مین یہہ دعا آئی ہی پڑہی بلکہ بعد لبیک کی پڑہنا اسکا سنت ہی
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَغْفِرَتَکَ وَرِضَاکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ کذا ذکر الفخر فَاِذَا طَافَ
کُلَّمَا اَتَی الرُّکْنَ کَبَّرَ * خ * پس جب طواف کرئی جب کہ آوی رکن اسود کی پاس تکبیر کہی نقل کی یہہ بخاری نے
ف جہان فقط رکن مذکور ہوتا ہی اوس سی یہ وہ رکن مراد ہوتا ہی جسمین حجر اسود ہی پس جب بروبر اوسکی اوسکے

بسم اللہ اللہ محمد شد لا الہ الا اللہ اور درود اور اللہ اکبر کہہ کر طواف شروع کری پہر جب ایک دورہ پر چکی کر سکے شوط کہتی ہین اسیطرح کری پس ساتہہ شوط یونہی ادا کری اور جب تکبیر کہی دونو ہاتہہ کندہی تلک اوتہا کر ہتیلیان سامنے حجر اسود کی کری پہر بوسہ دی اور طور بوسہ کا یہہ ہی کہ دونو ہاتہہ حجر اسود پر رکہہ کر درمیان اونکی مونہہ رکہہ کر بوسہ دی مگر اسطرح کہ آواز نہ آوی اور جو مونہہ سی نہین دی سکتا ہی ہاتہہ لگا کر جو می جو یہہ ہی نہ ہو سکے تو لکڑی وغیرہ لگا کر اوسی چومی یہہ موافق تصریح صادی کی ہی اور جو یہہ بہی نہ ہو سکی دونو ہاتہون سی اوسکی طرف اشارہ کری اور مستحب ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کری اور بوسہ دی تین بار یونہی کری کذا ذکر الفخر ویقول بین الرکنین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار * دس حب مس * اور کہی درمیان دونو رکنون کی ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی یہہ نقل کیے یہہ ابوداؤد ونسائی ابن حبان حاکم فی ف کعبہ کی چار کونی ہین دو کو عراقی اور شامی کہتی ہین اور دو کو رکن اسود اور رکن یمانی اور کبہی ان دونو نکو ہی رکنین یمانین کہتی ہین یہان وہی مراد ہین یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کہ جانب جنوب کی ہین کذا ذکر الفخر وکذا لات بین الرکن والحجر * مومص * اور اسیطرح یعنی رہنا پڑہی درمیان رکن اسود کی اور حجر کی نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ فی ف حجر کہی ہین کعبہ کی دیوار کو کہ جانب شمال کعبہ کی ہی آگی یہہ دیوار کعبی کی تہی اب اسکو پری چہوڑ کر ورلیسی دیوار کعبی کے بنائی ہی حجر بطور آدہی دائرہ کی ہی بقدر انتیس گز کی کذا ذکر الفخر وفی الطواف * مس * او بین الرکن والمقام * مومص اور پڑہی طواف مین نقل کیے یہہ حاکم فی یا درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے نقل کی نہیہ موقوفا ابن ابی شیبہ فی ف یعنی حاکم فی مطلق طواف مین آگی کی وعاپڑہی روایت کی ہی اور ابن ابی شیبہ فی خاص درمیان رکن اسود اور مقام ابراہیم کی اللہم قنعنی وما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر * مس * مومص * یا اللہ قناعت دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ نصیب کی تو نی مجکو اور برکت دی میری لئے اوسمین اور خلیفہ ہو جا

نگہبان اوپر ہر چیز میری کی کہ غائب ہی ساتھہ بہلا سکی نقل کی یہہ حاکم نی اور موقوفا ابن ابی شیبہ نی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ * مومص نہین کوئی معبود مگر خدا ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا واسطی اوسکی بادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف یعنی ایک روایت ابن ابی شیبہ کی من یہہ کلمہ پہلی دعا کی ساتھہ زیادہ ہی فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ * پس جب فراغت پاوی طواف سی آوی طرف مقام ابراہیم کے پس پڑہی یہہ آیت اور پکڑو مقام ابراہیم کو جاءی نماز اور کری مقام ابراہیم کو درمیان اپنی اور درمیان کعبی کے اور پڑہی دو رکعت پڑہی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ ف مقام ابراہیم ایک پتہر ہی کہ حضرت ابراہیم نی اوپر کہڑی ہوکر لوگون کو بحسب حکم الٰہی کے حج کی لئی پکارا تہا چنانچہ وہ حکم بیچ آیت وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ کی مذکور ہی یعنی اعلام کر لوگون مین ساتہہ حج کی اوسپر نشان قدمون حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی اب سامنی کعبی کے ایک حجری مین ہی پس اوسکی پیچہی کہڑا ہوکر دوگانہ پڑہی کہ وہ اسکی اور کعبی کے بیچ مین ہو جاوے یہہ دو رکعت ہر طواف کی بعد واجب ہین خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہہ جگہہ کہ اس نماز کی لئی بیان ہوئی افضل ہی اگر اور جاءی بہی پڑہی جائز ہی کذا ذکر الفخر ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الرُّکْنِ فَیَسْتَلِمُہٗ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا * پہر پہری طرف رکن کی یعنی حجر اسود کی پس چومی اوسکو یعنی دوبارہ یا ہاتہہ وغیرہ سی چہوئی پہر نکلی دروازہ مسجد کیسی یعنی باب الصفا سی طرف صفا کے ف سنت یہہ ہی کہ فی الفور بقصد سعی کے صفا کی طرف نکلی بلا عذر تاخیر کرنی بری ہی اور عذر سی یا استراحت کی لئی واسطی دور کرنی ماندگی کی اگر تاخیر کری مضائقہ نہین کذا ذکر الفخر فَاِذَا دَنٰی مِنْہُ قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَبْدَأُ

بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ فَيَرْقَى الصَّفَا حَتّٰى يَرَى الْبَيْتَ * پس جب قریب ہووے صفا سی پر چڑھی ہیہ آیت تحقیق
صفا اور مروہ نشانیون خدا کی سی ہی پہر کہی ابتدا کرتا ہون مین یعنی سعی مین ساتھہ اوس چیز کی کہ ابتدا کی اللہ عزوجل
نی ساتھہ اوسکی یعنی ساتھہ ذکر صفا کی پہر چڑھی صفا پر یہان تلک کہ دیکھی خانہ کعبی کو ف اگلی زمانی مین
کوٹھہ کعبی کا صفا پر سی معلوم ہوتا تہا اب بنا حرم سی چھپ گیا ہی مگر بعض جگہہ صفا پر کیسی اگر دروازہ حرم کا کہلا
ہو تو بعض حرز کعبہ کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکر الفخر فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيُوَحِّدُ اللّٰهَ وَيُكَبِّرُهٗ * پس موتہہ کرے قبلہ
کی طرف پس کہی وحدانیت خدا کی اور بڑائی اوسکی ف یعنی لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر کہی اور دونو ہاتہہ کندہی
تلک بطور دعا کی اوتہاوے کذا ذکر الفخر وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ
نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ * اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا
اوسیکی ہی بادشاہت ہی اور اوسیکی ہی سب تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی مکہ فتح ہوا اور تقویت دین کی ہوئی اور مدد کی بندے اپنی
کی یعنی رسولخدا کی اور شکست دی کفار کی گروہون کو تنہا ف یعنی غزوہ خندق مین کہ قریب بارہ ہزار
کی کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہوکر مدینہ پر آچڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سی رکہتی تہی
اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اوسپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا اور یہہ کلمہ احتمال ہی کہ سوای توحید
وتکبیر کی فرماتی ہون یا یہی بیان اوس توحید وتکبیر کا ہو کذا ذکر النسائی ثُمَّ يَدْعُوْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ
مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * پہر دعا کری درمیان مین اسکی اور کہی مانند اسکی تین بار ف یعنی کلمہ
وغیرہ پڑہی اور دعا کری تین بار ثُمَّ يَنْزِلُ الْمَرْوَةَ حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى
حَتّٰى اِذَا صَعِدَ مَشٰى * پہر اوترے صفا سی اور قصد کری مروی کا یہان تلک کہ جب اوترین دونو پانو
اوسکی بیچ نشیب نالی کی دوڑی یہان تلک کہ جب چڑہی چلے اپنی چال ف یعنی جب پستی نالی سی بلندی مروی پر

چڑھنی لگی سعی موقوف کری اور آہستہ چلی اور بہلپستی ملہدی اگلی زمانی مین تھی اب برابر ہی مگر بجای سعی کرنی کے
نشانی بنا دی ہے اوسکو میلین اخضرین کہی ہین پس اوس جگہہ سی سعی کری ادای سنت کی لیی کذا ذکر الفخر
حَتّٰی اِذَا اَتٰی الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا ۔ مد دس ق عو یہان تلک کہ
جب آوی مروی پر کری مروی پر جیسیکہ کیا تہا صفا پر نقل کے بہ مسلم ابو داؤد نسای ابن ماجہ ابو عوانہ نی
ف یعنی متوجہ قبلہ کو ہوکر تکبیرات وغیرہا کہی پہر مروی سی اوترکر صفا کو جاوی اور پہلی طرح سعی کری
سات بار یونہین کری کہ صفا سی مروہ تلک ایک شوط ہوتا ہی اور مروہ سی صفا تلک دوسرا شوط پہر سات بار
سعی کرنی واجب ہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین یون آیا ہی وَاِذَا رَقِیَ الصَّفَا کَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَصْنَعُ
ذٰلِکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّکْبِیْرِ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ وَمِنَ التَّھْلِیْلِ سَبْعٌ وَیَدْعُوْ فِیْمَا
بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَسْئَلُ اللّٰہَ ثُمَّ یَضْطَجِعُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَةِ صَنَعَ کَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی یَفْرُغَ
مِنْ سَعْیِہٖ ۔ موطا مص ۔ اور جب چڑہی صفا پر تکبیر کہی تین بار اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہین
کوئی شریک اوسکا اوسکی لیی بادشاہت ہی اور اوسکی لیی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی کری یہ
یعنی تین بار تکبیر کہی اور ایکبار کلمہ پڑہنا سات بار پس ہونگی تکبیر اکیس ۲۱ بار اور کلمی سات بار اور دعا کری درمیان
اسکی یعنی درمیان اسکی کہ مذکور ہوا سات بار پڑہتی سی اور مانگی خدا تعالی سی پہر اوترے صفا سی پس جب
چڑہی مروی پر کری جیسیکہ کیا تہا صفا پر یہان تلک کہ فراغت پاوی سعی اپنی سی نقل کی بہ موقوفا موطا مین
اور ابن ابی شیبہ نی وَیَدْعُوْ عَلَی الصَّفَا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ
وَاَنَا مُسْلِمٌ ۔ موطا ۔ اور دعا کری صفا پر یا اللہ تحقیق تو نی فرمایا ہی دعا کرو مجہی قبول کرونگا دعا تمہاری
اور تحقیق تو نہین خلاف کریتا ہی وعدی کو اور تحقیق مین مانگتا ہون تجہی کہ جیسی کہ ہدایت کیا تو نی مجکو واسطے

اسلام کی نکالی تو اوسکو بھی یہان تلک کہدی تو مجکو اوس حالمین کہ میں مسلمان ہون بہیہ موقوفاً کہا
ہے وبین الصفا والمروۃ رب اغفر وارحم انت الاعز الاکرم * مرصص اور درمیان
درمیان صفا اور مروہ کی ای رب میری بخش اور رحم کر تو ہی غالب تر بزرگتر نقل کیہے موقوفاً ابن ابی شیبہ نے
واذا سار الی عرفات لبی وکبر * مرد * اور جب چلی طرف عرفات کی لبیک کہی اور بکبر نقل کی
بیہقی ابو داؤد نے ف یعنی کبھی لبیک کہی راہ مین اور کبھی تکبیر لیکن علمائی لکہا ہی کہ لبیک کہنی سنت ہے
اور تکبیر کہنی جائز کذا ذکر الفخر وخیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون
قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر *
ف * اور بہترین دعا کی دعا دن عرفہ کی ہی اور بہترین اوس چیز کا کہا میں اور سب انبیائی کہ پہلی
مجھ سے ہیہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر نقل کیہے بیہقی نے
اکثر دعائی ودعاء الانبیاء قبلی بعرفۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اللہم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری
نورا اللہم اشرح لی صدری ویسر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر
وشتات الامر وفتنۃ القبر اللہم انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما
یلج فی النہار وشر ما تہب بہ الریاح * مص * بہت دعا میری اور دعا انبیا کی کہ پہلی مجھ سے
دن عرفہ کی یہہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر یا اللہ کر دل میری
مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور بینائی میری مین روشنی یا اللہ کہول میری لی سینہ میرا اور
آسان کر میری لی سب کام میری اور پناہ پکڑتا ہون میں ساتھہ تیری وسوسون سینہ کیسی اور پراگندگی
کام کیسی اور فتنہ قبر کیسی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی
ہی رات مین اور برائی اوسچیز کیسی کہ داخل ہوتی ہی دن مین یعنی قسم موذیات کیسی اور برائی اوس چیز کیسی

کہ چلا دین اوسکو ہوائین یعنی شیاطین وجنات نقل کیے ہیہ ابن ابی شیبہ نی **ف** بلکہ دعا کو دعا اسلئی فرمایا کہ تعریف کرنی کریم کی حقیقت مین دعا ہوتی ہی کنایۃ اور علامت شرح صدر کے حدیث شریف مین ہیہ آئی ہی کہ بزاری ہو دنیا سی اور رجوع ہو طرف دار الخلود کی اور مستعد ہو واسطی مونکی پہلی آنی اوسکی سی اور مراد پناہ وسوسون سینی کیسی پناہ اون چیزون سی ہے کہ باعث وسواس کی ہون یعنی نفس و شیطان اور پراگندگی کام کی یعنی پراگندگی امر دین کی بسبب مشغول ہونی کی ساتھہ امور دنیا کی اس سی بھی پناہ ہی اور فتنہ قبر کا یعنی حیرانی جواب منکر ونکیر کیسی کذا ذکر الفخر والتلبیۃ بعرفات سنۃ ۞ س **مس** ۞ اور لبیک کہنی عرفات مین سنت ہی نقل کیے ہیہ بنائی اور حاکم نی **ف** یعنی پہلی وقوف کی اور بعد وقوف کی ری جمار تلک لبیک کہنی سنت موکدہ ہی والا ہر حالت مین بعد احرام کی مستحب ہی لیکن شروع احرام مین واجب ہی کذا ذکر العلی ولما وقف بعرفات وقال لبیک اللھم لبیک قال انما الخیر خیر الآخرۃ ۞ **طس** ۞ اور جب وقوف کری عرفات مین اور کہی حاضر ہون خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون خدمت تیری مین کہی بعد اوسکی سوا اسکی نہین کہ بھلائی بھلائی آخرت کی ہی نقل کیے ہیہ طبرانی نے اوسط مین فاذا صلی العصر ووقف بعرفۃ یرفع یدیہ ۞ پس جب نماز پڑہی عصر کی اور وقوف کری عرفات مین اوپہانے ہاتہہ اپنی **ف** عرفات مین عصر کی نماز ظہر کی ساتہہ پڑہ لیتی ہین اوسکی بعد عرفات مین وقوف کرتی ہین یعنی ٹہہرتی ہین کہ ہیہ وقوف فرائض حج سی ہی بعد دوپہر ڈہلنی تاریخ نوین کی تمام شب دسوین تلک وقت وقوف کا ہی اگر ایک ساعت بھی اسمین وقوف کریگا فرض ادا ہوجاویگا اور سنت ہیہ ہی کہ بعد غروب کے وہان سی پھری کذا ذکر الفخر ویقول اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اھدنی بالھدی ونقنی بالتقوی واغفر لی فی الآخرۃ والاولی ثم یرد یدیہ فیسکت قدر ما تقرأ الانسان فاتحۃ الکتاب ثم یعود فیقف ویرفع یدیہ ویقول مثل ذلک ۞ **مو مص** ۞ اور کہی اسمین بہت بڑے

اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا تہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی یا اللہ دکہا مجکو راہ سیدہی اور پاک کر مجکو یعنی عیبون ظاہر اور باطن کیسیب تقوی کے اور بخش مجکو امر آخرت مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ امر وین و دنیا مین سرزد ہوئی ہین بخشدی پہر چہوڑدی ہاتہہ اپنی پہر چکا ہی دعا پڑہنی سے مقدار پڑہنی آدمی کے الحمد کو پہر عود کری یعنی پہر دعا پڑہی پس اوتہا دی ہاتہہ اپنے اور کہی مانند اوسکی یعنی دعا وغیرہ پڑہی نقل کے بیہقی موقوفا ابن ابی شیبہ فی وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَی الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى اَسْفَرَ جِدًّا اِبْهَمٌ دس ق عوہ اور جب پہری عرفات سی اور آوی مشعر الحرام پر موہنہ کری قبلہ کی طرف پس دعا کری خدا تعالے سی اور سراہنہ تکبیر اور تہلیل اور توحید کے یاد کری اوسکو یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہی پس ہمیشہ کہڑا رہی یہان تلک کہ روشن ہووی صبح خوب نقل کی بیہقی مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ انوجوہ فی ف عرفات سی پہر کر رات کو مزدلفہ مین رہتی ہین کہ سنت موکدہ ہی وہان کا رہنا پہر صبح کی نماز اول وقت پڑہ کر مشعر حرام پر کہ نام پہاڑ مزدلفہ کا ہی موقوف کرتی ہین مطلق وقوف کرنا وہان کا واجب ہی اگرچہ ایک ساعت بہی ہو اور اسقدر کہ مذکور ہوا وقوف کرنا سنت ہی اور وقت وقوف کا طلوع صبح صادق سی طلوع آفتاب تلک ہی اگر اسکی پہلی یا پیچہی کریگا معتبر نہین کذا ذکر الفخر وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ اَيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ع اور ہمیشہ لبیک کہتا رہی یعنی احرام کی دن سی جگہون مقرر پہان تلک کہ رمی کری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو یہہ صحاح ستہ مین ہی ف جمرہ اصل مین سنگریزہ کو کہتی ہین مگر اب نام اون منارون کا ہوگیا ہی جنپر کنکر مارتی ہین وہ تین ہین ایک جمرہ اولی جسکو جمرہ دنیا بہی کہتی ہین اور دوسری جمرۃ الوسطی اور تیسری جمرۃ العقبہ رمی کرنی انکی واجب ہی دسوین تاریخ جمرۃ العقبہ پر فقط رمی کرتی ہین یعنے کنکر مارتی ہین اور اول کنکر مارنی مین لبیک کہنی موقوف کرتی ہین اور گیارہوین بارہوین تینون کو رمی کرتی ہین ۱۲

اور تیرہویں کو بھی رمی کرتی ہیں اگر وہاں رہیں کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَرَادَ رَمْیَ الْجِمَارِ فَاِذَا اَتَی الْجَمْرَةَ الدُّنْیَا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ عَلٰی اِثْرِ کُلِّ حَصَاةٍ ۔ خ س اور جب چاہی سنگریزے مارنے یعنی تینوں منارون پر کیارہویں بارہویں تاریخ پس جب آوی جمرہ دنیا پر پہنچی اوسپر سات کنکر یعنی بقدر دانہ باقلا کے تکبیر کہتا جاوی ہر کنکر کی نقل کے بیہقی بخاری نسائی نے اَوْ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ ۔ م د س ق ص باتکبیر کہی ساتھ ہر کنکر کی نقل کے بیہقی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِیَامًا طَوِیْلًا فَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ ثُمَّ یَمْضِیْ اِلَی الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰی یَرْفَعُ کَذٰلِکَ فَیَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیَسْهُلُ وَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِیَامًا طَوِیْلًا فَیَدْعُوْ وَیَدَیْهِ ثُمَّ یَرْمِی الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَلَا یَقِفُ عِنْدَهَا ۔ خ س پھر آگے بڑھی تھوڑا سا یعنی بعد رمی جمرۃ الدنیا کی پس ٹھہری زمین نرم میں پس کھڑا ہووی مقابل قبلہ کی کھڑا ہونا دراز پس دعا کری اور اوٹھاوی ہاتھ اپنی پھر رمی کری جمرۃ الوسطی پر اسطرح یعنی مثل جمرۃ الدنیا کی پس چلے ہاتھ بائیں طرف پس داخل ہووی زمین نرم میں اور کھڑا ہووی سامنی قبلہ کی کھڑا ہونا دراز پس دعا کری اور اوٹھاوے ہاتھ اپنی پھر پہنچی سنگریزے جمرۃ العقبہ پر نشیب نالہ کیمن سے اور نہ ٹھہری نزدیک اوسکی نقل کے بیہقی بخاری نسائی نے ۔ ف ۔ جمرۂ دنیا کی اگی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہی چنانچہ بعضی روایت مین بقدر پڑھنی سورۂ بقرہ کی آیا ہی پس کھڑی ہوکر اللہ تعالی کی حمد اور تکبیر و تہلیل و تسبیح کری اور درود پڑھی اور کمال حضور اور خشوع سی دعا اپنی لئی اور والدین کی لئی کری اور بخشش چاہی اور بعد رمی جمرۃ العقبہ کی نہ ٹھہری نہ دن اور نہ دوسری تیسری دن اور دعا کرنی من اختلاف ہی بعضی کہتی ہین ٹھہرنی نہین چلتی ہین دعا کرتا جاوی اور بعضی مطلق دعا کرنی منع کرتی ہین کذا ذکر الفخر وَیَسْتَبْطِنُ الْوَادِیْ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا ۔ م ص مو ص اور داخل ہووی نشیب نالہ مین یعنی رمی جمرۃ العقبہ کی لئی یہان تلک کہ جب فراغت پاوی پڑھی یا اللہ کر حج ہماری کو حج مقبول اور کر گناہ ہماری

کرنا واجب کیا نفل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی اور موقوف بھی روی ہے ف حج مبرور اوسکو کہتی ہین جسمین گناہ
اور خیانت نہو کذا ذکر الفخر وَیَدْعُوْ عِنْدَ الْجَمَرَاتِ کُلِّهَا وَلَا یَقِفُ شَیْئًا مِنْهُنَّ ص اور دعا کریگا
ہر جمرات کی اور نہ مقرر کریگا کسی دعا یعنی جو چاہیگا مانگیگا نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی ف اوس حدیث
سی معلوم ہوتا ہی کہ جمرۃ العقبہ کی پاس بھی دعا کریگا اگرچہ بغیر ٹھہرنی کی ہو وَاِذَا ذَبَحَ سَمَّی وَکَبَّرَ وَوَضَعَ
رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهٖ اَیْ عَرْضِ خَدِّهٖ ع اور جب ذبح کریگا قربانی بسم اللہ اور اللہ اکبر کہیگا اور رکھیگا
پانو اپنا اور پر صفاح اوسکی یعنی چوڑا وکلہ قربانی سی کے یہہ صحاح ستہ مین ہی وَیَقُوْلُ فِی الْاُضْحِیَّةِ
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مد اور کہیگا وقت
ذبح قربانی کی کے ذبح کرتا ہون مین ساتھہ نام خدا کی یا اللہ قبول کر مجسی یعنی قربانی میری اور امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی یعنی قربانیان اونکی نقل کیے یہہ مسلم ابوداؤد نی ف گر نام اللہ تعالی کا ذبح کی
وقت قصداً ترک کریگا وہ جانور کہانا حرام ہوگا پس لفظ بسم اللہ کا کہنا ضرور ہی اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب ایسی
ہی اور دعائین کہ مذکور ہوتی ہین اولی ہی پڑہنا اونکا کذا ذکر الفخر اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَذْبَحُ ف وَقِیْلَ یَسْتَحِبُّ مینی متوجہ کیا موہنہ اپنا واسطے
اوس ذات کی کہ پیدا کیا اسمانون کو اور زمین کو حال یہہ کہ مین دین ابراہیم پر ہون توحید کرنی والا
اور نہین مین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندگی میری اور موت میری واسطی خدا
پروردگار عالمون کی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتھہ اسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون
سی ہون یا اللہ یہہ قربانی تجسی ہی یعنی تیری عطا سی ہی اور تیری ہی لی ہے یعنی تیری رضامندی کی لیئے
کرتا ہون ساتھہ نام خدا کی ذبح کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا ہی یہہ پڑہی پھر ذبح کریگا نقل کی یہہ ابوداؤد ابن ماجہ

حاکم نی وقال صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ قومی الی اضحیتک فاشہدیہا فانہ یغفر لک عند اول قطرۃ من دمہا کل ذنب عملتیہ وقولی ان صلاتی ونسکی الی اخرہ قال عمران قلت یا رسول اللہ ہذا لک ولاہل بیتک خاصۃ قال بل للمسلمین عامۃ ۞ مس اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو کہ اوٹھ طرف قربانی اپنی کے پس حاضر ہو اوس پاس پس تحقیق بخشا جاویگا واسطے تیری نزدیک اول قطری کے کہ گری خون اوسکیسی ہر گناہ کہ کیا ہی تو نی اور پڑہ یہہ آیت وقت ذبح کی ان صلاتی ونسکی آخر آیت تلک کہا عمران صحابی نے کہ عرض کیا میں نی ای رسول خدا کی یہہ ثواب تمہاری لئے اور اہلبیت تمہاری ہی کی لئی ہی خاص کر فرمایا حضرت نی بلکہ سب مسلمانوں کی لئی ہی یعنی جو کریگا یہی ثواب پاویگا نقل کیے یہہ حاکم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ عورت کی لئی یہی سنت ہے اپنی قربانی پر حاضر ہونا فان کانت بدنۃ فلیقمہا ثم لیقل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم منک ولک ثم لیسم اللہ ثم لینحر وان کانت عقیقۃ فعل کالاضحیۃ ۞ مس ۞ پس جو ہو وی قربانی اونٹ پس چاہیئے کہ کھڑا کری اوسکو پھر کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر یا اللہ یہہ تجھی ہی اور تیری ہی لئی ہی پھر بسم اللہ کہی پھر نحر کری اور جو ہو وی جانور ذبح کا عقیقہ کری مانند قربانی کے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر وغیرہ اوسیطرح پڑہی نقل کیے یہہ موقوفاً حاکم نی ف نحر یعنی اونٹ کا سینہ چاک کرنا اور گائین وغیرہ کا ذبح کرنا یعنی گلا کاٹنا مستحب ہی اور خلاف اسکا مکروہ ہی اور عقیقہ اوس بکری وغیرہ کو کہتی ہین جو ذبح کی جاتی ہی ساتوین دن پیدایش لڑکی کی سر مونڈتی وقت کذا ذکر المصطفی ویسمی علی العقیقۃ کما یسمی علی الاضحیۃ بسم اللہ عقیقۃ فلان ۞ مومس ۞ اور بسم اللہ کہی عقیقہ پر جیسیکہ بسم اللہ کہی قربانی پر اسطرح کہی بسم اللہ یہہ عقیقہ فلانی لڑکیکا ہی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی واذا دخل البیت کبر فی نواحیہ ۞ خ د ۞ وفی زوایاہ ۞ د ۞ اور جب داخل ہو وی خانہ کعبہ مین تکبیر کہی بیچ چارون کونون اوسکی کی نقل کیے یہہ بخاری ابوداؤدنی اور بیچ کونون کعبی کی روایت کے

یہہ ابوداؤد وزید عن فی نواحیہ کلہا فاذا خرج رکعتم فی قبل البیت رکعتین ۔ مسند اور دعا کری ہیچ سب کونون کعبی کے پس جب نکلی پڑہی سامنی کعبی کی دو رکعتین نقل کے یہہ مسلم نسائی نے

ودخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ ہو واسامۃ وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال بن رباح فاغلقہا علیہ ومکث فیہا فسالت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی ۔ خ ہہ ۔ اور داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبی میں

اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا دروازہ اوسکا عثمان نے اور پہر آنحضرت کی یعنی تا لوگ بہیڑ نہ کریں اور ٹہیری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوسمیں پس پوچہا میں یعنی ابن عمر نی بلال سی جسوقت کہ نکلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کعبی میں ٹہیر کر پس کہا بلال نے کہ کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ستون بائیں طرف اپنی اور دو ستون داہنی طرف اپنی اور تین ستون پیچہی اپنی اور تہا کعبہ اوسدن اوپر چہہ ستونون کی یعنی اسی تین ستون ہین پہر نماز پڑہی نقل کے یہہ بخاری مسلم نی ولما دخل صلی اللہ علیہ وسلم البیت امر بلالا فاجاف الباب والبیت اذ ذاک علی ستۃ اعمدۃ فمضی حتی اذا کان بین الاسطوانتین اللتین تلیان باب الکعبۃ جلس فحمد اللہ واثنی علیہ وسئلہ ویستغفرہ ثم قام حتی اذا اتی ما استقبل من دبر الکعبۃ ۔ اور جب داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ اور کعبہ اوسوقت مین اوپر چہہ ستونون کی تہا پس گئی آنحضرت پیچہے دیوار

کعبہ کی کہ سامنی دروازی کی ہی ہان تلک کہ جسوقت ہوئی درمیان اون دونون ستونون کی کہ قریب ہی دروازہ کعبی کے یعنی سامنی دروازی کی ہی بیٹہی پس تعریف کی خدا تعالی کے اور ثنا کی اوسپر اور حاجتین مانگین اوسسے اور بخشش چاہی اوسسی پہر کہڑی ہوئی ہان تلک کہ جسوقت آئی اوس چیز کو کہ سامنی ہی پشت کعبی کے یعنی ف دیوار پشت کعبی کے سامنی دروازہ کعبی کے ہی اوسکی طرف گئی اور دروازہ کعبہ کو اپنی پشت پر کیا فوضع وجہہ

وَخَلَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِّنْ اَرْكَانِ
الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمَسْئَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ
ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۞ پس کہا موہنہ اپنا اور جارہ
مبارک اپنا اوسپر اور حمد کی خدا تعالی کے اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں اوس سے اور بخشش چاہی اوس سے
پھر پھری طرف ہر کونی کے کونون کعبی کی پس متوجہ ہوئی طرف ہر کونی کی ساتھ تکبیر کہی کے اور لا الہ الا اللہ
پڑھنی کی اور سبحان اللہ پڑھنی کے اور ثنا کرنی کی اللہ تعالی کی اور مانگنی حاجتون کی اور بخشش چاہنی کی پھر باہر
نکلی اس سے پڑھیں دو رکعتیں سامنی در ولزمی کعبی کے پھر پھری طرف مکان کے نفل کی پھر پڑھی نی وَاِذَا شَرِبَ
مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا
فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ اِنَّ اٰيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ ۞ یا مس
اور جب پیوی کوئی پانی زمزم کا پس موہنہ کرے کعبی کے طرف اور بسم اللہ کہی اور تین دم لی یعنی تین دم مین پیوے
اور ہر دم مین برتن موہنہ سی جدا کرلی اور سیراب ہووی اوس سے یعنی بہت پیٹ بھر کر پیئی کہ کوکین تن جانین
پھر جب فراغت پاوی پس تعریف کری خدا تعالی کے تحقیق نشانی فرق کی درمیان ہماری اور درمیان منافقون کے
یہہ ہی کہ سیراب نہین ہوتی ہین وہ زمزم سی نقل کے یہہ ابن ماجہ حاکم نی ف یعنی علامت مومنین کے یہہ ہے
کہ یہہ پانی پیٹ بھر کر پیتی ہین اور علامت منافقین کی یہہ ہی کہ نہین پیٹ بھر کر پیتی اوسکو اور زمزم نام کوین
کاہی اٹھتیس گز کا فرق کبھی سی رکھتا ہی اول حضرت جبرئیل علیہ السلام نی پانی اوسکا نکالا حضرت اسمعیل علیہ السلام کے
لئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کہودکر کوئن بنایا پھر اٹ گیا تھا عبد المطلب نے صاف کیا پس پانی اوسکا
سب پانیون پر افضل ہی بلکہ بعضون نی آب کوثر پر افضل کہا ہی کذا ذکر الفخر وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ
فَاِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِيْ بِهٖ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيْذًا اَعَاذَكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ
لِطَمَاْ كَ قَطَعَهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا

وَبِرَمْزَمَ قَالَ وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَمَسَّ اور پانی زمزم کا واسطے اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطے
اوسکی یعنی جس نیت سے پیوی حاصل ہو پس جو پیوی تو اوسکو حال ہیہ کہ شفا چاہتا ہو سو تجھ اوسکی شفا دے
تجکو اللہ اور جو پیوی تو اوسکو حال ہیہ کہ پناہ چاہنی والا ہووی پناہ دیتی تجکو خدا اور جو پیوی تو اوسکو
کہ بجھاوی تو پیاس اپنی بجھا دیگا خدا پیاس کو اور تھے ابن عباس جب پیتے پانی زمزم کا کہتی یا اللہ تحقیق میں
مانگتا ہوں تجسی علم نفع دینی والا یعنی مجکو اور اوروں کو کہ وہ علم معرفت اور علم کتاب وسنت کا ہی کہ باعمل
ہو اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سی یعنی ظاہری ہو یا باطنی نقل کیے ہیہ حاکم نی وَلَمَّا اَتَى الْاِمَامُ
الْحُجَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِلٰى زَمْزَمَ وَاسْتَسْقٰى مِنْهُ شَرِبَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّ ابْنَ اَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا اَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هٰذَا
سَنَدٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ وَالَّذِيْ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اِلٰى ذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ
فِيْ صَحِيْحِهٖ وَابْنُ اَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَصَحَّ الْحَدِيْثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور جب کرآئی پیشوا دلیل اسلام کی کہ نام اونکا عبداللہ بن مبارک ہی کو یعنی زمزم پر اور چاہا اوس سے پانی پیا
پھر متوجہ ہوئی قبلہ کی طرف کہا یا اللہ تحقیق ابن ابی الموال نے یعنی اونکی اوستاد نی روایت کی ہمکو محمد بن
منکدر سی کہ روایت کی جابر سی ہیہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پانی زمزم کا
واسطے اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطے اوسکی اور یہ پانی پیتا ہوں میں اسکو واسطے پیاس تجھنی دن قیامت کے
پھر پیا کہا مصنف نی کہتا ہوں میں کہ یہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبداللہ بن مبارک کی سند صحیح ہی اور راوی ابن مبارک
مذکور سی سوید بن سعید ہی کہ ثقہ ہی روایت کی ہی حدیث اوسکی مسلم نی بیچ صحیح مسلم کی یعنی اگر وہ ثقہ نہوتا تو مسلم
حدیث اوسکی نہ لاتا اور ابن ابی الموال بھی ثقہ ہی روایت کی حدیث اوسکی بخاری نی بیچ صحیح بخاری کے
پس صحیح ہوئی یہہ حدیث یعنی بسبب صحیح ہونی سند کی شکر اللہ تعالیٰ کا ف عبداللہ بن مبارک بڑی عابد زاہد

بزرگ اور رسا گرد امام اعظم رحمہ اللہ کی ہیں وانکان سفرغزاۃ او لقی العدو اللھم انت عضدی
وانصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل ۞ ترجمہ حب مقص عو ہے اور جو سفر ہو
سفر جہاد کا یا ملی دشمن سی کہی یا اللہ تو ہی مدد کرنی والا اور مددگار میرا ساتھہ مدد تیری کے حملہ کرتا ہون مین
دشمنون کی مکر کی دفع کی لئی اور ساتھہ قوت تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کے
بیہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابوعوانہ فی رات بک اقاتل وبک اصاول ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ ۞ س ترجمہ ای پروردگار میری ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین اور ساتھہ قوت تیری کے
حملہ کرتا ہون مین اور نہین ہی بچنا کفار سی اور نہ قوت لڑنی کی مگر ساتھہ قوت تیری کے نقل کے بیہقی نے
اللھم انت عضدی وانت ناصری وبک اقاتل ۞ عو ترجمہ یا اللہ تو مدد کرنی والا میرا ہی اور مددگار میرا ہی
اور ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کے بیہہ ابوعوانہ فی واذا اراد لقاء العدو انتظر الامام
حتی مالت الشمس ثم قام فقال یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو ۞ اور جب ارادہ کرین لوگ
ملی دشمن کا یعنی جنگ کفار کا انتظار کری سردار یہان تلک کہ ڈہلی آفتاب پہر کھڑا ہووی امام یعنی خطبہ کی لئی اور
رغبت دلانی کی لئی لڑائی پر پس کہے ای لوگون نہ آرزو کرو ملی دشمن کے یعنی آرزو لڑائی کفار کی نہ کرو کہ بیہہ بلا مانگنی
ہی اور وہ منع ہی وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا اور مانگو اللہ تعالی سی عافیت پس جب ملو تم
اونسی پس صبر کرو ف یعنی احیانا اگر لڑائی واقع ہو جاوی تو صبر کرو اور نہ بہاگو اس لئی کہ یون چاہیی کہ اللہ تعالی
سی بلا نہ مانگی اور جو بلا نازل ہووی تو صبر کری واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف اور جانو کہ بیشک بہشت
بیچی سایہ تلوارونکی ہی ف مراد بیہہ ہی کہ بہشت حاصل ہوتی ہی بسبب مارنی تلوارونکی لڑائی کفار کی مین
خواہ شہید ہووی یا غازی ثم قال اللھم منزل الکتاب ومجری السحاب وھازم الاحزاب
اھزمھم وانصرنا علیھم ۞ خ ترجمہ پہر کہی بیہہ دعا یا اللہ اوتارنی والی کتاب کی اور چلانی والی ابر کے
اور شکست دینی والی کفار کی گروہونکی شکست دی اونکو اور مدد دی ہمکو اونپر نقل کیے بیہہ بخاری مسلم ابوداؤد نے

دوسرا یک روایت میں دعا یوں ہی اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ
وَزَلْزِلْھُمْ ۞ خ ۞ یا اللہ اتارنے والی کتاب کی جلدی لینے والی حساب کی شکست دے کافروں کے گروہوں کو
یا اللہ شکست دے انکو اور پہلا انکو یعنی ثابت مقابلہ میں نہ رکھ انکو نقل کیے یہ بخاری مسلم نے واذا
اشرف علی بلدھم اللہ اکبر خربت ایم یعنی البلد التی قصدھا انا اذا نزلنا بساحۃ قوم
فساء صباح المنذرین خ مد ت س ق ۞ اور جب آوے اوپر شہر کافروں کی یعنی جنکی لڑنیکا
ارادہ رکھتا ہی کہی اللہ بہت بڑا ہی خراب ہووے یہ شہر یعنی نام لیوے اوس شہر کا کہ ارادہ رکھتا ہی اوسکا تحقیق ہم
جسوقت کہ اوترین بیچ میدان کسی قوم کی پس بری ہووے صبح ڈرائی گیوں کے نقل کیے یہ بخاری مسلم
نسائی ابن ماجہ ف بری ہووے صبح یعنی غارت اونکی بری ہووے ازبسکہ غارت صبح کو اکثر واقع ہوتی ہے
اسلئے اوسکا نام صبح رکھا کذا ذکر الفخر ثلث مرات ۞ مد ۞ یہ تین بار پڑھنا نقل کیا یہ مسلم نے واذا خاف
قوما اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم ۞ دس حب مس ۞ اور جب
ڈرے کسی قوم سے کہی یا اللہ تحقیق ہم کرتے ہیں تجکو بیچ مقابلہ اونکی یعنی تو دفع کر ہمکو اونکو اور پناہ پکڑتے ہیں ساتھ تیری
برائیوں اونکی سے نقل کیا یہ ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم نے فان حصرھم عدو قال اللھم انا نسئلک
عوراتنا وآمن روعاتنا ۞ ر آ ۞ پس اگر گھیرے مسلمانوں کو دشمن کہی یا اللہ ڈھانپ عیب ہمارے اور امن میں
کر دہشتیں ہماری نقل کیے یہ ہزار واحمد نے فان اصابتہ جراحۃ قال بسم اللہ ۞ س ۞ پس جو
پہونچی اوسکو زخم کہی بسم اللہ نقل کیے یہ نسائی نے ف جب حضرت طلحہ کی اوحلی جنگ احد میں کٹی تو
اونہوں نے کہا خوب ہوا فرمایا حضرت سرور کائنات نے اگر تو بسم اللہ کہتا تو ملائکہ تجکو اٹھا لیتے اوس حال میں کہ
لوگ دیکھتے کذا ذکر الفخر فاذا انھزم العدو وسرّی الامام الجیش صفوفا خلفہ ثم قال اللھم
لک الحمد کلہ لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لمن اضللت ولا
مضل لمن ھدیت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت

وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَمْنَ يَوْمِ الْخَوْفِ
اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ
فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ
وَاَحْيِنَا صَالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ ۝ س ح ب م س ۝ جب تک سکت ہو

دشمن برابر کری سردار لشکر کو صفین باندہ کر بیچ اپنی پہر کھی یا اللہ تیری ہی لئی سب تعریف ہی نہین کوئی تنگ کرنی والا
اوس چیز کو کہ فراخ کی تو نی یعنی تیری عطا کو کوئی نہین روک سکتا اور نہین کوئی فراخ کرنی والا اوس چیز کو کہ تنگ کی
تو نی اور نہین کوئی راہ دکہانی والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تو نی اور نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو کہ راہ دکہائی
تو نی اور نہین کوئی روزی دینی والا اوسکو کہ منع کی تو نی روزی اوسکی اور نہین کوئی منع کرنی والا اوسکو
کہ روزی دی تو نی اوسکو اور نہین کوئی نزدیک کرنی والا اوسکو کہ دور کیا تو نی یعنی رحمت سی اور نہین کوئی
دور کرنی والا اوسکو کہ نزدیک کیا تو نی یا اللہ فراخ کر ہمپر برکتین اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی نعمت ہمیش رہنی والی جو کہ نہ بکڑی اور نہ جاتی رہی یعنی نعمتین بہشت کی خداوندا
تحقیق مین مانگتا ہون تجسی امن بیچ دن خوف کی یعنی دن قیامت کی یا اللہ ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی
اوس چیز کیسی کہ دی تو نی ہمکو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا نہو اور برائی اوس چیز کیسی کہ باز رکہی تو نی ہمسی یعنی نہوا اوسکا
باعث غم کا نہو یا اللہ دوست کر طرف ہماری ایمان کو اور آراستہ کر ایمان بیچ دلون ہمارے کے اور ناخوش کر
طرف ہماری کفر اور فسق کو یعنی طلعت سی نکل جانی کو ساتہہ چھوڑنی عبادت کی اور نافرمانی کرنی کو اور کر ہمکو
ہدایت والون مین سی یا اللہ مار ہمکو مسلمان اور زندہ رکہہ ہمکو ساتہہ نیک کارون کے یعنی انبیا اولیا کی درحالیکہ نہ
خوار ہوون ہم اور نہ فتنہ زدہ خداوندا مار کافرون کو جو کہ جہٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور روکتی ہین لوگون کو

تیری سی یعنی ہمگاتی ہیں اور کراونیہ عذاب ایذا دینی والا اپنا اور عذاب اپنا ای معبود برحق قبول کر نقل کی یہہ نسائی
ابن حبان حاکم فی ما یعلم من اسلم اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وارزقنی عو اور کہا ہے
اوسکو کہ اسلام لاوی یہہ دعا یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور راہ دکھا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کی
یہہ ابو عوانہ فی فاذا رجع من سفرہ یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ائبون تائبون عابدون
ساجدون سائحون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ
خ مردت س پس جب پہری سفر اپنی سی تکبیر کہی اوپر ہر بلندی زمین کی تین تکبیرین پہر کہے
نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہے
اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنے والی ہین توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنیوالے ہین سجدہ کرنی والی ہین
چلنی والی ہین یعنی جہاد کی لئی واسطے پروردگار اپنی کے تعریف کرنی والی ہین سچ کیا اللہ نی وعدہ اپنا
اور مدد کی بندی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کی گروہون کو اکیلی نقل
کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی یہ فاذا اشرف علی بلدہ ائبون تائبون عابدون لربنا
حامدون ولا یزال یقولھا حتی یدخل بلدہ خ مرس پس جب آوی نزدیک شہر اپنے
کی کہی ہم پہرنی والی ہین توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنی والی ہین واسطی پروردگار اپنی کی حمد کرنی والی ہین اور ہمیشہ کہتا
رہی ان کلمات کو یہان تلک کہ داخل ہووی شہر اپنی ہین نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی یہ واذا دخل
علی اھلہ قال توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا بطی اوبا اوبا لربنا توبا لا
یغادر علینا حوبا بہ مرص اور جب داخل ہووی اہل اپنی پر کہی توبہ کرتا ہون توبہ توبہ طرف پروردگار
اپنی کی درحالیکہ پہرنی والا ہون سفر سی وہ توبہ کہ نہ چہوڑی ہمپر کوئی گناہ نقل کیے یہہ احمد طبرانی ابن سنی یہ
پہرتا ہون پہر تا درحالی کہ توبہ کرنی والا ہون پروردگار اپنی سی ایسی توبہ کہ نہ چہوڑی ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہہ ابن

ابو یعلی نی وَمَنْ نَزَلَ بِهٖ غَمٌّ اَوْ کَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُهِمٌّ فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۔

خ مت س ق ۔ اور جسپر اوترنی غم یا سختی یا کار دشوار پس چاہئی کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ بزرگ بردبار
نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار عرش بڑی کا ہی نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار آسمانون کا اور پروردگار
زمین کا ہی اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ
الْکَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۔ خ ۔ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑی کا نہین کوئی معبود
مگر اللہ پروردگار آسمانون اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کیے یہہ بخاری نے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدَ ذٰلِکَ یہہ عوہ
نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑی کا پہر دعا کری یہی اسکی یعنی جو چاہے
نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
مص س حب مس ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ س حب امش ۔ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ اور
برکت والا ہے اللہ پروردگار عرش بڑی کا نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے ابن حبان حاکم نی اور بعضی روایت مین یہہ جملہ اسمین زیادہ پایا ہے
اور سب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار عالمون کا ہی نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ صَحِیْحُ السَّنَدِ لِابْنِ اَبِیْ عَاصِمٍ فِیْ کِتَابِهِ الدُّعَاءِ ۔
نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی خدا کہ پروردگار ہی ساتون آسمانون کا اور پروردگار عرش بڑی کا
سب تعریف ہی واسطی خدا کی کہ پروردگار ہی عالمون کا یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی بندون
تیری کیسی کہا مصنف نی کہ یہہ حدیث صحیح الاسناد ہی روایت کی ابن ابی عاصم نی بیچ کتاب اپنی کی کہ نام

اوسکا دعا ہی حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ خ ت س ۔ کفایت ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز نقل کی
یہہ بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ خ ۔ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہی ف
روایت کی ہی ابن عباس نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا ہی کلمہ پڑہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی اسکو پڑہا جب کہ کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ یعنی کفار تمکو لڑنی
کی لئی جمع ہوی ہین ڈروانسی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنی لگے تو آخری قول
حسبی اللہ ونعم الوکیل تہا کذا ذکر الفخر اور انیس المنقطعین مین روایت کی ہی عبداللہ بن بریدہ نی رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ جو کوئی پڑہی دس کلمی پہچہی نماز صبح کی پائیگا اللہ کو نزدیک اونکی کفایت کرنی والا اونمین سی
پانچ دنیا کی لئی ہین اور پانچ آخرت کی لئی حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَا اَہَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَسَدَنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ
حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْخَوْضِ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا
اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ۔ د س ف مص طس ۔ اللہ تعالی پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی کسی چیز
کو نقل کیے یہہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط مین اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ
شَیْئًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ طب ۔ اللہ پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو
بہی یہہ تین بار نقل کیے یہہ طبرانی نی دعا مین ف آخری کلام عمر بن عبدالعزیز کا موت کی وقت یہی تہا کذا
ذکر الفخر اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ۔ حب ۔ معنی
اسکے وہی ہین جو گذری نقل کی یہہ ابن حبان نے تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا
مس ۔ یہہ وہ کیا مینی اوپر زندہ کی جو نہ مری اور سب تعریف ہی واسطی خدا کی جسنی نہین پکڑی اولاد
اور نہین ہی اوسکا شریک کوئی بادشاہت مین اور نہین ہی اوسکی لئی دوست بچانی والا ذلت سی اور بڑا

کراوسکی برائی کرنا نقل کے بیہہ حاکم نی اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ ۔ رَحْب طَ مَص ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ رَحْب مَص مِی ۔ یا اللہ مہربانی تیری کے امیدوار رکھتا ہون مین پس تو سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک پلک مارتی اور سنوار میری لی سب کام میرے یعنی دین و دنیا کی نقل کی بیہہ ابو داؤد و ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور ایک روایت مین بیہہ زیادہ آیا ہے نہین کوئی معبود مگر تو نقل کے بیہہ ابو داؤد و ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف بیہہ جو فرمایا کہ نہ سونپ مجکو میری نفس کے طرف اس لئی کہ مین عاجز ہون قدرت حاجت روائی کے نہین رکھتا اور نہ اچہا برا اپنی حق جانتا ہون پس تو ہی اپنی فضل سی متکفل میری کامون کا ہو کذا ذکر الفخر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ مِس سِی ۔ ای زندہ ای خبرگیری کرنی والی بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہون مین نقل کی بیہہ حاکم ابن سنی نی وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ اَبَدًا وَّلَا اِلٰی غَیْرِیْ ھُوَ سَاجِدٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۔ سَ مَس ۔ اور بار بار کہی یا حی یا قیوم اور سجدہ مین ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ پی ۔ نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو تحقیق مین ہون ظالمون سی نقل کے بیہہ ابن سنی نی لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ ۔ سَ مَس اَرِص ۔ نہ دعا کی ساتہہ اس آیت کی کسی آدمی مسلمان نی ہیچ کسی چیز کی یعنی ہو احاجت اور دفع بلیات کی مگر کہ قبول کی خدا تعالی نی دعا اوسکی نقل کے بیہہ ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نی ف بستان ابو اللیث مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق سی کہ کہا اونہون نی تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ مبتلا ہو ساتہہ چار چیزون کی پس کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سی تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون نہین کہتا ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اس لئی کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی یونس نی یہہ آیت پڑہی پس قبول کی ہمنی دعا اوسکی اور نجات دی ہمنی اوسکو غمی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتی ہین غمی نجات دیتی ہین اور تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو کسی چیز سی کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَقَالُوْا

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْہُمْ سُوْٓءٌ یعنی کہا صحابی نی کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہے
کارساز پس پھرے مدد ساتھ نعمت کی خدا کی طرف سے اور ساتھ فضل کی یعنی ساتھ سلامتی اور فائدہ تجارت کے
اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو کر لوگون کیسی کیون نہین کہتا
وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کیون کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
فَوَقٰىہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا یعنی فرعون کے چچا کا بیٹا یہاسی سمعان نامی ایمان پوشیدہ رکھتا تہا جب اوسکے
قوم نی تنبیہ کی کہا اوسنی وافوض آخرتک یعنی سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتھ حال
بندون کی پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نی برائی مکر اونکی سی اور تعجب کرتا ہون اوس سی کہ رغبت کرتا ہی جنت مین
کیون نہین کہتا مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰہُ
لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ یعنی ایک مرد نی
کافر کو کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنی مین کہا ہوتا جو اللہ چاہی ہوتی والا ہی نہین قوت مگر محافظت
مال اپنی کے مگر ساتھ اللہ کی اگر دیکہتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجسی مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے
مجکو بہتر باغ تیری سی یہہ قصہ سورہ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین دیکہا چاہئی یہان بخوف درازی
کتاب کی اسی پر اکتفا کیا وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَہٗ ہَمٌّ اَوْ حُزْنٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ
وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ
سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ
عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَآءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ
ھَمِّیْٓ اِلَّآ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّہٗ وَاَبْدَلَ مَکَانَ حُزْنِہٖ فَرَجًا حب مس اص مرمص ط
اور نہ کہا کسی بندی نی کہ پہونچی ہو اوسکو فکر یا غم اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ کو ذہاب ہمی تلک مگر کر لیجاتا ہی خدا تعالی غم اوسکا
اور بدل دیتا ہی جگہہ غم اوسکی خوشی کو معنی ان کلمات کی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا بندی تیری کا

اور بیٹا تو مٹی تیرا کہا ہون پیشانی میری بیچ ہاتھہ تیری کے ہی یعنی مین قبضۂ قدرت تیری مین ہون جاری ہی بیچ حق میری کے حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف نہین ہی جو چاہی سو کری عدل ہی بیچ امر میری کی تقدیر تیری ماگتا ہون مین تجھی ساتھہ ہر نام کی کہ ثابت ہی تیری لئی اور نام رکہا تو نی ساتھہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تو نی اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تو نی اوسکو کسیکو خلق اپنی سی یعنی ساتھہ وحی یا الہام کے بغیر ذکر کرنی کی کتاب مین اختیار کیا تو نی اوسکو بیچ علم غیب کی نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کری تو قرآن بزرگ کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنی والا غم میری کا اور لیجانی والا فکر میری کا نفل کی بیہہ ابن حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نی مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَتْ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ ۞ مس ط ۞ جو کوئی کہی نہین بچا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی ہوتا ہی بیہہ کلمہ دانیا نوین بیمار یونسی کہ ادنی اون مین سی غم ہی دوا یت کی بیہہ حاکم طبرانی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسلئی کہ یہہ خزانہ جنت کیسی ہی اور جو کوئی بہت کہتا ہی بیہہ نظر رحمت کی کرتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکی اور جسپر نظر کی اللہ نی پس تحقیق پہنچا وہ خیر دنیا اور آخرت کی کو اور فرمایا کہ بہت کہو اسکو کیون کہ یہہ دفع کرتا ہی ایک کم دروازی ضرر کی ادنی اونکا غم ہی اور مکروہ سی روایت ہی کہ جو کوئی کہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا ملجا من اللہ الا الیہ تو دور کرتا ہی اللہ تعالی ستر دروازی ضرر کی کہ ادنی اونکا ضرر ہی کذا فی وظائف النبی من لزم الاستغفار ف ق حب ۞ من اکثر من الاستغفار ۞ س ۞ جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب ۞ دس ق حب ۞ جو کوئی لازم کری استغفار کو نفل کے بیہہ ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نے جو کوئی بہت پڑہی استغفار یعنی مداومت کری اوسکی نفل کے بیہہ بسا ئی نی کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ہر تنگی سی نکلنا اور ہر غم سی رہائی یعنی سبب کثرت استغفار کی غم سی رہائی دیکر خوشی کو پہنچاتا ہی اور رزق پہنچاتا ہی اوسکو اوسجگہہ سی کہ نہین گمان رکہتا ہی نفل کی بیہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی وَكَفَّارَةُ

مَا يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهٖ الْمُؤَذِّنَ بِمص اور پہلی گذری یعنی اذان کی دعا
مین وہ چیز کہ کہی وہ شخص کہ اوترا ہو اوس پر غم یا سختی نزدیک سنّی اوسکی اذان مؤذن کو نقل کے بہ جملہ کلمہ
وَاِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءً اَوْ اَمْرًا مَهُوْلًا اَوْ وَقَعَ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا بِہ ت مص اور جو توقع رکھی کوئی کسی بلا کی یا کسی کام وہشت ناک کی یا بڑی کام بڑی مین کہی کافی ہے
ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز اللہ ہی پر بھروسا کیا یعنی نقل کے بہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَتْهُ
مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا
وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا بِہ ت س ق اور جو پہنچی اوسکو مصیبت پس چاہیئی اوسکو کہی تحقیق ہم ملک ہین واسطے
خدا کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پھر نیوالی ہین یا اللہ تیری پاس سی مانگتا ہون مین ثواب مصیبت اپنے کا پس ثواب دے
مجھکو اوسمین اور بدلہ دی مجھکو بہتر اوس سی یعنی اوس چیز سی کہ فوت ہوئی اور سبب مصیبت کی موئی نقل کی بہ
ترمذی نسائی ابن ماجہ نی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ
خَيْرًا مِنْهَا بِہ م تحقیق ہم ملک ہین واسطے اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پھرنی والی ہین یا اللہ ثواب
دی مجھکو مصیبت میری مین اور عوض دی واسطے میری بہتر اوس سے نقل کے بہ مسلم نی ف الیہ راجعون مین
اشارہ ہی اسپر کہ اگر اوسکی تقدیر پر راضی ہونگے ثواب پاوینگے والا سختی عذاب ہونگی یہ اقرار ہی ساتھ
عجز کی اور تسلیم و رضا کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑہتا ہی
تو اللہ تعالی دیتا ہی عوض فوت ہوئی چیز کی بہتر اوس سے چنانچہ جب حضرت ام سلمہ کا خاوند مرا تو اونہون
نی اس آیت کی پڑہنی کا ارادہ کیا پھر خیال کیا کہ مجھی اس خاوند سی کونسا بہتر خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم
کی یہ کلمات پڑہی پھر حضرت کی نکاح مین آئین کہ افضل بشر ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا خَافَ اَحَدٌ اَللّٰهُمَّ
اكْفِنِيْهِ بِمَا شِئْتَ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى مُسْلِمٍ اور جب ڈرے کسی سے یعنی
کسی ظالم کا ڈر رکہتا ہو کہی یا اللہ کفایت کر مجھکو اوس سی یعنی ڈر اوسکا ہمسی دفع کر ساتھ جسطرح کی تجھکو چاہیئی

صحیح ہی روایت کیا اسکو ابو نعیم نی حج کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا مستخرج علی مسلم ہی ف جب سرور
عالم نی ہمراہ ابو بکر رضہ کی ہجرت کی سی کی تو ایک کافر سراقہ نامی سی نے پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
دعا پڑہی گہوڑا اوسکا پیٹ تک زمین مین دہس گیا کذا ذکر العلی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَ
نَدْرَأُ بِکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ ۔ عو ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی شمنون کیسی اور دفع کرتی
ہین ہم شر اونکی ساتہہ مدد تیری کی حال یہہ کہ کرتی ہین ہم تجکو مقابلہ اونکی مین یعنی تا کہ دفع کری تو اونکو ہمسی نفل
کی یہہ ابو عوانہ نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ۔ عو ۔ یا اللہ تحقیق
مین کرتا ہون تجکو مقابلہ اونکی مین اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اونکی سی نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی
وَاِنْ خَافَ سُلْطَانًا اَوْ ظَالِمًا فَلْیَقُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ
وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ
مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا
مِنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ ط حٰمٓ مَصٓ
ط ۔ اور جو ڈری بادشاہ سی یا کسی ظالم سی پس کہی اللہ اکبر غیر ترک تین بار معنی اسکی یہہ ہین اللہ بہت بڑا ہی اللہ غالب
ہی سب خلق اپنی سی اللہ غالب تر ہی اوس چیز سی کہ ڈرتا ہون مین اور پرہیز کرتا ہون مین پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ
اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ جو تہامنی والا ہی آسمان کو اوس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہہ حکم اوسکی کی
برائی بندی تیری کیسی کہ فلانا ہی یعنی نام اوسکا لیوی اور برائی لشکر اوسکی سی اور تابعدارون اوسکی سی اور گروہ
اوسکی سی کہ جن سی ہون اور انسان سی یا اللہ ہو واسطی میری نگہبان برائی اونکی سی بڑی ہی تعریف تیری اور
غالب ہی پناہ پکڑنی والا تیرا اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ طبرانی نی مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ
اور ابن مردویہ اور طبرانی نی اور اور روایتون مین ذکر کی لئی یہہ دعائین بہی آئی ہین جون سی چاہی انمین سی پڑہے
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ۔ مو ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ

پکڑتی ہین ساتھہ تیری اس سی کہ زیادتی کری ہمپر کوئی اونہین سی یا یہہ کہ ظلم کری نفل کی یہہ موقوفا دارمی نی اَللّٰھُمَّ
اِلٰہَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ اَحَدًا
مِنْ خَلْقِکَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَا طَاقَۃَ لِیْ بِہٖ ۔ مومص ۔ یا اللہ معبود جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی اور
اے معبود ابراہیم اور اسمعیل اور اسحٰق کی عافیت دی مجکو یعنی سب بلیات ظاہری و باطنی سی اور نہ غالب کر کسی مخلوق
اپنی سی مجپر ساتھہ اوس چیز کی کہ نہین طاقت ہی مجکو اوسکی نفل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی رَضِیْتُ بِاللّٰہِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا وَّاِمَامًا ۔ مومص ۔ راضی ہوا مین ساتھہ
اللہ کی از روی رب ہونی کی اور ساتھہ اسلام کی از روی دین ہونیکی اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی از روی
نبی ہونی کی اور ساتھہ قرآن کی از روی حاکم ہونی کی اور امام ہونی کی یعنی اوسکی حکم مانتا ہون اور عمل کرتا ہون
نفل کے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف تفسیر درمنثور مین آیا ہی کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹی کو مشرکون نے
قید کیا اور باندہا اور رہو کا رکہا پس لکہا اونہون نی باپ اپنی کو کہ حضرتؐ کی پاس حاضر ہو کر حال ضیق اور سختی مبری کا
عرض کر پس جب اونہون نے عرض کیا حضرت سی فرمایا کہ لکہہ اور حکم کر اوسکو ساتھہ تقوی کی اور توکل کی اللہ پر اور یہہ
کہ پڑہی صبح شام لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پس جب یہہ خط اونکو گیا اور
یہہ آیت پڑہی قیدسی رہا سی دیے اللہ تعالی نی اونکو پہر اونکی جنگل مین جاکر اونٹ اور بکریان اونکی ہانک لائی
اور حضرت سی پوچہا کہ یہہ حلال ہین یا حرام فرمایا حلال ہین پس اوتاری اللہ تعالی نی آیت وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا
آخر تک یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سی کرتا ہی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوسجگہہ سی کہ گمان نہین
رکہتا اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی یہہ آیت پڑہی نزدیک بادشاہ کی کہ خوف رکہتا ہی ظلم اوسکیا نزدیک
موج کی کہ خوف رکہتا ہی غرق کیا نزدیک درندی جانور کی تو نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز انہین سی اور
روایت مین آیا ہی کہ عوف بن مالک نی حال قید مین بیٹی اپنی کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا

اور عرض کیا کہ ما اوسکی ہبیزاری کیا حکم فرماتی ہو مجکو فرمایا کہ حکم کرتا ہون تجکو اور وسکی ماکو کہ بہت پر ہولا جول و
قوۃ الا باللہ پس کہا اوسکی بی بی نی کہ خوب فرمایا اور دونون نی اوسکی پرہی کے کثرت کی پس غافل ہوئی دشمن
اور ہا تکہہ لایا بہیڑ اور اوسکا پس اوسنی آیت دمن تین اللہ آخر تک اور حیوٰۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ جو کوئی اپنی
قتل کا یا عذاب وغیرہ کا ڈر رکہتا ہو تو چاہیا مینڈہا فربہ قابل قربانی کے لاکر ایک مکان خالی مین مقابل کی رخ
کرکر ذبح کری اور وقت ذبح کی پڑہی اللّٰھُمَّ ہٰذَا لَکَ فِدَائِیْ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اور ایک گڑہا کہودی کہ خون اوسی مین جمع
ہووی پہر خون کو خاک سی بند کری کہ پانو کی نیچی نہ آوی اور اوس جانور کی چہہ ٹکڑی کرکر فقیرون مسکینون کو
دی اور آپ نہ کہاوی اور نہ وہ لوگ کہاوین کہ جنکا نفقہ اسپر واجب ہی پس انشاء اللہ تعالیٰ جس بلا سی ڈرتا
ہے دفع ہو جائیگی اور وہ جانور بدلہ اوسکا ہو جائیگا یہہ مجرب ہی کذا فی فتح المبین وَاِنْ خَافَ شَیْطَانًا
اَوْ غَیْرَہٗ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا
فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا
وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ
شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ * آلٓمٓ طٰسٓمٓ صٓ پڑہے اور جو ڈرے
کسی شیطان سی یعنی خواہ شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکیسی یعنی حیوانات موذیات سی پس چاہیی کہ کہی پناہ
پکڑے ساتہہ ذات خدا بزرگ کی اور ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ جو نہین تجاوز کرتا ہی اونسی نیک کار
اور نہ بدکار برائی اوسچیز کیسی کہ اندازہ کی اور پراگندہ کی اور بلا تفاوت پیدا کی اور برائی اوسچیز کیسی کہ اترتی ہی
آسمان سی اور برائی اوسچیز کیسی کہ چڑہتی ہی آسمان مین اور برائی اوسچیز کیسی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ نکلتی ہی
اوس سی اور برائی فتنون رات اور دن کیسی اور برائی ہر حادثۂ رات کیسی یعنی چور وغیرہ سی مگر حادثہ کہ آوی ساتہہ بہلائی کے
اے مہربان مہربانی کر بحرمت نقل کے یہہ احمد طبرانی نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلی ف مراد کلمات
اللہ سی کتابین اور نام وصفات اللہ تعالیٰ کے ہین کہ کوئی انکی تاثیرات سی خارج نہین ہی مثلاً مومن کو حق کا

وعدہ کیا ہی اور کافر کو دوزخ کا بلاشک یونہی ہو ویگا وَاِذَا تَعَوَّلَتِ الْغِيْلَانُ نَادِ بِالْاَذَانِ * ہر مرض
اور جسوقت کہ ظاہر ہو دیو چھلاوی پکار کر کہی اذان نفل کے یہہ مسلم بزار ابن ابی شیبہ نی وَقِرَاءَةُ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ
ت مص * اور پکار کر پڑہی آیۃ الکرسی نقل کی یہہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ * دت س
اور جو کوئی ڈری یعنی سوتی یا جاگتی کسی چیز سی پس کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی غصہ اوسکی
یعنی عذاب اوسکیسی اور برائی بندون اوسکیسی اور وسوسی شیطانون کیسی اور اس سی کہ آوین شیطان
میری پاس نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی وَمَنْ غَلَبَهُ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
د س ی اور جسپر غالب آوی کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی پس چاہیئی کہ کہی کفایت ہی
مجکو خدا اور اچہا ہی کارساز نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی ابن سنی نی وَمَنْ وَقَعَ لَهٗ مَا لَا يَخْتَارُهٗ فَلَا
يَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ * م س ق ی
اور جو شخص کہ واقع ہووی اوسکو وہ چیز کہ ناخوش رکہتا ہی اوسکو پس نہ کہی کاش کے تحقیق مین کرتا ایسا اور
ایسا تو نہ ہوتی یہہ بات ولیکن کہی ساتہہ تقدیر خدا کی واقع ہوا یہہ امر اور جو کچہہ چاہا خدا نی کیا نقل کی یہہ مسلم
نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی ق یعنی یون اعتقاد نہ کری کہ اگر یون کرتا مین تو یہہ بات نہ واقع ہوتی مثلاً کوئی
شخص گہر سی نکلا اور کسی نے اوسکو ستایا تو یون نہ کہی کہ اگر گہر سی نہ نکلتا مین تو نہ ستایا جاتا اور یہہ بہی تہزہی
اور بعضون نی تحریمی کہی ہی کذا ذکر الفخر وَاِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ اَمْرٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا
سَهَّلْتَهٗ وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ * حب ی * اور جو دشوار ہووی کسی پر کوئی کام
کہی ای اللہ نہین آسان ہی مگر وہ چیز کہ کیا تو نی اوسکو آسان اور تو کرتا ہی دشوار کو آسان جب چاہی نقل کی
یہہ ابن حبان ابن سنی نی وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُحْسِنْ
وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

یقول لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم * مس ق * اور جسکو ہو وی حاجت طرف خدا کی یا طرف کسی کی بنی آدم سی پس چاہیئے کہ وضو کری اور اچہا کری وضو اپنا یعنی بطور مسنون اور بجی منہیات کی پہر پڑہی دو رکعت نماز کی پہر تعریف کری خدا برا ور درود بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پڑہی یہہ دعا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ پاک ہی خدا پروردگار عرش بزرگ سب تعریف ہی واسطی خدا پروردگار عالمون کے مانگتا ہون مین تجہی خصلتین اچہی کو وجب کرین رحمت تیری کو اور کام لازم کرنی والی بخشش تیری کی اور مانگتا ہون غنیمت ہر نیکی سی یعنی پوری نیکی اور بچاؤ ہر گناہ سی اور سلامتی ہر گناہ سی نقل کیے یہہ حاکم ترمذی نے ف جملہ والغنیمۃ من کل ذنب کا فقط حاکم ہی کی روایت مین آیا ہی اور جملہ والغنیمۃ من کل بر فقط ترمذی کی روایت مین اور ایک روایت مین اس دعا کی سابقہ یہہ عبارت بہی زیادہ آئی ہے لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین * ت * نہ چہوڑ میری لی کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی غم مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ وہ پسندیدہ تیری ہو وی مگر کہ روا کری تو اوسکو یعنی جو سبب خوشی تیری کی ہو وی روا کر والا باز رکہہ ای بہت مہربان مہربانون سے نقل کی یہہ ترمذی نی ومن کانت لہ ضرورۃ الی اللہ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ فلیحسن وضوءہ * ت س ق مس * ولیصل رکعتین * س ثم لیدع اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی اللہم فشفعہ فی * ت س ق مس * اور جسکو ہو کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ تعالی کی طرف یا آدمی کی طرف پس وضو کری اور اچہا کری وضو اپنا نفل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی اور پڑہی دو رکعتین نفل کے یہہ نسائی نی یعنی نماز پڑہنی فقط نسائی کی روایت مین ہے اور باقی مین سب متفق ہین پہر دعا کری یہہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہی حاجت اپنی اور متوجہ ہوتا ہون مین طرف

تیری ساتھہ وسیلہ بنی تیری سے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہین ای حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتھہ وسیلہ تیری سے طرف پروردگار اپنی کی پس اس حاجت اپنی کی تو کر روا کی جاوی حاجت واسطے میری یا اللہ پس شفاعت قبول کر اونکی میری حقمین نقل کی ہیہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی

ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک اندہی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ دعا کرو اللہ تعالی سے کہ مجکو عافیت دی اس مرض سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر چاہے تو دعا کرون مین اور چاہی تو صبر کر کہ یہہ بہتر ہی تیری لئی اوسنے عرض کیا کہ دعا ہی کیجیی پس اوسکو وضو کی لئی حکم فرمایا اور فرمایا کہ یہہ دعا پڑہی پس اوسنی یہی پڑہے اور سکتہا ہوا کذا فی الشکوۃ اور جامع صغیر مین حضرت جابر رضی سی روایت ہی کہ اگر ساتھہ اس دعا کی دعا مانگی جاوی کسی چیز پر درمیان مشرق اور مغرب کی بیچ اکسیت حمیت کی تو البتہ قبول کیجاوی دعا مانگنی والی سے کہ وہ یہہ ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ فرمایا جب ارادہ کری کوئی تم مین کا کسی حاجت کا پس چاہیی کہ بخشنہ کرے اللہ کی صبح کو اوسکی طلب مین جاوی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی یا اللہ برکت دی میری امت کی بیچ صبح اونکی کی دن پنجشنبہ کی اور چاہیی کہ پڑہی جب نکلی مکان اپنی سی آخر سورہ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سی آخر تلک اور اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اور سورہ فاتحہ پس تحقیق بیچ انکی حاجت روائیان دنیا اور آخرت کی ہین کذا فی در المنثور وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّقُوْمَ فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُمْ فَاِنَّہَا سَاعَۃٌ مَشْھُوْدَۃٌ وَالدُّعَاءُ فِیْھَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَفِیْ وَسْطِھَا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَفِیْ اَوَّلِھَا فَیُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اور جو کوئی چاہی یاد کرنا قرآن کا پس جب ہووے رات جمعہ کی پس اگر کرسکی یہہ کہ اوہنی بیچ تہائی رات اخیر کی پس چاہیی کہ اوہنی اسلی کہ تحقیق وہ ساعت ایسی ساعت ہی کہ حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی اور دعا اوسمین قبول کیجاتی ہی پس جو نہ کرسکی یعنی اوسوقت نہ اوہنسکی پس اوہنی اوہی رات مین پس جو یہہ بہی نہ کرسکی پس اوہنی اول رات مین پس پڑہی چار

رکعتین یقرأ فی الاولی الفاتحۃ وسورۃ یٰس وفی الثانیۃ الفاتحۃ وحٰمٓ الدخان و
فی الثالثۃ الفاتحۃ والم تنزیل السجدۃ وفی الرابعۃ الفاتحۃ وتبارک الذی بیدہ
الملک پڑھے پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یس اور دوسری مین الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری مین الحمد اور
الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتھی مین الحمد اور تبارک الذی ف نقلون مین ہر شفعہ حکم جدی نماز کا رکھتا ہے
پس تقدیم پہلی سورت کی یعنی دخان کی پہلی سورت پر کہ سورہ سجدہ ہی لازم نہین آتی ہی کہ مکروہ ہووی اور دوسرے
یہہ کہ نفلون مین تقدیم تاخیر مکروہ نہین ہی کذا ذکر العلی فاذا فرغ من التشہد فلیحمد اللہ و
لیحسن الثناء علی اللہ و یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لیحسن وعلی سائر
النبیین و یستغفر للمؤمنین والمؤمنات ولاخوانہ الذین سبقوہ بالایمان
پس جب قراءت یا وی التحیات کی پڑہنی سی یعنی جب سلام پہیر چکی پس چاہیے کہ تعریف کری اوچھی تعریف
کری اللہ کی اور درود بہیجی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اچہی طرح بہیجی اور درود بہیجی سب پیغمبرون پر اور
مانگی واسطی مومن مردون اور مومن عورتون کی اور بخشش مانگی واسطی بہائیون اپنی کے جو سبقت لیگئے
ہین اسپر یعنی صحابہ اور تابعین ف تعریف خوب یہہ ہی کہ ساتہہ اخلاص کے اور ذکر کرن اسمارسنے
اوصفات کاملہ کی ہو اور درود اچہی طرح کا یہہ کہ اوسمین اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
کری یا آل و اصحاب کو بہی شریک کرلی درود بہیجنے مین پس یہہ عبارت باشل اسکے اور زبان مین پڑہے
الحمد للہ رب العالمین عدد خلقہ اللہم صل علی سیدنا محمد النبی الامی الہاشمی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام
وعلی سائر النبیین واغفر لجمیع المؤمنین والمؤمنات ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ثم یقول فی اٰخر
ذلک اللہم لا ترحمنی برکلہ للعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی
پہر کہی بیچ آخر اسکے یا اللہ مہربانی کر مجہپر ساتہہ چہوڑنی گناہون کی یعنی توفیق دی کہ گناہ چہوڑدون مین ہمیشہ
جب تلک کہ زندہ رکہی تو مجکو اور مہربانی کر مجہپر ساتہہ چہوڑنی اسکی کہ تکلف کرون مین اوسچیز کا کہ نہ فائدہ دینی

ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن خوشدل ہوکر لاحاصل باتون کا مرتکب نہووی اگرچہ وہ موجب گناہ کے نہووین کہ حدیث شریف مین آیا ہی خوبی اسلام آدمی کے ہی ترک کرنا بیفائدہ بات کا وَاتْرُكْ فِيمَا تَرَى حَسَنٌ لِلنَّظَرِ فِيمَا يَرْضَيْنَكَ عَنِّي ہ اور نصیب کر مجکو بھلائی نظر کی بسبب اوسچیز کی کہ راضی کرے تجکو مجسی ف یعنی توفیق فکر کرنی ہے کے دی اپنی پسندیدہ چیزون مین اور محبت اونکی میری دلمین ڈال یا نظر ظاہر کی مراد ہی کہ مطالعہ علوم دینی مین مشغول رہی اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي يا اللہ پیدا کرنیوالی آسمانون کی اور زمین کی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی اور ای صاحب اوس عزت کی کہ نہ قصد کیجاوی یعنی اور کو نہین لائق ہی کہ اوس عزت کی آرزو کری مانگتا ہون مین تجسی ای اللہ ای بخشش کرنی والی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کے اور نور ذات تیرکی یہہ کہ لازم کری تو دلمیری مین یاد کرنا کتاب اپنی کا جیسی سکھائی تو مجکو ف یعنی جیسی کی توفیق دی تو نی کہ قرآن دیکھہ کر پڑہتا ہون ویسی ہی توفیق دے کہ از بر پڑہون وَارْزُقْنِي اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيْكَ عَنِّي ہ اور نصیب کر مجکو یہہ کہ پڑہون مین اوس کو اوس طرح پر کہ راضی کری تجکو مجسی ف یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور تجوید سے پڑہتا رہون اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِي وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِي وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِي وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِي فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا يُجَابُ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاُ مُؤْمِنًا قَطُّ ت مس یا اللہ پیدا کرنیوالی آسمان و زمین کے ای صاحب بزرگی اور بخشش کے اور ای صاحب اوس عزت کی کہ نہ قصد کیجاوی مانگتا ہون مین تجسی ای اللہ ای بخشش کرنی والی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کے اور روشنی ذات تیرکی یہہ کہ روشن کری تو

ساتھ برکت کتاب اپنی کی بینائی میری اور بہرہ کو جاری کری تو ساتھ اوسکی زبان میری اور بہرہ کو دور کری تو تم
بسبب برکت اوسکیکی دل میری سی اور بہرہ کہ کہولی تو بسبب اوسکی سینہ میرا اور بہرہ کہ دور کری تو بسبب اوسکے
بدن میرا یعنی بخاست گناہون سی بسبب عمل کرنیکی اوسپر اسلئے کہ تحقیق نہین مدد کرتا ہی کوئی میری کام حق
سوا میری اور نہین دیتا ہی حق کو مگر تو اور نہین ہی بچتا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ بلند مرتبہ
بزرگ قدر کی کری اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ قبول کیا جاویگا ساتھ حکم اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کی نہین خطا کرتی ہی قبولیت اس عملکی مومن کو کبھی یعنی ہمیشہ
دعا مسلمان سی قبول ہوتی ہی نقل کیے یہہ ترمذی حاکم نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہے
کہ حضرت علی نی خدمت سرور عالم کی پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ماباپ میری فدا ہون تیپر قرآن شریف میرے
دلسی محو ہوا جاتا ہی یاد نہین رہتا پس فرمایا حضرت نی کہ کیا نہ سکھاؤن تجکو کلمے کہ اونکی سبب سی اللہ تعالی
تجکو بھی فائدہ دی اور جسکو سکھاوی تو اوسکو بھی اور ثابت رہی تیری سینہ مین جو سیکھی تو عرض کیا حضرت
علی نی ہہ تیپر پس حضرت نی فرمایا اذا کانت لیلۃ الجمعۃ آخر تک یعنی ہی ترکیب جو مذکور ہوئی فرمائی پھر راوی حدیث کی یعنی
ابن عباس کہتی ہین کہ پانچ یا سات جمعون کی بعد حضرت علی حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سی پہلی چار
آیتین یاد کرتا تہا مین اور جب پڑہتا اونکو تو بھولتین نہین اور اب چالیس آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑہتا ہون
گویا قرآن روبروی آنکھون میری کی ہوتا ہی اور حدیث سنتا تہا مین پھر جب پڑہتا تہا تو بھولی ہوئی ہوتی تھے اور
اب جو حدیث سنتا ہون مین اور پھر تکرار کرتا ہون تو ایک حرف ناقص نہین پاتا ہون کذا فی الترمذی امام شافعی
رحمہ اللہ نی حافظہ کا ایک عمل لکہا ہی یا اللہ ہم سبکو اوسپر عمل نصیب کردہ یہہ رباعی شکوت الی وکیع
سوء حفظی الخ فاوصانی الی ترک المعاصی الخ وقال ان العلم فضل من اللہ وفضل اللہ لا یعطی لعاص
یعنی امام شافعی فرماتی ہین کہ شکوہ کیا مینی اپنی اوستاد سی کہ اونکا وکیع نام تہا برائی حافظہ کا پس نصیحت
کی مجکو گناہون کے چہوڑنیکی اسلئے کہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو

وَاِذَا اَخْطَأَ اَوْ اَذْنَبَ فَاَحَبَّ اَنْ يَتُوْبَ اِلَى اللّٰهِ فَلْيَأْتِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَهُ مَا لَمْ يَرْجِعْ فِيْ عَمَلِهِ ذٰلِكَ ۞

مس ۔ اور جب چوک کر گناہ کرے کوئی یا جانکر کرے پس چاہیئے توبہ کرنی طرف خدا کی پس چاہیئے کہ آوے یعنی شروع کرے جسطرح تفصیل بیان ہوتی ہے پس پہلا ہے تہہ اپنی طرف خدا غالب و بزرگ کی پھر کہے یا اللہ تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف تیری گناہوں سے نہیں پھروں گا میں طرف اونکی کبھی پس تحقیق بخشا جاتا ہے گناہ اوسکا جب تک کہ نہ پھرے بیچ اوس کام اپنے کے یعنی جس سے توبہ کی ہے پس اگر پھرے وہی گناہ کیا اوسکے لئے جسکی توبہ چاہیئے نفل کے پہلے حاکم نے

مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ اِلَّا غُفِرَ لَهُ ۞ عه حبی ۞ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی آدمی کہ کرے کوئی گناہ پھر اوٹھے یعنی ارادہ توبہ کا کرے پس طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے پھر پڑھے دو رکعتیں پھر بخشش چاہے خدا تعالیٰ سے واسطے اوس گناہ کے مگر کہ بخشش کی جاتی ہے اوسکے نفل کے پہلے چار دن نے اور ابن حبان ابن سنی نے

وَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ وَاذُنُوْبَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ۞

مس ۔ اور آیا ایک شخص پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا افسوس گناہ میری کو افسوس گناہ میری کو پس فرمایا حضرت نی کہہ یا اللہ بخشش تیری بہت فراخ ہے گناہوں میری سے اور رحمت تیری بہت امید کی گئی ہے نزدیک میری عمل میرے پس کہا اوسنی ان کلمات کو پھر فرمایا حضرت نی پھر کہہ اسکو پس پھر کہا پھر فرمایا حضرت نی پھر کہہ اسکو پس پھر کہا پس فرمایا حضرت نی کھڑا ہو جا پس تحقیق بخشا اللہ تعالیٰ نی گناہ تیرا نفل کے پیچھے حاکم نی ۞ ف

یہی مضمون کسی شاعر نی لکھا ہے ۞ قطعہ ۞ گنہ نابودہ فزون ز قیاس ۞ عفو او فزون تر از گناہ ہمہ ۞ قطرۂ زآب رحمت تو بس ۞ شستن نامۂ سیاہ ہمہ ۞ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ

یستوجب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا ۔ مرمس ۔ بتحقیق اللہ تعالی پھیلاتا ہی ہاتہہ رحمت اپنی کا
رانکو تو کہ توبہ کری گنہگار دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتہہ اپنا دنکو تو کہ توبہ کری گنہگار رات کا یہان تلک کہ نکلی گا آفتاب
مغرب اپنی سی یعنی جب دروازی توبہ کی بند ہوجاوینگی اور توبہ کچہہ نفع نہین دیتی ہے نقل کی ہیہ مسلم اور حاکم نی
وجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ احد نا یذنب قال یکتب علیہ قال ثم یستغفر منہ
ویتوب قال یغفر لہ ویتاب علیہ قال فیعود فیذنب قال یکتب علیہ قال ثم
ویتوب قال یغفر لہ ویتاب علیہ ولا یمل اللہ حتی تملوا ۔ طس ط ۔ اور آیا حضرت پاس
ایک آدمی پس عرض کیا ای رسول خدا کی ایک ہم مین سی گناہ کرتا ہی یعنی پس حال اوسکا کیا ہی فرمایا لکہا جاتا ہے
اوسپر عرض کیا پہر بخشش چاہتا ہی اوس گناہ سی اور توبہ کرتا ہی یعنی اگر بعد گناہ کی توبہ کری تو کیا حال ہے
فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی عرض کیا پس ارادہ کرتا ہی گناہ کا پس گناہ کرتا ہے
یعنی اس صورت مین کیا لازم آتا ہی فرمایا لکہا جاتا ہی اوسپر عرض کیا پہر بخشش مانگتا ہی اوس سے اور توبہ کرتا
ہی فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی اور نہین ملول ہوتا ہی خدا بخشش کرنی
سی یہان تلک کہ ملول ہو تم بخشش چاہنی سے نقل کی ہیہ طبرانی نی اوسط مین اور کبیر مین ف بعضی روایت
مین آیا ہی کہ بائین ہاتہہ کا فرشتہ لکہنی والا چہیاسات ساعت تلک توقف کرتا ہی اگر اس مدت مین توبہ کرتی
نہین لکہتا ہی والا لکہتا ہی اور ملول ہونی سی یہہ مراد ہی کہ تم توبہ کرنی اور بخشش چاہنی سی تہکو مت اگر توبہ پورے
توبہ کرو کہ اللہ تعالی توبہ تمہاری قبول کرتا ہی ۔ باعی ۔ باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ۔ گر کافر و گبر و بت پرستی
باز آ ۔ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ۔ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ۔ کذا ذکر الفخر ۔ اذا اعطوا
المطر فلیجثوا علی الرکب ثم لیقولوا یا رب یا رب ۔ عو ۔ اور جب مینہ برسائی جاوین لوگ گہٹنے پر جاکر
کہ بیٹہین دوزانو پہر کہین ای پروردگار میری ای پروردگار میری نقل کی ہیہ ابو عوانہ نی ودعاءہ ایضا
اللہم سقیا اللہم اسقنا اللہم اسقنا ۔ خ ۔ اور دعا مینہ مانگنی کی یہہ ہی یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو

یا اللہ بانی پلا ہمکو نفل کے مینہ بخاری نی ف حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک شخص نی روز جمعہ
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری قحط سی ہلاک ہوگئی دعا کیجئی کہ مینہہ برسے
پس منبر ہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دست مبارک اوٹہا کر دعا کی اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا تین بار ایک ابر نمودار ہوا
اور بارش ہوئی کہ آفتاب نہ نکلا دوسری جمعہ تلک اور مینہہ برستا رہا کہ پہر اوسی شخص نی جمعہ دوسری مین خطبہ
کی حالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری ہلاک ہوئی جاتی ہی مینہہ سی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
دست مبارک اوٹہا کر دعا کی اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا آخر تک کہ بیان ہوگی پس مینہہ کہل گیا کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ
اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا + مر + یا اللہ مینہہ برسا ہمپر یا اللہ مینہہ برسا ہمپر یا اللہ مینہہ برسا ہمپر نفل کی
بہہ سلم نی وَاِنْکَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ قَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَکَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی
ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ
اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّۃً
وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ ثُمَّ یُحَوِّلُ اِلَی النَّاسِ ظَہْرَہٗ وَیُحَوِّلُ
رِدَاءَہٗ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ ثُمَّ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ وَیَنْزِلُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ + ذرب مس
اور اگر ہووی دعا کرنی والا بادشاہ یا نائب اوسکا یعنی قاضی وغیرہ نکلی جنگل کو جب کہ نکلی کنارہ آفتاب کا
پس بیٹہی منبر پر پس اللہ اکبر کہی اور تعریف کری اللہ غالب وبزرگ کی ہپر کہی تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہی
عالمون کا بخشنی والا مہربان خاوند دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا اللہ تو ہی معبود ہی نہین
کوئی معبود مگر تو کہ تو انگر ہی تو اور ہم محتاج برسا ہمپر مینہہ اور کر اوسچیز کو کہ اوتاری تو نی ہمپر یعنی رزق اور مینہہ
سبب طاعت کی قوت کا اور باعث پہونچنی کا مطلب کو زمانہ دراز تلک یعنی اوسکی سبب سی فائدہ اوٹہاوین
پہر اوٹہاوی ہاتہہ اپنی یہان تلک کہ ظاہر ہووی سفیدی بغلون اوسکی یعنی بہت بلند کری پہر پہیری طرف اوسی کے
پیٹہ اپنی یعنی رو بقبلہ دعا کی لئی ہووی اور الٹی چادر اپنی اوس حالمین کہ اوٹہائی ہووی ہاتہہ اپنی پہر ہووی مینہہ کری

طرف آدمیون کی اور اوتری منبر سی پس پڑہی دو رکعت نفل کیے بہ ابو داؤد ابن حبان حاکم ف
چادر اسطرح اولتی کہ دایان سرا بائین طرف ہو جاوی اور بایان سرا دائین طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا
اندر ہکذا فی سفر السعادت اور پہلی رکعت مین بعد الحمد کے سبح اسم ربک الاعلی پڑہی اور دوسری مین ہل اتیک
حدیث الغاشیہ مثل عید و جمعہ کی اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت سی یہہ نماز سنت نہین ہے
مگر صاحبین کی نزدیک ہی کہ جماعت سی دو رکعت ادا کری اور خطبہ بہی پڑہی اور مذہب حنفی مین فتوی اسپر ہی
کذا ذکرہ الفخر اور مستحب ہی اسمین یہہ کہ توبہ کرین لوگ گناہ سی اور آپسمین صلح کرین اور پہلی نکلنی سی صدقہ دین
ہر دن اور تین روزی رکہین بے درپی اور نکلین چوتہی دن روزی سی پیادہ پا پرانی کپڑونسی ذلیل متواضع
فروتنی کرنی والی سر جہکائی ہوئی روتی ہوئی یا بتکلف روتی ہوئی اور دعا کرین مومنین اور مومنات کی لئی
اور درود بہیجین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہت پڑہین استغفار اور پڑہین آیۃ الکرسی اور امام درمیان خطبہ کی اور دعا کے
استغفار پڑہتا جاوی اور پڑہی اللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا آخر تک لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات
ورب الارض ورب العرش الکریم اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا الْغَیْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِیْنَ اور دعا پکار کر بہی کری آہستہ بہی
اور پشت ہاتہہ کی دعا کی وقت کبہی زمین کی طرف ہو اور کبہی آسمان کی طرف اور شروع کری اور ختم کری دعا کو
ساتہہ حمد اور ثناء اللہ تعالی کی اور درود اور سلام آنحضرت کی کذا فی وظائف النبی اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا
مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا * دمص * غَیْرَ آجِلٍ * دمص * سَرَائِثٍ * مص *
یا اللہ برسا ہمپر مینہہ فریاد کو پہنچنی والا بہت ارزانی کرنی والا نفع دینی والا نہ ضرر کرنی والا جلدی برسنی والا
نفل کیے بہہ ابو داؤد ابن ابی شیبہ نی نہ دیر کرنی والا نفل نے کیے بہہ ابو داؤد نی نہ دیر کرنی والا نفل کیے بہہ ابن
ابی شیبہ نی ف ابو داؤد مین لفظ غیر آجل کا اسی دعا مین آیا ہی اور ابن ابی شیبہ نی عوض آجل کی رائث
نقل کیا ہی اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَہَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ
یا اللہ پانی دی بندون اپنی کو اور جانورون اپنی کو اور پہیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردہ اپنی کو یعنی سبزہ کر نکل کی

یہہ ابو داؤد نی اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا رَبِیْعَھَا وَسَکِّنْھَا ء عو سیا اللہ اوتارزین ہماری پرسنگہار اوسکا
یعنی سبزہ پھولی بوٹہ اور چین اوسکا نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی ف چین اوسکا یعنی جو چیز زمین والون کے
باعث چین کی ہی یعنی مطلب اونکی برلا کہ دل اونکی تسکین پاوین کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا
وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَھَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِی الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِھَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ
مَعَادِنِھَا وَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَھْلِھَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغُفَّارُ
فَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْخَاطِئَاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَاَوْصِلْ بِالْغَیْثِ وَکُلَفِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا
وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا ء یا اللہ ظاہر ہوئی پہاڑ ہماری یعنی سبب ہونی گہاس کے اور خاک اوڑتی ہی زمین ہماری
اور پیاسی ہوئی جانور ہماری ای دینی والی بھلائیون کی جگہون اونکی سی اور ای اوتارنی والی مینہ کی یعنی مینہ
کا ون اوسکیسی اور جاری کرنی والی برکتون کی برکت والون پر یعنی جولائق اوسکی ہین بسبب مینہ نفع دینی
والی تجسی بخشش مانگتی ہین لوگ بہت بخشنی والا پس بخشش چاہتی ہین ہم تجسی واسطی خاص گناہون اپنی کے
یعنی جو خاص ہمیسی ہوئی ہین نہ غیر ہماری سی اور توبہ کرتی ہین ہم طرف تیری عام گناہون اپنی سی یعنی جو مشترک ہین
درمیان ہماری اور درمیان غیر ہماری کی یا اللہ پس بھیج مینہ زور کا اور مینہ متصل یعنی ایک بوند دوسری سے
ملی ہوا اور کفایت کر یعنی رنج ہماری کو بسبب مینہ کی نیچے عرش اپنے سی اوسجگہہ کہ نفع دی ہمکو اور پھری ہمپر
ف یعنی فائدہ اوسکا یعنی مینہ نالون مین اور کھیتون مین برسا تا کہ نفع کرے اور کام مین آوی
اور من تحت عرشک طرف اسل کا ہی یعنی بھیج مینہ زیر عرش سے اور بالغیث المغیث متعلق ہی معطی
اور منزل اور مجریکا کذا ذکر الفخر غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا فَاخِضَرَّ بِہٖ رَبِیْعُ النَّبَاتِ
عو برسا مینہ عام یعنی سب جای برسی عام سا مینہ کثرت کی بڑا مینہ دینی والا اور دیا نکی والا زیادہ کا
یعنی بسبب سبزہ اور پانی کی بہت ارزانی والا بہت اگانی والا کہانی کی چیزون کا بہت اکانی والا زیادہ گھاس

نقل کی ہے ابو عوانہ نے واستسقی عمر بن الخطاب فما زاد علی الاستغفار ۱۲ مص ۱۲ اور مسند ہائے حضرت عمر بن خطاب رضی پس زیادہ کیا استغفار پر کہ یہ نقل کی ہے ابن ابی شیبہ نے واذا رای سحابا یقول اللھم انا نعوذ بک من شر ما ارسل بہ اللھم سیبا نافعا فان کشفہ اللہ ولم یمطر حمد اللہ علی ذلک ۱۲ س ق ۱۲ اور جب دیکھی ابر کی وہ لاتا ہے یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتے ہیں ساتھ تیری برائی اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہے ساتھ ابر کے اوسکی یا اللہ کر ابر کو جاری نفع دینے والا پس اگر کھولا ہے اوسکو اللہ تعالے اور نہ برسی الحمد للہ کہی اوسپر نقل کی ہے ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ نے واذا رای المطر اللھم صیبا نافعا خ ۱۲ اور جب دیکھی مینہ کو کہی یا اللہ برسا مینہ بہت نفع دینے والا نقل کی ہے بخاری نے اللھم صیبا نافعا مرتین او ثلاثا ۱۲ مص ۱۲ یا اللہ کر مینہ کو جاری نفع دینے والا پس اسکو دو بار یا تین بار نقل کی ہے ابن ابی شیبہ نے فاذا کثر وخیف الضرر اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الاکام والاجام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر ۱۲ خ ۱۲ پس جب بہت ہو دی مینہ اور خوف ہو وے ضرر کا کہی یا اللہ مینہ برسا گرد ہماری اور نہ برسا ہم پر یا اللہ برسا مینہ ٹیلوں پر اور قلعوں پر اور پہاڑوں کے اور ٹیلوں پر اور اوپر جگہ اوگنے درختوں کی نقل کی ہے بخاری مسلم نے واذا سمع الرعد والصواعق اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک ۱۲ ت س مس ۱۲ اور جب سنی گرجنا اور کڑکنا توپڑھی یا اللہ نہ مار ہمکو ساتھ غصے اپنی کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کی اور عافیت دے ہمکو پہلی اسکی یعنی پہلی واقع ہونی عذاب کی نقل کی ہے ترمذی نسائی حاکم نے ف ۱۲ عد ۱۲ نام فرشتے کا ہی جو مسمی ہی بادل انکی پر گرجنا آواز اوسکی ہی اور بجلی کوڑا اوسکا کذا فی الجلالین سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ ۱۲ مو ط ۱۲ یا پاک ہی وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتا ہے اوسکی رعد ساتھ تعریف اوسکی کی اور پاکی بیان کرتی ہیں سب فرشتے خوف اوسکے سے یہ موقوف ہے موطا میں ہی واذا ھاجت الریح استقبلھا بوجھہ وجثا علی رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ۱۲ طب ۱۲ اور جب چلی

ہوا تو چہ بودی اوسکی طرف یعنی جدہر سی چلتی ہی دو ہر موہنہ کری اور ہتھی اوپر گھٹنون اپنی کی اور ہاتھون اپنی کی یعنی بصورت تواضع مثنی بقل کیے یہہ طبرانی نی دعا مین اور کبیر مین وقال اللھم انی اسئلک من خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ ۔ ف ت س ط ۔ اور پڑہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی ہوا سی کے اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی جات اور بہلائی اوسچیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا سہ اوسکی یعنی فائدہ اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اس کی سی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی اور برائی اوسچیز کیسی کہ بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی طبرانی نی دعا مین اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجعلھا ریحا اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا ۔ ط ۔ یا اللہ کر اس ہوا کو ریاح اور نہ کر اسکو ریح یا اللہ کر اسکو رحمت اور نہ کر اسکو عذاب نقل کی یہہ طبرانی نی دعا مین اور کبیر مین ف ریاح جمع ریح کی ہی معنی اوسکی ہوائین ہین یعنی جب ہوائین بہت ہر طرف سی چلتی ہین تو ابر بہت آتا ہی اور مینہہ بہت برستا ہی وہ باعث ہوتا ہی ارزانی کا اور جب ایک ہوا چلتی ہی تو ایسی مضبوط نہین ہوتی اور ابن عباس بہی منقول ہی کہ ریاح کا استعمال رحمت کی لئی آتا ہی اور ریح کا عذاب کی لئی مگر اسپر اعتراض کیا ہی بعض علمانی کذا ذکر الفخر وان جاء مع الریح ظلمۃ تعوذ بالمعوذتین ۔ د ۔ اور جاوے ساتہہ ہوا کی اندہیری پناہ پکڑی ساتہہ پڑہنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی یہہ ابوداؤد نی اللھم انا نسئلک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ ۔ ف س ۔ یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجسی ہوا سی اس ہوا کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی جات وغیرہ اور بہلائی اوسچیز کی کہ حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ اوسکی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ تیری برائی اس ہوا کیسی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کیسی کہ حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ اوسکی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی اللھم انی اسئلک من خیر ما امرت

بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَمَرْتَ بِهٖ * ص * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بھلائی اوسیکی کہ حکم کی گئی ہی ساتھہ اوسکی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اوسیکی کہ حکم کی گئی ہی وہ ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيْمًا * حب طس * یا اللہ کر اس ہوا کو بارور یعنی ابر لانی والے اور فائدہ مند اور نہ کر اسکو بانجھ یعنی نہ ابر لانی والی اور نہ فائدہ مند نقل کی یہہ ابن حبان نے اور طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ * خ مد دت س * اور جب سنی آواز مرغون کی پس چاہیئی کہ مانگی اللہ تعالی سے فضل اوسکا نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی نے ف باقی حدیث یہہ ہی فَاِنَّهُنَّ رَاَيْنَ مَلَكًا یعنی مرغ فرشتے کو دیکھہ کر آواز کرتی ہین پس چاہیئے کہ یہہ دعا کری اور فرشتہ آمین کہے پس قبول ہو جاہیئی اور اس سے معلوم ہوا استحب ہونا دعا کا وقت حضور صلحا کی اور برکت جاننی سبب اونکی کذا ذکر العلی وَاِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ * خ مد دت س مس * اور جب سنی آواز گدہون کی پس چاہیئی کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کیونکہ وہ شیطان کو دیکھہ کر آواز کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی حاکم فی وَكَذٰلِكَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْكِلَابِ * د س مس * اور اسیطرح یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی جب سنی آواز کتون کی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی حاکم فی ف یہہ ہی شیطان اور اوسکی لشکر کو دیکھہ کر آواز کرتی ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاَى الْكُسُوْفَ فَلْيَدْعُ اللّٰهَ وَلْيُكَبِّرْ وَلْيُصَلِّ وَلْيَتَصَدَّقْ * خ مد س * اور جب دیکہی سورج گہن یا چاند گہن پس چاہیئی کہ دعا کری اللہ تعالی سے اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور صدقہ دی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد و نسائی نے ف حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ کسوف اور خسوف دونون کی ایک ہی معنی ہین سورج گہن کو بہی کسوف خسوف کہتی ہین اور چاند گہن کو بہی اور فقہا اور لغت والون نے فرق بیان کیا ہی کہ خسوف چاند گہن کو اور کسوف سورج گہن کو کہتی ہین اور حنفیون کی نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین

ساتھہ جماعت کی اور بڑی قرات کی بغیر خطبہ کی پڑہی اور چاند گہن مین جماعت نہین ہی تنہا تنہا پڑہی اسکی
کہ رات مین جماعت مشکل ہی اور صدقہ یعنی فقیرون محتاجون کو کچھہ للہ دی یا غلام آزاد کری بطور صدقہ
مشہور کی ست بجا وغیرہ نہ دی کہ مشابہت ہنود کی ساتھہ ہوگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاَی
الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۞ ی ۞ اور جب پہلی رات کا چاند دیکہی کوئی تو کہی اللہ اکبر نقل کے بیہقی
نِ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۞ ت حب ی ۞ یا اللہ چاند دکہا ہمکو ساتھہ برکت کی اور ساتھہ سلامتی
ایمان کی اور سلامتی کے اور اسلام کی اور توفیق کے واسطے اوسچیز کی کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو پسند
رکہتا ہی تو ای چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ تعالی ہی نقل کیے بیہقی ترمذی ابن حبان دارمی نے
هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ يَلْتَ مَرَّاتٍ ۞ ط ۞ یہہ چاند بہلائی اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بہلائی
اس مہینے کے اور بہلائی تقدیر کی یعنی جو چیز اس مہینے مین قسم رزق وغیرہ سی مقدر ہی اوسکی بہلائی چاہتا
ہون اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اس مہینے کے سی پڑہی یہہ دعا تین بار نقل کیے یہہ طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا خَيْرَهُ وَانْصُرْهُ وَبَرَكَتَهُ وَفَتْحَهُ وَنُوْرَهُ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا
بَعْدَهُ ۞ مو مص ۞ یا اللہ نصیب کر ہمکو بہلائی اس مہینے کے اور مدد اسکے اور برکت اسکی
اور فتح اسکی اور نور اسکا یعنی ہدایت اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز
کیسی کہ پیچہی اسکے ہی یعنی اور مہینے کہ بعد اسکی ہونگے انکی برائی سی بہی پناہ مانگتی ہین نقل کی ہیہقی موقوفا
بِنَا فِيْ شَبَانَ وَاِذَا نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا ۞ ت س مس ۞
اور جب دیکہی طرف چاند کی پس کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ خدا کی برائی اسکے سی نقل کیے بیہقی ترمذی نسائی
حاکم فی ف برائی اسکی سی یعنی جب گہن لگی اور سبب اس سی پناہ چاہنی کا یہہ ہی کہ چاند گہن شیون اللہ

کیسی ہی اور ڈراتا ہی ساتھ ہونی حادثون کی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہولناک ہوکر گھبرسی ہوجاتی واسطی خوف اسکی کہ جو آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کی
ایک ساعت مین تاریک ہوجاتی ہین تو ایسا نہ ہو کہ نورایمان کا اور عملون کا دلون سے چھن جائے وَاِذَا رَاٰی
لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَلْیَقُلِ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۞ ت س ق مس ۞ اور جب
دیکھی کوئی لیلۃ القدر کو یعنی علامتین اوسکی پس چاہئی کہ کہی یا اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنی والا ہی دوست رکہتا ہی تو
عفو کو پس عفو کر مجہسی گناہ میری نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم فی وَاِذَا نَظَرَ وَجْهَهٗ فِی الْمِرْاٰةِ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ۞ ب ح ق ی ۞ اور جب دیکھی موہنہ اپنا آئینہ مین تو پڑہی یا
اللہ تونی اچہی بنائی صورت میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کے یہہ ابن حبان دارمی فی اَللّٰھُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ
خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْهِیْ عَلَی النَّارِ ۞ س ۞ یا اللہ جیسے کہ اچہی بنائی تونی صورت میری پس اچہا کر
خلق میرا اور حرام کر ذات میری کو آگ پر نقل کے یہہ بزارنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ
وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ ۞ س ۞ سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ برابر پیدا کی اعضا میرے
اور اچہی بنائی صورت میری اور سنواری بدن میری سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے یعنی مثلاً بعضون کو
لنگڑا کانا پیدا کیا اور مجہی اس سب سی بچایا نقل کے یہہ بزارنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَهٗ
وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِیْ فَاَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۞ طس ی ۞ سب تعریف ہی واسطے
اوس خدا کی کہ درست کی صورت میری پس برابر کیا اوسکو اور پیدا کی ہیئت منہہ میری کے پس خوب بنائی وہ
اور کیا مجہکو مسلمانون مین سی نقل کے یہہ طبرانی فی اوسط مین اور ابن سنی فی وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰی
اَحَدٍ فَلْیَقُلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ ۞ خ م س ۞ اور جب سلام کری کوئی کسیکو پس چاہئی کہ کہی سلامتی
ہو وی تمپر نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی فی ف یعنی سلام علیکم کی یہہ ہین کہ سلام نام اللہ تعالی کا
ہی یعنی محافظت اللہ تعالی کی تیری ساتھہ ہووی یا تو سلامت رہی سب آفات سی اور ضمیر جمع کی اسلئی

چاہیئی کہ فرشتون محافظین پر بہی سلام ہووی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اوسوقت جہکی نہین چنانچہ حضرت
شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نی بعض علماسی جہکنی کو قریب کفر کی لکہا ہی اور لکہا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا
اس رسم مین گرفتار ہین مگر اعتماد اور رئیس نکری اسکی اور سید جمال الدین نی بہی مکروہ لکہا ہی اور سلام
کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا فرض کفایہ یعنی مجلس مین سی ایک بہی جواب دیگا تو اورون کے
ذمہ سی جواب اوتر جائیگا والا سب گنہگار ہونگے لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہے کذا ذکر الفخر
من شرح المشکوۃ حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم
علیہ السلام پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ ان فرشتون سی سلام علیک کرا اور جواب اونکا سن کہ وہ
تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا پس انہون نی جاکر السلام علیکم کہا اونہون نی کہا وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نی سرور عالم سی پوچہا کہ کون سی خصلتین اسلام کی بہتر ہین فرمایا یہہ کہ کھلاوے
تو کہانا اور سلام کری تو اوسکو کہ پہچانتا ہی تو یا نہین پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق فرمایا ہے
سلام کرنی کو اور باعث دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی نی عرض کیے کہ یا رسول اللہ ایک شخص
کی کہجور میری باغ مین ہی مجہی ایذا ہوتی ہی اوسکی آنی سی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درخت والے
کہلا بہیجا کہ اپنی درخت کو ہماری باغ سی نیچ ڈال اوسنی انکار کیا فرمایا یہہ کر اوسنی اسکا انکار کیا فرمایا جنت
مین اسکی عوض کہجور لینا اسکا بہی اوسنی انکار کیا فرمایا تجہی زیادہ کو بخیل نہین ہی مگر وہ کہ سلام
مین بخل کری یعنی سلام علیک نکری کذا فی المشکوۃ پس کمال نادانی ہی کہ یہان کے رسم کی لئی ایسی ثواب
ترک کر کر ایسا بخیل بنی اور ایسی دعاسی باز رہے اور انصاف نوکر کہ اگر حلال خور کہتا ہی میا بیچو سلامت
رہو تو نہین چڑتا اور نوکر مثلاً جو سلام علیک کری تو چڑ جاتا ہی وہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی
لفظون سی ادا کی گئی تجہی رسول مقبول ہے کی سنت سی بیزاری ہی کہ اونکی لفظون کی دعا کو نہین
پسند رکہتا اللہ بچاوی ہمکو اور تمکو اس سی اور بیدار کری خواب غفلت سی اور محبت دی اونکی راہ

کی اور مفاتیح الصلوٰۃ مین نقل کیا ہی کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فتاوے السفینہ اور جامع الفتاوی اور فتاوی ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاوی صوفیہ وغیرہا سی کہ مکروہ ہی سلام نزدیک خطبہ کی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور گنہگار رہوتا ہی سلام کرنی والا اور مکروہ ہی پکار کر قرآن پڑہنی والی پر لیکن قاری جواب دی اوسکی سلام کا اور مکروہ ہی سلام قرآن سُنتی والی پر اور گنہگار ہوتا ہی اوسپر سلام کرنی والا لیکن وہ جواب دی اور مکروہ ہی سلام نزدیک روایت حدیث کی اور نزدیک مذاکرۂ علم کی لیکن جب کری تو اونکو جواب دینا چاہئی اور نزدیک اذان کی اور نزدیک تکبیر کے جب ہون قوم مشغول ساتھہ جواب اذان اور تکبیر کی اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی ولیکن وہ جواب دین اور مکروہ ہی اوسپر کہ پاخانہ مین ہی پس نزدیک ابوحنیفہ کی ولسی جواب نہ دی مذربان سی اور نزدیک ابی یوسف کی مطلق جواب نہ دی اور نزدیک محمد کی جواب دی بعد فراغ کی حاجت سی اور مکروہ ہی سلام نماز پڑہنی والی پر اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور مکروہ ہی سائل پر اور اگر سائل سلام کری تو نہین واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی قاضی پر محکمہ مین اور جواب نہی اوپر واجب نہین اور مکروہ ہی اوستاد پر نزدیک درس کے اور اگر کوئی سلام نہی کری تو نہین واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی شطرنج اور نرد وغیرہ کھیلنی والی پر اور مکروہ ہی مبتدع پر یعنی رافضی خارجی وغیرہما پر اور مکروہ ہی ملحدون پر اور زندیقون پر اور مسخرون پر اور جھوٹی کہانیان کہنی والون پر اور بیہودہ گوئون پر اور گانا سینی والی پر اور سب نئی دین نکالنی والون پر اور اوسپر کہ رستون پر بیٹہین عورتون اور لڑکون کی گہورنی کو اور ستر کہولنی والون پر اور خوش طبعی کرنی والون پر اور جھوٹون پر اور لوگون کو گالیان دینی والون پر اور اوسپر کہ مشغول ہی بازار مین اپنی معاملہ مین اور بازار مین کہانی والی پر اور گانی والی پر اور کبوتر اڑانی والی پر اور کافر پر اور فرمایا حضرت نے صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی کلام کری پہلی سلام کی پس نہ جواب دو اوسکو اور سلام کری چلنی والا بیٹہی پر اور چھوٹا بڑی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑی کا سوار اونٹون کی سوار پر اور اونٹ

گھر مین جاکر گھر والون پر سلام کری کہ موجب برکت کا ہی اور اگر ایسی گھر مین جاوی کہ وہان کوئی نہین ہی
کہی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ کیونکہ فرشتے اسکا جواب دینگی اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ * دت س می * وَرَحْمَةُ اللّٰهِ * دت س می * وَبَرَكَاتُهٗ * دت س می *
سلامتی ہووی تجبر نفل کے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی دارمی نی اور رحمت خدا کی نفل کی یہہ ابو داؤد ترمذی
نسائی دارمی نی اور برکتین اوسکی نفل کے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی دارمی نی ف السلام علیکم کی تنہا،
ان جملون کو بہی ملالی کہ ہر ایک کی دس دس نیکیان لکہی جاوین گی یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان
ہونگی اور ورحمۃ اللہ کی ساتہہ بیس نیکیان اور وبرکاتہ کی ساتہہ تیس اسی طرح فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نی کذا فی المشکوۃ فَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
ع مم س حب * پس جب جواب دی سلام کا یعنی سلمان کو تو کہی مجہ پر اور تمپر سلامتی ہووی اور
رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی نفل کے یہہ صحاح ستہ مین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نی ف
اسطرح جواب دینا افضل ہی اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہی اور اگر بغیر واو کی بہی جواب
دی تو جواب ادا ہوجاتا ہی کذا ذکر الفخر وَعَلَى اَهْلِ الْكِتَابِ عَلَيْكَ * مد ت س * اَوْ وَعَلَيْكَ
خ م د ت س * اور جو جواب دی کافر کتابی کو یعنی یہود و نصاری کو تو کہی علیک فقط نفل کے یہہ
مسلم ترمذی نسائی نی یا کہی وعلیک نفل کے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی وَاِذَا بَلَّغَ
سَلَامًا مِّنْ لِّاَحَدٍ فَلْيَقُلْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ * ع * اور جب پہنچایا
جاوی کوئی سلام کو کسی کے طرف سی پس چاہئی کہ کہی مجہ پر اور اوسپر سلام ہو اور رحمت خدا کی اور برکتین
اوسکی نفل کے یہہ صحاح ستہ مین اَوْ وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ * س * یا کہی اور تجہ اور
اوسپر سلام ہو نفل کے یہہ نسائی نی ف جو کوئی کسی کے طرف سی سلام پہنچاوی اوسپر بہی سلام
بہیجنا مستحب ہی اور اولی کذا ذکر الفخر وَاِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ * خ د س * عَلٰى كُلِّ حَالٍ

دت س مس ق * اور جب چھینکی پس چاہئی کہے سب تعریف ہی خدا کی لئی نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی نی بہر حال یعنی اس روایت مین الحمد للہ علی کل حال کہنا آیا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم ابن ماجہ نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

دت س * سب تعریف ہی خدا کی لئی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت برکت کی گئی اوسپر جیسی کہ چاہتا ہے پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ * د

ت س حب * سب تعریف ہی خدا کی لئی جو پروردگار ہی ساری جہان کا نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نی ف اسطرح حمد کرنی بعد چھینکنی کی بہتر ہی اور فقط الحمد للہ کہنی ادنی درجہ اوسکا ہے اور چھینکنی کی بعد حمد کرنی مستحب ہی اور جواب اوسکا یعنی یرحمک اللہ کہنا سننی والون پر واجب کفایہ ہے یعنی اگر مجلس کی لوگون مین سی ایک بہی جواب دیگا اورون کی ذمہ سی ادا ہو جاویگا اور نہین تو سب گنہگار ہونگی کذا ذکر الفخر وَلْیَقُلْ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ * خ دس ت مس ق * اور کہا جاوی واسطے چھینکنی والی کے رحمت کری تجکو اللہ نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نی وَلْیَرُدَّ عَلَیْہِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ * خ دس ت مس ق * اور چاہئی کہ جواب دیا جاوی جواب دینی والا یعنی جسنی یرحمک اللہ کہا اوسی چھینکنی والا یون جواب دی ہدایت کری تمکو اللہ اور سنواری حال تمہارا نقل کی یہہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نی یا یون جواب دی یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ * دت س حب بخشی اللہ مجکو اور تمکو نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نی اور اور روایت مین بدلی لِیْ وَلَکُمْ کی یون آیا ہی لَنَا وَلَکُمْ * س ق مس * بخشی اللہ ہمکو اور تمکو نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی یا جواب یون دی یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ * موطا مہربانی کری ہمپر اللہ اور تمپر اور بخشی ہمکو اور تمکو یہہ موطا مین ہی وَاِنْ کَانَ کِتَابِیًّا قِیْلَ لَہٗ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ * ت دس مس * اور جو ہودی چھینکنی والا کتابی یعنی یہودی یا نصرانی کہا جاوے جواب اوسکو ہدایت کری تمکو اللہ اور سنواری حال تمہارا نقل کیے یہہ ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم نی وَمَنْ

قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَغَيْرِهٖ وَجَمْعِ ضَمِيْرِ مَنْ وَّ
اٰذِنَ اَبَدًا * **مو مص** * اور جو کوئی کہی نزدیک ہر چھینکنے کی تعریف ہی اللہ کی لئی جو پروردگار ہی سارے
مہر حال تو جب تلک جینا رہیگا نہیں ہاتھی کا درد دانت کا اور نہ کان کا کبھی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی
ف ملا علی قاری اور حنفی رحمہ اللہ نی لکھا ہی کہ ما کان جزا یا خبر من قال کی ہی اور بعضون نی متعلق پہلی جملہ کا
لکھا ہی کہ تتمہ حمد کا ہی مقولہ چھینکنی والی کیسی اور جزا یا جزا من قال کی لم یجد ہی وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُهٗ فَلْيَذْكُرِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُصَلِّ عَلَيْهِ وَلْيَقُلْ ذَكَرَنِيَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ * **طی** *
اور جب بولی کان کسی کا پس چاہیئی کہ یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجی اوپر اور کہی کہ یاد کری اللہ تعالے
ساتھہ بہلائی کے اوسکو کہ یاد کیا مجکو نقل کیے یہہ طبرانی ابن سنی نی **ف** واو ولیصل کی عطف تفسیری
ہی یعنی یہہ بیان ہی یاد کرنی کا کہ یون یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ درود بھیجی اوپر کذا ذکر الفخر وَاِذَا
بُشِّرَ بِمَا يَسُرُّهٗ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ * **خ مد دس ق** * اور جب خوشخبری دیا جاوی کوئی ساتھہ اوس چیز
کہ خوش کری اوسکو پس الحمد للہ کہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی اَوْ حَمِدَ وَكَبَّرَ *
خ مد * یا کہی الحمد للہ اور اللہ اکبر نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی اَوْ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا * **مس آ** * یا سجدہ
کری واسطی اللہ کی شکر کا نقل کیے یہہ حاکم احمد نی **ف** مطالب المومنین کہ کتاب فقہ مذہب حنفی کی ہی اوسمین
لکھا ہی کہ فتوی اسپر ہی کہ لوگون کو سجدہ شکر سی منع نکرو کیونکہ اسمین کمال حضور اور خشوع اور عبادت ہی
کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاٰى مِنْ نَفْسِهٖ اَوْ مَالِهٖ اَوْ غَيْرِهٖ مَا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ * **س ق مس**
اور جب دیکھی کوئی ذات اپنی سی یا مال اپنی سی یا ذات و مال غیر اپنی سی اوسچیز کو کہ خوش کری اوسکو
پس دعا کری ساتھہ برکت کی یعنی اللھم بارک فیہ کہی تا نظر نہ لگجائی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی وَاِذَا
اَرَادَ تَمْوِيْهَ مَالِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ * **ص** * اور جب چاہی بڑہنا مال اپنی کا تو کہی یا اللہ رحمت بھیج اوپر حضرت

محمد کی جو بندی تیری ہین اور رسول تیری اور اوپر مومن مردون اور مومن عورتون کی اور اوپر مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کی نقل کی یہہ ابو یعلی نے وَاِذَا رَاٰی اَخَاہُ الْمُسْلِمَ یَضْحَکُ قَالَ اَضْحَکَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ۞ خ مس ۞ اور جب دیکھی کوئی اپنی بہائی مسلمان کو کہ ہنستا ہی یعنے سبب خوشی کی تو کہی کہ ہنسا وی اللہ دانت تیری اور ہمیشہ خوش رکھی تجھی نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ ذٰلِکَ ۞ ی س د حب ۞ اور جب دوست رکھی اپنی بہائی مسلمان کو پس جتا وی اوسکو یہہ یعنی محبت اپنی اس لئی کہ وہ بہی محبت کریگا اور رعایت کریگا دوستی کی دعا وغیرہ مین نقل کی یہہ ابن سنی نسائی ابو داؤد ابن حبان نے فَاِذَا قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فِی اللّٰہِ قَالَ اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ ۞ س د حب ی ۞ پس جب کہے کوئی اوسکو کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو للہ تو کہی تو وہ دوست رکہی تجکو وہ شخص کہ دوست رکہا تو نی تجکو اوسکی لئی یعنی اللہ تعالی نقل کی یہہ نسائی ابو داؤد ابن حبان ابن سنی نی وَاِذَا قَالَ لَہٗ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ قَالَ وَلَکَ ۞ سن ۞ اور جب کہی کوئی اوسکو کہ بخشی تجکو اللہ تو کہی وہ اور تجکو بہی بخشی نقل کی یہہ نسائی نے وَاِذَا قِیْلَ لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ ط ۞ اور جب کہا جاوی اوسکو کہ کیونکر صبح کی تو نی یعنی کیا حال ہی تیرا تو کہی تعریف کرتا ہون اللہ کی تیری پاس پہنچنے تک یعنی اس وقت تلک خیر و عافیت سی ہون نقل کی یہہ طبرانی نی وَاِذَا نَادَاہُ رَجُلٌ رَدَّ عَلَیْہِ لَبَّیْکَ ۞ ی ۞ اور جب پکاری اوسکو کوئی آدمی تو جواب دی اوسکو کہ حاضر ہون نقل کی یہہ ابن سنی نی وَاِذَا صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ ۞ ق س حب ۞ اور جب کیا جاوی طرف اوسکی احسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان کری مثلاً علم وغیرہ تعلیم کری پس کہی وہ احسان کرنی والی کو کہ بدلہ دی تجکو اللہ بہتر پس تحقیق مبالغہ کیا تعریف مین اور ادا کیا حق اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نے ف بعضی بزرگون نی کہا ہے

کہ تعریف کرنی مین حد سی نہ بڑہ جاوی یعنی اگر فاسق سی فائدہ ہووی تو ولی اور صالح اوسکو نہ کہنی لگے بلکہ کھی اللہ
خیر دی اوسکو اور اگر صالح سی تکلیف اوٹھائی تو برا نہ کہنی لگی کھی لہ ولنا یعنی اوسکو اور ہمکو اللہ بخشی یا ہدایت
کری وَاِذَا اعْرَضَ عَلَيْهِ اَخُوْهُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ خ
ت س ی * اور جب سامنی اوسکی لاوی بہائی اوسکا اہل اپنی اور مال اپنا یعنی اس لئی کہ اسقدر کہتا
ہون جو چاہ سو لی لی تو کہی برکت دی اللہ تعالی اہل تیری مین اور مال تیری مین نقل کی بہ بخاری ترمذی
نسائی ابن سنی نی وَاِذَا اسْتَوْفٰى دَيْنَهٗ قَالَ اَوْفَانِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ خ مرت س ق
وَفَّى اللّٰهُ بِكَ خ * اَوْفَاكَ اللّٰهُ * م * اور جب پہر پاوی قرض اپنا تو کہی ادا کیا تو نی قرض میرا ادی اللہ
تجکو اجر پورا نقل کی بہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی باکہی دی اللہ تعالی تجکو اجر پورا یعنی بجای اوفی
کی وفی اللہ بک کہے نقل کی بہ بخاری نی باکہی اوفاک اللہ معنی وہی ہین جو گذری نقل کے بہ مسلم نی وَاِذَا
رَاٰى مَا يُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَاِنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ق مس ی * اور جب دیکہی اوسچیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی مثل شفا مرض کے
اور مال ہاتہہ لگنی کی اور قبولیت دعا وغیر ذلک کے تو کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی لی کہ ساتہہ انعام اوسکے
کی پوری ہوتی ہین عمل اچہی اور اگر دیکہی اوسچیز کو کہ برا جانتا ہی تو کہی تعریف ہی اللہ کی لئی بہرحال نقل کی بہ
ابن ماجہ حاکم ابن سنی نی مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰى شُكْرَهَا
نہ دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی ایکبار مگر حال یہہ کہ تحقیق ادا کیا شکر اوس نعمت
کا ف یعنی عہدہ شکر سی کہ مقابلہ نعمت کی واجب ہوا تہا بر آتا ہی اور مستحق لئین شکرتم لازیدنکم کا ہوتا ہی
یعنی اگر تم شکر کروگی تو زیادہ کرونگا تمکو نعمت اپنی فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَهَا پس
اگر کہا اوسنی الحمد للہ دوسری بار از سر نو دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب اوسکا ف اس لئے کہ ایک
دفعہ کہنی مین شکر ادا کر چکا تہا دوبارہ کہنا زیادہ اوسپر اس ثواب بہی اوسکا علحدہ ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ ذَنْبَهُ ۔ مس ۔ پس اگر کہا یہہ کہ تیری بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی
مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ إِلَّا كَانَ قَدْ أَعْطٰى خَيْرًا مِمَّا أَخَذَ
ي ۔ نہ دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کے مگر
کہ ہوتا ہی یہ وہ کہ تحقیق دیا گیا بہتر اوس چیز سی کہ لی ہی نقل کی یہہ ابن سنی نی ف یعنی نعمت جو ہاتھ لگے
ہی اوسپر توفیق اوس کلمہ کہنی کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی ہی اور ثواب اسکا باقی
اور توفیق حمد کی ایسی نعمت ہی کہ کوئی نعمت دنیا کی اوسکو نہین پہنچتی ہی وَإِذَا ابْتُلِيَ بِالدَّيْنِ قَالَ اللّٰهُمَّ
اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ ت مس ۔ اور جب مبتلا کیا
جاوی کوئی ساتھہ قرض کے تو پڑہی یا اللہ کفایت کر مجکو ساتھہ حلال اپنی کی اور بی پروا کر حرام اپنی سی کہ
حرام کی نہ پڑی اور بی پروا کر مجکو ساتھہ فضل اپنی کی فضل اوسکی کی سوا تیری ہی نقل کی یہہ ترمذی حاکم
نی ف روایت ہی کہ ایک غلام مکاتب نی حضرت علی رضی آن کر عرض کیا کہ ادای کتابت سی عاجز ہون
مین مدد کرو میری فرمایا کہ تجکو کنی کلمی سکہا دیتا ہون کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مجکو پہنچی ہین اگر
بڑی پہاڑ کے برابر قرض ہو تجپر تو اللہ تعالی ادا کری یہہ یہی دعا اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي آخر تک سکہای کذا فی المشکوۃ
اور ایک روایت مین ادای دین کی لئی آیا ہی کہ جمعہ کی نماز کی بعد ستر بار پڑہی اللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ كَذَا ذَكَرَ الْعَلِيُّ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا
عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۔ مس ۔ یا اللہ دور کرنی والی فکر کی کھولنی والی غم کی قبول کرنی والی دعا عاجزون
کی یعنی اگر فاجرو کافرہون بخشش کرنی والی دنیا والون کے اور مہربان دنیا کی یعنی مسلمان دنیا والون کے
توئی مہربانی کرتا ہی مجپر پس رحم کر مجپر ساتھہ اوس رحمت کی کہ بی نیاز کری تو مجکو بسبب اوسکی رحمت اوکیسی کی سوا
تیری ہین نقل کی یہہ حاکم و ابن مردویہ نی ف یعنی حقیقت مین جو کوئی کسی پر مہربانی کرتا ہی تیری ہی طرف سے

ہوتی ہے پس جب تو ہی مہربانی کرنی والا ہوا تو بواسطہ اپنی مخلوق کے مجبر مہربانی کر کہ محتاج کسی کا ہو ن
اور مضطر اوسکو کہتی ہین کہ سوا اللہ تعالی کے کوئی وسیلہ نہ رکھتا ہو اور بستی سی بیزار ہو کذا ذکر الفخر
اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ
وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ * صدا یا اللہ
مالک ملک کی دیتا ہی تو ملک جسکو چاہی اور چھین لیتا ہی ملک جس سے چاہی اور عزت دیتا ہی جسکو چاہی
اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہی ہیچ ہاتھہ تیری کی ہی بھلائی تحقیق تو ہر چیز پہ قادر ہی ای بخشش کرنی والے
خلق کی دنیا اور آخرت مین دیتا ہی تو دنیا اور آخرت جسکو چاہی اور باز رکھتا ہی اون دونون سی جسکو
چاہی دی مجکو وہ رحمت کہ بی پرواہ کری تو بسبب اوسکی مہربانی اونکی سی کہ سوا تیری ہین نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر مین
وَتَقَدَّمَ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى * د * اور پہلی گذری وہ دعا کہ پڑہی جسوقت کہ صبح کری اور جسوقت
کہ شام کری یعنی صبح شام کی دعاؤن مین ایک دعا اوراد دین کی لی گذر چکی ہی یعنی اللھم انی اعوذ بک مین اللھم
آخر تلک نقل کی وہ ابو داؤدی وَاِذَا اَخَذَهُ اِعْيَاءٌ مِنْ شُغْلٍ اَوْ طَلَبَ زِيَادَةَ قُوَّةٍ فَلْيُسَبِّحْ عِنْدَ
نَوْمِهٖ ثَلَاثًا وَثَلٰثِيْنَ وَلْيَحْمَدْ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَلْيُكَبِّرْ اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ اَوْ مِنْ كُلٍّ ثَلَاثًا
وَثَلٰثِيْنَ اَوْ مِنْ اِحْدٰهُنَّ اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً * خ م د س ت حب ا ط اور جب کبھی
کسی کو ماندگی بسبب کسی کام کی یعنی جو کوئی تھک جاوی بسبب کرنی ایک کام بڑہی کے یا چاہی زیادتی قوت
کی پس سبحان اللہ پڑہی نزدیک سونی اپنی کی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہے
چونتیس بار یا ہر ایک تینتیس تینتیس بار پڑہی یا ایک انہین سی یعنی جسکو چاہی بغیر تعین تکبیر کی چونتیس بار پڑہی اور باقی کو
تینتیس تینتیس بار نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نی اَوْ مِنْ كُلِّ دُبُرِ كُلِّ
صَلٰوةٍ عَشْرًا اَوْ عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَالتَّكْبِيْرُ اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ * ا * یا پڑہی ہر ایک سی یعنی تسبیح

وتحمید وتکبیر سی پچھی ہر نماز فرض کی دس دس بار اور نزدیک سونی کی تینتیس تینتیس بار یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور اللہ اکبر چونتیس بار نقل کے بہ اعتمانی ف صحیح یہہ ہی کہ تکبیر کو اسجگہہ یعنی سوتی وقت مقدم کری تسبیح و
تحمید پر کہ اولی ہی اور چونتیس بار پڑہی اور حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
اپنی ہاتہون کی گہٹی پڑنی کا بسبب پیسنی چکی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کروایا اور خادم مانگا حضرت
نبی فرمایا کہ بہتر اوس سی بتا تا ہون مین تمہیں تسبیحات سکہاتا ہون اور فرمایا کہ اسی فاطمہ مشقت محنت دنیا کی سہل
ہی ہر طریق گذر جاتی ہی تقوی اور بندگی کر خدا کی لئی اور خدمت کر اپنی گہر والون کی پس حضرت فاطمہ اور حضرت
علی کہی اسکو نہ چہوڑتی ہی کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری سح نی اس عمل کو مجرب لکہا ہی وَمَنْ ابْتُلِيَ بِالْوَسْوَسَةِ
فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ خ مرد سی اور جو کوئی مبتلا کیا جاوی ساتہہ وسوسہ کی یعنی وسوسہ
اعتقاد مین ہو یا بدن مین پس چاہیئی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی وسوسی سی اور باز آوی نقل کے یہہ بخاری مسلم
ابو داؤد نسائی ینے ف باز آوی یعنی وسوسہ سی جسطرح ہو سکی کہا میر کرشاہ نی اگر اعوذ سی وسوسہ نہ
جاوی تو اوٹہہ کہڑا رہی اور کسی کام مین مشغول ہو جاوی اور وسوسہ شرع مین کہتی ہین باتون نفس اور شیطان
کیلئے کہ بری فکرین دلمین انکر باعث ہوون گناہ کی اور اچہی فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری
اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس مین آجاوی اوسکو ہاجس کہتی ہین پس یہہ قسم معاف
ہی اس امت مرحومہ سی اور سب پہلی امتون سی بہی پر جب ٹہیری اور خلجان ہووی دلمین اوسکو خاطر کہتے
ہین وہ بہی اس امت سی معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑی اور باقی رہی اور دوام اور اصرار
ہووی اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کرنی اوسکی ہووی اور لذت اور محبت اوسکے
پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی اور مواخذہ نہین اسپر اور بدون
عمل کے نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکہی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی
اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹہیرائی بات نفس کے ہی اور عزم بالجزم ہی دل کا اوسپر کہ کوئی

مانع اوس سی نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچھ اوس سی کراہت اور نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل موجود ہووی تو البتہ کری اس قسم پر ہو واخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی کم یعنی جب تلک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکر العلی والفخر من شروح المشکوۃ اور یہہ تقسیم اون افعال کے ہی کہ اعضا سی واقع ہوتی ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوے تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کے ہین مثل عقائد فاسدہ اور اعمال قلب کی یعنی حسد وغیرہ وہ اسمین داخل نہین اوسکی خلجان اور استمرار پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاۃ اور لیقل آمنت باللہ ورسلہ * م * یا کہی ایمان لایا مین ساتہہ خدا کی اور رسولون خدا کی نقل کے یہہ مسلم نی یا یہہ پڑہی اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم * دس ی * ومن فتنتہ * مس * اللہ ایک ہی اللہ بی نیاز ہی نہ جنا اور جنایا گیا اور نہین ہی کوئی ہمسر اوسکا پہر چاہئی کہ تہو کی بائین طرف اپنی تین بار اور پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہے نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن سنی نی اور نسائی نی یہہ زیادہ کیا اور پناہ مانگی فتنہ شیطان کی سی فتہ تہو کنا تاثیر کہتا ہی شیطان کی دفع مین کذا ذکر الفخر ان کانت الوسوسۃ فی الاعمال فان ذلک شیطان یقال لہ خنزب فلیتعوذ باللہ منہ ولیتفل عن یسارہ ثلثا * م ص * اور جو ہووی وسوسہ عملون مین یعنی نماز وضو اور سوا انکی مین پس تحقیق یہہ وسوسہ والی والا شیطان ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس چاہئی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی اور تہو کی بائین طرف اپنی تین بار نقل کے یہہ مسلم ابن ابی شیبہ نی ومن غضب فقال اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ذہب عنہ ما یجد * خ فرد س * اور جو کوئی غصہ ہووی پہر کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوی سی جاتی رہتی ہی اوس سی وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی نی

وَمَنْ كَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشًا لَازِمَ الْاِسْتِغْفَارَ لِحَدِيثِ حُذَيْفَةَ شَكَوْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ * س ق مس مص ی * اور جو کوئی ہووی تیز زبان یعنی بد زبان لازم کری استغفار کو واسطے اس حدیث کی کہ حذیفہ صحابی نقل کرتی ہین کہ شکوہ کیا مینی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تیز زبانی اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سی یعنی استغفار کیون نہین پڑہتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کے دفع ہوتی ہی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سی ہر دن مین سو بار نقل کی ہے

نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی ن وَمَنِ انْتَهَى اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ * دت س * اور جو شخص آوی طرف مجلس کے پس چاہے کہ السلام علیکم کہی پس اگر دلمین آوی اوسکی یہہ کہ بیٹہی پس بیٹہی پھر جب اوٹہی پس سلام کری نقل کی ہے ابو داؤد ترمذی نسائی ن ف اسکو سلام رخصت کا کہتی ہین یہہ دونو سلام سنت ہین اور جواب انکا واجب کذا ذکر الفخر وَكَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ اَنْ يَقُولَ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ * دت س ب مس ط مص * ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * د ب * اور دور کرنی والا گناہون مجلس کا ہے ہی کہ کہی پہلی اوٹہنی کے پاکی ہی تجکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہون تیری ساتہہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہون مین تجسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کی ہے ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی تین بار پڑہی نقل کی ہے ابو داؤد ابن حبان نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹہا اور لغو کلام اوس سی بہت صادر ہون پہر اوٹہنی کی پہلی یہہ دعا پڑہی تو بخشی جاتی ہی وہ چیز کہ اس مجلس مین اوس سے واقع ہوئی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی یا کسی مجلس مین بیٹہتی تو پڑہا

کرتی ہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ حضرت عائشہ رضی فائدہ اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہی تو ہوتا ہی پڑھنا اسکا مہر اوسپر یعنی اسکی پڑھنی سی ثواب اچھی کلام کا ثابت رہتا ہی ضائع نہین ہوتا ہی کسی گناہ سی اور اگر بری کلام کی بعد پڑھتا ہی تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہی مشکوۃ کی باب الدعوات فی الاوقات مین یہہ دونون روایتین مذکورہین عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ * س مس * کی معنی برائی اور ظلم کیا معنی جان اپنی پر پس بخشش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہہ نسائی حاکم نی مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَہُمْ * وت س حب مس * نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کی اللہ تعالی کی اوسمین اور نہ درود بھیجا اوپر نبی اپنی کی رحمت ہووی اللہ کی اوپر اور سلام مگر ہوگی یہہ مجلس اوپر موجب حسرت کی یعنی قیامت مین پس اگر چاہی اللہ عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی وَمَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحٰی عَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ * ت ق ا مس ی * وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ * ت ی * اور جو کوئی آوی بازار مین پس پڑھے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی سلطنت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتھہ مین بہلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اوسکی لئی دس لاکھہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سی دس لاکھہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لئی دس لاکھہ درجی نفل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی نی اور بناتا ہی اوسکی لئی گھر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی ابن سنی نی ف سبب اتنی ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور جگہہ سلطنت شیطانون کی ہی اسی

جگہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنی سی زیادہ ثواب پاتا ہی کذا ذکر الفخر وَاِذَا دَخَلَهُ اَوْ خَرَجَ اِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا مَالًا فَاجِرًا اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً * **مس ی** * اور جب آوی بازار مین یا فرمایا نکلی گھر سی طرف اوسکی کہی آیا مین بازار مین یا نکلا مین گھر سی ساتہہ نام اللہ کی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اس بازار کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی معاملات اور تجارات وغیرہا اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ پہونچون اسمین مال فاجر ہونی یا معاملہ ٹوٹی کو نقل کیے یہہ حاکم ابن سنی نی یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِيَّاكُمْ وَاللَّغْوَ كَمَا اِذَا مَرَرْتُمْ مِنْ سُوْقِهِمْ فَمُرُّوْا بِذِكْرٍ اَنْ يَقْرَأَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَيُكْتَبُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً * **ط** * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای گروہ سوداگرون کی کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین سی جب پہری بازار اپنی سی پڑہنی دس آیتون کیسی یعنی جس سورت مین سی چاہی پڑہی پس لکہتا ہی اللہ تعالی بدلی ہر آیت کی ایک نیکی نقل کیے یہہ طبرانی نی **ف** یہہ ثواب سوا اون نیکیون کی ہی کہ ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین یعنی وہ بہی ثواب حاصل ہوگا اور یہہ سوا اوسکی کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاٰى بَاكُوْرَةً ثَمَرِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا * **مت س ق** * اور جب دیکہی نیا پہل تو کہی یا اللہ برکت دی ہمارے لئی بیچ میوی ہماری کی اور برکت دی ہمارے لئی بیچ شہر ہماری کی یعنی بسبب فراخی رزق اور غلبہ اسلام کے اور برکت خوی ہماری لئی بیچ صاع ہماری کی اور برکت دی ہمارے لئی بیچ مد ہماری کے نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی **ف** صاع و مد نام پیمانون کا ہی عرب مین صاع مین چار سیر شرعی اناج آتا ہی اور مد مین سیر بہر اور مراد انکی برکت سی برکت دنیا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووی کذا ذکر الفخر فَاِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ مِنْهُ دَعَا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ حَاضِرٍ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ * **مت س ق** * پس جب آوی کسی کی پاس کچہہ نی میوہ سی بلاوے چہوٹی لڑکی کو کہ حاضر ہو پس دی اوسکو وہ میوہ نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی وَمَنْ رَاٰى مُبْتَلًى

فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ ۞ ت ق طس ۞ اور جو کوئی دیکھی کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار ہو یا دین کی مثلاً بیمار کو دیکھی یا گنہگار کو پس کہی تعریف ہی خدا کی لئی جسنی عافیت دی مجکو اوسچیز مسی کہ مبتلا کیا تجکو اوسمسے اور بزرگی دی مجکو بہوتون پر اون لوگون مسی کہ پیدا کئی بزرگی دیکر تو نہ پہونچی گے اوسکو یہہ بلا نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی اور طبرانی نی اوسط مین یَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ ۞ موت ۞ کہی یہہ دعا بیچ دل اپنی کے نقل کے یہہ موقوفاً ترمذی سے ف علماء رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اگر مبتلا گناہ کو دیکھی تو پکار کر پڑہی کہ وہ شرمندہ ہو کر شاید باز آوی اور جو مبتلا بیماری مین کسیکو دیکھی یا جانی کہ پکار کر کہنی مین مجہی ضرر ہوگا تو آہستہ پڑہی کہ وہ رنجیدہ نہووی اور اسکو ضرر نہ پہونچی کہ اذا کر الفخر وَاِذَا ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ اَوْ اَبَقَ اللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اَرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ۞ ط ۞ اور جب جانی رہی کسیکی کوئی چیز یا بہاگ جاوے غلام یا لونڈی یا جانور تو کہی یا اللہ پہیر لانی والی گم ہوئی چیز کی اور راہ دکہانی والی گمراہ کی تو ہی راہ دکہانا ہی گمراہی سی پہیر لا مجہہ گم ہوئی چیز میری ساتہہ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے پس تحقیق وہ چیز عطا تیری سی اور فضل تیری ہی نقل کے یہہ طبرانی نی اذا تَوَضَّأَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيَتَشَهَّدُ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اَرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ۞ موصل ۞ کے یا وضو کری کہونی والا اور پڑہی دو رکعتین اور التحیات پڑہی اور کہی بعد نماز کی شروع کرتون مین ساتہہ نام اللہ کے اے راہ بتانی والی گمراہ کی اور پہیر لانی والی گم ہوئی چیز کی پہیر لا مجہہ گم ہوئی چیز میری ساتہہ غلبہ اپنی کی اور قوت اپنی کے پس تحقیق وہ چیز بخشش تیری سی اور فضل تیرا سی ہی نقل کے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی ف ثابت ہوئی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی گم ہوئی چیز کی لئی اور جو اسی گئی کے لئی کثرت کرنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی پس تہین کثرت کرتا اسکی کوئی ساتہہ شرائط دعا کی اور یقین قبولیت کی بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

گم کردہ یا ہی گم ہوئی چیز اور چوراہی گئی چیز کو انشاء اللہ تعالیٰ ہبرکت حبیب اوسکی کی اور نقل کیا گیا ہی اگلی علماء سے ہست
پڑہنا سورۂ والعادیات کا اور تبت یدا کا اسی لئی کذا فی وظائف النبی ولا یتطیر فان فعل فلیقل
ان تقول اللھم لا خیر الا خیرک ولا طیر الا طیرک ولا الہ غیرک * اط + اور فال بد
یعنی پس اگر کری یعنی فال بد لیوی اور ناگہان اوسکی دلمین وہم گذری تو پس کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ کہی یا اللہ
نہین ہیلائی مگر ہیلائی تیری اور نہین برائی ہی مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیری ہی تقدیر و اختیار سین ہین بندون
بد کو کچہہ دخل نہین اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ احمد و طبرانی نی ف فال نیک شرع شریف مین
یعنی جایز ہی بلکہ سنت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تہی مثلاً کوئی شخص سامنی آیا اوسکا نام پوچہا جو اوسنی مفلح
یا نجیح یا مثل اسکے بتایا تو خوش ہوتی اور دلیل فلاح کی لیتی اور فال بد سی منع فرمایا ہی کہ الطیرۃ شرک یعنی
فال بد لینی شرک ہی اور فال بد شگون بد لینا ہی جانورون کی آواز سی یا اور جانی سی جیسی یہان کتی کی رونی کو
یا بلی کی آگ سی نکل جانی کو یا عورت ننگی سر والی کو آگ سی نکل جانی کو لنگڑی جانی ہین یا چھینک کو مانتی ہین پس ان
چیزون کو یہہ جاننا کہ اس سی ہمکو ضرر پہونچیگا کفر اور شرک ہی بہت ضرور ہی اس سی پرہیز کرنا کذا ذکر الفخر
اذا رأیتم من الطیرۃ شیئا تکرھونہ فقولوا * جب دیکہو تم فال بد سی اوسچیز کو کہ برا جانتی ہو اوسکو پس
کہو ف یعنی ان چیزون سی لوگ شگون بد لیتی ہین اگر شاید تمہاری دلمین اوس سی وہم آجاوی تو اوس بات سے
باز نہ رہو اور اللہ پر توکل کر کے وہ کام شروع کرو اور یہہ دعا پڑہو کہ اوسکی شر سی محفوظ رہو گی اللھم لا یأتی بالحسنات
الا انت ولا یذھب بالسیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک * مص ر * یا اللہ نہین لاتا ہی
نیکیون کو کوئی سوا تیری اور نہین دور کرتا ہی برائیون کو کوئی سوا تیری اور نہین ہی بچانا گناہون سی اور نہ قوت عبادت
پر مگر ساتہہ مدد تیری کی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ ابو داؤد نی ومن اصیب بعین ترقی لقی الہ بسم اللہ اللھم
اذھب حرھا وبردھا ووصبھا ثم قال قم باذن اللہ * س ق مس ط * اور جو کوئی مبتلا
ہووی ساتہہ خط کی تو مستر ثری ساتہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مستر ثنا ہون مین ساتہہ نام خدا کے

یا اللہ دور کر گرمی نظر کی اور سردی اوسکی اور بیخ اوسکا پھر کہی اوتھہ ساتھہ حکم خدا کی نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی نی ف لکھا ہی علمانی کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو درست تہا اور کو نہ چاہئی مگر کہنی والا اوسے ہو تو مضائقہ نہین اور سب علما حق والی متفق ہین اسپر کہ تاثیر نظر کی حق ہی بموجب العین حق کی اور رقیہ کہتی ہین اوس چیز کو کہ پڑہی جاوی یعنی آیتین قرآن کی اور دعائین واسطی طلب شفا کی اور رقیہ مین بہی اللہ تعالی نی تاثیر رکہی ہی مگر آیتون کلام اللہ سی اور دعاؤن حدیث کی سی اور اسماء و صفات الٰہی سی رقیہ کرنا جائز اور شروع ہی اور سوا اسکی اور کلمات سی بہی اگر معانی اوسکی معلوم ہون اور مخالف دین و شریعت کی نہون تو جائز ہی والا جائز نہین کذا ذکر الفخر وَاِنْ كَانَتْ دَابَّةً نَفَثَ فِي مَخْرَجِهَا الْاَيْمَنِ اَرْبَعًا وَفِي الْاَيْسَرِ ثَلٰثًا وَقَالَ

لَا بَاْسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ * مومص *

اور اگر ہووی نظر لگا ہوا جانور تو پہونکی دائین نتہنی اوسکی مین چار بار اور بائین مین تین بار اور کہی نہین کہہ دور دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیون کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہین دور کرتا ضرر کو کوئی سوای تیری نقل کی ہے مرفوعًا ابن ابی شیبہ نی ف اس عبارت سی یہہ معلوم ہوا کہ پہلی پہونکی پہ پڑہی یہان یہہ مراد نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ ارادہ پہونکنی کا کری پہر پڑہی آگی کی دعا اور پہونکی کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَصِيْبَ اَحَدٌ بِلَمٍّ مِنَ الْجِنِّ وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَوَّذَهُ بِاَوَّلِ فَاتِحَةِ وَاٰلِمَ اِلَى الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ اِلَى الْاٰيَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اِلٰى اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ اِلَى الْاٰيَةِ وَاِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ فِي الْاَعْرَافِ اِلَى الْاٰيَةِ وَقُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ اِلَى لَازِبٍ وَثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى اِلَى الْاٰيَةِ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ * مس

ق اور جو مبتلا ہووی کوئی ساتھہ سیب کی جن سی بتہاوی اوسکو آگی اپنی اور منتر پڑہی اوسپر ساتھہ الحمد اول سورۂ بقرہ کی مفلحون تک اور ساتھہ الٰہکم الٰہ واحد کی آخر آیت تک اور ساتھہ آیت الکرسی کے اور ساتھہ للہ ما فی السموت وما فی الارض کے آخر سورۂ بقرہ تک اور ساتھہ شہد اللہ انہ کی آخر آیت تک اور ساتھہ ان ربکم اللہ

الذی کی کہ بیچ سورۂ اعراف کی ہی آخر آیت تک اور ساتھہ فتعالی اللہ کی اخیر سورۂ مومنون تلک اور ساتھہ وسن آنہکی
اول سورۂ والصافات سی لفظ لازب تک اور ساتھہ تین آیتون کی اخیر سورۂ حشر سی یعنی لو انزلنا ہذا القرآن
سی ہو العزیز الحکیم تک اور ساتھہ وانہ تعالی کی آخر آیت تک سورۂ جن مین سی اور ساتھہ قل ہو اللہ احد اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کیے ہیچا کم ابن ماجہ احمد بی **ف** حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک اعرابی نی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرا بیٹا بیمار ہی فرمایا
کیا بیمار ہی عرض کیا کہ اوسکو آسیب ہو گیا ہی حضرت نی اوسکو بلا کر یہی عمل کیا پس اوٹھا وہ گویا کہ کچھہ خلل ہین
رکہتا تہا کبہی کذا ذکر العلی اور تاثیر جناتکی حق ہی یہی ہی مذہب اہل حق کا اور غالب رہتا ہی آدمی اپر بسبب
ذکر اللہ اور دعا اور اعوذ اور درود پڑہنی کی اور بڑی عمدہ چیز کہ اکثر آزمائی والون نی آزمائی ہی دفع جنات
کی لیئی آیت الکرسی ہی اور ابن مسعود سی روایت ہی کہ ایکدفعہ سرور عالم کی ساتھہ راہ مین جاتا تہا مین کہ ایک آسیب
والی کو دیکہہ کر مین اوسکی پاس گیا اور کچھہ اوسکی کان مین مینی پڑہا پس وہ ہوشیار ہوا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی پوچہا کہ کیا پڑہا تہا تو نی عرض کیا مینی کہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر آیت تلک پڑہا فرمایا قسم اوس خدا کے
کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر کوئی ہوشیار اسکو پہاڑ پر پڑہی تو خوف الہی سی وہ بہی گر پڑی کذا ذکر العنجر
اور آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین سب لکہہ دی گئین ہین تا طالب کو آسانی ہو پس اول الحمد ہی حاجت اوسکی
لکہنی کی نہین اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہی اوسکی بعد یہہ ہی الم ذلک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل
من قبلک وبالاخرۃ ہم یوقنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون الہکم الہ واحد لا الہ
الا ہو الرحمن الرحیم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا
الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات
والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم ۞ للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ

يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل شيء قدير آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون
كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك
المصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط
لا اله الا هو العزيز الحكيم ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشى
الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين
فتعالى الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم ومن يدع مع الله الها آخر لا برهان له به فانما حسابه
عند ربه انه لا يفلح الكافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتاليات ذكرا ان الهكم لواحد رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق انا زينا السماء الدنيا بزينة
الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد لا يسمعون الى الملا الاعلى ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم
عذاب واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم اهم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم
من طين لازب لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الامثال نضربها
للناس لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا
الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ
المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة
ولا ولدا وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا بعد اسکی قل هو الله پڑهی اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس خصائص الکبری میں بیہقی سے روایت ہے کہ نقل کیا ابو وجانہ نے کہ شکوہ
کی کیا میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ حسوت کہ میں لیٹتا ہوں بچھونے میں تو

سنتا ہون گھر اپنی مین آواز مانند آواز بجلی کی اور مین بہایت مانند نہین بہنا نی کبھی شہد کی اور دیکھتا ہون جگہ
مانند چمک بجلی کے اوتہا یا مینی سر اپنا گہبرائی ہوئی ڈرتی ہوئی ناگاہ دیکھا مینی ایک سایہ سیاہ لنگتا ہوا مانند
اور لمبا ہوتا جاتا ہی صحن گھر میری مین پس قصد کیا مینی طرف اوسکی پس ہاتہہ لگایا مینی جلد اوسکی کو پس ناگاہ جلد
اوسکی تہی مانند جلد سیہ کی پس پہینکا موہنہ میری پر مثل شعلہ آگ کی پس گمان کیا مینی کہ اوسنی جلا دیا مجکو
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی رہنی والا گھر کا یعنی جن بر ابی ای ابو دجانہ پہر فرمایا کہ لاؤ میری پاس
دوات اور کاغذ پس لائی پس دی دوات و کاغذ حضرت علی بن ابیطالب رض کو اور فرمایا کہ لکہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار و الزوار و السلام علی من اتبع الہدی بیطان
بحر یا رحمن اما بعد فان لنا و لکم فی الحق سعۃ فان تک عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما او راعیا حقا مبطلا ہذا کتاب اللہ
ینطق علینا و علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون و رسلنا یکتبون ما تمکرون انا ترکنا صاحب کتابی مدادا و اظلم
الی عبدۃ الاصنام و الی من یزعم ان مع اللہ الہا آخر لا الہ الا ہو کل شیء ہالک الا وجہہ لہ الحکم و الیہ ترجعون
تقلبون حم لا ینصرون حم عسق تفرق اعداء اللہ و بلغت حجۃ اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ فسکفیکہم اللہ و ہو
السمیع العلیم کہا ابو دجانہ نی پس لے آیا مین اوسکو اپنی گہر اور رکہا مینی اوسکو بیچ مہر اپنی کی اور سونپا مین اوسکو
پس نہ جا گا مین مگر آواز ایک چلانی والی کیسی کہ کہتا ہی ای ابو دجانہ جلایا ہمکو قسم ہی لات و عزی کی
ان کلمون نی پس ساتہہ حق صاحب اسکی کی جب اوتہا یگا تو ہمیشہ یہہ کتاب پس پہر نہین آنی کی ہم تیری گہر مین
اور نہ تیری ہمسایہ مین پس صبح کی مینی پس نماز صبح کی پڑہی مینی ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی
مینی حضرت کو ساتہہ اوسچیز کی کہ سنا مینی جناب سی پس فرمایا ای ابو دجانہ اوتہا قوم سی پس قسم ہی اوس ذات
کی کہ بہیجا مجہی ساتہہ حق کی تحقیق وہ پاوینگی رنج عذاب کا دن قیامت تلک و بین ذی المعشر یا لفاجۃ
ثلثۃ ایام غدوۃ و عشیۃ کلما ختمہا جمع بزافہ نفر نفلہ * دس * اور منتر پڑہی دیوانہ پر سات
الحمد کی تین دن تلک صبح اور شام جب تمام کرے الحمد جمع کری تہوک اپنا پہر تہوکی اوسکو دیوانہ پر نفل کی یہہ ابو داود

نسائی ف علاقہ بن حصار صحابی روایت کرتی ہین کہ ہم ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی حضرت
ہوکر اپنی وطن کو آتی ہتی کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوی اونہون نی کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
سی بہت برکت اور خیر لائی ہو ہم مین ایک دیوانہ ہی اوسکا کچھہ علاج کرو دواسی یا دعا سی پس اوسکو لائی
کہ بندہا ہوا تہا سینی تین روز تک صبح شام یہی عمل پڑہا پس بالکل وہ اچہا ہوا پہر اوسکی عوض مین کچھہ
مجہی دی سینی حضرت سی اوسکی لینی کا حکم پوچہا فرمایا کہ جہوتی عمل پر جو عوض لیتا ہی برا کرتا ہی اور تومت غم
کہا کہ کہاتا ہی افسون حق پر کہذا ذکر الفخر قرئ اللہ بفم بالفاتحۃ * ع * سبع مرات * ت * اور
افسون پڑہی بچہو کی کاٹی پر سا تہہ الحمد کی نفل کی یہہ صحاح ستہ مین سات بار نقل کیہہ ترمذی نی ولد غت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عقرب وہو یصلی فلما فرغ قال لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ
ثم دعا بماء وملح فجعل یمسح علیہا ویقرأ قل یا ایہا الکافرون وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ
برب الناس * صط * اور ونک مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہو نی اوسحال مین کہ وہ نماز پڑہتی ہتی جب
فارغ ہوی نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچہو کو اسلیی کہ نہین چہوڑتا ہی نمازیکو اور نہ غیر نمازی کو پہر منگایا پانی
اور لون پس شروع کیا کہ ملتی ہتی وہ ونک پر اور پڑہتی ہتی قل ہا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس نقل کیہ یہہ طبرانی نی صغیر مین عرضنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ من
الحمۃ فاذن لنا فیہا وقال انما ہی من مزامیر الجن لیس اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحرا قفطا
طس * کہا عبداللہ بن زبدنی عرض کیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر منتر کہ واسطی زہر بچہو وغیرہ
تہا یعنی اوسکی معنی معلوم نہتی عرض کر کر اجازت چاہی پس اجازت دی ہمکو اوسمین اور فرمایا سو اسکی نہین
عہدون جن کیسی ہی یعنی حضرت سلیمان سی اسی جنات نی عہد کیا تہا کہ ہمکی پڑہنی والی کو ضرر نہین پہونچاوے
کی اور وہ منتر یہہ ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحرا قفطا * نقل کی یہہ طبرانی نی اوسطہ مین ف
اتفاق ہی علما کا کہ اس منتر کی معانی معلوم نہین ہین فقط لفظ پڑہی جاتی ہین اور سوا اسکی اور منتر کسی زبان کا

ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تک معنی اوسکی معلوم نہوں پڑہنا درست نہیں ہی کہ شاید لفظ کفر کی نہوں کذا ذکر
العلی اور قہستانی نی لکھا ہی کہ ہمنی اپنی مشائخ سی سنا ہی کہ اسمین سلام علی نوح فی العالمین بھی زیادہ
کرلیا جاوی کہ ساتھ اوپر بچہونی حضرت نوح علیہ السلام سی طوفان کی وقت عرض کیا تہا کہ ہمین کشتی مین
بٹہا لیجیئی عہد کرتی ہین ہم کہ جو تمہارا نام یاد کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ضرور اوسکو ہم نہین
پہونچانینگی کذا ذکر الفخر ویرتی للحروق بقولہ اذہب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا
شافی الا انت بدس ا ۔ اور منتر پڑہی جلی ہوی پر ساتھہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور کیجیئی
ای پروردگار لوگون کی شفا دینی تو شفا دینی والا ہی نہین کوئی شفا دینی والا مگر تو نقل کی یہہ لیا ہی احمد نی
واذا رای الحریق فلیطفئہ بالتکبیر ۔ ص ی ۔ مجرب ۔ اور جب دیکہی کوئی آگ لگی ہوی پس
چاہئی کہ بجہاوی اوسکو ساتھہ اللہ اکبر کہنی کی نقل کی یہہ ابو یعلی بن سنی نی لکہا مصنف نی کہ یہہ
مجرب ہی ویرتی من احتبس بولہ او اصابتہ حصاۃ بقولہ ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس
اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض
واغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین فانزل شفاء من شفائک ورحمۃ من
رحمتک علی ہذا الوجع فیبرا ۔ س د س ۔ اور منتر پڑہا جاوی اوس شخص پر کہ بند کیا جاوی مثلاً
اوسکا باپہونچی اوسکو تیہری ساتھہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار ہمارا اللہ ہی جو عبادت کیا
جاتا ہی آسمان مین پاکی ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسی کہ رحمت خاص تیری آسمان مین ہی
پس کر رحمت اپنی زمین مین اور بخش ہمارے لیئی گناہ ہمارے کہ جان کر کیئی ہین اور چوک کر کیئی ہین تو پروردگار پاکون
کا ہی پس اوتار شفا دون اپنی شفا اور رحمت خاص اپنی سی اوپر اس درد کی پس اچہا ہو جاوی
نقل کی یہہ بسائی ابو داؤد حاکم نی ف ظاہر یہہ ہی کہ لفظ فیبرا کا بہی دعا کا ہی کذا ذکر الفخر وبذا اوی
من بہ قرحۃ او جرح بان یضع اصبعہ السبابۃ بالارض ثم یرفعہا قائلا بسم اللہ تربۃ ارضنا

اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا اَوْ يُشْفَى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا * مہ * اور علاج کیا جاوی وہ شخص کہ ساتھ پھوڑے پھنسی پھوڑا ہو یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو ساتھ اسطرح کے کہ رکھی انگلی شہادت اپنی زمین پر پھر اوٹھاوی اوسکو کہتا ہوا برکت دیوندا ہون مین ساتھ نام خدا کی یہہ ہی مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھ تھوک بعضی ہماری کے کیا ہمنی یہہ عمل تا شفا دیا جاوے بیمار ہمارا یا فرمایا تو کہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہماری کے نقل کیے یہہ مسلم فی ف کرمانی فی امام نووی سی نقل کیے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلی شہادت پر لعاب مبارک لگاکر زمین پر رکھتی تھی کہ خاک انگلی شریف کو لگ جاتی پھر اوسکو اوٹھاکر زخم پر پھیرتی تھی اور کلمات دعا کی اوسوقت پڑھتی جاتی تھی یہان ہی اکثر شارحین فی بھی مراد لکھے ہیں کذا ذکر الفجر فی اِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ فَلْيَذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ * موی * اور جب سو جاوے پاؤن کسیکا پس چاہیئی کہ یاد کری بہت پیاری کو آدمیون مین سی طرف اپنی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن سنی فی یاد کری محبوب کو تا کہ حاصل ہووی خوشی نزدیک اوسکی پس کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سی زیادہ محبوب ہین کذا ذکر العلی وَمَنِ اشْتَكَى اَلَمًا اَوْ شَيْئًا فِي جَسَدِهٖ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يَأْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ * مد عہ * اور جو کوئی شکوہ کری درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا بدن اپنی مین پس چاہیئی کہ رکھی دایان ہاتھہ اپنا اوس جگہہ پر کہ درد کرتی ہی اور کہی بسم اللہ تین بار اور پڑہی سات بار یہہ دعا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس چیز کیسی کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون آیندہ کو زیادتی اوس کی سی نقل کیے یہہ مسلم فی اور چارون نے ف عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتی ہین کہ مین شکوہ درد کا حضرت ؐ پاس لگیا مجھسی یہی عمل کروایا پس ایسا کردیا مجکو اللہ تعالی فی کذا ذکر الفجر اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعًا * طا * مص * یا پڑہی یعنی بعد بسم اللہ کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ غلبہ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس چیز کیسی کہ پاتا ہون مین سات بار نقل کی یہہ موطا مین اور ابن ابی شیبہ فی اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَرِّهَا اَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ اُذُنِهٖ * اط * یا پڑہی پناہ پکڑتا ہون ساتھ غلبہ اللہ کی اور قدرت

اوسکی ہر چیز پر برائی اوچیز کیسی کہ پاتا ہون سات بار حال سہ کر کہی ہاتھہ اپنا نیچی جگہہ ور داینی کی یعنی گویا ہیشارہ ہے
جاتی رہنی درد کا نقل کیے بیہاحمد وطبرانی نی اَوْ بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِیْ
هٰذَا اِذَا تَعَوَّذَ رَفَعَ یَدَہٗ ثُمَّ یُعِیْدُھَا ۔ ت ۔ یا پڑہی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی پناہ پکڑتا ہون
ساتہہ غلبہ خدا کی اور قدرت اوسکی برائی اوس چیز کیسی کہ پاتا ہون اس درد اپنی سی پڑہی ہیہ طاق یعنی تین یا پانچ
یا سات بار لیکن سات بار بہتر ہی پہر اوٹہاوی ہاتھہ اپنا پہر دوبارہ رکہی اوسکو یعنی پہر ہاتھہ رکہہ کر یہہ دعا پڑہی نقل کی ہیہقی
نی اَوْ یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ ۔ خ مد دس ق ۔ یہ یا پڑہی درد والا اوپر اپنی قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس اور دم کری نقل کی ہیہ بخاری مسلم ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ نی ف دم کری یعنی دونون
ہاتھون پر پہر پہیری ہاتھہ موتہہ پر اور تمام بدن پر بسیطرح کہا بخاری نی حضرت عائشہ روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بیماری مین ہی سورتین پڑہ کر اپنی پر دم کرتی ہی اور ہاتھہ پہیرتی ہی جب بیماری انتقال کی ہوئی تو مین آنحضرت کی دست
مبارک پڑکو دم کر کر بدن مبارک پر پہیرتی ہی اور جب حضرت کی گہر والون مین سے کوئی بیمار ہوتا تو یہی پڑہ کر پہوکتی ہی کذا فی
المشکوۃ وَمَنْ اَصَابَہٗ رَمَدٌ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِیْ الْعَدُوِّ ثَارِیْ
وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ ۔ مس ی ۔ اور جسکو پہونچی درد آنکہون کا تو پڑہی یا اسد فائدہ مند کر جسکو ساتہہ بینائی
میری کے اور کر اوسکو وارث مجہی یعنی تا دم مرگ باقی رہی کیونکہ وارث وہی ہوتا ہی جو میت کی مرنی تک باقی رہی اور دکہا
مجکو بیچ دشمن کے کینہ میرا اور مدد دی مجکو اوسپر کہ ظلم کیا مجپر نقل کیے یہہ حاکم وابن سنی نی ف کینہ میرا یعنی جو مجپر ظلم
کری اوس سی بدلہ لون اور کینہ کشی کرون اور سوای ظالم کی کسی سی کینہ نرکہون جیسی کہ زکی حالت مین جس سی دشمنی
ہوتی ہی اوسکو مار ڈالتی ہی وہ حالت نہ ہو وَمَنْ حَصَلَتْ لَہٗ حُمَّۃٌ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ
الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔ مس مص ۔ اور جسکو آوی تپ کہی شروع کرتا ہی
ساتہہ نام اللہ بڑی کی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ بزرگ کی برائی ہر رگ جوش مارنی والی کیسی اور برائی گرمی آگ کیسی
نقل کی ہیہ حاکم ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَہٗ ضُرٌّ وَسَئِمَ الْحَیٰوۃَ فَلْیَتَمَنَّی الْمَوْتَ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ

فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ بخ مد

دی ۱۲ اور جو پہونچی کسیکو ضرر یعنی بیماری وغیرہ اور عاجز ہو زندگانی سے پس آرزو کرے موت کی پس جو ہووے خواہ مخواہ آرزو کرنی والا یعنی موت کی اور بیقرار ہو اسمین اور خوف ضرر دین کا کہتا ہو پس چاہیئے کہ کہے یا اللہ زندہ رکھ مجکو جب تلک کہ ہووے زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجکو جبوقت کہ ہووے مرنا بہتر میری لئی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ابن سنی ف آرزو موت کی بسبب ضرر دنیا کی یعنی بیماری محتاجگی وغیرہ کی کرنی مکروہ ہی اور واسطے دیدار اور شوق خدا تعالی کے اور خلاصی کے اس دنیا فانی سے یا خوف ضرر دین کی جائز ہی جیسی کہ اکثر صحابہ کرام سے واقع ہوئی ہے اور بخاری اور امام طحاوی اور سوا انکی علماء پر ہیزگار جب کوئی غیر شرع بات دیکھتی تو موت مانگتی اور حدیث شریف مین ہی آیا ہی دعا مین کہ یا اللہ جب کسی قوم مین تو فتنہ کا ارادہ کری تو مار مجکو بغیر فتنہ زدہ کذا ذکر الفخر وَاِذَا عَادَ

مَرِيْضًا قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ * خ س * اور جب پوچھی بیمار کی تو کہی نہین کچھہ یہہ بیماری پاک کرنی والی ہی گناہون سے اگر چاہی اللہ کچھہ ڈر نہین یہہ بیماری پاک کرنی والی ہی اگر چاہی اللہ نقل کیے یہہ بخاری نسائی ف آداب عیادت کی یہہ ہین کہ خاص اللہ تعالی کی خوشنودی اور ثواب کی لئی جاوی اور بیمار کو تسلی دی اور صبر کرنی کو کہی اور امید واری کی باتین کری اور ثواب جو بیماری کے حدیثون مین آئی ہین اون سے اوسکو خوش کری اور وقت جانی کے لا باس طہور ان شاء اللہ کہی اور ہاتھہ بیمار پر رکھی اور دعائین حدیث شریف کی پڑہی اور اوسکی لئی دعا کری اور اوس سے اپنی لئی دعا کروادی اور کم بیٹھی بیمار کی پاس اور وضو کر جاوی یہہ سب آداب حدیثون مین آئی ہین اور بیمار کی خبر پوچھنی کا حدیثون مین بڑا ثواب آیا ہی اور افضل عبادات کی ہی آیا ہی کہ قیامت کو اللہ تعالی بندی کو فرماویگا کہ اے بندی میری مین پروردگار تیرا ہون مین بیمار ہوا اور تو میری خبر کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو پروردگار جہان کا ہی بیماری اور خبر پرسی تیری کیونکر تہی فرماوی گا کہ فلانا بندہ میرا بیمار ہوا تو نی عیادت اوسکی نہ کی اگر عیادت اوسکی کرتا تو مجکو اوسکی پاس پاتا اور صحابیون مین جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتی اور اوسکی پاس پہنچتے

اور حال اوسکا پوچھتی کہ کیا حال ہی کس چیز کو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز غیر مضر کو اوسنی بیان کیا تو فرماتی کھلاؤ اور
تین بار اوسکی لئی دعا کرتی اور عیادت کی لئی وقت معین نہتہارات دن مین جب چاہتی تشریف لیجاتی اور فرماتے
کہ جو کوئی مسلمان بہائی کی خبر کو جاتا ہی تو بہشت کی باغ مین چلتا ہی جبتلک اوسکی پاس جاکر بیٹھی اور جب بیٹھتا ہے
تو رحمت اوسپر اوترتی ہی کہ اوسمین غرق ہوجاتا ہی اور جو اول دن مین خبر پوچھنی جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتے
اوسکی لئی شام تلک بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور جو رات مین جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی صبح تلک اوسکے
بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور ہوتی ہی اوسکی لئی میوہ خوری بہشت مین اور حضرت الٰہہ کی دردوالی کی بھی
خبر کو تشریف لیجاتی تہی اور ایک نوجوان یہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تہا اور ابوطالب اپنی چچا کی باوجود
کہ مشرک تہی خبر پرسی کی اور اسلام کی طرف بلایا وہ خادم مسلمان ہوا اور دوسرا محروم رہا پھر آتا ہی کہ جو اچھی
طرح وضو کرکر بقصد عیادت کو جاتا ہی تو دوزخ سی مقدار ساٹھہ برس کی دور ہوتا ہی کذا فی الشکوۃ وشرح الفخر ح

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا ۔ خ مد س ق ۔ بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔ خ
بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ خ ۔ بیمار پر یہہ یہی پڑہی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہماری کی ہی اور تہوک
بعضی ہماری کا شفا دیا جاوی بیمار ہمارا نقل کے یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ساتہہ حکم پروردگار
ہمارے کی نقل کی یہہ بخاری نی ساتہہ اذن اللہ کی نقل کے یہہ یہی بخاری نی ف پہلی دعا کی ساتہہ یعنی
مین باذن ربنا اور بعضی مین بدلی اوسکی باذن اللہ یہی زیادہ آیا ہی وَقَدْ صَحَّ بِبَیْدِہِ الْیُمْنٰی وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ
اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِہِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ
سَقَمًا ۔ خ مس ۔ اور پہیری بیمار پر داہنا ہاتہہ اپنا یعنی پشانی پر یا ہاتہہ پر یا اور عضو پر اور پڑہی یا اللہ
دور کر بیماری ای پروردگار آدمیون کی شفا دی اوسکو حال یہہ کہ تو ہی شفا دینی والا ہی نہین شفا مگر شفا تیری یعنی
دوا وغیرہ بغیر تیری تقدیر کی کسیکو کچہہ کام نہین آتی وہ شفا کہ نہچہوڑی کسی بیماری کو نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی
نی ف لفظ شفاءً کا مفعول اشفہ کا ہی یعنی شفا دی وہ شفا کہ بالکل اچھا ہوجاوی کذا ذکر الفخر بسم اللہ ار

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ * مَرَتْ س ق * ساتھہ نام خدا کی افسون کرتا ہون تجکو یعنی چاہ مین دیتا ہون تجکو ہر چیز سی کہ ایذا دی تجکو اور برائی ہر شخص کیسی اور برائی انکھہ حسد کرنی والی کیسی اللہ شفا دی تجکو ساتھہ نام خدا کی افسون کرتا ہون تجکو نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت کی پاس آئی اور پوچھا کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہان بیمار ہون پس یہہ دعا حضرت پر پڑہی کذا فی المشکوۃ اور ایک روایت مین آگی کی دعا آئی ہی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ * مس مص * ساتھہ نام اللہ کی منتر پڑہتا ہون مین تجہ پر اور اللہ شفا دی تجکو ہر بیماری سی کہ بدن تیری مین ہی برائی عورتون پہونکنی والیون کیسی گرہون مین یعنی جو جادو پڑہ کر ڈوری مین گرہ دیتی ہین اور برائی حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * مس * یہہ دعا مین بار پڑہنی حاکم نی نقل کی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ * ا * ساتھہ نام اسکی افسون پڑہتا ہون تجہ پر ہر بیماری سی شفا دی تجکو اللہ برائی ہر حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری اور برائی ہر نظر والی کیسی نقل کی یہہ احمد نی اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِي لَكَ اِلَى جَنَازَةٍ * دحب مس * یا اللہ شفا دے بندی اپنی کو تا جہاد کری تیری لئی دشمن پر اور چلی واسطی تیری طرف نماز جنازی کی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن حبان حاکم اَللّٰهُمَّ شَافِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ * مس ت حب * یا اللہ شفا دی اوسکو یا اللہ عافیت دی اوسکو نقل کی یہہ حاکم ترمذی ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ اعْفِهِ يَا فَلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِي دِينِكَ وَجِسْمِكَ اِلَى مُدَّةِ اَجَلِكَ * مس * یا اللہ شفا دی اوسکو یا اللہ عافیت دی اوسکو نقل کی یہہ نسائی نی ای فلانی یعنی نہان نام لیوی بیمار کا شفا دی اللہ بیماری تیری کو اور بخشی گناہ تیری اور عافیت دی تجکو بیچ دین تیری کی اور بدن تیری کی وقت موت تیری تلک نقل کی یہہ حاکم نی وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا

لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عَافَاهُ
اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ ۞ ذت س حب مس مص ہو اور جو کوئی عیادت کریگا بیمار کی کہ نہ آئی ہو موت
اوسکی پس کہی نزدیک اوسکی سات بار مانگتا ہون اللہ بزرگ سی جو پروردگار ہی عرش بزرگ کا یہہ کہ شفا دی تجکو مگر کہ عافیت دیگا
اوسکو اللہ تعالی اس بیماری سی نقل کیے یہہ ابوداؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بنی ف یعنی جسکے
موت نہ آپہونچی ہو اور اوسکی پاس عیادت کرنی والا سات بار یہہ دعا پڑہی تو اللہ تعالی احیا کردیگا اوسکو
اور اگر موت ہی آئی ہی تو مرض لاعلاج ہی وَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ رض فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا شَاكٍ فَقَالَ اَتُبْرِئُهُ
اَنْ يَّبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اُشْفِ فُلَانًا فَاِنَّهُ يَبْرَأُ ۞ مو مص ہو اور رایا ایک شخص
حضرت علی رض کی پاس پس کہا کہ تحقیق فلانا شخص بیمار ہی پس فرمایا حضرت علی نی کیا خوش کریگا تجکو کہ وہ اچہا ہوجاوے
کہا اوسنی ہان فرمایا کہہ ای حلیم ای کریم شفا دی فلانی کو پس تحقیق وہ اچہا ہوجاویگا نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ
فی وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً
فَمَاتَ فِيْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ اُعْطِيَ اَجْرَ شَهِيْدٍ وَاِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهٖ ہد مس ہو اور جو
مسلمان دعا کریگا ساتہہ قول اللہ تعالی کے کہ یہہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجکو تحقیق میں ہون ظلم
کرنی والون میں سی چالیس بار پہر مرجاوی اس بیماری اپنی مین تو دیا جاویگا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہوجاوے
تو اچہا ہوجاویگا اوس حالت مین کہ تحقیق بخشی جاوینگی اوسکی لئی سب گناہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم فی
ف گناہون سی وہ مراد ہین جو اللہ تعالی کی کئی ہین اور ہوسکتا ہی کہ مطلق مراد ہون اللہ تعالی
حق والون کو کچہہ عوض دیکر معاف کروالی کذا ذکر الفخر وَمَنْ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ ہت س ق حب
مس ہو اور جو کوئی پڑہی بیماری اپنی مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی نہین

معبود مگر اللہ نہین کوئی شریک اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی پہر مرجاوی یعنی اوسی بیماری مین کہ جسمین پہر پڑہی تو نہ جلاویگی اوسکو آگ دوزخ کی نقل کی ہے ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ * مر عہ * جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی شہادت ساتھہ صدق دل کی تو پہونچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی مراتب شہدا کو اور اگرچہ مری بچہونی اپنی پر نقل کی ہے مسلم نی اور چارون نی مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ يُصِبْهُ * مر * جو کوئی مانگی شہادت صدق دلسی دیا جاتا ہے مرتبہ شہدا کا اور اگرچہ نہ پہونچی شہادت اوسکو یعنی حقیقۃً دنیا مین نقل کیے ہے مسلم نی مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَكَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ * عہ * جو کوئی لڑی اللہ کی راہ مین مقدار ٹہیر جانی کی درمیان دودہ دوہنی اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوتی ہی اوسکی لئی بہشت اور جو شخص مانگی اللہ تعالی سی مارا جانا اپنا تہ دان سی اوس حالت مین کہ سچا ہی یعنی اس مانگنی مین پہر مری یا مارا جاوی تو ہوگا اوسکو ثواب شہید کا نقل کیے ہے چارون نی ف دودہ دوہنی مین تہوڑی دیر ٹہیر جاتی ہین تا دودہ اوتر آوی پہر دوہنا شروع کرتی ہن اوسکو فواق کہتی ہین یہان مراد تہوڑی دیر ہی یعنی اسقدر ہی کہ مقدار قلیل ہی اگرچہ جہاد کریگا تو یہہ ثواب پاویگا کذا ذکر الفخر اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ * خ * دعا کی حضرت عمر نی یا اللہ نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ مین اور کر موت میری بیچ شہر رسول اپنی کی یعنی مدینہ منورہ مین نقل کیے ہے بخاری نی فَإِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَجِّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ * مس * پس جب آوی کیلیے موت متوجہ کیا جاوی طرف قبلہ کی نقل کیے ہے حاکم نی ف آوی موت یعنی علامت مرنی کی معلوم ہو کہ ناک ٹیڑہی ہو جاوے اور پانو ڈیلی پڑ جاوین اور بیضی لٹک جاوین اور کنپٹیان دہس جاوین اور متوجہ قبلہ کرون کری کہ جنت لئاوے

اور پاؤں قبلہ کی طرف کر کر سر اوچا کر دی کہ مونہہ قبلہ کی طرف ہو جاوی فوتی متاخرین کا اسی پر ہی کذا فی شرح
الملتقی وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ۲ خ مرت ۲ اور کہی قریب الرگ
یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور ملا مجکو ساتھہ رفیق اعلی کی نقل کیے ہیہ بخاری مسلم ترمذی نی ف رفیق اعلی جماعت
انبیا علی نبینا و علیہم السلام کی ہی کہ ارواحیں اونکی اعلی علیین مین ہین ہیہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت مین
کرتی تہی اور خبر کلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بہی یہی بتا کذا ذکر العلی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ
خ س ق ۲ نہین کوئی معبود مگر اللہ تحقیق واسطے موت کی سختیان ہین نقل کیے ہیہ بخاری نسائی ابن ماجہ نی ف وقت
انتقال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرۂ مبارک پر پانی ملتی تہی اور یہہ کلمہ پڑہتی تہی کذا ذکر اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ
عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ۲ ت ۲ یا اللہ مدد کر میری اوپر سختیون موت کی اور سختون موت کے
نقل کی ہیہ ترمذی نی یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ کُلِّ خَیْرٍ فرماتا ہی اللہ عزوجل
بزرگ کہ تحقیق بندہ مومن میرا نزدیک میری ساتھہ مرتبہ ہر نیکی کی ہی ف یعنی نہین فوت ہوتی اوس سی کوئی نیکی
نیکیون آخرت کیسی غم مین اور خوشی مین اور سب مراتب کہ لائق حال اوسکی کی ہین حاصل ہوتی ہین بِحَمْدِہٖ وَاَنَا
اَنْزِعُ نَفْسَہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ ۲ ا ۲ اس لئی کہ تعریف کرتا ہی میرا اوس حالمین کہ مین نکالتا ہون جان اوسکے
دونون پہلو اوسکی مین سی نقل کیے ہیہ احمدنی ف یعنی جان کنی کی وقت میری حمد مین مشغول رہتا ہی اور یاد میری
ایسی حالت مین ہاتہہ سی نہین دیتا وَمَنْ حَضَرَ عِنْدَہٗ فَلْیُلَقِّنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۲ م عہ ۲ اور جو کوئی
آدمی قریب الرگ کی پاس پس تلقین کری اوسکو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نقل کیے ہیہ مسلم نی اور چارون نی ف
معنی تلقین کی مین سمجہانا اور بیان ہیہ مراد ہی کہ اوسکی پاس اسطرح پر ہی کہ وہ سنکر پڑہنی لگی اور اوسکے
حکم پڑہنی کا نکری کہ وہ وقت نازک ہوتا ہی کہین اوس شدت سکرات مین انکار نکر بیٹہی کذا ذکر الفخر مَنْ کَانَ
آخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۲ د مس ۲ جو کوئی کی ہووی آخری کلام اوسکا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
داخل ہوگا بہشت مین نقل کی ہیہ ابوداؤد حاکم نی ف داخل ہوگا بہشت مین یعنی اگرچہ بعد عذاب کی ہو

اگر گنہگار ہو اور مراد لا الہ الا اللہ سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی کیونکہ مقصود اس کلمہ سے ایمان ہی اور ایمان بغیر
اقرار محمد رسول اللہ کے صحیح نہیں ہوتا کذا ذکر الفخر وَاِذَا اغْمِضَهُ دَعَا لِنَفْسِهِ بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ
عَلٰى مَا يَقُوْلُ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ * رَدَسَ
ق * اور جب بند کرے کوئی آنکھ میت کی تو دعا کرے واسطے نفس اپنے کے ساتھ بھلائی کی یعنی دعا مانگے خاتمہ بخیر
کی پس تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں اوس دعا پر کہ کہتا ہے آنکھ بند کرنے والا یا جو حاضر ہو پس کہے یا اللہ بخش فلانی
کو یعنی میت کا نام اوسکا لے اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ ہدایت پائے ہوؤں کے اور خلیفہ بنا اوسکا بیچ اوسکے
اوسکا اہل عیال اوسکے ہیں کہ پس ماندے اوسکے ہیں اور بخش ہمکو اور اوسکو اے پروردگار عالموں کے اور فراخ
کر اوسکی لئی قبر اوسکی ہیں اور روشنی کر اوسکی لئی قبر اوسکی ہیں نقل کیا یہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ
ف احتمال رکھتا ہے کہ لفظ فیقول کا بیان دعا کا ہو یعنی اسطرح دعا کرے کہ اغفر لنا میں کہنے والا بھی شریک ہو کذا
ذکر الفخر وَلْيَقُلْ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً * قرعہ * اور چاہئے کہ کہے ہر
اہل و اولاد اوسکے یا اللہ بخش مجکو اور اوسکو اور دے مجکو اوسکا بدلہ اچھا نقل کیا یہ مسلم اور چار سنن نے
وَلْيُقْرَأْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ يٰسٓ * سٓ دٓ قٓ حٰٓ مٓ س * اور چاہئے کہ پڑھی جائے کوئی موتی پر سورہ یٰس نقل کی
یہ نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف بعضوں کی نزدیک مراد موتی سے قریب المرگ ہی اور عمل
مشائخ کا بھی اسی پر ہے اور بعضی کہتے ہیں مراد مردہ ہی اوسکی گھر میں پڑھی یا قبر پر کتاب در نظیم میں روایت کے
ہی کہ پہونچی مجکو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو کوئی سورہ یٰس مسلمان کے پاس مرنیکی بعد پڑھتا ہی تو بھیجتا ہی اللہ تعالیٰ
عوض ہر حرف کی فرشتے کہ سب میت کی آگی صف باندھ کر کھڑی ہوتی ہیں اور رحمت و بخشش اللہ تعالیٰ سے اوسکی لئی
مانگتی ہیں اور حاضر ہوتی ہیں جنازہ پر اور دفن پر اور جس مسلمان پر سورہ یٰس جانکنی کی وقت
پڑھی جاتی ہی تو ملک الموت روح اوسکی نہیں قبض کرتا ہی جب تک خوشنودی اللہ تعالیٰ کی اوسکی لئی نہیں دیکھتا

کذا ذکر الضحر ویقول صاحب المصیبۃ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی
واخلفنی خیرا منھا ۵ د ۵ اور کہی مصیبت والا یعنی پس ماندی میت کی تحقیق ہم ملک ہین واسطے
اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پھرنی والی ہین یا اللہ ثواب دی مجکو بیچ مصیبت میری کے اور عوض دی مجکو
بہتر اوس سی نفل کے ۵ ہ م ن ۵ واذا مات ولد العبد قال اللہ لملئکتہ قبضتم ولد عبدی
فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ
وسموہ بیت الحمد ۵ ق حب ی ۵ اور جب مرتا ہی فرزند بندی مسلمان کا تو فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون اپنی
کو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میری کی پس عرض کرتی ہین فرشتی ہان پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری
پس عرض کرتی ہین وہ کہ تعریف کی اوسنی تیری اور انا للہ پڑہی پس فرماتا ہی اللہ تعالی بنا و تم بندی میری کی لئی گھر بہشت
مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد یعنی اسلئی کہ بدلی شکر اور تسلیم کی ملا ہی نفل کی یہہ ترمذی ابن حبان ابن سنی نے
فاذا عزی احدا یسلم ویقول ان للہ ما اخذ وللہ ما اعطی وکل عندہ باجل مسمی فلیصبر ویحتسب
خ م د س ق ۵ پس جب تعزیت کرے کوئی کسیکی سلام علیک کرے اور کہی تحقیق اللہ ہی کی لئی ہی جو کچہ لیا
لیا یعنی اگر امانت اپنی لی تو جزع فزع نچاہئی اور اللہ کی لئی ہی جو کچہ کہ دیا اور ہر چیز نزدیک علم اوسکی کی
ساتہہ وقت مقرر کی ہی پس چاہئی کہ صبر کرا اور ثواب طلب کرنفل کے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی
ابن ماجہ نی ف حدیث مین صیغی فلتصبر والتحتسب کی مؤنث غائب کی ہین اور اس کتاب مین حاضر کے
اور لام اور تی امر ائی جیسی کلام اللہ مین آئی ہین فلتصبر خواصیغہ حاضر پر حضرت زینب صاحبزادی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کہنی حضرت سی عرض کروا بہیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہی پس تشریف لائی آنحضرت نے
سلام فرما بہیجا اور یہی فرمایا ان للہ ما اخذ آخر تک اور حدیث شریف مین ثواب بیماری اور مصیبت کا
اور ماتم پرسی کا بہت آیا ہی اور نوحہ کرنی پر وعید شدید چنانچہ مضمون اون حدیثون کی یہان بیان ہوتے
ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس شخص کو اللہ تعالی بہلائی بہو نچانا چاہتا ہی تو اوسکو مصیبت مین

مبتلا کرتا ہی اور فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکھہ اور نہ فکر اور نہ حزن اور نہ ایذا
اور نہ غم یہان تلک کہ کانٹا بھی لگی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی اور فرمایا ہی کہ نہین
کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو ایذا بیماری سی یا سوای بیماری سی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی برائیان اوسکی جیسکیطرح کہ
درخت پتی اپنی اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نہین دیکہا میںنی کسی کو اشد درد مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل مؤمن کے مانند مثال پتہ تازہ زراعت کی ہی کہ ایدہر اودہر
رلتا دیتی ہی اوسکو ہوا کبھی ڈال دیتی ہی کبھی گرا دیتی ہی یعنی کبھی اچہا رہتا ہی کبھی مبتلا رہا اور مثال منافق کی مانند
مثال درخت صنوبر ثابت قائم کی ہی کہ کچہہ نہ پہونچی اوسکو یہان تلک کہ ہووی اوکھڑنا اوسکا ایکبارگی یعنی
امراض و مصیبت اوسی بہت نہین ہوتی ہین کہ کفارہ گناہون کا ہو اور ام صائب صحابیہ کی ہان
حضرت تشریف لیگئی پوچہا کہ کیون کانپتی ہی اوسنی کہا تپ ہی برکت کری اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی
نہ برا کہہ تپ کو اسلیکہ وہ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی کہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا اور فرمایا ہی کہ
جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو لکہا جاتا ہی اوسکی ثواب مثل اوس حالت کی کہ تندرست مقیم تہا
اور فرمایا کہ شہید سات ہین سوای شہید فی سبیل اللہ کی و بارہ شہید ہی اور ڈوب کر مری شہید ہی
اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی اور جل کر مرے شہید ہی اور مکان گر کر
مری شہید ہی اور عورت حمل سی مری شہید ہی اور فرمایا نہین کہ پہونچتا بندی کو رنج اور زیادہ اوس سے
یا کم مگر بسبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اونسی بہت ہین یہہ فرمایا اور پڑہی یہہ آیت وَمَآ
اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ یعنی جو پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس بسبب اوس چیز کی ہی کہ کمایا
ہی ہاتہون تمہاری نی اور عفو کرتا ہی بہت سی اور پوچہا کسی نے حضرت سی کہ اشد بلا مین کون ہی فرمایا
انبیا پہر اونسی کم اونسی کم بلا مین ہی کم ہوتی ہین مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی اگر دین مین سخت ہے
تو بلا بہی سخت ہوگی اوسکی اور اگر دین مین نرمی ہوگی تو بلا بہی کم ہوگی اوسکی پس ہمیشہ بلا مین رہتا ہی یہان تلک کہ

چلتا ہی زمین مین اور نہین ہوتا ہی اوسکی لئی گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب ساتھہ بلا بڑی کی ہی اور تحقیق اللہ عزوجل
جب دوست رکھتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو کوئی راضی ہوا ساتھہ بلا کی پس اوسکی لئی رضای ہوئی
اور جو خفا ہوا پس اوسکی لئی خفگی ہوئی کی ہی اور فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھہ بندی اپنے کی بھلائی کا جلد کرتا ہی
واسطی اوسکی عذاب دنیا مین اور جب چاہتا ہی ساتھہ بندی کے برائی تو نہین دیتا ہی عذاب اوسکو بسبب گناہ کے
مین یہان تلک کہ پورا عذاب دیگا اوسکو دن قیامت کی اور فرمایا کہ تحقیق بندہ جب سبقت کرتا ہی اوسکو کوئی مرتبہ
جنت مین اللہ تعالی کی علم مین اور نہین پہنچ سکتا ہی اوسکو سبب عمل اپنی کی تو مبتلا کرتا ہی اوسکو پہنچ بدن
اوسکی کی یا مال اوسکی یا اولاد اوسکی کی پھر صبر دیتا ہی اوسکو اوسپر یہان تلک کہ پہونچاتا ہی اوسکو
اوس مرتبہ کو کہ اللہ تعالی کے علم مین سبقت کیا تہا اوسکی لئی اور فرمایا کہ جس وقت ثواب دینگے
بلا والی تو دوست رکہین گی عافیت والی دن قیامت کی کہ کاشکے چمڑی ہماری دنیا مین مقراضون سی کاٹی
جاتی اور فرمایا کہ مومن کو جب پہونچتی ہی بیماری پھر عافیت دیتا ہی اوسکو اسد اوس سی تو ہوتا ہی کفارہ اگلے
گناہون کا اور نصیحت آیندہ کو اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اوٹ
کی کہ زانو باندہا تہا اوسکا اوسکی مالک نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین جانتا ہی کہ کیون باندہا تہا اوسکو اور
کیون چہوڑ دیا اوسکو یعنی مومن کو تنبیہ ہو جاتا ہی کہ گناہون کے سبب سی میرا یہ حال ہوا تہا آیندہ کو باز رہون
اور منافق کو پروا ہی نہین ہوتی کہ کیونکر بیمار ہوا تہا اور کیونکر اچہا ہوا تمام ہوا بیان بیماری کا اب بیان ہوتا ہی
تعزیت کرنی کا اور نوحہ کرنی کا تعزیت کرنی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی تعزیت کرے مصیبت
زدہ کی ہوگا اوسکی ثواب مانند اوسکی پس جاکر مصیبت زدہ کو تسلی دی اور ثواب مصیبت کا بیان کرے مانند
میانکی عورتون کی نہ پیٹی نہ بیان کر کر روی کہ بہت گناہ ہی فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی ہم
مین سی وہ شخص کہ رخسارے پیٹی اور گریبان پہاڑی اور بیان کرے مانند بیان حالت کفر کی یعنی واویلا ہای وای کرے
اور ابو موسی صحابی ہمارے مین بیہوش ہوئی آئی بی بی اونکی کہ آواز کرتی ہی ساتھہ رونی کی پھر آرام ہوا ابو موسی کو

کہا بی بی کو کیا نہین جانتی تو کہ حضرت نی فرمایا ہی مین بیزار ہون اوس عورت سی کہ سر مونڈاوی اور چلاوی اور پہاڑی کپڑی
اور فرمایا ہی کہ چار خصلتین ہین نہین چہوڑینگی اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور
توقع مینہہ کی کرنی ساتہہ ستارونکی یعنی فلانی منزل مین فلانا ستارہ آویگا تو برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنی
والی عورت جب توبہ نکری پہلی موت اپنی کے کپڑی کی جائیگی دن قیامت کی اور اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ
کہلی کا یعنی سلڈا ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر پلین گے قطران تا ابد زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ وف قطران
ایک دواہی سیاہ بدبودار درخت اہل ہند کی ہندی مین ہوبر کہتی ہین نکلتی ہی اور اونٹون خارشتی پر ملتی ہین اور اگر
اوسمین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی بٹہر کتی ہی کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما اور گذری آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک عورت پر کہ رو رہی تہی قبر پر پس فرمایا ڈر اللہ سی اور صبر کر کہا اوس عورت نی الگ ہو مجہی تو میری
مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور پہچانا نہین تہا اوس عورت نی حضرت کو جب لوگون نی جتایا کہ یہہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی پس آئی وہ حضرت کی دروازی پر پس نہ پائی دربان دارہان پس عرض کیا کہ نہین پہچانا تہا میں آگے
پس فرمایا سو اسکی نہین کہ صبر نزدیک پہلی صدمہ کی ہی یعنی صبر اب مفید نہین اول ہی صبر کرنا تہا آخر کو تو
صبر آہی جاتا ہی اور فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین واسطی بندی مومن میری کے جو جزا جب قبض کرتا ہون محبوب بندے
اوسکا اہل دنیا سی پہر ثواب طلب کرتا ہی اوس سے یعنی صبر کرتا ہی مگر جنت ہی ہی اور فرمایا ہی کہ جسنے نوحہ کیا
جاتا ہی پس تحقیق وہ میت عذاب دیا جائیگا بسبب نوحہ کی دن قیامت کی اور بیہوش ہوی عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
پس شروع کیا نہین اونکی نی کہ روتی تہی واجلاہ کر کر یعنی ای میری پہاڑ ای ایسی ای ایسی تعریف بیان کرتی تہی
جب افاقت ہوئی اوسکو کہا کہ نہین کہتی تہی تو کچہہ مگر کہ کہا جاتا تہا مجکو کہ تو ایسا ئی ہی جب یہہ مری تو نہین اونکے
نہ روئی اور فرمایا کہ نہین کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہووی رونی والا اوسکا پس کہی واجلاہ واسیدہ اور مثل اسکی
مگر کہ سونپتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتی کہ مکی تا مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کہ کیا تو ایسا ہی تہا اور فرمایا
کہ جو کچہہ ہوتا ہی آنکہہ سی یعنی رونا اور دل سی یعنی غم پس اللہ تعالی کی طرف سی ہی اور رحمت ہی اور جو کچہہ ہوتا ہی

باہ سی اور زبان سی یعنی تیسا یا بیان کرنا پس شیطان کی طرف سی ہی کذا فی الشکوۃ وکتب صلی اللہ
علیہ وسلم الی معاذ یعزیہ فی ابن لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ
بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر
والہمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واھلینا واولادنا من مواھب
اللہ عز وجل الھنیئۃ وعواریہ المستودعۃ یمتع بھا الی اجل معدود ویقبضھا الوقت
معلوم فنسأل اللہ ان یعظم علینا الثواب اذا اعطی والصبر اذا ابتلی * اور لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
طرف معاذ کی حال یہہ کہ تسلی کرتی ہی اوسکی بیچ مرنی بیٹی اوسکی کی شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بخشش
کرنی والی مہربان کی یہہ خط ہی جانب محمد رسول اللہ کی سی طرف معاذ بن جبل کی سلام ہی تحریر پس تحقیق مین
تعریف پہنچاتا ہون طرف تیری اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ ای پر پہنچی اسکی پس دعا کرتا ہون تیری لیے
کہ بہت دی اللہ تجکو ثواب یعنی اس مصیبت پر اور دل مین ڈالی تیری صبر اور نصیب کری ہمکو اور تجکو شکر
پس تحقیق جانین ہماری اور مال ہماری اور اہل ہماری اور اولاد ہماری اچھی بخششون اللہ غالب اور بزرگ
کیسی ہین اور عاریت ہین رکھوائی ہوئین یعنی جب چاہی لی نی فائدہ مندکیی جاتی ہین ہم ساتھہ اونکی ایک مدت
معین تلک اور لی لیتا ہی اونکو بیچ وقت مقرر کی پر فرض کیا ہمپر شکر جسوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا صبر
جسوقت کہ مبتلا کرتا ہی * ف تفسیر بحر العلوم مین حدیث قدسی نقل کیے ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی
صبر نکری میری بلا پر اور شکر نہ کری میری نعمتون پر اور راضی نہ ہوی میری قضا پر پس چاہیئے کہ طلب کرلی کوئی
رب سوا میری فلتطلب ربا سوای حکم متاب * کارنا بالغان سب شور وخروش * ہیچ دانی کہ صدف چیست
بجز ہذا رہ بسر ہیچ ندانی وخموش * اور ایک بزرگ نی کیا خوب بات لکہی ہے کہ تمام احوال اور اوقات
آدمی کے چار چیز سی باہر نہین ہین نعمت ہی یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس بندی کو نعمت پر شکر کرنا چاہیے
اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اوسیکی طرف سی جاننے اور معصیت مین توبہ کرنی کذا ذکر الفخر فکان ربک من

مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِمَا فِي غِبْطَةٍ وَسُرُورٍ وَقَبَضَهُ مِنْكَ بِأَجْرٍ
كَبِيرٍ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْهُدٰى پس تہا بیٹا تیرا اچہی بخشش اللہ کی سی اور امانون سو بنی گئین
اوسکی سی فائدہ مند کیا تہا تجکو ساتہہ اوسکی بیچ اچہی حال کی کہ رشک لیجاتی تہی لوگ اوسپر اور بیچ جو
کی اور اوتہا لیا اوسکو تیری پاس سی بدلی ثواب بڑی کے کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہی ف
جیسی کہ اس آیت مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ
عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یعنی اور خوشخبری دی صبر کرنی والون کو وہ جو جب
پہنچی تہی اونکو مصیبت کہتی ہین تحقیق ہم ملک اللہ کی ہین اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرجانی والی ہین وہ لوگ اوپر
اونکی ہی دعا پروردگار اونکی کی طرف سی اور رحمت اور یہہ لوگ وہ ہین راہ پانی والی اِنِ احْتَسَبْتَ فَا
وَلَا يُحْبِطُ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَلْتَلْزَمْ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ
نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ وَالسَّلَامُ ۔ مس ۔ اگر ثواب چاہی تو پس صبر کر اور نہ کہووے بی صبری کرنی تیری
ثواب تیرا پس پشیمان ہووے یعنی اسلئے کہ کیون نہ صبر کیا یعنی مفت ثواب ہاتہہ سی دیا اور جان یہہ کہ تحقیق
بی صبری کرنی نہین پہیرتی کسی چیز کو اور نہ دور کرتی ہے غم کو اور وہ چیز کہ اوترنی والی ہی یعنی بلا اور حوادث
مقدر پس گویا کہ تحقیق واقع ہوئی یعنی پس جزع فزع بی فائدہ ہی اور سلام ہی بخیر نقل کیے یہہ حاکم اور ابن مردویہ نے
ف جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بہی زیادہ ہوتا جائیگا فائدہ اسی مین ہی کہ اودہرسی اپنا دہیان ہٹا کر
امیدوار ثواب کا رہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خط تعزیت کا لکہنا مستحب ہی اور سلام اخیر خط
مین بہی لکہنا مستحب ہی جیسی اول مین مثل سلام ملاقات اور رخصت کی کذا ذکر العلی وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ
وَخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ مس ۔ اور جب انتقال ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلی دی صحابہ اور اہل بیت کو

فرشتون نی اسطرح کہ سلام ہو وی تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکے تحقیق اللہ تعالی کی ہان تسلی ہی مصیبت
سی یعنی خدا تعالی صبر اور تسلی دینی والا ہی ہر مصیبت سی اور اوسکی ہان عوض ہی ہر فوت ہونی والی چیز سی ڈر
ساتھہ اللہ کی اعتماد کرو اور اوسی سی امید رکھو پس سوا اسکے نہین کہ محروم وہ ہی کہ محروم کیا گیا ثواب سے
اور سلام ہو تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی نقل کی ہیہہ حاکم نی **ف** محروم وہ کہ محروم ہو ثواب سے
یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہین ہی اسلی کہ ثواب اوسکا آخرت مین موجود ہی بلکہ مصیبت حقیقی یہہ ہے
کہ صبر نکری اور ثواب سی محروم رہی کذا ذکرہ الغرق دخل رجل اشہب اللحیۃ جسیم صبیح فخطی
برقابہم فبکی ثم التفت الی الصحابۃ رضی اللہ عنہم فقال ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ
وعوضا من کل فائت وخلفا من کل ہالک فالی اللہ فانیبوا والیہ فارغبوا ونظرکم
فی البلاء فانظروا فانما المصاب من لم یجبر وانصرف فقال ابو بکر وعلی رضی اللہ عنہما
ہذا الخضر علیہ السلام * **مس** * اور آیا ایک آدمی سفید ڈاڑہی والا فربہ خوبصورت یعنی المیت
پاس دن وفات جان جہان علیہ السلام کی پس پہلانگ گیا صحابہ کی گردنون پر سی یعنی جب جگہہ نپائی سبب ازدہام
کی تو اگی بڑہ گیا پس رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کی پس کہا تحقیق اللہ کی ہان تسلی ہی ہر مصیبت
سی اور عوض ہی ہر فوت ہونی والی چیز سی اور بدلا ہی ہر چیز ہلاک ہونی والی سی پس طرف اللہ کی رجوع کرو
اور طرف ثواب اوسکی رغبت کرو اور نظر اوسکی طرف تمہاری ہی بیچ مبتلا کرنی کی یعنی وہ جانتا ہے
ساتھہ علم قدیم کی دل کی باتون تمہاری کو ہر حال مین پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرنی ہو
اور کیا کہتی ہو پس سوا اسکی نہین کہ مصیبت زدہ وہ ہی کہ بدلا نہ دیا جاوی یعنی مصیبت پر صبر نکری
اور ثواب سی محروم رہی اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت علی نی راضی ہووی اللہ سے
کہ یہہ حضرت خضر علیہ السلام تہی نقل کیے یہہ حاکم نی **ق** من رفع المیت علی السریر او حمله فلیقل
بسم اللہ * **موقص** * اور جو شخص کہ رکہی میت کو تخت پر یعنی جنازہ پر یا اوٹہاوی جنازہ یعنی زمین سے

پس چاہیئے کہ کہے بسم اللہ نقل کی ہیہو قولہ ابن ابی شیبہ نی و اذا صلی علیہ کبر ثم قرأ الفاتحۃ ثم صلی
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اللھم عبدک وابن امتک کان یشھد ان لا الہ الا
انت وحدک لا شریک لک ویشھد ان محمدا عبدک ورسولک اصبح فقیرا الی رحمتک اللھم
اصبحت غنیا عن عذابہ تخلی من الدنیا واھلھا ان کان زاکیا فزکہ وان کان مخطئا فاغفر لہ
لا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ + مسئلہ اور جب نماز پڑہی مردی پر تکبیر کہی پھر پڑہی الحمد پھر درود بھیجی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بعد دوسری تکبیر کی اور اولی یہہ ہی کہ درود نماز کا پڑہی پھر پڑہی یعنی تیسری تکبیر کی بعد
یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی تہا گواہی دیتا ہیہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہیں کوئی
شریک تیرا اور تہا گواہی دیتا ہیہ کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہیں اور رسول تیری ہوا ہیہ محتاج
طرف رحمت تیری کی یعنی اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تہا مگر اس بیکسی تنہائی میں زیادہ محتاج ہی اور ہی تو بی پروا
عذاب اسکی سی الگ ہو گیا دنیا سی اور دنیا والون سی اگر ہووی ہیہ پاک گناہون سی پس زیادہ کر پاکی اسکی
یعنی سبب ثواب کامل کے اور بلند کر تو درجات کی اور اگر ہو گنہگار پس بخش اسکو یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب
اسکیسی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھی اسکی یعنی بسبب بی صبری کی نقل کیے یہہ حاکم نی ف نماز جنازی کی پڑہنے
فرض کفایہ ہی اور شرط صحت نماز کی اسلام ہی اور پاکی میت کی اور سامنی ہونا جنازی کا یعنی غائب پڑہنے
نزدیک درست نہیں اور ارکان نماز کی قیام اور تکبیرین ہین اور الحمد پڑہنی امام شافعی کی نزدیک واجب
ہی اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کی نزدیک پڑہنا الحمد کا نہیں ہی اگر بقصد ثنا کی پڑہی جایز ہی
پس امام اعظم رح کی نزدیک پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللھم آخر تک پڑہی کذا ذکر الفقہ اور بعضی روایتون مین
بجای پہلی دعا کی بعد تیسری تکبیر کی ان دعاؤن مین سی پڑہنی آئی ہی اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ
واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا
کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ۞ ذَتْ سَ اَحَبْ مَسْ ۞ یا اللہ بخش زندون ہمارے کو
اور مردون ہماری کو اور چھوٹون ہماری کو اور بڑون ہماری کو اور مردون ہماری کو اور عورتون ہماری کو
اور حاضرون ہمارے کو اور غائبون ہماری کو یا اللہ جسکو زندہ رکھی تو ہم مین سے پس زندہ رکھہ اوسکو اسلام پر اور
جسکو ماری تو ہم مین سے پس مار اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اوسکی سے اور نہ گمراہ کر ہمکو اوسکی
نقل کیے ہیہ ابو داؤد و ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا
لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا مَسْ لَهٗ ۞ یا اللہ تو ہی پروردگار اوسکا ہی اور تو ہی نے پیدا کیا اوسکو اور تو ہی نی راہ دکھائی اوسکو
طرف اسلام کی اور تو ہی نی قبض کی روح اوسکی اور تو ہی دانا تر ہی ساتھہ باطن اوسکے کی اور ظاہر اوسکی کی
حاضر ہوی ہین ہم شفاعت کرنی والی پس بخش نقل کیے ہیہ ابو داؤد نسائی نے اس میت کو نقل کے ہیہ نسائی نے
اوس شخص کو نقل کیے ہیہ ابو داؤد دنی یعنی نسائی نی بعد لفظ فاغفر کی لفظ لها کا روایت کیا ہی اور ابو داؤد نی
لفظ لہ کا اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ

وَانْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ دق ۞ یا اللہ تحقیق فلانا بیٹا فلانی کا بیچ عہد تیری کی اور امان میں تیری کی ہی یعنی پناہ و حفاظت تیری میں مرا ہی سبب ایمان لانے کے پس بچا اسکو فتنۂ قبر کیسی اور عذاب دوزخ کیسی اور تو ہی ہے لائق وفا کی یعنی وعدہ اپنا پورا کرتا ہی اور لائق حمد ہی یا اللہ پس بخش اسکو اور رحمت کر اسپر تحقیق تو ہی بخشنے والا مہربان نقل کیے یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۞ مس ۞ یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی محتاج ہوا ہی طرف رحمت تیری کی اور تو بی پرواہی عذاب اسکی سی اگر تھا یہہ نیک کار پس زیادتی کر بیچ نیکی اسکی اور اگر تھا گنہگار پس درگذر کر اس سی نقل کیے یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۞ حب ۞ یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا بندی تیرے کا ہی گواہی دیتا ہی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہیں اور رسول تیری ہیں اور تو بہت جاننی والا ہی حال اسکا سی اگر تھا یہہ نیک کار پس زیادہ کر بیچ نیکی اسکی اور اگر تھا یہہ گنہگار پس بخش اسکو اور نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکی سی اور نہ فتنہ میں ڈال ہمکو پیچھے اسکی نقل کیے یہہ ابن حبان نی وَاِذَا وَضَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ دت س حب ۞ اور جب رکھی مردی کو قبر اوسکی میں کہی رکھتا ہوں میں اسکو ساتھہ نام اللہ تعالیٰ اور اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی ابن حبان نے یا یوں کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۞ مس ۞ کہتا ہوں میں اسکو ساتھہ نام اللہ تعالیٰ کی اور ساتھہ حکم اللہ تعالیٰ کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کیے یہہ حاکم نی مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۞ مس ۞ یہ تین

پیدا کیا ہی تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور اوسمین پھر لیجائینگی ہم تمکو یعنی بعد حشر کے
اور اوسمین سی نکالین گے ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو کہتا ہون مین اسکو ساتھہ نام اللہ تعالی کے اور بسیج راہ اللہ
کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کیے بیہقی حاکم نی ف فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ مستحب ہی کہ وقت
مٹی ڈالنی کے تین لپ مٹی سی بھر کر سرہانی کی طرف سی قبر مین ڈالی اول لپ مین منہا خلقناکم کہی اور دوسری
مین ومنہا نعیدکم اور تیسری مین منہا نخرجکم تارۃ اخری پس بیہقی نی آیا ہو مگر یہان مراد بیہقی کہ مردی کی کہنی
کی وقت پر ہی فَاِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِہٖ وَقَفَ عَلَی الْقَبْرِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ
فَاِنَّہٗ الْاٰنَ یُسْئَلُ ۔ دمس رستی ہو پس جب فراغت پاوی دفن میت کیسی توکھڑا ہووی پس قبر کی
پس کہی حاضرون کو بخشش چاہو اللہ سی واسطی بہائی اپنی کیے اور دعا کرو اوسکی لیے ساتھہ ثابت رہنی
کی یعنی جواب سنکر نکیرین کی پس تحقیق وہ اب پوچھا جاتا ہی نقل کیے بیہقی ابوداؤد حاکم برا بیہقی نی ف
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعا زندون کی مردونکی لیی مفید ہوتی ہی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا
بہی یہی ہی کہ زندون کی دعا کرنی مین اور صدقہ دینی مین ساتھہ میت ثواب کی نفع عظیم ہی مردون کو
اور اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین کذا ذکر الفخر وَیُقْرَأُ عَلَی الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَوَّلَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ
وَخَاتِمَتِہَا ۔ سنی ہو اور پڑہی سرہانہ قبر پر پیچہی دفن کیے ابتدا سورۂ بقرہ کا یعنی مفلحون تک اور اخیر اوسکا
یعنی آمن الرسول نقل کیے بیہقی نی ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ الم مفلحون تک سرہانہ
پڑہی اور آمن الرسول پائینتی کذا فی المشکوۃ وَاِذَا زَارَ الْقُبُوْرَ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ
الدِّیَارِ اَوِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ۔ مسق ۔ انتم لنا فرط ونحن لکم
تبع ۔ مس ۔ اور جب زیارت کری کو سی قبرونکی پس چاہیی کہی سلام ہی اوپر صاحب گھرون کے یعنی
صاحب قبرون کی یا کہی سلام ہی تمپر ای گہر والون مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور تحقیق

ہم اگر چاہی اللہ ساتھہ تمہاری البتہ ملین گے ہانگتی ہین ہم اللہ تعالی سی اپنی لئی اور تمہاری لئی عافیت نقل
کی ہیہ مسلم نسائی ابن ماجہ نی اور نسائی کی ایک روایت مین ہیہ جملہ بھی زیادہ آیا ہی کہ تم واسطی ہماری بخشیرو
اور ہم واسطی تمہاری یہ بھی سی آنی والی ہین السلام علی اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین
ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون ۞ مرس ق
سلام ہی اوپر صاحب گہرون کی مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ اگلون پر ہم مین سی
اور پچھلون پر مردون زندون کی اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتھہ تمہاری البتہ ملین گی نقل کی ہیہ مسلم نسائی
ابن ماجہ نی السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا کم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء
اللہ بکم لاحقون ۞ مرس ۞ سلام ہی تمپر ای گھر والون قوم مومنین کی اور آنی ہی تمہاری پاس وہ چیز
کہ جہی تم وعدہ دی جاتی یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو ڈہیل دی گئی تم یعنی مدت عمر ملک اور
تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتھہ تمہاری ملین گے نقل کی ہیہ مسلم نسائی نی السلام علیکم دار قوم
مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۞ د ۞ سلام ہی تمپر ای گھر والون قوم مومنین کی اور تحقیق
ہم اگر چاہی اللہ ساتھہ تمہاری ملین گے نقل کی ہیہ ابو داؤد نی السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ
لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر ۞ ق ۞ سلام ہی تمپر ای صاحب قبرون کی بخشی اللہ ہمکو اور تمکو تم
پہلی پہونچی ہو ہمسی اور ہم پچھی تمہاری پہونچی ہین نقل کی ہیہ ترمذی نی ف آداب زیارت
قبر ہین کہ پشت جانب قبلہ کی کری اور موہنہ قبر کی طرف کر کر کہڑا ہووی اور سلام جو مذکور ہوا کہی
اور ہاتہہ قبر کو نہ لگاوی اور نہ بوسہ دی اور نہ جہکی آگی قبر کی جیسی یہان رسم سلام کرنی سی کی
جہک کر اور ناک گہسنی اور سجدہ نکری اور نہ گرد قبر کی پھری کہ یہہ عادت نصاری کی ہی چنانچہ حضرت
شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نی یہی لکہا ہی اور فتوی اسپر ہی کہ قرآن پڑہنا قبر پر مکروہ نہین اور سنت ہی کہ
سات بار قل ہو اللہ پڑہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ گنہگاران قل کہڑی ہو کر پڑہی پھر بیٹہی اور زیارت

جسکی دن کرنی افضل ہی خصوصاً اول وقت مین اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کی وقت
سورہ یٰس پڑہی تو مقبرہ کی مردون کو تخفیف عذاب مین ہوتی ہی اور جتنی مردی مقبرہ مین دفن
ہوتی سکیان پڑہنی والی کی لی لکہی جاتی ہین اور اکہار سورہ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ بہی بعضون نے پڑہنی لکہی ہی
کذا ذکر الفخر رحمہ اللہ اور سورہ الہکم التکاثر پڑہی پہر پڑہی اللہ وحشتکم وجہ عمر تکم وکثر سیاکم وتقبل منکم
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم وربنا اغفر لنا
ولوالدینا ولمشائخنا ولاستاذنا ولاولادنا ولاحفادنا ولاخواننا ولاخواتنا ولاعماتنا ولعماتنا ولخالاتنا
وسائر اقاربنا واصحابنا واحبابنا ومن لہ حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء
منہم والاموات انک مجیب الدعوات وراحم العبرات اللہم اغفر لاہل البقیع المعلی بعد اسکی پڑہی اللہم صل
روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی محمد فی القبور وصل علی محمد فی التراب و
صل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عبادک الصالحین وعلی اہل طاعتک اجمعین ربنا و
سلمین والحقنا بالصالحین وادخلنا الجنۃ یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین بہ پہر دعا سے

کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مین وقت زیارت کی پڑہی جاتی ہین کہ لک الحمد الذی ذکرتنی ولم اکن ذکرا فضلہ
غیر مخصوص بوقت ولا سبب ولا مکان لا الہ الا اللہ یعنی افضل الذکر ہی بہ بیان سے
اوس ذکر کا کہ آپی ہی فضیلت اوسکی جمیع اوقات مین حاصل ہی کہ نہین خاص کیا گیا ہی ساتہہ کسی وقت
اور نہ کسی سبب کی یعنی مثل طعام وغیرہ کی اور نہ ساتہہ کسی مکان کے یعنی مثل اذکار حج کی فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلمۃ لا الہ الا اللہ یعنی ساتہہ محمد رسول اللہ کی بہترین ذکر کا ہی نقل کی ہی بہ پڑہنے

نی وہی افضل الحسنات بہ اپنا سعد الناس بشفاعتی یوم القیامۃ من قالہا
خالصا من قلبہ او نفسہ بخ بہ اور کلمۂ توحید بہترین نیکون کا ہی نقل کی ہی بہ احمد نی بہت فائدہ مند
آدمیون کا ساتہہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ ہوگا کہ کہا ہوگا اوس کہ کہ خالص دل اپنی سے فرمایا

جان اپنی سی نقل کے یہہ بخاری سے یخرج من النار من قالها وفی قلبه وزن شعیرة من خیر او ایمان
ویخرج من النار من قالها وفی قلبه وزن برة من خیر او من ایمان ویخرج من النار من قالها
وفی قلبه وزن ذرة من خیر او من ایمان * خ مرت * نکلی گا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا
اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین مقدار جو کی نیکی سی یعنی ایمان سی ہی یا فرمایا ایمان سے اور نکلی گا دوزخ
سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین مقدار گیہون کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی ہی اور نکلی گا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا
اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین برابر ذرہ کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف مراد یہہ ہی کہ جسکی دل مین
تہوڑا سا بہی ایمان ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سی دوزخ سی نکلی گا کذا ذکر الفخر ما من عبد قال لا الٰہ الا اللہ ثم مات علی ذلک
الا دخل الجنة وان زنی وان سرق وان زنی وان سرق * م نہین کوئی بندہ کہ کہی یہہ کلمہ پہر مرے
اسی اعتقاد پر مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین اور اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کیے ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور
چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چورنی کی ہو نقل کیے یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مومن
ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اگرچہ بی توبہ مری سزا اپنی کردار کی پاکر آخر کو بہشت مین داخل ہوگا اور کافر
ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گناہ سی اصل ایمان نہین جاتا رہتا اگرچہ کمال ایمان مین نقصان
آجاوی یہی مذہب ہی اہل سنت جماعت کا کذا ذکر الفخر جددوا ایمانکم قیل یا رسول اللہ وکیف نجدد
ایماننا قال اکثروا من قول لا الٰہ الا اللہ * ا ط * فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نیا کرو ایمان اپنی کو
عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر نیا کرین ہم ایمان اپنا فرمایا کثرت کرو کہنی لا الہ الا اللہ کی یعنی اس سی ایمان
مین قوت آتی ہی نقل کیے یہہ طبرانی فی لیس لها دون اللہ حجاب حتی تخلص الیه * ت * نہین ہی
واسطی اس کلمی کے نزدیک اللہ کی پردہ یہان تلک کہ وہ پہونچتا ہی طرف اوسکی یعنی کوئی چیز اسکی پہونچنی کو
روکنی نہین یعنی جلدی قبول ہوتا ہی نقل کیے یہہ ترمذی نی قولها لا یترک ذنبا ولا یشبهها
عمل * حسن * کہنا کلمہ طیب کا نہین چہوڑتا ہی کوئی گناہ اور نہین مشابہ ہوتا ہی اوسکی کوئی عمل نقل کیے یہہ حاکم فی

لو ان اهل السموات السبع والارضين السبع فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ مالت بہم
حب س ر ۴ اگر تحقیق ساتون آسمان والی اور ساتون زمین والی ایک پلڑی مین ہون اور ثواب والا
اوسکا ایک پلڑی مین ہو تو بیشی ہوگا پلڑا اسکا اون سی نقل کے میہ ابن حبان نسائی بزار ابی یعلا قالعا
عبد قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنبت الکبائر ۴
س مس ۴ نہین کہا کلمہ صحیح کوئی بندہ کبھی خلوص سی مگر کہولی جاتی مین اوسکی لئی دروازی آسمان کے
یعنی اوسکی مقبولیت اور پزیرہی کے لئی یہان تلک کہ پہنچتا ہی عرش تلک جب تلک کہ بچی رہی گناہون سے
نقل کے میہ ترمذی نسائی حاکم فی ف بچی رہی گناہون سی یا توبہ کرلی ہو اونسی یعنی میہ مقبولیت اور ثواب
جبہی حاصل ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہون سی بچی جیسی کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی نہین
قبول کرتا اللہ تعالی عمل مگر پرہیزگارون سی کذا ذکر العلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ
الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شی قدیر من قالہا عشر مرات کان کمن اعتق اربعۃ
من ولد اسمٰعیل ۴ خ مرت س ا ۴ ومرۃ کعتق نسمۃ ۴ امص ۴ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین
کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ
ہر چیز پر قادر ہی جو کوئی کہی میہ کلمہ دس بار ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کی چار بردی اولاد حضرت
اسمٰعیل کی نقل کے میہ بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد ابی داؤد جو کوئی کہی میہ کلمہ یکبار ہو دی گا ثواب مانند آزاد کرنی لائق
کی نقل کے میہ احمد ابن ابی شیبہ بزار ومائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ
حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان ولم یات احد بافضل مما
جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک ۴ عو جو کوئی پڑہی میہ کلمہ سو بار ہوتا ہی یہ کلمہ یعنی ثواب اسکا
واسطی اوسکی مانند ثواب آزاد کرنی دس بردون کی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور مٹائی جاتی
ہین اوس سی سو گناہ اور ہوتا ہی یہ کلمہ اوسکی لئی پناہ شیطان سی اور نہین لائیگا کوئی بہتر اوس چیز سی کہ لاویگا

اوسکو یعنی قیامت کو کوئی اسکی برابر بہتر عمل نہین لیکر آویگا مگر جسنی عمل کیا زیادہ اس سی یعنی وہ افضل ہوگا
نقل کیے یہہ ابو عوانہ فی ھٰذِہِ الَّتِی عَلَّمَہَا نُوحٌ ابْنَہٗ فَاِنَّ السَّمٰوٰتِ لَوْ کَانَتْ فِی کِفَّۃٍ رَجَحَتْ
بِھَا وَلَوْ کَانَتْ حَلْقَۃً تَضَمَّنَتْھَا * مص * یہہ کلمہ وہ ہی کہ سکہا یا اوسکو حضرت نوح علیہ السلام نی بیٹی
اپنی کو پس تحقیق آسمان اگر ہووین ایک پلڑی مین اور یہہ کلمہ ایک پلڑی مین تو البتہ بھاری ہوگا پلڑہ اس کلمہ کا
اوسپر اور اگر ہووین آسمان حلقہ تو البتہ ملا دیوی یہہ اوسکو نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ فی فضل
یعنی فرضاً اگر سب آسمان بطور کڑی کے ہووین اور ثواب اسکا اوسپر رکہا جائی تو بسبب بوجہ کی کڑہ
پچک کے ملجاوی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی ہوون مین سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ
الْحَقُّ الْمُبِیْنُ تو ہوگا ہی اوسکی لئی امان فقر سی اور انسنت وحشت قبر مین اور کہولی جانی مین اوسکی لئی دروازے
جنت کی کذا فی شرح الصدور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کَلِمَتَانِ اِحْدٰھُمَا لَیْسَ لَھَا نِھَایَۃٌ
دُوْنَ الْعَرْشِ وَالْاُخْرٰی تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ * ط * لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے
ہین ایک دونون مین کا یعنی لا الہ الا اللہ نہین ہی اوسکی لئی انتہا وہی عرش کی یعنی وہین پہنچتا ہی اور قبول
ہوتا ہی اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بہر دیتا ہی یعنی ثواب سی اور پر نسی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین
کی ہی نقل کیے یہہ طبرانی فِیْھِمَا مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا عَلَی الْاَرْضِ
اَحَدٌ یَقُوْلُھَا اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ * ت س * اور یہی دو فقرے
کلمے ساتہہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ نہین زمین پر کوئی کہ کہی ان تینون کو
مگر کہ دور کی جاتی ہین اوسی سی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہووین وہ مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ ترمذی نی
مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ
حدیث مُعَاذٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا وَاَخْبَرَ بِھَا
مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا * م * نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ

علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین مگر حرام کرتا ہی اوسکو اللہ اگ پر یہہ جو حدیث مذکور ہوی معاذ نی حضرت سی سنی
ہی اور بعد سننی کی معاذ نی عرض کیا ای رسول اللہ کی کیا پس نہ خبر دون مین لوگون کو اسکی پس خوش ہونگے
وہ فرمایا ابہی جو خبر دیگا اعتماد کرین گی لوگ یعنی نری شہادت پر اور عمل چھوڑ دینگی پس ابہی مصلحت نہین
عمل کرنی دی اور خبر دی ساتہہ اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی گناہ سی بچنی کی لی نقل کی
یہہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی جب دیکہا کہ لوگ عمل کرنی پر مستعد ہین اور علم کا چہپانا گناہ ہی کہ
چہپانی والا لگام اگ کی دیا جاویگا اور حضرت نی ابتداء اسلام مین منع فرمایا تہا اب منع نہوا اسلئے
مجتہد نی یہہ اجتہاد کر کر خبر دی کذا ذکر الفخر رح اور ملا علی قاری رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث پر یہہ شبہ
آتا ہی کہ اکثر حدیثون سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گنہگار موحد کا گو بہی دوزخ مین داخل ہونگی مگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت سی نجات پاوینگی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بالکل جانی ہی کی نہین اسکی کئی جواب
ہین اختصار کے لیئے ایک پر اکتفا ہوتا ہی مراد کلمہ کہنی سی یہان یہہ ہی کہ یہہ کلمہ بہی کہا اور اوسکی حق
ادا کیئی یعنی ممنوع باتون سی بچا اور جو حکم کیا ہی بجا لایا اور اسی لیئی کہ معنی اسکی ظاہر نہتی معاذ نی پہلے
خبر نہ دی تہی مَنْ شَهِدَ بِهَا كَذٰلِكَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ * **ق** * جو کوئی گواہی دی ساتہہ
اس کلمہ کی خلوص سی حرام کریگا اوسکو اللہ تعالی اگ پر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی وَحَدِيْثُ
الْبِطَاقَةِ الَّتِيْ تَثْقُلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ * **ق حب مس** * اور حدیث پرچہ
کاغذ کی وہ جو بہاری ہوگا تینانوین کتابون پر یعنی اعمال نامون پر کہ اوسمین برابیان لکہی ہونگے
کہ ہر کتاب ہوگی بقدر درازگی بینائی کے یعنی جہان تک نظر کام کری زمین سی آسمان تک کہ لکہا
ہوگا اوس پرچہ مین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مشہور ہی نقل کی یہہ
ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی **ف** حدیث البطاقہ مبتدا ہی اور خبر اوسکی مشہور محذوف ہی فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز قیامت کے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو روبرو خلائق کے بلائیگا اور پھیلاوے گا اوسکی اگی
ایک کم سو کتابین کہ ہر ایک بقدر دراز گی نظر کی ہوگی پھر فرماویگا کیا انکار کرتا ہی تو اس سے کچھ کیا ظلم کیا ہی تجھپر
اعمال نامہ لکھنی والون میری نے عرض کریگا بندہ کہ نہ ای رب میری یعنی نہ انکار کرتا ہون اور نہ ظلم کیا ہی کا ہتون تیری
نے پھر فرماویگا کیا کچھ عذر ہی تیری پاس عرض کریگا نہ ای رب میری پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تیری ایک نیکی ہاسی پاس ہے
ظلم تجھپر نہین ہوئی کا آج پس ایک پرچہ کاغذ کا نکالا جاویگا کہ اوسمین لکھا ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ حاضر ہو وزن اعمال اپنی پر یعنی اور اس پرچہ کو اونکی برابر کہہ عرض کریگا بندہ ای رب
کیا حقیقت ہی اس پرچہ کی مقابلہ مین اون کتابون کی یعنی جو گناہون سی بھری ہوئی ہین پس فرماویگا ظلم نہین کیا
جاوی کا تو آج یعنی یہہ پرچہ بہت بزرگی ہی قول اسکو پس سب نامی ایک پلی مین رکھی جاوین گی اور یہہ پرچہ ایک پلہ مین
پس ہلکی ہونگی وہ نامی اور بھاری ہوگا یہہ پرچہ پس نہین نو جہل ہوتی ہی کوئی چیز ساتھہ نام اللہ تعالیٰ کی کذا فی المشکوٰۃ
مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ
وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ
مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمٰنِيَةِ شَآءَ ۔ **شرح** جس یہ جو کوئی کہی کہ گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود
مگر خدا تنہا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسیٰ بندی اللہ کے ہین اور بیٹی
لونڈی اوسکی اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق
بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ جس آٹھہ دروازون بہشت مین سے
چاہیگا وہ نقل کیا یہہ مسلم بخاری نسائی **ف** خواہ بغیر عذاب کی اپنی فضل و کرم سی واصل کریگا
یا بعد عذاب دینی کے گناہون پر کذا ذکر الفخر مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا
اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

الثمانية ايها شاء ۔ خ مرس ۔ جو کوئی گواہی دی اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی
اوسکا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہیں اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسی بندی اللہ کے
ہیں اور رسول اوسکے اور بیٹی لونڈی اوسکی اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہیں اوسکے
طرف سی اور تحقیق بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت ہیں اوپر کسی عمل کی کہ
یعنی نیک پر یا بد پر با دروازوں بہشت کیسی کہ آٹھ ہیں جسمیں سی چاہیگا نقل کیے ہیں بخاری مسلم نسائی
ف بعضی روایت ہیں ہیں جملہ علی ماکان من عمل پر زیادہ آیا ہی اسلیے مصنف نی لفظ اوکر اختلاف روایت کا
بیان کیا یعنی داخل کریگا اللہ تعالی بہشت ہیں کسی عمل پر ہو آٹھوں دروازوں ہیں سی جسمیں سے
چاہیگا اور حضرت عیسی کو کلمہ اللہ اسلیے کہا کہ کن کی کہنی سی پیدا ہوی ہیں بغیر باپ کی کذا ذکر الفخر

کان صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ وغلب الاحزاب
وحدہ فلا شیء بعدہ ۔ خ مرس ۔ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتی ہی کبھی کبھی لا الہ الا اللہ آخر تک
کہ معنی یہہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ تنہا ہی وہ غالب کیا لشکر اپنی کو اور مدد کی بندی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور غالب ہوا گروہ کافروں پر تنہا یعنی بغیر لڑنی آدمیوں کی دن خندق کی پس نہیں باقی ہی کوئی چیز
پیچھی اوسکی نقل کیے ہیں بخاری مسلم نسائی ہی حدیث الاعرابی علمنی کلاما اقولہ قال قل لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وارزقنی ۔ مرس ۔
یہہ حدیث حال اعرابی کے ہی یعنی یہہ مصنف بطور بیتی حدیث کی کہتا ہی کہ کہا اوسنی حضرت سی سکھا دو محکو کوئی
کلام کہ کہوں ہیں اوسکو اور مداومت کروں اوسپر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو لا الہ الا اللہ آخر تک کہ
معنی یہہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور سب تعریف اللہ ہی
ہی بہت اور پاک ہی اللہ جو پروردگار ہی عالموں کا نہیں ہی بچا گناہوں سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ

غالب حکمت والی کی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکھا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کیے یہہ مسلم فی ف
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللھم کی اوپر کی کلمات تعلیم فرمائی تو اعرابی نی عرض کیا کہ یہہ ذکر رب میرکا
ہی میری لئی کیا ہی فرمایا یہہ پڑہ اللھم اغفرلی آخر تک کذا فی الشکوۃ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مَرَّۃً کُتِبَتْ
لَہٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَ لَہَا عَشْرًا کُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃً وَمَنْ قَالَ لَہَا مِائَۃً کُتِبَتْ لَہٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَہُ اللّٰہُ
ت س * جو کوئی کہی پاکی ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی اکیبار لکہی جاتی ہین اوسکے
لئی دس نیکیان اور جو کوئی کہی دس بار لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور جو کوئی کہی اسکو سو بار لکہے
جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ کرے زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب یعنی اسی حساب سے
ثواب بڑہاتا جاتا ہی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے مَنْ قَالَ لَہَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ * عو * جو کوئی کہی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور کئی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہون مانند
جہاگ دریا کی نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی ھِیَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ * مَرَّتْ س مص * یہہ کلمہ یعنی
تسبیح بہت پیارا ہی کلام مین سی طرف اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی وَھِیَ اَفْضَلُ
الْکَلَامِ الَّذِی اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ * مَرَّ عو * اور یہہ کلمہ بہتر کلام کا ہی جسکو چن لیا اللہ تعالی نی اپنی
کی لئی نقل کیے یہہ مسلم ابو عوانہ نی وَھِیَ الَّتِی اَمَرَ نُوْحٌ بِھَا ابْنَہٗ فَاِنَّھَا صَلٰوۃُ الْخَلْقِ وَتَسْبِیْحُ الْخَلْقِ
وَبِھَا یُرْزَقُ الْخَلْقُ * مص * اور یہہ کلمہ وہ ہی کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام نی ساتہہ مداومت اسکی
کی بیٹی اپنی کو یعنی سلم کو پس تحقیق یہہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہی اور تسبیح مخلوقات کی اور بسبب برکت اسکے
رزق دی جاتی ہی خلق نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی مَنْ قَالَھَا غُرِسَتْ لَہٗ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ * مر * جو کوئی
کہی اس کلمہ کو بویا جاتا ہی اوسکی لئی درخت بہشت مین نقل کیے یہہ بزار نی مَنْ ھَالَہُ اللَّیْلُ اَنْ یَکَابِدَہٗ اَوْ
یَبْخَلَ بِالْمَالِ اَنْ یُنْفِقَہٗ اَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُقَاتِلَہٗ فَلْیُکْثِرْ مِنْھَا فَاِنَّھَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ
جَبَلِ ذَھَبٍ تُنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ * ط * جسکو ڈراوی رات اس سی کہ رنج مین ڈالی گی اوسکو یعنی اگر

اور محبت شب کیسی سبب بیماری وغیرہ کی خوف رکھتا ہو یا جو کوئی بخل کری ساتھہ مال کے خرچ کرنی اوسکی
سی یا بزدل ہووی دشمن سی لڑنی اوسکیسی پس چاہیئی کہ بہت پڑہی یہہ کلمہ یعنی یہہ سب چیزین اس سے
دفع ہوتی ہین پس تحقیق یہہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اللہ کی سونی کی پہاڑ سی کہ خرچ کری تو اسکو راہ خدا مین
نقل کیے یہہ طبرانی نی اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ ۞ عو ۞ بہت پیاری کلامون مین سے
طرف اللہ کی یہہ تسبیح ہی کہ پاک ہی پروردگار میرا اور پاکی سی یاد کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی کی نقل
کی یہہ ابوعوانہ نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَ لَہٗ غَرْسٌ فِی الْجَنَّۃِ ۞ ا ۞ جو کوئی کہی سبحان اللہ
العظیم اوگیا ہی اوسکی لیی درخت بہشت مین نقل کیے یہہ احمد نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ۞ ت س حب مس مص ۞ جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا
جاتا ہی اوسکی لیی درخت کھجور کا بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی قَالَتْ
عِبَادَۃُ الْخَلْقِ وَبِھَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُھُمْ ۞ ر ۞ پس تحقیق یہہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ عبادت خلق کی ہی یعنی
سب زبان حال یا قال سی اوسکی تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور سبب برکت اسکی کی معین کیی جاتی ہین رزق انکے
نقل کیے یہہ بزار نی کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۞ خ مت مص ۞ دو کلمی ہین ہلکی زبان پر بھاری ترازو مین پیاری طرف
رحمن کے یعنی پڑہنی والا انکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمی یہہ ہین پاکی ہی اللہ اور بپاکی یاد کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکے
کی پاکی ہی اللہ بڑا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نی مَنْ قَالَھَا مَعَ اسْتِغْفَارِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کُتِبَتْ کَمَا قَالَھَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا یَمْحُوْھَا ذَنْبٌ عَمِلَہٗ صَاحِبُھَا حَتّٰی یَلْقَی
اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَخْتُوْمَۃً کَمَا قَالَھَا ۞ ر ۞ جو کوئی کہی ان کلمون کو یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو
ساتھہ اس استغفار کی کہ بخشش مانگتا ہون مین اللہ بزرگ سی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی تو لکہی جاتی ہین
جسطرح کہا اونکو یعنی بی زیادتی ونقصان کے پہر لٹکائی جاتی ہین عرش مین یعنی بزرگی اور حفاظت کی لیی ہین

نقل العظیم کا لفظ ان شیبہ کی روایت مین ہی ۱۲ منہ

اُسٹاتا ہی اسکو کوئی گناہ کہ کری اوسکو پڑہنی والا اسکا یہان تلک کہ ملیگا وہ اللہ تعالی سی دن قیامت کے اور حال ان
کہ وہ سر بمہر ہونگی جیسکہ کہی تہی یعنی محفوظ ہونگی تغیر تبدیل سی نقل کیے یہہ بزارنی ف اہین اشارہ ہے
اسپر کہ پڑہنی والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سی اسلیے کہ سوای کفر کے کوئی عمل اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نہین حبط
کرتا کذا ذکرہ العلی وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةَ حِينَ
صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ
الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ
وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ
وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ ۞ مَعَهُ عَوْ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہ بی بی حضرت کے
تہین اور حال یہہ کہ تحقیق نکلی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس سی صبح کو جسوقت کہ نماز پڑہی صبح کی یعنی صبح کی اونگی گہر ہین اور جویریہ
مصلی اپنی پر تسبیح کرتی تہین پھر پھری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہونی وقت چاشت کی اور حال یہہ کہ وہ بیٹہی تہین پس ایسی وقت
مین حضرت نی فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چہوڑا تہا مینی تجکو اوسپر یعنی صبح سی اب تلک بیٹہی ہوئی ذکر مین
مشغول ہی کہا جویریہ نی ہان فرمایا تحقیق کہی مینی پیچہی جدا ہونی تیری کی چار کلمی تین بار اگر تولی جاوین وہ ساتہہ اوس
چیز کی کہ پڑہی تو نی ابتدا اس دن کیسی تو البتہ بہاری ہووین اوسپر یہہ کلمی وہ کلمی یہہ ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ
خَلْقِهِ آخر تلک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکی اور موافق مرضی ذات اوسکی
کی اور موافق بوجھ عرش اوسکی اور موافق مقدار کلمون اوسکی نقل کیے یہہ مسلم نی اور چار دن نی اور ابو عوانہ نی
ف علماء رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اس طرح کی ذکرین ثواب بہت ہوتا ہی اگرچہ مقدارین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی
کہ جب بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهِ کہتا ہی تو اللہ تعالی ملائکہ کو فرماتا ہی کہ اس بندہی کی لئی لا الہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوقات
کی لکہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو کرتا ہی اللہ تعالی سی اوسکو اعمال اندک
مین بغیر عمل کثیر کی دیگا پس سب اوسکا ہو چکی حکم ہوگا کہ یہہ عمل ہی کی آرزو اوسکی لگیا تہا نو کذا ذکر المحدث الطیبی والبغوی روایت مین چار کلمی یہہ آئی ہین

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۞ قرتس مص

عو ۞ پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی خلق اوسکیکی پاکی ہی اللہ کو موافق مرضی ذات اوسکیکی پاکی ہی اللہ کو موافق بوجہ عرش اوسکیکی پاکی ہی اللہ کو موافق مقدار کلمون اوسکیکی نقل کیے ہیہ مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابوعوانہ فی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

كَذٰلِكَ ۞ س ۞ اور الحمد للہ اسیطرح نقل کیے ہیہ نسائی فی ف یعنی الحمد للہ بھی مثل سبحان اللہ کی آیا ہی الحمد للہ عَدَدَ

خَلْقِهِ الحمد للہ رضی نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد کلماتہ کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین چار کلمی یون آیی

ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۞ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَ

مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۞ س ۞ پاکی ہی اللہ کو اور ساتھہ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون اور نہین کوئی معبود مگر اللہ

اور اللہ بہت بڑا ہی موافق گنتی خلق اوسکیکی اور موافق مرضی ذات اوسکیکی اور موافق وزن عرش اوسکیکی اور

موافق مقدار کلمون اوسکیکی نقل کیے ہیہ نسائی فی وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ

يَدَيْهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ

عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ

اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ ۞ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بی بی کو کہ آیی تہی اوسکی پاس

اور آگی اوسکی گٹھلیان کھجور کی تہین یا کنکریان کہ تسبیح گنتی تہی یا تہنہ اونکی کیا خبر دون مین تجکو سہل

اوسچیز کی کہ وہ بہت آسان ہو تجھہ پر بس یہی یا فرمایا کہ بہت بہتر ہو پس فرمایا وہ تسبیح آسان یہہ ہی سُبْحَانَ اللّٰهِ

عَدَدَ مَا خَلَقَ آخر تک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی اسنے آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو

موافق گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کی کہ درمیان انکی ہی اور پاکی ہی اللہ کو

موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنی والا ہی اور بڑا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہ اکبر مانند اسیکے

ف یعنی اللہ اکبر عَدَدَ مَا خَلَقَ آخر تک پڑہا بطور سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ آخر تک کی کسی راوی نے اختصار کے

لئی اسطرح کہدیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفصیل ہی سی فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کرکذا

ذکر الفخر والحمد للہ مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ۔ د
ت س حب مس ۔ اور پڑہا الحمد للہ کو مانند اسیکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسیکی اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ
مانند اسیکی نقل کے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ودخل علی صفیۃ وبین یدیہا اربعۃ
آلاف نواۃ تسبح بہن فقال قد سبحت منذ وقفت علی راسک اکثر من ہذا فالت علمنی
قال قولی سبحان اللہ عدد ما خلق ۔ د مس ۔ اور آئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کی پاس
کہ بی بی حضرت کی تہین اور آگی اونکی چار ہزار گٹھلیان کہجور کی تہین کہ تسبیح پڑہتی تہین ساتہہ اونکی پس فرمایا حضرت نے
تحقیق تسبیح پڑہی ہی جبسیکہ گہڑا ہوا مین تیری سر پر بہت اس سی کہ لیتی ہی تسبیح پڑہی ہی اس تہوڑی دیر مین کہ تیری تسبیحات
سی ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نی سکہاؤ مجکو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یعنی وہ تسبیح یہہ ہی سبحان اللہ
عدد ما خلق کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی نقل کے یہہ ابو داؤد حاکم نی وقال لابی الدرداء
الا علمک شیئا ہو افضل من ذکر اللہ اللیل مع النہار والنہار مع اللیل سبحان اللہ عدد
ما خلق وسبحان اللہ ملأ ما خلق وسبحان اللہ عدد کل شیء وسبحان اللہ ملأ کل شیء و
سبحان اللہ عدد ما احصی کتابہ وسبحان اللہ ملأ ما احصی کتابہ والحمد للہ عدد ما خلق و
الحمد للہ ملأ ما خلق والحمد للہ عدد کل شیء والحمد للہ ملأ کل شیء والحمد للہ عدد ما
احصی کتابہ والحمد للہ ملأ ما احصی کتابہ ۔ مرط ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ابو درداء صحابی کو سکہاؤن تجکو کچہہ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنی اللہ تعالی کیسی رات دن مین اور دن
رات مین وہ یہہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تلک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی اور
پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بہر
اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوسچیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی یعنی لوح محفوظ نی کہ سب کچہہ اوسمین لکہا
ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوسچیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی بقدر

گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بھرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر
گنتی ہر چیز کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی ہر چیز بھر اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب
اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بھرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی نقل کیے یہہ ز طبرانی
نی وقال بی امامہ الا اخبرک باکثر وافضل من ذکرک اللیل مع النہار والنہار مع اللیل
ان تقول سبحان اللہ عدد ما خلق سبحان اللہ ملأ ما خلق سبحان اللہ عدد ما فی الارض والسماء
وسبحان اللہ ملأ ما فی الارض والسماء وسبحان اللہ عدد ما احصی کتابہ وسبحان اللہ ملأ
ما احصی کتابہ وسبحان اللہ عدد کل شیء وسبحان اللہ ملأ کل شیء والحمد للہ مثل ذلک
س ب ت م س ہ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو امامہ کو کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھہ ایک ذکر کی
کہ بہت ہی اور افضل ہی یعنی ثواب مین اور کیفیت مین ذکر کرنی تیری سی رات دن مین اور دن رات مین
وہ یہہ ہی کہ کہی تو سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تلک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوسچیز کی کہ پیدا کی پاکی
ہی اللہ کو بقدر بھرنی اوسچیز کی کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوسچیز کی زمین مین اور آسمان مین ہی اور پاکی
ہی اللہ کو بقدر بھرنی اوس چیز کی کہ زمین اور آسمان مین ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی جمع کیا
کتاب اوسکی نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بھرنی اوسچیز کی جمع کیا کتاب اوسکی نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر
گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بھر اور الحمد للہ پڑہا مانند اسی کی یعنی الحمد للہ عدد ما خلق آخر تک مثل
سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کی پڑہا نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ولکذا رواہ ط الا اللہ
قال موضع سبحان اللہ الحمد للہ ثم قال وتسبح مثل ذلک وتکبر مثل ذلک ولکذا رواہ ا
سوی التکبیر ہ اور اسیطرح روایت کیا اسکو طبرانی نی مگر تحقیق اوسنی کہا جگہہ سبحان اللہ کی الحمد للہ پھر کہا
اور سبحان اللہ پڑہی مانند اسکی اور اللہ اکبر پڑہی مانند اسکی اور اسیطرح روایت کیا اسکو احمد نی سوائی تکبیر کے وقالت سلمی ام
بنی ابی رافع یا رسول اللہ اخبرنی بکلمات ولا تکثر علی قال قولی عشر مرات اللہ اکبر

یَقُوْلُ اللّٰہُ ھٰذَا لِیْ وَمَا لِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ اللّٰہُ ھٰذَا لِیْ وَمَا لِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ قَدْ فَعَلْتُ فَتُقَوْلِیْنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ ۔ ط ۔ اور عرض کیا سلمیٰ نے جو ماہین اولاد ابو رافع کی کہ ای رسولخدا خبر دو مجکو ساتھ کتنی کلمون کی اور بہت نہ بتاؤ مجکو یعنی تھوڑی ہی ہون کہ یاد ہوسکین پس فرمایا حضرت نے کہہ دس بار اللہ اکبر فرماویگا اللہ تعالیٰ یہہ میری ہی لئی ہی اور کہہ سبحان اللہ دس بار فرماویگا اللہ یہہ میری ہی لئی ہی یعنی برائی اور پاکی خاص مجھی کو ہی نہ غیر میری کو اور کہہ اللھم اغفرلی یعنی یا اللہ بخش مجکو فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا میں تجکو پس کہی گیے تو اسکو دس بار اور فرماویگا ہر بار اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا میں نقل کیے یہہ طبرانی نے

ف ابو رافع غلام آزاد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سلمیٰ بی بی انکی دائی جنائی اولاد حضرت فاطمہ کی اور حضرت ابراہیم رض کی کذا ذکر الفخر اَفْضَلُ الْکَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ بہترین کلام کا سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نے وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ ۔ مرت ۔ اور کہنا سبحان اللہ والحمد للہ کا بھر دیتا ہی یعنی ثواب اسچیز کو کہ زمین و آسمان مین ہی اور کہنا نرا الحمد للہ کا بھر دیتا ہی ترازو عملون کی کو نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نے

ف معنی سبحان اللہ کی یہہ ہین پاکی ہی اللہ تعالیٰ سب عیبون سی اور الحمد للہ کی یہہ کہ سب تعریف ہی اللہ تعالیٰ کو لا الٰہ الا اللہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہین ہوسکتا پھرنا گناہ سے اللہ کیسی مگر ساتھ محافظت اللہ تعالیٰ کی اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی یہان معنی اسکی سیکھ لیوے اگلی ترجمہ نہین مذکور ہوا اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ ۔ مرت ۔ بہت پیاری کلام آدمی کی طرف اللہ کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا ہی تجکو ساتھ جسکی انمین سی شروع کری تو یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسری پر مضر نہین مگر اولیٰ یہی ہی کہ موافق ترتیب حدیث کی پڑہی نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نے ھِیَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَھِیَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ ا ۔ یہہ اکہتی چار کلمی بہترین کلام کی ہین پیچھی قرآن کی اور یہہ کلمی قرآن سی ہین یعنی اگرچہ سب اکہتی

ایکجای قرآن مین نہین ہین لیکن علحدہ علحدہ مذکور ہین نقل کیے یہہ احمد نی مَنْ قَالَ لَهَا كَتَبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ
عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط * جو کوئی کہی اوکو لکہی جاتی ہین اوسکی لئی بدلی ہر حرف کی دس نیکیان نقل کی یہہ طبرانی نے
لَاَنْ اَقُوْلَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ * مَرَّتْ سَ مَصْ عَوْ * فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی البتہ کہنا میرا اوکو بہت پیارا ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی
یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نی اِنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاِنَّهَا قِيْعَانٌ وَاِنَّ
غِرَاسَهَا هٰذِهِ * ت * تحقیق بہشت کی اچہی مٹی ہی اور میٹہا پانی ہی اور تحقیق وہ میدان ہموار ہی اور تحقیق
درخت اوسکی یہہ کلمی ہین نقل کیے یہہ ترمذی نے ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ انمین سی پڑہی ایک درخت جنت مین
بویا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شب معراج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سی ملاقات کی مینی کہا ای محمد
اپنی امت کو میری طرف سی سلام کہنا اور یہہ کہنا ان الجنة طيبة التربة آخر تلک کذا ذکر الفخر رحمہ اللہ اور ایک
روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہی يَغْرِسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ * قَ مَسْ طَسْ
بویا جاتا ہی تیری لئی بدلی ہر ایک کلمہ کی ان چارون مین سی درخت بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی اور طبرانی
نی اوسط مین خُذْ وَاجْتَنِبْ كُمْ مِنَ النَّارِ قُوْلُوْا يَعْنِيْ هٰذِهِ * پکڑو تم سپر اپنی اگ سی کہو مراد رکہتی ہی پیغمبر صلی اللہ
وسلم یہہ چار کلمی ف یعنی وہ سپر یہہ ہی کہ کہو تم ان چار کلمون کو چنانچہ راوی نی مراد آنحضرت کی لفظ یعنی کہا
کی فَاِنَّهُنَّ يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُعَقِّبَاتٍ وَّمُعَقِّبَاتٍ * پس تحقیق یہہ کلمی آوینگی دن قیامت کی داہنی
بائین طرف اور پیچہی ف پڑہنی والی اپنی کی یعنی بطور فوج لشکر کی محافظت اوسکی کرکر بہشت کو لیجانے کی
وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ * سَ مَسْ صَطْ طَسْ * اور یہہ کلمی تفسیر الباقیات الصالحات کی
ہین نقل کیے یہہ نسائی حاکم نی اور طبرانی نی صغیر و اوسط مین ف یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہی والباقیات الصالحات
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا مراد اوس سی یہہ کلمی ہین یعنی آیت کی یہہ ہین اور باقی رہنی والی نیکیان بہتر ہین
نزدیک
پروردگار تیری کی ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکہنی مین وَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَ

وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ ۔ مَرْدَق ۔ اور ہر ایک تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے
اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی یعنی
کہنی والا انکا ثواب صدقہ کا سا پاتا ہی نقل کے پہلے ابو داؤد اور ابن ماجہ نی وَهُنَّ اللَّوَاتِي يُقْلِقْنَ فِي صَلٰوةِ
التَّسْبِيحِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيكَ اَلَا
اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ ۔ اور یہہ کلمی وہ ہین کہ پڑہی جاتی ہین صلوہ تسبیح مین
اور بیان اوسکا یہہ ہی کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چچا اپنی کو کہ عباس ہن ای عباس ای چچا میری
کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا
ف مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سو اقیام کی اور طیبی نے دس خصلتون سی مراد اول
چار رکعت پڑہنی لکہی ہے اور دوسری فاتحہ پڑہنی اور تیسری ضم سورت چوتہی پندرہ بار تسبیح کہنی قیام مین پانچون
دس بار کہنا اوسکا رکوع مین چہٹی دس بار کہنا اوسکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اوسکا پہلی سجدے مین
آٹہون دس بار کہنا اوسکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اوسکا دوسری سجدہ مین دسوین دس بار کہنا
جلسہ استراحت مین پس یہہ بہت مناسب ہی بظر سیاق حدیث کی اور بعضون نی مراد دس خصلتون سے
دس طرح کی گناہ کہی ہین جیسی کہ حدیث مین گزرین پس مراد یہہ ہی کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کی گناہ بخشی
جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہی کذا ذکر الفرح اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ
وَاٰخِرَهٗ قَدِيمَهٗ وَحَدِيثَهٗ خَطَاَهُ وَعَمْدَهٗ صَغِيرَهٗ وَكَبِيرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ عَشْرَ خِصَالٍ
اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ۔ جس وقت کری تجہہ
بخشی اللہ تعالی تیری لی گناہ تیری پہلی اور پچہلی پرانی اور نئی چوک کر اور جان کر چہوٹی اور بڑی پوشیدہ
اور ظاہر دس خصلتین یہہ ہین کہ پڑہ چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سورت ف ابن عباس
منقول ہی کہ الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ پڑہی اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات

اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص اسی بین کذا ذکر الفرع فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم
قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولہا
وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فتقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فتقولہا
عشرا ثم ترفع راسک من السجود فتقولہا عشرا ثم تسجد فتقولہا عشرا ثم ترفع راسک من السجود
فتقولہا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعون مرۃ فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات
پس جب فراغت پاوی تو قرأت سی پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار
پہر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنی سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی پس کہہ
ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی پہر جہک تو سجدی مین پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سبحان
ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر اپنا سجدی سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار پہر سجدہ کر پہر کہہ ان کلمون کو دس بار
پہر اوٹہا سر اپنا سجدی سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار پہلی اسکی کہ کہڑا ہووی تو پس یہہ پچہتر تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین
پس تو یہہ چارون رکعت مین ان استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی
کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ * دق مس حب *
اگر طاقت رکہی تو پڑہنی اس نماز کی ہر دن مین ایکبار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار
پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر ہفتہ مین پس ہر مہینی مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر مہینی مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر
نہ پڑہ سکی تو ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی ف
سنا مجہنی اپنی اوستاد یگانۂ آفاق مولانا اسحاق صاحب زاد ہ شرفا سی کہ تعدون مین التحیات کی پہلی بیٹہنی
پر ہی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ اخیر کی التحیات کی بعد پہلی سلام کی یہہ
دعا پڑہی اللہم انی اسئلک توفیق اہل الہدی واعمال اہل الیقین ومناصحۃ اہل التوبۃ وعزم اہل الصبر وجد اہل الخشیۃ
وطلب اہل الرغبۃ وتعبد اہل الورع وعرفان اہل العلم حتی اخافک اللہم انی اسئلک مخافۃ تحجزنی عن معاصیک حتی

وحسن اعمل بطاعتک عملا استحق بہ رضاک وحسن اناصحک بالتوبۃ خوفا منک وحسن اخلص لک النصیحۃ حیاء
منک وحسن اتوکل علیک فی الامور کلہا وحسن الظن بک سبحان خالق النور ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک
علی کل شیء قدیر برحمتک یا ارحم الراحمین معنی یہہ ہین یا اللہ مین مانگتا ہون تجسی توفیق ہدایت والون کی اور
اعمال یقین والون کی اور خیر خواہی توبہ والون کی اور قصد صبر والون کا اور کوشش ڈرنی والون کے
اور مانگنا رغبت والون کا اور بندگی کرنی پرہیزگارونکی اور معرفت عالمون کے یہان تلک کہ ڈرون مین تجھ سے اللہ
تحقیق مین مانگتا ہون تجسی ڈر کہ باز رکہی مجھکو گناہون تیری سی اور یہان تلک کہ کرون مین ساتہہ بندگی تیرے
عمل کہ لائق ہون مین سبب اوسکی خوشنودی تیرکا اور یہان تلک کہ خیر خواہی کرون تیری ساتہہ توبہ کی ڈرنی کر
تجسی اور یہان تلک کہ نرمی کرون مین تیری لئی خیر خواہی حیا کرنی کر تجسی اور یہان تلک کہ بہروسا کرون مین
تجھپر بیسیج سب امور کی ساتہہ بنک رکہنی گمان کے ساتہہ تیری پاک ہی پیدا کرنی والا نور کا ای سب ہمارے تمام
کر ہمارے لئی نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر خیر پر قادر ہی ساتہہ رحمت اپنی کی ای ہبت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والون سی یہہ دعا طبرانی نی ہی اوسط مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس مذکور لفظ خالق النور تلک پہلی سلام کے
پڑہنی روایت کی ہی اور عبد العزیز بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ نی لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی اوپر صلوۃ تسبیح
اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکہی مینی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لئی مثل صلوۃ تسبیح کی اور اکثر ائمہ اور بزرگون
کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدہ سہو کی پڑی تو اون
سجدون مین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہوجاوین گی کذا ذکرہ الفخر والعلی وہی مع ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ فان ہن الباقیات الصالحات وہن یحططن الخطایا کما تحط الشجرۃ ورقہا
وہن من کنوز الجنۃ ط یہ اور یہہ کلمی یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ساتہہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ کی پس تحقیق تفسیر کی ہی باقیات الصالحات کی ہین یعنی اوس سے مراد یہہ تسبیحات ہین اور یہہ پانچون کلمی جہاڑتے ہین
گناہون کو جیسکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی اور یہہ کلمی خزانون جنت کی سی ہین نقل کیے یہہ طبرانی نے

ف یعنی اسباب حاصل ہوں گنج بہشت کیسی ہیں باسکی پڑہنی والی کو ثواب مثل گنج دینا کی ہیگا بلکہ اوسکی
مقابلہ مین یہان کے گنج کی کیا حقیقت ہی کذا ذکر الفخر تحرزی من القرآن من لا یستطیعہ ۔ مص ۔
قائم مقام ہوتی ہین یہہ کلمی قرآن کی اوس کسی کو کہ نہ پڑہ سکی قرآن نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی وکذا
مع اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی فی تحرزی من القرآن لمن لا یستطیعہ من اخذ مضجعہ
ملا یدہ من الخیر ۔ دس ۔ اور اسیطرح یہہ کلمی ساتہہ اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی کی قائم مقام
ہوتی ہین قرآن کی واسطی اوس کسیکی کہ نہ پڑہ سکی قرآن جسنی یاد کیی یہہ کلمی پس تحقیق بہرا ہاتہہ اپنا بہلائی سے
نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی نے ومن ایضا بغیر الدعاء مع وتبارک اللہ قبض علیہن ملک
فضمہن تحت جناحہ وصعد بہن لا یمر بہن علی جمع من الملائکۃ الا استغفرن لہ حتی یجیء بہن وجہ الرحمن ۔ موطا ۔ اور یہہ کلمی بغیر دعا کی بہی یعنی سوا اللھم ارحمنی آخر تک کی ساتہہ
وتبارک اسکی یہہ فصیلت رکہتی ہین کہ متعین ہوتا ہی ان پر فرشتہ پس جمع کرتا ہی انکو جہی پر دن اپنی کی یعنی کمال
احتیاط کرتا ہی اور لی چڑہتا ہی انکو آسمان پر نہین گذرتا ہی ساتہہ انکی کسی جماعت فرشتون پر مگر کہ بخشش
چاہتی ہین وہ واسطی کہنی والی انکی کی یہان تلک کہ تعریف کی جاتی ہی ساتہہ انکی ذات اللہ تعالی کے یعنی انکو
درگاہ باریتعالی مین عرض کرتی ہین تا رحمت و خوشنودی اوسکی پڑہنی والی پر متوجہ ہو نقل کیے یہہ موقوفا حاکم کی
ان اللہ اصطفی من الکلام اربعا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر فمن قال
سبحان اللہ کتب لہ عشرون حسنۃ وحط عنہ عشرون سیئۃ ومن قال الحمد للہ فمثل ذلک ومن قال اللہ اکبر فمثل ذلک
ومن قال لا الہ الا اللہ فمثل ذلک ومن قال الحمد للہ رب العالمین من قبل نفسہ کتب لہ
ثلثون حسنۃ وحط عنہ ثلثون سیئۃ ۔ بس آمس ۔ یہہ تحقیق اللہ تعالی نی چن لی کلام اوپنی
چار کلمی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پس جو شخص کہی سبحان اللہ لکہی جاتی ہین اوسکی لی نیکیان
نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سی بیس گناہ اور جو شخص کہی الحمد للہ پس ثواب اوسکا مانند اسیکی ہی اور جو شخص

کہی اللہ اکبر پس ثواب اوسکا مانند اسکے ہی اور جو کوئی کہی لا الٰہ الا اللہ پس ثواب مانند اسکی ہی اور جو شخص کہے
الحمد للہ رب العالمین از خویش تی دل سے بدون ریا اور جبر کرنی کسی کی لکہی جاتی ہین اوسکی لئی تیس نیکیان
اور دور کی جاتی ہین تیس گناہ اوس سی نقل کے یہہ نسائی احمد حاکم بزار نی اما یستطیع احدکم ان یعمل
کل یوم مثل احد عملا قالوا یا رسول اللہ ومن یستطیع ذلک قال کلکم یستطیعہ قالوا
یا رسول اللہ ماذا قال سبحان اللہ اعظم من احد ولا الٰہ الا اللہ اعظم من احد والحمد
للہ اعظم من احد واللہ اکبر اعظم من احد ط * فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو کیا ہین
طاقت رکہتا ایک تم مین سی یہہ کہ کری ہر دن مانند پہاڑ احد کی عمل یعنی ثواب اوسکا اتنا سو عرض کیا صحابہ نی
ای رسول اللہ کی کون کر سکتا ہی یہہ فرمایا ہر ایک تم مین سی کر سکتا ہی یہہ عرض کیا اونہون نی ای رسول
خدا کی کیا ہی وہ فرمایا ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب لا الٰہ الا اللہ کا بہت بڑا ہی احد سے
اور ثواب الحمد للہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہی احد سی نقل کے یہہ بزار طبرانی نی سبحان اللہ
مائۃ تعدل مائۃ رقبۃ من ولد اسمعیل والحمد للہ مائۃ تعدل مائۃ فرس مسرجۃ
ملجمۃ یحمل علیہا فی سبیل اللہ واللہ اکبر مائۃ تعدل مائۃ بدنۃ مقلدۃ متقبلۃ
س ق مس ط مص * ثم بمکۃ * ط * ثواب سو بار سبحان اللہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتہہ ثواب
سو بردی آزاد کرنی کے کہ وہ اولاد اسمعیل کی سی ہون اور ثواب سو بار الحمد للہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتہہ
ثواب سو گہوڑون زین والون لگام والون کے کہ سوار کیا جاوی اونپر غازیون کو اللہ کی راہ مین یعنی جہاد
لئی اور ثواب سو بار اللہ اکبر کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتہہ ثواب قربانی کرنی سو اونٹون کی جو قلادہ والی مقبول
ہون نقل کے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہہ بہی ہی
کہ ذبح کی جاوین وہ مکہ مین یعنی یہہ بہت فضیلت رکہتا ہی ایسا ثواب پائیگا ف قلادہ کہنی ہین اوسکو
کہ وہان کے قربانی کی علامت کی لئی کچہ گلی مین جانور کی باندہ دیتی ہین ولا الٰہ الا اللہ یملأ ما بین السماء

والارض ۔ س ق مس ا ط ۔ اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بھر دیا ہی اوسیکو کہ درمیان آسمان و زمین
کی ہی نقل کے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی فی نخ بخ بخمس ما اثقلهن فی المیزان لا الہ الا اللہ
و سبحان اللہ و الحمد للہ و اللہ اکبر و الولد الصالح یتوفی للمرء المسلم فیحتسبہ ۔ س ح ب
مس ر ا ط ۔ خوشوقتی ہی خوشوقتی ہی ساتھہ پانچ چیزونکی کیا بھاری ہین وہ ترازو مین کہ وہ یہہ ہین کہنا لا الہ
الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کا اور میاّنیکجت یعنی مسلمان کہ مری مرد مسلمان کا پس ثواب
چاہی اوسپر یعنی ساتھہ صبر اور شکر اور رضا کی نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی فی ان مما یذکر
من جلال اللہ سبحان اللہ و لا الہ الا اللہ و الحمد للہ ینعطفن حول العرش لهن دوی کدوی النحل
تذکر بصاحبها اما یحب احدکم ان یکون او لا یزال من یذکر بہ ۔ ق مس ۔ تحقیق قسم اوس چیز
کہ ذکر کرتی ہو تم بزرگی اللہ کیسی یہہ کلمے ہین سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پھرتی ہین یہہ گرد عرش کے
انکی لئی آواز مسک ہی مانند آواز شہد کی مکھی کے یاد دلاتی ہین اللہ تعالی کو حال کہنی والی اپنی کا کیا نہین چاہتا
ایک تم مین سی یہہ کہ ہووی یا ہمیشہ ہووی وہ چیز کہ یاد دلاتی رہی اوسکی نقل کے یہہ ابن ماجہ حاکم نے
استکثروا من الباقیات الصالحات اللہ اکبر و لا الہ الا اللہ و سبحان اللہ و الحمد للہ و لا
حول و لا قوۃ الا باللہ ۔ س ح ب ۔ بہت کہو تم باقی رہنی والی نیکیان کہ وہ یہہ ہین اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ
اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ نقل کے یہہ نسائی ابن حبان نے قل لا حول و لا قوۃ
الا باللہ فانها کنز من کنوز الجنۃ ۔ ع ا ر ط ۔ بہت کہہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ کلمہ خزانہ
ہی خزانون بہشت کیسی نقل کے یہہ صحاح ستہ مین اور احمد بزار طبرانی فی باب من ابواب الجنۃ ۔ ا ط
س ۔ یہہ کلمہ دروازہ ہی دروازون بہشت کیسی نقل کے یہہ احمد طبرانی نسائی نے غراس الجنۃ ۔ ح ب
ا ط ۔ یہہ کلمہ درخت ہی بہشت کا یعنی اسکی بڑمنی سی درخت وہان لگتا ہی نقل کے یہہ ابن حبان احمد طبرانی فی
لقد تم الفاد واء من تسعۃ و تسعین داء ایسرها الهم ۔ مس ط ۔ اور یہہ ہی گذری کہ تحقیق لا حول و لا

فیانونین بمابون کی کہ ادنی اونکا غم ہی نقل ہے حاکم طبرانی نے کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلتہا
فقال اتدری ما تفسیرہا قلت اللہ ورسولہ اعلم قال لا حول عن معصیۃ اللہ الا بعصمۃ اللہ
ولا قوۃ علی طاعۃ اللہ الا بعون اللہ * سر * کہا ابن مسعود نے تہا میں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس پڑہا میں نے یہہ کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس فرمایا حضرت نے جانتا ہی تو کہ کیا ہیں معنی اسکے عرض کیا
میں نے اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتے ہیں فرمایا یہہ معنی ہیں نہیں ہو سکتا ہے نا گناہ سے اللہ کے مگر ساتہہ محافظت
اللہ کی اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کیے یہہ ہزاری دہی مع ولا منجا من اللہ
الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ * س * اور یہی لاحول ساتہہ لامنجا من اللہ الا الیہ کی خزانہ ہی خزانوں
بہشت کیسی نقل کیے یہہ نسائی ہزاری ف معنی اسکی یہہ ہیں نہیں جگہہ نجات کی عذاب اللہ کیسی مگر
طرف اوسکی من قال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ورسولا
وجبت لہ الجنۃ * س ق د م ص * جو کوئی کہی رضیت باللہ لفظ رسولا تک واجب ہوتی ہی اوسکی لئی بہشت
معنی اسکی یہہ ہیں راضی ہوا میں ساتہہ اللہ کی ازروی پروردگار ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین ہونے
کی اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی نبی ہونے اور رسول ہونے کے
نقل کیے یہہ نسائی مسلم ابو داؤد ابن بنی شیبہ من قال اللہم رب
السموات ورب الارض عالم الغیب والشہادۃ انی اعہد الیک فی ہذہ
الحیوۃ الدنیا انی اشہد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک
وان محمدا عبدک ورسولک فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی
من الخیر وانی لا اثق الا برحمتک فاجعل لی عندک عہدا توفینیہ یوم القیامۃ
انک لا تخلف المیعاد الا قال اللہ عز وجل یوم القیامۃ لملائکتہ ان عبدی عہد الی
عہدا فاحق من وفی ایاہ فادخلوہ اللہ عز وجل الجنۃ * جو کوئی پڑہی دعا اللہم رب السموات والارض

لا تخلف المیعاد تک فرماوے گا اللہ عزوجل دن قیامت کی اپنی فرشتون کو کہ تحقیق بندی میری کیا بی محبی ایک عہد
پس پورا کرو اوسکو اوسکی لئی پس داخل کریگا اوسکو اللہ عزوجل بہشت مین یعنی وعدہ کو رکی ہین یا اللہ پروردگا آسمانون
اور زمین کے جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری اس زندگانی دنیا مین ساتھہ اسکی کہ
تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بندی تیری ہین اور رسول تیری پس تحقیق تو اگر سونپی گا مجکو طرف نفس میری کی اور توفیق و عنایت اپنی منقطع کریگا
نزدیک کریگا مجکو برائی سی یعنی اس لئی کہ وہ ہوا و حرص سی بہرا ہی بدی کریگا اور دور کریگا مجکو بھلائی سی اور تحقیق مین نہین اعتماد کرتا
ہون مگر ساتھہ رحمت تیری پس ثابت کر میری لئی نزدیک اپنی ایک عہد یعنی ساتھہ قبول کرنی طاعات کی اور بخشش کی اور داخل کرنی
بہشت کی کہ پورا کری تو اوسکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو **ف** لفظ الا کا الا قال اللہ مین زائد ہی جنانچہ
ترجمہ موافق اسکی کیا گیا یا نفی سمجھی جاتی ہی پہلی عبارت سی اوس سی استثنا ہی گویا یون کہا کہ نہین
کیا ہی اسکو بندہ مگر کہ کہی گا اللہ تعالی یون اوسکی لئی کنا ذکر الفخر الاسلامی قال سہیل فاخبرت القاسم
بن عبد الرحمن ان عوفا اخبرنی بکذا وکذا فقال ما فی اہلنا جاریۃ الا وہی تقول ہذا
فی خذرہا ۱۲ کہا سہیل نی یعنی راوی اس حدیث کی نے کہ تبع تابعین مین سی ہین پس خبر دی یعنی قاسم
بن عبد الرحمن کو کہ بزرگ تابعین سی ہین کہ تحقیق عوف نی کہ وہ بھی تابعین سی ہین خبر دی مجکو ساتھہ
اس اس طرحکی پس کہا قاسم نی نہین سی گھر والون ہمارے مین کوئی لڑکی مگر کہ وہ پڑہتی ہی یہہ دعا
پردی اپنی مین یعنی یہہ حدیث صحیح ہی اور حزو بزرگ گزری ہین مشہور ہی نقل کیے یہہ احمد نی ولما جلس الرجل
وقال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی فقال صلی اللہ علیہ
وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرہا عشرۃ املاک کلہم حریص علی ان یکتبوہا
فما درروا کیف یکتبونہا حتی رفعوہا الی الغرۃ فقال اکتبوہا کما قال عبدی ۱۲ جب
مجلس ۱۲ اور جب کہ بیٹہا ایک آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا الحمد للہ لفظ ربنی تک کہ معنی اسکی یہہ ہین

سب تعریف ہی خدا کی لئی تعریف بہت پاک بابرکت جیسی کہ دوست رکھتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا ہے
پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی البتہ تحقیق دو فرشتی
ن لفظون کی دس فرشتی کہ سب آرزومند ہتی انکی ثواب لکھنی پر پس بجانا اونہون نی کہ کیونکر لکھین ثواب انکا
یہان تلک کہ اوتہالی گئی اونکو طرف اللہ تعالی کی پس فرمایا لکھوانکو جیسی کہا بندہ میری نی صدق واخلاص سی
نقل کیا ہی ابن حبان حاکم نی **ف** مراد یہہ کہ الفاظ اسکے لکھہ رکھو اور درپی لکھنی ثواب کی نہو وکہ ثواب
اوسکا میری فضل وکرم پر موقوف ہی جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکرا لفخر اور روایت کی ابو یعلی اور قاضی یوسف نی
سنن اپنی مین اور ابو الحسن قطان نی مطولات مین اور ابن سنی نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن مندہ نی
اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نی حضرت عثمان بن عفان سی کہ کہا اونہون نی پوچہی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی مراد اس قول اللہ تعالی کی لہ مَقَالِیدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسکی لئی کنجیان آسمانون اور زمین
ہین پس فرمایا ہان لیکن اوعثمان البتہ پوچہا تونے مجہسی کچہہ پوچہنا کہ نہین پوچہا مجہسی اوسکو کسی نی پہلی تیری مَقَالِیدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی جیسی کنجی سی خزانہ کہلتا
اور تصرف مین آتا ہی ویسی اسکی کہنی سی برکتین آسمان وزمین کے اسکی پڑہنی والی کو حاصل ہوتی ہین اور معنے
اسکی یہہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی لئی
اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہی
اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتھہ مین بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے عثمان جو کوئی
پڑہی اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکی دس چیزین اول تو یہہ کہ بخشی جاتی ہین گناہ اوسکے
جو پہلی کئی ہین اور دوسری لکہی جاتی ہی اوسکی لئی نجات آگ سی اور تیسری متعین ہوتی ہین ساتہہ اوسکے
دو فرشتی کہ محافظت کرتی ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سی اور چوتہی دیا جاتا ہی حفظ یعنی

بہت ثواب اور پانچوین اوسکی لیئے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کری دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمعیل
کیسی اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکی لیئے گھر بہشت مین اور آٹھوین حورعین سی بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکھا جاویگا
اوسکی سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کی اہلبیت اوسکی سی
ای عثمان اگر اوسکی توبہ تاخیر ہوجیہ کوئی دن زمانی سی مراد پاویگا تو سبب اسکی ساتھہ مراد پانی داودن کے
اور سبقت لیجاویگا تو سبب اسکی اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ حضرت
عثمان رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوی اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض سی مجھی خبر دیجیی
پس فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الاول والاخر والظاہر
والباطن بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل شی قدیر جو کوئی پڑہی اسکو صبح کو دس بار او رشام کو دس بار
ای عثمان دیا ہی اوسکو اللہ تعالی چھہ چیزین اول یہہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سی اور لشکر اوسکی سی اور دوسری
جاتا ہی فطار یعنی تو دہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی انکھون والی سی اور جو بہی
جاتی ہین گناہ اوسکی اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ساتھہ بیچ قبہ اونکی کی اور چھٹی حاضر ہوے
ہین باران فرشتی نزدیک مرنی اوسکی کی خوشخبری دیتی ہین اوسکو ساتھہ حق کی اور بتاوکر کر لیجاینگی اوسکو منبر اوسکی
طرف موقف کی پس اگر پہونچی گی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کیسی تو کہینگے فرشتی ڈرتو امن والون مین سے
ہی پہر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سے حساب آسان پہر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کی کہ بتاوکر کر لیجاینگی اوسکو
طرف جنت کی موقف اوسکی سی جیسی کہ لیجاتی ہین دلہن کو یہان تلک کہ داخل کرینگی اوسکو بہشت مین ساتھہ حکم
اللہ تعالی کی اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگی کذا فی تفسیر الدر المنثور ان تقبل استغفار
خ س ۱۲ اور پہلی گذر ا بیان سید الاستغفار کا یعنی صبح کی دعاؤن مین ساتھہ روایت بخاری شریف کی
انی استغفر اللہ ص ۲۰ واتوب الیہ فی الیوم سبعین مرۃ ص طس ۲۷ فرمایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ بتحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی تعل کی مہینہ ابو یعلی نی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین

ستر بار نقل کیے ہیں ابو یعلی نے اور طبرانی نے اوسط میں ف یعنی ابو یعلی سے بے حد بیشہ میں دو روایتیں
رکھتا ہی ایک میں فقط استغفر اللہ ہی اور دوسری میں واتوب الیہ بھی اور اخیر حدیث کا دونوں روایتوں میں
یہی ہی فی الیوم سبعین مرۃ کذا ذکر الفخر اکثر من سبعین مرۃ * خ س ق طس * توبہ اور استغفار
کرتا ہوں زیادہ ستر بار سے نقل کیے ہیں بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط میں مائۃ مرۃ * طس
مص * ہر دن توبہ اور استغفار کرتا ہوں سو بار نقل کیے ہیں طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے توبوا
الی ربکم فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ * عو * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرو طرف
پروردگار اپنے کی اسواسطے کہ میں توبہ کرتا ہوں طرف اوسکی دن میں سو بار نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے مناصر من
استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ * د * نہ دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اور اگرچہ
بار بار وہی گناہ کرے دن میں ستر بار نقل کیے ہیں ابو داؤد نے ف اصرار کرنا گناہ پر ہی بھی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ
ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر قریب کفر کی پہونچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اوس شرمندہ ہوتا ہی گناہ صغیرہ ہو
یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مصر وہی ہی کہ استغفار نکرے اور نادم نہ ہووے کذا ذکر الفخر انہ لیغان
علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ * قد س * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میری پر اور تحقیق میں البتہ بخشش چاہتا ہوں اللہ تعالی سی دن میں سو بار نقل کی
بیہقی مسلم ابو داؤد نسائی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھی کہ دل مبارک ہر وقت جناب
باری میں حاضر رہی اور غافل نہ ہو اوس سبب مشغول ہونی کے چیزوں مباح میں مثل کہانی کی اور بی بیوں سے
خلطہ کرنی کی اور سوا انکی اور دہرسی فی الجملہ غفلت جو ہوتی تھی اوسکو بہ نسبت اپنی پردہ اور گناہ جانکر استغفار
کرتی تھی اور اسکی اور بہی کتنی معنی لکھیں ہیں اور اکثروں نے لکھا ہی کہ یہہ متشابہات سی ہی علم اسکا اللہ اور
رسول کو ہی کذا ذکر الفخر والذی نفسی بیدہ لو اخطأتم حتی تملأ خطایاکم ما بین السماء والارض
ثم استغفرتم اللہ لغفر لکم والذی نفس محمد بیدہ لو لم تخطئوا لجاء اللہ بقوم یخطئون ثم

يَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ * اصل * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر گناہ کرو تم یہان تلک کہ بہر دیوین گناہ تمہاری اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی پہر استغفار کرو تم اللہ تعالی سی تو البتہ بخش دی گناہ تمہاری اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کے اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لاوی اللہ ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر وہ بخشش چاہین وہ اللہ سی پس بخشی اللہ اونکو نقل کیے یہہ احمد ابو یعلی نے ف مراد بیان مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنی والا ہی واسطی ظاہر کرنی معنی اسم غفور کی نا لوگ تو رکنی مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہی اس لیی کہ اوس سی منع کیا ہی اور رسول مقبول کو اسی لیے بہیجا ہی کذا ذکر الفخر وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ * هـ * فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لیجاوی اللہ تمکو اور لاوی ایک قوم کو کہ گناہ کرین وہ پس بخشش چاہین اللہ سے پس بخشی اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نی مَنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ * ت س * جو کوئی بخشش چاہی اللہ سی بخشتا ہے اللہ اوسکو نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيهَا مِنَ الِاسْتِغْفَارِ * طس * جو کوئی چاہی یہہ کہ خوش کری اوسکو اعمالنامہ اوسکا پس چاہیے کہ بہت درج کری اوسمین استغفار نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسطمین مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِإِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْ ذَنْبِهِ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذِّبْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ * مس * نہین کوئی مسلمان کہ کرتا ہی ایک گناہ مگر کہ ٹہیرا رہتا ہی فرشتہ جو متعین ہی ساتھہ لکہنی گناہون اوسکی کی تین ساعت تلک یعنی تہوڑی دیر ڈہیل کرتا ہی کہ اعمالنامہ مین نہین لکہتا پس اگر بخشش چاہی گنہگار الی اللہ تعالی اس گناہ سی کسی ساعت مین ان تین ساعتون سی نہ آگاہ کرتی فرشتہ اوسکو اوسپر یعنی آخرت مین جب کہ ہر کسی کو گناہ اوسکی دکہاوینگی اور نہ عذاب دیا جاویگا دن قیامت کے

نقل

نقل کیے بیہقی حاکم نی اِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ لِرَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ اٰدَمَ مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ

اص * تحقیق شیطان نی عرض کیا اپنی پروردگار عزوجل سی قسم ہی عزت تیری کی اور بزرگی تیری کی ہمیشہ گمراہ کروںگا مین بنی آدم کو جب تلک کہ جان ہیچ اونکی ہی پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکی نی پس قسم ہی عزت اور بزرگی اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہون گا مین اونکو جب تلک کہ بخشش چاہینگی وہ مجھسی نقل کی ہے احمد و ابویعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاہ

مس * اور پہلی گذری یعنے صلوۃ التوبہ مین حدیث اوس شخص کے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس عرض کیا اوسنی افسوس گناہ میری پر یعنی اوسکو بہی استغفار کی لیی فرمایا نقل کی وہ حاکم نی مَا مِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰہِ فِیْ یَوْمٍ صَحِیْفَۃً فَیَرٰی فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَۃِ وَفِیْ اٰخِرِھَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَۃِ * سر * نہین کراماً کاتبین کہ لیجاتی ہین اللہ کی پاس دنمین اعمالنامہ کہ نیکا پس دیکھتا ہی اللہ تعالی اول اعمالنامہ مین اور آخر اوسکی مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی اللہ برکت والا اور برتر کہ تحقیق بخشی مینی بندی اپنی کی لیی وہ چیز کہ درمیان دونون سرون اعمالنامہ کی ہی یعنی سب گناہ اجکی استغفار کی سبب سے بخش دی مینی نقل کیے بیہقی بزار نی ف ایک فرشتہ دائین طرف ہی کہ نیکیان لکھتا ہی اور ایک بائین طرف داہنی ہاتھہ والا سردار ہی بائین ہاتھہ والی پر جب بندہ نیکی کرتا ہی دائین ہاتھہ والا دہ چند لکھتا ہے اور جب برائی کرتا ہی بائین ہاتھہ والا اجازت چاہتا ہی دائین ہاتھہ والی سی پس وہ کہتا ہی ذرہ ٹہیر جا شاید استغفار کرے پس جب تین بار کہتا ہی اور اجازت چاہتا ہی اور بندہ استغفار بہی نہین کرتا ہی تو دائین ہاتھہ والا اجازت دیتا ہی کہ اب لکھہ کذا ذکرہ الفخر ج مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً * ط * جو کوئی بخشش چاہی مومن مردون اور مومن عورتونکی لیی لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکی لیی بدلی ہر مومن مرد کی اور مومن عورت کی ایک ایک نیکی نقل کی ہے طبرانی نی وَتَقَدَّمَ مَنْ

یَوْمِ الْاِسْتِغْفَارِ وَمَنْ اَکْثَرَ مِنْهُ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا اَلْحَدِیْثَ ۔ دس ق حب ۔ اور پہلی گذری غم کے

دعاؤں میں یہہ حدیث کہ جو کوئی ہمیشگی کرے استغفار پڑھنے کی اور جو کوئی بہت پڑھے اوسکو کرتا ہی اللہ اوسکی لئے

ہر تنگی سے راہ نکلنے کے ساری حدیث نقل کیے وہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی وَتَقَدَّمَ مِنْ اَسْتَغْفَرَ

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ اَلْحَدِیْثَ ۔ ط ۔ اور پہلی گذری یعنی سونی کی وقت کی دعاؤں میں یہہ حدیث

کہ جو شخص بخشش چاہے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی لئے ہر دن ساٹھ حدیث نقل کی وطبرانی نی وَتَقَدَّمَ

حَدِیْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ جَاءَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدَّ ثَا یَدَیَّ فَقَالَ یُکْتَبُ عَلَیْهِ

قَالَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ مِنْهُ قَالَ لَا یُغْفَرُ لَهٗ ۔ طس ط ۔ اور پہلی گذری نماز توبہ کی بیان میں حدیث اوس شخص کے

کہ آیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم میں کا گناہ کرتا ہی فرمایا لکھا جاتا ہی اوپر

کہا اوسنی پھر بخشش چاہتا ہی وہ اوسنی فرمایا صرف نی کہ بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا نقل کیے وہ طبرانی

اوسط و کبیر میں یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ

مِنْكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ

لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً ۔ ت

فرماتا ہی اللہ تعالی اے بیٹی آدم کی تحقیق تو جب تلک کہ دعا کریگی گا مجھی اور امید رکھیگا مجھی بخشونگا میں تجکو اوپر

کسی حالت کی ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں اے بیٹی آدم کی اگر پہونچیں گناہ تیری بلندی آسمان تلک پھر بخشش

چاہی تو مجھی بخشونگا میں تیری لئی اے بیٹی آدم کی اگر لاوی تو میری پاس میں بھر کر گناہ پھر ملی مجھی کہ نہ شریک

کرتا ہو ساتھہ میری کسیکو البتہ لاؤں میں تیری لئی مغفرت بھر کے یہہ ترمذی نی اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ

ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ

لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ

اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ

اذنبت ذنبا اخر فاغفرلي فقال اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثلثا
فليعمل ما شاء * خ مس * تحقیق ایک بندہ بندگان خدا سی پہونچا گناہ کو پس کہا ای پروردگار میری کیا مینی گناہ
پس بخشیں اوسکو میری لئی پس کہا رب اوسکی نی فرشتون سی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہی کہ
بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی بسبب اوسکی بخشنا مینی بندی اپنی کو پھر پھر اوہ بندہ گناہ سی اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ
تعالی نے پھر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری کیا مینی گناہ اور پس بخشیں اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالی
نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہی کہ بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی بسبب اوسکی بخشنا مینی بندی اپنے
کو پھر ٹھیرا گناہ سی بندہ اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ تعالی نی پھر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری
کیا مینی گناہ اور پس بخشیں اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکے
لئی رب ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی بسبب اوسکی بخشنا مینی بندی اپنی کو تین بار پس چاہئی کہ کری جو چاہی نقل کی
یہہ بخاری مسلم نسائی نے ف لفظ ثلثا گر لوی نے بیان تکرار کا کیا یعنی سوا الجواب بندی اور رب کا
حدیث مین تین بار ہی اور فلیعمل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمایا کہ کری جو چاہی جب تلک استغفار
کرتا ہی اوندامت کرتا ہی اوسکی کرنی پر یہہ بیان فضیلت استغفار کا ہی اور بیان تاثیر اوسکی کا بخشش
گناہون مین اور ظاہر کرنا کمال عنایت اللہ تعالی کا ہی نہ امر کرنا گناہون پر کذا ذکر الفخر العلی الطیبی لمن وجد
فی صحیفتہ استغفارا کثیرا * ق خوشحالی ہی اوسکی لئی کہ پالی اپنی اعمالنامہ مین استغفار بہت نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی ولقد مر حدیث الذی شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرب لسانہ
فقال این انت من الاستغفار * مص می * اور پہلی گذری حدیث اوس شخص کے کہ شکوہ کیا اوس نی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی تیزی زبان اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سی نقل کی وہ ابن ابی شیبہ اور ابن
سنی نی وکیفیتہ الاستغفار * اور یہہ بیان ہی طریق استغفار کا استغفر اللہ استغفر اللہ * موم
بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی نقل کی یہہ موقوفا مسلم نی ف

مراد مرکبی سی بہت ہی زیادہ یعنی بہت سی بخشش اوس سی چاہتا ہون کذا ذکر الفرہ من قال استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ غفر لہ و ان کان قد فر من الزحف * ذت * ثلث مرات
تحب موطہ * جو کوئی کہی استغفر اللہ الذی الخ تک کہ معنی یہہ ہین بخشش چاہتا ہون مین اوس اللہ سی کہ نہین
کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم رہنی والا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تو بخشش کی جاتی ہی اوسکی لی اگرچہ تحقیق بھاگا
لڑائی کافرون کیسی کہ وہ کبیرہ ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی نے پڑھی یہہ تین بار نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن حبان نے
مرفوعاً اور طبرانی نی موقوفاً خمس مرات غفر لکم و ان کان علیہ مثل زبد البحر * مص * جو کوئی پڑھی اس
استغفار کو پانچ بار بخشش کیے جاتی ہی اوسکی اور اگرچہ ہون گناہ اوسپر مانند جھاگ دریا کی نقل کیے یہہ ابن السنی نی
و انا کنا نعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد رب اغفر لی و تب علی
انک انت التواب الرحیم مائۃ مرۃ * عہ حب * اور تحقیق ہم یعنی اصحاب النبی گنتی رکھتی رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین اس دعا کو ای پروردگار میری بخشش مجکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو ہی توبہ
قبول کرنی والا مہربان فرماتی سو بار یعنی اکثر زبان مبارک پر یہہ جاری ہوتی نقل کیے یہہ چار دن نی اور ابن
حبان نے و ما احسن قول الربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ لا یقل احدکم استغفر اللہ و اتوب الیہ
فیکون ذنبا و کذبا بل یقول اللھم اغفر لی و تب علی * اور کیا اچھی ہی بات ربیع بن خثیم تابعی کی
راضی ہووی اللہ اونسی کہ نہ کہی ایک تم مین کا غفلت والی بخشش چاہتا ہون مین اللہ سی اور رجوع کرتا ہون
طرف اوسکی پس ہوتا ہی یہہ کہنا گناہ اور جھوٹہ بلکہ کہی یا اللہ بخش مجکو اور رجوع کر مجپر ساتھہ رحمت اور
توفیق طاعت کی ف اسلیئے کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار مین کہ وقت ندامت اور حضور کا ہی
حقیقت مین استغفار اور بی ادبی ہی اور معنی اسکی خبر دینی ہوتی ہی طلب مغفرت اور توبہ سی پس حقیقت
مین جب طلب نہ ہوئی تو جھوٹہ ہوا پس گناہ سی گناہ شرعی مراد نہین ہی بلکہ تقصیر طریقت کی اور بی ادبی
اور غفلت مقام حضور مین مراد ہی کیونکہ اہل طریقت کی نزدیک غفلت معصیت سی خصوصاً مقام توبہ اور

استغفار میں کہ وقت خشوع اور خضوع کا ہی کہ اذکر الفرح اور ملا علی قاری رح نے بھی لکھا ہی کہ یہہ گناہ سے مراد بھی نہیں ہی بلکہ بہ نسبت مقربین کی مراد ہی مانند اس قول کے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی نیکیان ابھونکی برائیان مقربون کے ہوتی ہین سبکی رحمہ اللہ سی منقول ہی کہ استغفار مین بہرحال نفع ہی لیکن یہہ حضور قلب کی نور علی نور ہوتا ہی پس کمال کے چھوڑنی مین گناہ نہین لازم آتا ہی اسلیئے کہ جماعت ہی علماء رحمہ اللہ کا اسپر کہ جو کوئی یا ذکر تا ہی یستغفر اللہ کو یا استغفار کرتا ہی زبان سی بغیر حضور قلب کی نہین ہوتا ہی گنہگار بلکہ عابد ہی ہوتا ہی باعتبار بعض اعضا اپنی کی تمام ہوئی تقریر ملا علی قاری رح کے اسلیئے کہ لفظ ب علی ملک کلام ربیع کا تمام ہوا بعد اوسکی جو نووی نے کتاب الاذکار مین بعد اس قول نقل کرنے کے شبہ کیا ہی کہ کراہت استغفر اللہ کی اور ہو یہہ ہوئی اوسکی پر مطلع نہین ہوا مین اوسکا جواب مصنف نے ولیس کما فہم کر دیا ہی کذا اذکر الفرح ولیس کما فہم بعض ائمتنا ان الاستغفار علی ہذا الوجہ یکون کذبا بل ہو ذنب فانہ اذا استغفر عن قلب لاہ ولا یستحضر طلب المغفرۃ ولا یلجأ الی اللہ بقلبہ فان ذلک ذنب عقابہ الحرمان وہذا لقول رابعۃ استغفارنا یحتاج الی استغفار کثیر وانما اذا قال التوب الی اللہ ولم یتب فلا شک انہ کذب ہ اور نہین مین معنی قول ربیع کی جیسی کہ سمجھی ہین بعضی پیشوا ہمارے یعنی نووی رح کہ تحقیق استغفار اسطرح پر یعنی ساتھہ لفظ استغفر اللہ کی ہوتا ہی جھوٹہ یعنی یہہ معنی نہین ہین تا اعتراض اوسکا وارد ہو بلکہ کہتا ہون مین کہ وہ گناہ ہی اسلیئے کہ تحقیق کہنی والا جب بخشش چاہی دل غافل سی کہ نہ حاضر کری مانگی بخشش دلکو یعنی توجہ دل سی نہ مانگی اور نہ التجا الہی طرف اللہ تعالی کے ساتھہ دل اپنی کے پس تحقیق یہہ گناہ ہی کہ سزا اوسکے بی نصیب ہوتا ہی یعنی قبولیت استغفار سی اور یہہ بات یعنی استغفار بغیر حضور دل کے گناہ ہی مانند بات حضرت رابعہ بصری رح کی ہی کہ استغفار ہمارا ہی کہ غفلت دلسی ہوتی ہی محتاج ہی طرف بہت سی استغفار کی اور اسی پر حضرت کہا زبان سی رجوع کرتا ہون مین طرف اللہ کی اور نہ رجوع کی دلسی پس نہین شک کہ تحقیق یہہ جھوٹہ ہوا ف حاصل مراد مصنف کا یہہ ہی کہ ربیع کی قول کو یعنی ذنب و کذب کو محمول لغت و نشر پر کیا ہی یعنی غفلت سی استغفار کہنی مین گناہ لازم آتا ہی اور غفلت سی التوب کی کہنی مین جھوٹہ لازم آتا ہی اسلیئے کہ مومن ہمیشہ طالب مغفرت کا

ہوتا ہی اگرچہ بعضی وقت بسبب غفلت کی اگاہی نہ رکھتا ہو پس غافل کہ مغفرت مانگتا ہی صادق ہی اسلئے کہ واقع مین
وہ طلب اپنی ساتھہ رکھتا ہی اگرچہ اسوقت حاضر نہو پس معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنی مین کذب نہین لازم آتی بلکہ
گو بسبب غفلت کی لیکن لفظ اتوب الیہ مین کاذب ہوگا جو دس سی کہی گا اسلئے کہ یہہ بیان اپنی رجوع کا ہی اور وہ کبھی ہوتے
ہی اور کبھی نہین پس نووی نی جو مطلق کذب لازم آنا سمجھکر اعتراض کیا تھا دفع ہوا واللہ اعلم کذا ذکر الفخر وأما الدعاء
بالمغفرة والتوبة فإنه وإن كان غافلا فقد يصادف وقتا فتقبل فمن أكثر طرق الباب يوشك أن يلج
ويؤخذ ذلك إشارة صلى الله عليه وسلم في المجلس الواحد منه مائة مرة وقطعه لمن قال أستغفر الله
وأتوب إليه بالمغفرة والإتيان قد قرأين الرجف مرة أو ثلث مرات یہ اور اسی پر دعا کرنی ساتھہ
بخشش اور توبہ کی یعنی اللہم اغفرلی وتب علی کر دعا کرنی پس تحقیق دعا کرنی والا اگرچہ ہووی غافل پس تحقیق بالیتا ہے
ایک وقت کو یعنی وقتون قبولیت سی پس قبول کیجاتی ہی دعا اسلئے کہ جو شخص بہت کہنے کہتا ہی دروازہ قریب
یہہ کہ داخل ہوگا اور واضح کرتا ہی اسکو یعنی کہنا اللہم اغفرلی وتب علی کا بہتری بہت کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک
مجلس مین اسی کو سو بار اور قطعی حکم کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس شخص کے لئی کہ کہی استغفر اللہ واتوب الیہ
بخشش مانگے یعنی بشرط حضور قلب کی اور اگرچہ ہو کہ تحقیق بہاگا ہو جہاد سی اکیبار کہی یا تین بار ف بالمغفرة
متعلق وقطعہ کا ہی یعنی قطعا اور جزما حکم بخشش کا کرنا اسکی کہنی والی کو بہی سپرد دلالت کرتا ہی فحاقل کشف
لك الغطاء فاخش لنفسك ما يخلى وفي كتاب الزهد عن لقمان عود لسانك يا اللهم اغفر لي
فإن لله ساعات لا يرد فيهن سائلا ۞ پس ہوشیار رہ کہ کہولا گیا تیری لئی پردہ یعنی اسسی تحقیق ہے
حقیقت حال کے واضح ہوگئی پس اختیار کر نفس اپنی کی لئی وہ چیز کہ خوش کریگی تجکو اور کتاب الزہد مین یروایت
حضرت لقمان رضی کہ عادت ڈال زبان اپنی کو ای بیٹی میری ساتھہ اللہم اغفرلی کی اسلئے کہ تحقیق خدا تعالے کی لئی ساعتین
ہین کہ نہین محروم کرتا اوہنین سائل کو فضل القرآن العظيم وسوره منه وآياته بیان
قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورتون اوسکی کا اور آیتون اوسکی کا اقرؤا القرآن فإنه يأتي يوم القيامة شفيعا لأصحابه

فضیلت قرآن کی اور سورتون اور آیتون کی

مد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن شریف پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا
واسطے
پڑھنے والوں اپنے کی نقل کی بیہقی نے یقول اللہ سبحانہ وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسئلتی
اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالی علی خلقہ
ت ھی مد فرماتا ہی اللہ پاک اور بڑا جسکو بازرکھی قرآن یاد میری سی اور مانگنی میری سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر
اوس چیز سی کہ دیتا ہون مین مانگنے والون کو اور بزرگی اللہ تعالی کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالی کی ہی
اوپر سب خلق اوسکی نقل کے بیہقی ترمذی دارمی نے ف حدیث کی سری کی یہہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن شریف
پڑھنے مین مشغول رہا اور کچھ ذکر اور دعا مجھسے نہ کی تو اوسکو دعا کرنیوالون سی زیادہ دیتا ہون مین من کان للہ کان اللہ لہ
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی اللہ کا رساز ہوتا ہی اوسکا کذا ذکر الفخر تعلموا القرآن واقرؤہ فان مثل القرآن لمن
تعلمہ فقرأہ وقام بہ کمثل جراب ملیء مسکا یفوح ریحہ فی کل مکان ومثل من تعلمہ فرقد وھو فی جوفہ کمثل جراب اوکی علی مسک ت س ق حب مد سیکھو قرآن اور پڑھو اوسکو یعنی
مداومت کرو تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سی عمل ہی پس تحقیق مثال قرآن کے واسطے
اوس شخص کے کہ سیکھتا ہی اوسکو پھر پڑھتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر بارات کو قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی مانند مثال تھیلی کی
ہی کہ بھری ہو مشک سی مہو پہنچتی ہو بوی خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کے کہ سیکھتا ہی اوسکو پھر سو رہتا ہے
یا غافل ہوتا ہی عمل کرنی سی اور قرآن اوسکی دلمین ہی مانند مثال تھیلی کی ہی کہ بندکی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو
نہ پہنچی نقل کے بیہقی ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے ف سینہ قاری کا مانند تھیلی مشک کی ہی اور قرآن
مانند مشک کی پس اکر قرآن پڑہا برکت اوسکی پڑھنے والی کو اور سننے والون کو پہنچی اور ثواب حاصل ہوا جسنے
اور جو سیکھا اور نہ پڑہا نہ پہنچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اوسکو کذا ذکر الفخر من قرء حرفا من کتاب اللہ
فلہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف
ت مد جو کوئی پڑہے ایک حرف کلام اللہ کا لیں اوسکی لئی نیکی ہی اور نیکی ہر ایک دس نیکی کی نہین کہتا ہون کہ سارا الم ایک حرف ہے

بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف یعنی الم کہنی مین تیس نیکیان ملکہ تین نیکی کے بدلے ہی

لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ

اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ بخ ۔ حسد نہین ہی رشک مگر بیچ دو شخصون کے

یعنی رشک کرنا کہ مین بھی ایسا ہی ہو جاؤن کسی پر نہ چاہیئے مگر دو پر ایک وہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی حافظ

ہی پس وہ قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی وقتون رات کی مین اور وقتون دنکی مین اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ

نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو وقتون رات کیمین اور وقتون دنکی مین نقل کی یہہ بخاری مسلم ف اور رات

مین آتا ہی کہ خرچ کرتا ہی اوسکو راہ حق مین اور خوشنودی اوسکی مین پس اگر بطور اسراف کی کہ بھی خرچ کرتا ہو شک کرنے

نہوگا حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ کسی نعمت والی کو دیکھہ کر رشک نہ کرنا چاہیئے مگر اوس نعمت والی پر کہ نعمت اوسکی اللہ تعالے

سی نزدیک کری اور ایسے حکم مین داخل ہین شہید اور مجاہد اور سوا انکے اون درجون کی بھی آرزو جائز ہی کذا

ذکر الفخر ح یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ

اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَأُ بِھَا بخ ۔ کہا جاویگا قرآن پڑہنی والی کو پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہہر ٹہہر کر پڑہ جیسے کہ

ٹہہر کر پڑہ تا تہا تو یعنی بی تکلف تجوید سی دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی ہی کہ پڑہیگا تو نقل کی یہہ اور ترمذی نی ف صاحب قرآن وہ نہی کہ پڑہا کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر اور بعضون نی کہا ہی جو معانی قرآن کے

جانتا ہی اور حافظ اور منقول ہی کہ درجات بہشت کی بقدر شمار آیتون قرآن کی ہین پس جو کوئی تمام قرآن ترتیل سے

پڑہی اوپر کی درجہ بہشت پر کہ لائق اوسکی حالکی ہوگا چڑہیگا اور جسنی تہوڑا ترتیل سی پڑہا اور تہورا بغیر ترتیل کی

اوسیقدر چڑہیگا کہ جتنا ترتیل سی پڑہا تہا مصنف رح نی لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی کہ حافظ ترتیل

سی پڑہتی ہن اونکی لئی اعلی درجہ بہشت مین ہی پس حاصل یہہ ہی کہ تجوید اور ترتیل اور معانی قرآن مین تامل کرنا بڑا

رتبہ رکہتا ہی کذا ذکر العلی والفخر ح اَلَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَھُوَ مَاھِرٌ بِہٖ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَ

الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ ۔ خ ۔ جو شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور وہ

ب ماہر ہی ساتھ اوسکی ساتھ فرشتون لکھنی والون بزرگ نیکو نکی ہوگا اور جو شخص کہ پڑھتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی ہین
اور وہ اوسپر مشکل ہوتا ہی اوسکی لئی دوہرا ثواب ہوتا ہی نقل کیے بیہقی بخاری مسلم ن ف ماہر یعنی اوستاد
کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین اور گران ہو اوسپر قرارت بسبب یاد کی پس بیہ آمرت مین اون منازل مین سے
کہ جہان ملائکہ اور انبیا ہونگی اور دوہرا ثواب ایک ثواب قرارتکا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہین ہی کہ
اجر ماہر کا زیادہ اس سی ہوگا کہ انبیا اور ملائکہ کی ساتھہ ہوگا لیکن باعتبار مشقت وتعب کی غیر ماہر کو بھی ثواب
ہوگا پس مقصود تسلی طالب کی ہی مشقت اور ریاضت پر کذا ذکر الفخر الفاتحۃ اعظم سورۃ من القرآن
ھی السبع المثانی والقرآن العظیم ۞ خ د س ق ۞ الحمد بہت بڑی سورت قرآن سی ہی وہ سات آیتون کی
ہی کہ مکرر پڑہی جاتی ہی اور قرآن ہی بڑا نقل کیے بیہقی بخاری ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ن ف سورۂ فاتحہ کا نام
کلام اللہ مین سبع مثانی اور قرآن عظیم بھی آیا ہی سبع اسلئی کہ سات آیتون کی ہی اور مثانی اسلئی کہ نماز مین
بار بار پڑہی جاتی ہی اور قرآن عظیم مبالغۃً واقع ہوا کہ اسرار اور معانی ساری قرآن کے بطور اجمال کی آیتین
ہین کذا ذکر الفخر اعطیت فاتحۃ الکتاب من تحت العرش ۞ س ۞ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیا گیا مین سورۂ الحمد بھی عرش کہسی یعنی وہان سی نکلتی تہی کنایہ ہی بزرگی اوسکیسی نقل کیے بیہقی عالم نی بیان
جبرئیل قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع نقیضا من فوقہ فرفع رأسہ فقال ھذا
ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم وقال ابشر بنورین اوتیتھما لم یؤتھما
نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرأ بحرف منھما الا اعطیتہ ۞
م س ۞ اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹہی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز
اوپر کی طرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا یہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تہا
کبہی مگر آج پس سلام کیا فرشتہ نی آنحضرت پر اور کہا خوشوقت ہو ساتھہ دو نورونکی یعنی اپنی پڑہنی والی کی
لئی قیامت کو روشنی ہونگی اور آفات راہ سی بچائینگی کہ دیگئی تم وہ دونو نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تم سے

ایک اونمین سی سورۂ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورۂ بقرہ کا نہین پڑیگا تو کوئی حرف اونمین سے مگر دیا جائیگا
ثواب اوسکا نقل کی ہیہقی نسائی نی ف دیا جاویگا ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری یعنی جو دعا کہ
سورۂ فاتحہ اوآخر بقرہ مین ہی مثل اہدنا الصراط المستقیم اور ربنا لا تواخذنا اور سوا انکی کی قبول ہوسگے
اس تقدیر مین مراد حرف سی کلمات ہین کہ ان آیتونمین واقع ہوئی ہین ہیہقی نسب واولی ہین اور خاتمہ سورۂ
بقرہ کا بعضون نی آمن الرسول سی لکہا ہی اور کعب لحبارنی اور مصنف نی لله ما فی السموات سی آخر تک کذا
الفخر آلبقرة ۵ ہیہقی بیان ہی فضیلت سورۂ بقرہ کا ان الشیطان ینفر من البیت الذی تقرأ فیه
البقرة ۵ صت س ۵ تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گھر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورۂ بقرہ نقل کی ہیہقی
ترمذی نسائی فی اقرأوها فان اخذها برکة وترکها حسرة ۵ ولا یستطیعها البطلة ۵ مر
پڑہو سورۂ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی فضیلت
جب پڑہنی والون کو ثواب ملیگا اور نہین طاقت رکہتی اسکے ساحر نقل کی ہیہقی فی ف بطلة ساحر اور کاہل
یعنی کسلمند اور ساحر اور باطل والی تو نہین اسکی پڑہنی اور سیکہنی کے نہین رکہتی کذا ذکر الفخر لکل شیء سنام
وسنام القرآن البقرة ۵ ت مس حب ۵ ہر چیز کی لئی بلندی ہی اور بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ ہی
یعنی سب سی بڑی ہی نقل کی ہیہقی ترمذی حاکم ابن حبان نی من قرأها لیلا لم یدخل الشیطان بیته
ثلث لیال ومن قرأها نهارا لم یدخل الشیطان بیته ثلث ایام ۵ حب ۵ جو کوئی پڑہی
سورۂ بقرہ رات کو نہین داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گھر مین تین رات تلک اور جو کوئی پڑہی اسکو دن کو نہین داخل
ہوتا ہی شیطان اوسکی گھر مین تین دن تلک یعنی حقیقة نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین یا تا ہی نقل کی ہیہقی ابن حبان
اعطیت البقرة من الذکر ما قبل ۵ مس ۵ فرمایا حضرت نی دیا گیا ہون مین سورۂ بقرہ لوح محفوظ
سی نقل کی ہیہقی حاکم فی ف ۵ یا ذکر سی کتابین اللہ تعالی کی مراد ہین مثل توریت وغیرہا کی کذا ذکر الفخر
البقرة وآل عمران ۵ ہیہقی بیان ہی فضیلت سورۂ بقرہ اور آل عمران کا اقرأوا الزهراوین البقرة وآل

عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ
مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا ۔ مد ۔ پڑھو دو سورتیں چمکتی ہوئیں کہ سورۂ بقرہ اور آل عمران ہیں پس
تحقیق یہ دونوں آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونوں ٹکڑی ہیں ابر کی یا گویا کہ وہ دونوں سایبان ہیں یا گویا کہ
وہ دونوں ٹکڑیاں ہیں پرند جانوروں کے صف باندھی ہوئی جھگڑینگی پڑھنے والوں اپنے کی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے
آیَةُ الْكُرْسِيِّ یہ بیان ہی فضیلت آیۃ الکرسی کا هِيَ اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مد ۔ یہ بزرگ ترین آیتوں
کی ہی یعنی ثواب میں بیچ کتاب اللہ کی نقل کے یہ مسلم ابو داؤد نے هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ۔ ت حب
مس ۔ یہ افضل آیتوں قرآن کی ہی نقل کے یہ ترمذی ابن حبان حاکم نے لَا تَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ وَّلَا وَلَدٍ فَيَقْرَبُهُ
شَيْطَانٌ ۔ حب ۔ جو کہی تو آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کرے یا لکھ کر لٹکاوے تو نزدیک نہیں ہوتا
تیرے شیطان یعنی تیری مال و اولاد پاس نہیں آتی کا اور تصرف نہیں کرتا نقل کی یہ ابن حبان نے اَلْاٰيَتَانِ مِنْ
اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اَلْقُرْاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ ۔ ت س حب مس ۔ فضیلت
دو آیتوں آمن الرسول کے کہ اخیر سورۂ بقرہ کا ہی یہ ہی کہ پڑھی جاتی ہیں یہ دونوں آیتیں جس گھر میں تین رات پس نہیں نزدیک
آتا اوسکی شیطان نقل کے یہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِاٰيَتَيْنِ اَعْطَانِيْهِمَا
مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ عَرْشِهِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ فَاِنَّهُمَا صَلٰوةٌ وَقُرْاٰنٌ
وَدُعَاءٌ ۔ مس ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ختم کیا سورۂ بقرہ کو ساتھ دو آیتوں کی کہ دی ہیں مجکو وہ خزانہ اپنی سے جو
نیچے عرش کی ہی یعنی خزانہ رحمت اپنی سے پس سیکھاؤ انکو اور سکھاؤ انکو اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹوں کو یعنی سب
گھر والوں کو سکھاؤ پس تحقیق وہ آیتیں رحمت ہیں اور قرآن ہیں یعنی ایک ٹکڑا ہیں اوسکا اور دعا ہیں نقل کی یہ
حاکم نے اَلْاَنْعَامُ ۔ یہ بیان ہی فضیلت سورۂ انعام کا لَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَيَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ ۔ مس ۔ جب اوترے
سورۂ انعام سبحان اللہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سبب خوشی کی یہ فرمایا تحقیق ہمراہ آئی ہیں اس سورت کے

فرشتہ اسقدر کہ ڈھانک لیا ہی کنارہ آسمان کو نقل کے یہہ حاکم نی اَلْکَهْفُ یہہ سان ہی فضیلت سورہ کہف کا
مَنْ قَرَأَهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ * مس * جو کوئی پڑہی سورہ کہف دن
جمعہ کی روشن رہتا ہی اوسکی لئی دل اوسکا نورسی یعنی نور اس سورت کی سی یا نور ثواب اسکی سی درمیان
دو جمعوں کے یعنی جمعہ آیندہ تلک نقل کے یہہ حاکم نی مَنْ قَرَأَهَا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا بَیْنَهٗ
وَبَیْنَ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ * موہی * جو کوئی پڑہی اسکو شب جمعہ میں روشن کرتا ہی اوسکی لئی نور سی اوسقدر
کہ فرق ہی درمیان پڑہنی والی اسکی اور درمیان خانہ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا نقل کی یہہ ہوتو قادر ہے
نی مَنْ قَرَأَهَا کَمَا اُنْزِلَتْ کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مِنْ مَقَامِهٖ اِلٰی مَکَّةَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ
اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یُسَلَّطْ عَلَیْهِ * دس مس * جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسی کہ اوتاری گئی
یعنی ترتیل و تجوید سے بی کم و زیاد ہوگی اوسکی لئی روشنی جگہہ اوسکی سی یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی کہ تلک اور
جو شخص پڑہی دس آیتیں آخر سورہ کہف سی یعنی وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ سی آخر تلک پس نکلی دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا
اوسپر نقل کے یہہ نسائی حاکم نی مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْکَهْفِ کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ
مَقَامِهٖ اِلٰی مَکَّةَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یَضُرَّهٗ * طس * جو
پڑہی سورہ کہف ہوگی اوسکی لئی روشنی دن قیامت کی جگہہ اوسکی سے کہ تلک یعنی جتنی مسافت اسکی مکان تک
اور جو پڑہی دس آیتیں آخر کہف سی پہر نکلی دجال تو نہیں
ضرر کریگی کا اوسکو نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط میں مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ
الدَّجَّالِ * مرد ت س * جو کوئی یاد کریگی دس آیتیں اوّل سورہ کہف سی یعنی مِنْ اَمْرِ نَشَأَ تلک بچایا
جاویگا فتنہ دجال کیسی نقل کے یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نی مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ * مرد * مَنْ
قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنَ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ * مرد س * جو کوئی یاد کریگی
دس آیتیں نقل کے یہہ مسلم ابوداؤد نی یعنی اس روایت میں سر احدیث کا یہہ آیا ہی اور ما بعد کی روایت میں

یون کہی ہی پڑہی دس آیتین اخیر سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کے یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نے
مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ * ت * جو کوئی پڑہی تین آیتین
اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کے یہہ ترمذی نے مَنْ اَدْرَکَ الدَّجَّالَ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْهِ
فَوَاتِحَ الْحَدِیْثِ * مرعہ * جو کوئی پاوے دجال کو پس چاہیئے کہ پڑہی اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی
تین یا دس فرمائی ساری حدیث نقل کی یہہ مسلم نی اور چاروں نے فَاِنَّهَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ * د * اس لیئے
کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمہاری فتنۂ دجال کیسی نقل کے یہہ ابو داؤد نی وَاُعْطِیْتُ طٰهٰ وَالطَّوَاسِیْنَ وَالْحَوَامِیْمَ
مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰی * مس * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیا گیا ہون مین سورۂ طٰہٰ وطواسین یعنی سورۂ
نمل اور شعراء اور قصص اور حامیمین تختیون موسی کیسی نقل کے یہہ حاکم نی ف یعنی توریت سی کہ تختیون زبرجد کی پر
لکہی اوتری تہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حامیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی بہی سات ہین ہر حامیم
سی اکہڑی ہیگی ہر دروازی پر اور عرض کریگی یا اللہ نہ داخل کر اس دروازی مین اوسکو کہ ایمان لایا مجہپر اور پڑہا
مجکو اور فرمایا کہ ہر درخت کا ایک پہل ہوتا ہی اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی والی سبزہ والی گہن والے
جو شخص چاہی کہ میوہ خوری کری باغون جنت مین تو پڑہی حامیمون کو اور جو پڑہی سورۂ دخان شب جمعہ مین صبح کریگا
بخشش کیا گیا اور جو پڑہی الٓمٓ تنزیل السجدہ اور تبارک رات دن مین گویا کہ موافق ہوا لیلۃ القدر کی یعنی اوسکا
ثواب ملا کذا فی الدر المنثور اور جو کوئی پڑہی حٰمٓ الدخان شب جمعہ مین مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جنت مین
بنایا جاتا ہی اوسکی لیئی ایک گہر کذا فی وظائف النبی قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ لَا یَقْرَؤُهَا رَجُلٌ یُرِیْدُ اللّٰهَ وَ
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ اِقْرَأُوْهَا عَلٰی مَوْتٰکُمْ * سن دق حب * دل قرآن کا یٰسٓ ہی ہین ہر
ہی اسکو کوئی شخص کہ چاہتا ہی اللہ کو اور آخرت کی گہر کو یعنی محض اللہ تعالی کے خوشی اور جنت کی ملنی کی لیئی پڑہتا ہے
مگر کہ بخشش کی جاتی ہی اوسکی پڑہوا اسکو مردون اپنی پر نقل کے یہہ نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نی ف
دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا کیون کہ ذکر قیامت کا بتفصیل اسمین مذکور ہی اور بیان توحید وغیرہ کا بہی ہی اور پڑہو

اسکو موتی پر یا اونکو ثواب پہونچی یا مراد موتی سی قریب المرگ ہین تاکہ ذکر قیامت وغیرہ کا سنین اور یہانی اسکے
سمجھین یا احتمال ہی کہ خاصیت اسکی ہی ہو کہ اوسوقت مفید ہو چنانچہ کہا ہی بعض علماء نی کہ جس مطلب کی لئی پڑہی مفید
ہوتی ہی جیسیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو اسکو پڑہی خوف کی حالت مین یا اس ہووی ہو کا پڑہی
سیر ہووی نگا پڑہی کپڑا پہنا یا جاوی پیاسا پڑہی پانی پلایا جاوی اور فرمایا ہی کہ جو کوئی یس پڑہتا ہی وس کلام
برابر ثواب اوسکا لکہا جاتا ہی کذا ذکر العلی اور وارد ہوا ہی وعدہ مغفرت اور رحمت کا بیچ پڑہنی اسکی کشف ہموکو
کذا فی وظائف النبی الفتح یہہ بیان ہی فضیلت الافتحا کا ہی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ۲ ح
س ق ۲ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ بہت پیاری ہی نزدیک میری اوس چیزی کہ نکلا اوپر آفتاب
یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سی نقل کیے یہہ بخاری نسائی ترمذی نی تبارک الملک ۲ یہہ بیان سورہ ملک کا
تلتون ایۃ شفعت لرجل حتی غفر لہ ۲ حب عہ مس تیئس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کرے
اوسکہون نی واسطی ایک آدمی کے یہان تلک کہ بخشا گیا وہ نقل کیے یہہ ابن حبان نی اور چارون نی اور حاکم
نی تستغفر لصاحبہا حتی یغفر لہ ۲ حب ۲ بخشش چاہتی ہی یہہ پڑہنی والی اپنی کے لئی یہان تلک کہ
بخشا جاوی وہ نقل کیے یہہ ابن حبان نی وددت انہا فی قلب کل مؤمن ۲ مس ۲ فرمایا حضرت نی
دوست رکہتا ہون مین کہ تحقیق تبارک ہر مومن کی دل مین ہو یعنی یاد کری اور پڑہا رہی اسکو نقل کیے یہہ حاکم کی
یؤتی الجل فی قبرہ من قبل رجلیہ فتقول لیس لکم سبیل کان یقرء علی سورۃ الملک ثم
یؤتی من صدرہ من بطنہ ثم یؤتی من رأسہ کل یقول ذلک فیہی تمنع من عذاب القبر
وہی فی التوراۃ من قرأہا فی لیلۃ فقد اکثر واطیب ۲ مو مس ۲ آتی ہین فرشتی عذاب کے
آدمی کی پاس قبر اوسکی مین یعنی بعد دفن کی سوال کے لئی پس آتے ہین اوسکی پانو کی طرف سی یعنی اول پانو
جانب سی سوال شروع کرتی ہین پس کہتی ہین پانو نہین ہی تمکو کوئی راہ ساتہہ تعرض میری کی کہ پڑہتا تہا سبب
میری یعنی بسبب قوت میری کی نماز مین سورہ ملک پڑہتی ہین فرشتی سینہ کی طرفی پیٹ کی طرفی پہر آتی ہین سر کے

طرفی ہر عضو کہتا ہی یہی بات پس تبارک منع کرتی ہی فرشتوں کو عذاب قبر کیسی اور تبارک مذکور ہی توریت میں بیان ہوا ہی اس صفت کے
کہ جو شخص پڑہی اسکو کسی رات میں پس تحقیق بہت نیکیاں کمائیں اور اچہا کام کیا نفل کے یہہ موقوفا حاکم فی اذا زلزلت
ربع القرآن * ت * سورۂ اذا زلزلت چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی فی ف اس لئے کہ قرآن میں
بیان توحید اور نبوت اور بیان معاش اور احوال آخرت کا ہی پس اس سورت میں آخرت کا بیان خوب ہی اس باعتبار
چوتہائی قرآن برابر ہوئی اور بعضوں نے یہہ معنی لکہی ہیں کہ ثواب اسکا برابر ہوتا ہی اصل ثواب چوتہائی قرآن کے
یعنی بغیر مضاعف کی جو ثواب مقرر ہی کذا ذکر الفخر ح تعدل نصف القرآن * ت مس * برابر ہی
آدہی قرآن کی نقل کے یہہ ترمذی حاکم فی ف اسلئے کہ قرآن میں ذکر دنیا اور آخرت کا ہی اسمیں آخرت کا
خوب مذکور ہی اس باعتبار آدہی قرآن برابر ہی یا ثواب اسکا اصل ثواب آدہی قرآن کی برابر ہی کذا ذکر الفخر ح یا

رسول اللہ اقرأني سورة جامعة فاقرأه اذا زلزلت الارض حتى فرغ منها فقال والذي نفسك بالحق لا ازيد عليها ابدا ثم ادبر الرجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم
افلح الرجل مرتين * دس مس حب * ایک شخص نے عرض کی ای رسول خدا پڑہاؤ مجکو ایک سورت
جامع یعنی اوسمیں سب مطالب دین و دنیا کی ہوں پس پڑہائی حضرت نے اوسکو اذا زلزلت الارض یہاں تک
کہ فارغ ہوئی اوس سی پس کہا اوسنے قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تجکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا میں اوسپر کبہی یعنی
بس کافی ہی یہہ مجہی پر پیٹ پہیری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلب یاب ہوا یہہ شخص
یہہ بات دو بار فرمائی نقل کے یہہ ابو داؤد نسائی حاکم ابن حبان نے ف جامعیت من یعمل مثقال ذرہ آخر
تک میں ہی کہ سب کچہہ کرنا نہ کرنا اسمیں مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب
کی جمعہ کی شب میں دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورۂ اذا زلزلت پندرہ بار تو اسکا ن
کرتا ہی اوسپر اللہ تعالی جانکنی اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو گذرنا پل صراط پر سی قیامت کو
کذا فی شرح الصدور الکافرون ربع القرآن * ت * سورۂ قل یا چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی فی

تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ * ت مس * برابر ہی وہ چوتہائی قرآن کی نقل کیے یہہ ترمذی حاکم نی ف قرآن مین
ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور قصون کا ہی پس اس سورت مین توحید جو مذکور ہی اس باعتبار چوتہائی ہوئی
یا ثواب اسکا مثل اصل ثواب چوتہائی قرآن کے ہی کذا ذکر الفخر ثُمَّ السُّوْرَتَانِ هُمَا تُقْرَأَانِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
قَبْلَ الْفَجْرِ الْكَافِرُوْنَ وَالْاِخْلَاصُ * حب * اور جہین دو سورتین کہ وہ پڑہی جاتی ہین دو سنتون فجر کی یعنی
قل یا اور قل ہو اللہ نقل کیے یہہ ابن حبان نی اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ رُبُعُ الْقُرْآنِ * ت * سورہ اذا جاء چوتہائی
قرآن کے برابر ہی نقل کیے یہہ ترمذی نی ف قرآن مین اگلی لوگون کا اور پچھلون کا قصہ مذکور ہی اور امر و نہی ہی اس
سورت مین بیان ہی قصہ آیندہ کا اس سب سی چوتہائی ہوئی یا ثواب اسکا برابر اصل ثواب چوتہائی قرآن کی ہے
کذا ذکر الفخر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْآنِ * خ مر ت ق * قل ہو اللہ تہائی قرآن کی برابر ہی نقل کیے بخاری ن
مسلم ترمذی ابن ماجہ نی تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ * خ د ت مس ق * برابر ہی وہ تہائی قرآن کی نقل کیے ق
بخاری ابو داؤد ترمذی حاکم نی ف قرآن مین قصے ہین اور احکام اور توحید اسمین توحید جو مذکور ہی پس تہائی ہوئی
یا ثواب اسکا اصل ثواب تہائی کی برابر ہی کذا ذکر الفخر وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَقْرَأُ بِهَا لِاَصْحَابِهِ فِي الصَّلٰوةِ
اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ * خ مس * اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جب مذکور ہوا ایک شخص کا کہ پڑہتا تہا قل
ہو اللہ جب امامت کرتا یارون اپنی کی نماز مین خبر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کیا بخاری
مسلم نسائی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کی بعد قل ہو اللہ پڑہا کرتی تہی لوگون نی حضرت سی عرض کی فرمایا
پوچہو اوس سی سبب اسکا جب اوسنی پوچہا تو کہا اونہون نی کہ یہہ صفت رحمان کی ہی مین دوست رکہتا ہون اوسکو
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خبر دو اوسکو کہ اللہ تعالی بہی تجکو دوست رکہتا ہی کذا ذکر الفخر وَقَالَ رَجُلٌ كَانَ
يُلَازِمُ قِرَاءَتَهَا مَعَ غَيْرِهَا فِي الصَّلٰوةِ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ * خ ت * اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی واسطی ایک شخص کی کہ ہمیشہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ ساتہہ غیر اوسکی کی نماز مین دوست رکہنا تیرا اوسکو داخل
کریگا تجکو بہشت مین نقل کیے یہہ بخاری ترمذی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتی تو قل ہو اللہ پڑہتے

اور اوسکی بعد اور سورت پڑھتی لوگون نی کہا کہ کیا ہی تجکو کہ اسپر کفایت نہین کرتی تہی پڑہو یا اور ہی پڑہو جب حضرت
اونکی محلہ مین تشریف لیگئی یہہ بات عرض ہوئی سبب اسکا پوچہا اونہون نی کہا دوست رکہتا ہون مین اسکو تب فرمایا
جبک ایا ہا اخر تلک کذا ذکرا الفخر رح وسمع رجلا یقرأ ھا فقال وجبت الجنۃ ای لہ × مرت
طاس مس × اور سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ پس فرمایا کہ واجب ہوئی بہشت
کہا راوی نے یعنی اوسکی لئی نقل کے یہہ مسلم ترمذی نی اور موطا مین اور نسائی حاکم نی والذی نفسی بیدہ
انہا لتعدل ثلث القرآن × خ دس × فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکی ہات مین ہی تحقیق قل ہو اللہ البتہ برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کے یہہ بخاری ابوداؤد نسائی نے
من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائۃ مرۃ قل ھو اللہ احد اذا کان
یوم القیامۃ یقول الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ × ت × جو کوئی چاہی یہہ کہ سووے
اپنی بچھونی پر پس سووے داہین کروٹ اپنی پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو
پروردگار اوسی بندی میری داخل ہو اوپر داہین طرف اپنی کی بہشت مین نقل کے یہہ ترمذی نی ف
داہین طرف محل اور باغ وغیرہ افضل ہین بائین طرف سی کذا ذکرا الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑہتا ہی ایک محل
بنتا ہی بہشت مین اوسکی لئی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل اچہی صورت مین بیٹہی
ہوئی روشن چہرہ پس کہا ای محمد اللہ تعالی تجہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی ایک نسب ہی اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہی پس جو کوئی آویگا میری پاس امت تیری سی کہ پڑہی ہوگی اوسنی قل ہو اللہ احد ہزار بار اپنی عمر مین لازم
کرونگا اوسکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور آگی اوسکی عرش میرا ہوگا اور شفاعت قبول کرونگا
اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کی اونمین سی کہ واجب کیا ہوگا اونکو عذاب اور فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری
پس پکڑی دونو بازو دروازی گہر اپنی کی پس پڑہی گیارا ن بار قل ہو اللہ احد تو ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا
تلک کہ رجوع کری اور انس سی روایت ہی کہ تہی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ابلکن

نہایت روشن کہ ویسا کبھی دیکھا ہی نہین تہا پہلی اس سی پس حضرت نی بہی تعجب کیا اور جبرئیل علیہ السلام سی وقت نی
کی پوچہا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہون نی کہ یہہ اس سبب سی ہی کہ معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور
مری ہین پس بہیجا اللہ تعالی نی طرف اونکی ستر ہزار فرشتون کو کہ نماز پڑہین اونپر پوچہا حضرت نی کہ سبب
اسکا کہا اونہون نی کہ وہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات دن مین بہت
پڑہتا ہو اسکو پس تحقیق یہہ نسبت رب تمہارے کی ہی اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ تعالی پچاس ہزار درجے
اور دور کرتا ہی اوس سی پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی
زیادہ دی اوسکو اللہ ثواب کذالک فی المنثور اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد
مرض الموت مین تو نہ فتنہ مین ڈالا جاویگا قبر اپنی مین اور امن مین رہیگا ہیچہی فبر کیسی اور دن قیامت کی ملک
اپنی ہتیلیون مین اوسکو اوٹہاوینگی ہیان تلک کہ گذار لینگو اوسکو پل صراط سی طرف جنت کی کذا فی شرح
الصدور قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس یہہ بیان ہی فضیلت قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا الا
خیر سورتین قرآنا درس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی عقبہ صحابی کو کیا نہ سکہاؤن مین تجکو
اچہی دو سورتین کہ پڑہی جاتی ہین نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی نی ف اچہی پہر مقدمہ معوذتین کی یعنی
پکڑتی ہیں کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین اقرأ بهما و لن تقرأ بمثلهما
س حب پڑہ یہہ دونون سورتین اور ہرگز نہ پڑہیگا تو کیہہ مانند ان دونون کی یعنی معوذتین کی حق مین نقل
کی یہہ نسائی ابن حبان نی و كان صلى الله عليه وسلم يتعوذ من الجان و عين الانسان حتى
نزلت المعوذتان اخذ بهما و ترك ما سوى هما ت س ق اور رہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ پناہ
پکڑتی تہی جن سی اور نظر آدمی کی سی یعنی ساتہہ اور دعاؤن کی یہان تلک کہ اوتریں قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس جب یہہ اوتریں تو پکڑا اونکو یعنی ساتہہ انکی پناہ پکڑنی اور چہوڑا اوس چیز کو کہ سوا انکی تہی
نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ عن ما سال سائل و لا استعاذ مستعيذ بمثلهما ص

نہ مانگا کسی مانگنے والی نی اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنی والی نے ساتھ مانند ان دونون کی نفل کے یہہ ابن آبی
اقرأ بهما كلما نمت وكلما قمت * مص * پڑہ ان دونون کو جب سونی لگی تو اور جب اوٹھی تو نفل
کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اقرأ بأعوذ برب الفلق فانك لن تقرأ بسورة احب الى الله وابلغ
عنده منها فان استطعت ان لا تفوتك فافعل * مس * پڑہ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو
ہرگز نہ پڑہیگا کوئی سورت کہ وہ اس سی بہت پیاری ہو طرف اللہ کی اور بہت پہونچنی والی اور خوب پوری ہو
اوسکی یعنی حق تعوذ مین پس جو سکی تو یہہ کہ نہ ناغہ ہووی تجسی یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کی نماز وغیرہ مین
پس کر نفل کے یہہ حاکم نی لن تقرأ شيئا ابلغ عند الله من قل أعوذ برب الفلق * ی * ہرگز نہ
پڑہیگا تو کوئی چیز کہ خوب پوری ہو نزدیک خدا کی قل اعوذ برب الفلق سی نفل کی یہہ ابن سنی نی الم تر آيات
نزلت الليلة لم ير مثلهن قط الفلق والناس * قرت س * عجب آیتین ہین اوترین اجلی
رات نہین دیکہین تو نی مانند اونکی کبہی وہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہین نفل کے یہہ سلم ترمذی نہائی نے
ف جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتا ہی نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ کہتی ہی اسی رب
اسکو میری شر سی اور جو الحمد پڑہتا ہی گویا جو تہائی کلام اللہ پڑہا اور جو الہکم التکاثر پڑہتا ہی گویا ہزار آیتین
پڑہین کذا فی در المنثور فی فضائل جوامع اور پڑہی بعد سلام پہرنی نماز جمعہ کی ہیئت نماز پر سورۂ فاتحہ اور اخلاص
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالی اگلی پچہلی گناہ اوسکی اور
دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کی اور ایک روایت مین بعد اسکی یہہ دعا سات بار پڑہنی زیادہ آئی ہی اللهم
يا حميد يا مبدئ يا معيد يا رحيم يا ودود اكفني بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك واغنني بفضلك
عمن سواك پس جو کوئی مواظبت کریگا ہی اسپر غنی کریگا ہی اوسکو اللہ تعالی خلق اپنی سی اور رزق دیگا ہی اوسکو ایسی
جاہی سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اوسکا اور روایت کی ہی ابن سنی نی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار

ہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب انکی ہر برائی سی جیسے دوسری تمک کذا فی وظائف النبی اور بعضی فضائل
رام اللہ کی اور بعضی سورتون کی کہ مصنف رحمہ اللہ نی بیان نہین کئی ہین شکوۃ وغیرہ سی جن کر لکہی جاتی ہین تمامنیہ
یون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمہارے دل زنگ آلودہ ہوجاتی ہین جیسی کہ لوہا یا پانی پہر نجہی بہی
نگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نی جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موتکا اور تلاوت قرآن پہر
ور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی قرآن اور عمل کریگا اوسپر پہنایا جاویگا باپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی
وسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسی دنیا کی گہرون مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہارے کیے
ہین کیا گمان ہی تمہارا ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کچہہ درجہ ہوگا جب اوسکی ماباپ کا
ہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکی کو اور حرام جانا حرام
سکی کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت پنج
س شخصون کی اہل بیت اوسکی سی کہ سب ایسی ہی ہونگی کہ واجب ہوگی اونکی لئی آگ اور فرمایا کہ نہین کوئی شخص کہ
پڑہی قرآن کو پہر سہو جاوے اوسکو مگر کہ ملاقات کریگا اللہ تعالی اسی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ اور فرمایا کہ نہین ایمان
یا قرآن پردہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکی کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ نکرو قرآن سی یعنی غافل ہوفکر
رنی معنون اوسکی سی اور کہولنی اسرار اوسکی سی اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات کے
ین اور دن کے ہین یعنی پڑہنی اوسکی ہین چار باتین چاہییں ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست پڑہنا اور دوسری
معنون کو سمجہنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑہی حق
پڑہنی کا ادا ہوتا ہی اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو یعنی ظاہر ہین طرحسی ہوتا ہی پڑہنا اور عمل کرنا اور تعظیم کرنی
ور فرمایا آواز خوش مین پڑہو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین تنبیہ اور وعید
ور رہول کی ہین اوسمین بہت فکر کرو تو کہ تم رستگار ہو اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکی کو یعنی بدلا اوسکا
دنیا مین نچاہو اسواسطے کی واسطے اوسکی ثواب بڑا آخرت مین ہی اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سے

اور جو کوئی سورۂ آل عمران جمعہ کی دن پڑہی رحمت بہیجتی ہین اوسپر فرشتی رات تلک اور فرمایا پڑہو سورۂ ہود دن
جمعہ کی اور فرمایا جو کوئی سورۂ یٰسٓ اول دن مین پڑہتا ہی روا کی جاتی ہین حاجتین اوسکی اور جو کوئی اسکو پڑہا
ہی اللہ تعالی کی خوشنودی کی لئی بخشی جاتی ہین اگلی گناہ اوسکی اور فرمایا ہر چیز کی لئی زینت ہی اور زینت قرآن
کی سورۂ الرحمن ہی جو کوئی پڑہی سورۂ واقعہ ہرگز فاقہ مین نہ پہنچی اوسکو فاقہ کبہی اور ابن مسعود اپنی بیٹون کو حکم کیا کرتی تہی کہ
پڑہین اسکو ہر شب دوست رکہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی
شب کو سورۂ حم دخان پڑہی صبح کرتا ہی کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی لئی ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی پڑہی ہر دن قل ہو
دو سو بار دور کی جاتی ہین اوس سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوس پر دین یعنی بندون کا حق نہین
بخشا جاتا اور فرمایا کہ جس گہر مین کچہہ قرآن مین سی نہین وہ مانند گہر ویرانی ہی اور جامع صغیر مین روایت ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دوست رکہی کوئی تم مین کا کہ کلام کری رب اپنی سی پس پڑہی قرآن اور
تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور جیسی اسکی پڑہنی سی نزدیکی اللہ تعالی کی حاصل ہوتی ہی اور چیز سی نہین
ہوتی تمام ہوئی حدیث کلام اللہ پر پہنا جب شروع کری اعوذ پہلی پڑہی اور یہہ چاہی کہ اپنی رب سی مین مناجات
کرتا ہون اور روی اگرچہ بتکلف ہو اور جب آیت رحمت پر پہونچی خوش ہوی اور دعا کری اور اگر آیت عذاب پر
پہونچی ڈری اور پناہ مانگی اور باقی آداب کہ اول کتاب مین گذری ہین یعنی آداب الذکر مین بجا لاوی اور اخیر سورۂ فاتحہ
کی اور اخیر سورۂ بقرہ کی آمین کہی اور فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کی جواب مین کہی وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور اخیر سورۂ قیامت کی بلیٰ اور آخر مرسلات کی آمَنْتُ بِاللّٰہِ اور اول سبح اسم ربک الاعلی کی سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور آخر سورۂ والتین کی بلیٰ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ کہی اور مسنون ہی تکبیر کہنی اخیر والضحی سی
آخر قرآن تلک پس کہی وقت ختم سورت کی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کری قرآن الحمد اور سر اسور بقرہ کا
مفلحون تلک پڑہی یہہ خلاصہ ہی وظائف النبی مین سی مفصل اوسمین یا کسی اور کتاب قرات کے مین اس مقام کو
دیکہی ولا اذکیہ التی ہی غیر مخصوصۃ بوقت ولا سبب اور یہہ بیان اون دعاؤن کا ہی کہ وہ نہین خاص

کی گین سایہ کسی وقت اور نہ سبب کی ف بلکہ مشتمل ہین تمام وقتون اور حالتون اور مطالب دین و دنیا کو
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَا وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی
الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

ع + یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری کاہلی سی اور بہت بڑھاپی سی اور قرض سی اور گناہ سی
یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری عذاب آگ کیسی اور فتنہ آگ کیسی یعنی امتحان سی کی موجب
دخول دوزخ کا ہو یا سوال دار و عذاب دوزخ کیسی اور فتنہ قبر کیسی یعنی حیرانی جواب منکر نکیر کیسی اور عذاب
قبر کیسی اور برائی فتنہ تونگری کیسی یعنی فسق و فجور اور اسراف اور حرام مال کمانے سی اور برائی فتنہ محتاجی
کیسی یعنی بی صبری اور حسد کرنا مال اغنیا پر اور طمع اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی یا اللہ پاک کر گناہ میری ساتھہ
پانی برف کی اور اولی کی اور پاک کر دل میرا گناہون سی جیسی کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی اور دور کر
درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسی کہ دوری کی تو نی درمیان مشرق اور مغرب کی نقل کے
یہہ صحاح ستہ مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ + خ م ردت حب مس ط ہذا اللہ تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجزی سی اور کاہلی سی اور نامردی اور بڑھاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری
عذاب قبر سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی نقل کے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی
ابن حبان حاکم نی اور طبرانی نی صغیر مین وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَیْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَ
الْمَسْکَنَةِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّیَاءِ وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّیءِ الْاَسْقَامِ ب حب مس ط

اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ تیری سستکدلی سی اور عقلت سی یعنی اوا طاعت مین اور فقر و فاقہ سی اور ذلت سی اور محتاجی سی اور
پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری محتاجگی سی کیسا تھہ بی صبری کے ہوا اور کفر سی اور نافرمانی سی اور مخالفت حق اور اہل دین کیسی اور سمعہ
اور ریا سی یعنی عبادت لوگون کے دیکھانی کو کرنی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بہری پن سی اور
گونگی پن سی اور سودی سی اور جذام سی اور تمام بری بیماریون سی نقل کے بیہقی حبان حاکم نی اور طبرانی نے
صغیر من اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین
وغلبۃ الرجال ۔ خ رت س ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فکر اور غمی سی اور عاجز
اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی سی اور بوجھہ قرض کیسی اور غلبہ آدمیون کیسی نقل کیے بیہقی بخاری ابو داؤد ترمذی نسائی
نی اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ
بک من فتنۃ الدنیا واعوذ بک من عذاب القبر ۔ خ رت س ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا
ہون ساتھہ تیری بخیلی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس
کہ پہیرا جاؤن طرف خوار ترعمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ دنیا کیسی یعنی سب بلاؤن دنیا کی سی
کہ بیماری گناہ وغیرہ مین اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب قبر کیسی نقل کے بیہقی بخاری ترمذی نسائی نے
اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم وعذاب القبر اللھم آت نفسی
تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولاھا اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع
وقلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لھا ۔ مرت س مص ۔ یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجزی اور کاہلی سی اور نامردی اور بخل اور بہت بڑھاپی سی اور عذاب قبر کیسے
یا اللہ دی نفس میری کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہترین اون شخصونکا ہی کہ پاک کرتی ہین نفسکو
تو کارساز ہی اوسکا اور مددگار ہی اوسکا یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری علم سی کہ نفع دی یعنی
جو علم دین کا ہو یا علم پی عمل اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اللہ سی اور اوس نفس سے کہ نہیں ہوا اور قانع نہ ہوا اللہ کی دی ہوئی

اور حارس ہو دنیا پر اور اوس و علمی کہ نہ قبول کیجاوی اور خلاف مرضی حق کے ہو نقل کیے ہیہ مسلم ترمذی نسائی ابن
حبان شیبانی ف دوسری معنی لا عشق کی ہیہیں کہ نہ اطمینان و تسکین پاوی دل ساتھہ ذکر اسکی اور نہ اکتفا کرے
ساتھہ اوس چیز کی کہ مقدر کی اسنے اور حکم فرمایا اور منع فرمایا کذا ذکر القسطلی اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔ دس ق حب ۔ یا اللہ تحقیق میں
پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری نامردی سی اور بخیلی سی اور برائی عمر کیسی یعنی زندگانی میں اعمال صالح نہ ہوں یا تنگی
معیشت میں ہو اور فتنہ سینہ کی سی یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ ۔ و عذاب قبر کیسی نقل کیے ہیہ ابو داود نسائی
ابن ماجہ ابن حبان نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ
لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ۔ مرخ تس ۔ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ غلبہ تیری کی
کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کری تو مجکو تو ہی ہی زندہ جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مریںگی نقل کیے
ہیہ مسلم بخاری نسائی نے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ۔ خ ۔ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری مشقت بلا کیسی اور پالینی بدبختی
کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنوں کیسی یعنی بسبب مصیبت میری کے نقل کیے ہیہ بخاری نے
ف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ مشقت بلا کی قلت مال کے اور کثرت اولاد کی ہی اور مراد بری
تقدیر سی بری چیز ہی کہ تقدیر سی حاصل ہو کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ۔ مر دس ق ۔ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری برائی اوسچیز کیسے
کہ کی میں یعنی گناہ اور برائی اوسچیز کیسی کہ نہیں کی میں یعنی آیندہ کوئی کام خلاف مرضی تیری کی ہو نقل کی ہیہ مسلم
ابو داود نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ۔ دس
مص ۔ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری برائی اوسچیز کی سی کہ جانتا ہوں میں یعنی امور دین
اور دنیا کی اور برائی اوس چیز کیسی کی نہیں جانتا ہوں میں نقل کیے ہیہ نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ * مَدَ دس * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلنی عافیت تیری کیسی اچانک آجانے عذاب تیری سے اور سب غصون تیری سی نقل کے بیہہ سلم ابو داؤد نسائی بے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ + ت دس مس ع یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی سماعت اپنی کیسی یعنی بری جھوٹی باتین نہ سنون اور برائی بینائی اپنی کیسی یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کیسی یعنی کلام بی معنی اور فحش نہ بکون اور برائی دل اپنی کیسی یعنی عقائد باطل اور حسد وغیرہ نہ ہون اور برائی منی اپنی کیسے یعنی زنا مین نہ خرچ ہو نقل کے بیہہ ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم فی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ * دس ق مس * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فقر و فاقہ سی اور خواری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین نقل کے بیہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ حاکم بے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا دس مس * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مکان کی گرنی سی یعنی مکان وغیرہ مین دب جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گر پڑنی بلندی کیسی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری ڈوبنی پانی اور جلنے سی اور بہت بڑھاپی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ حیران کری مجکو شیطان نزدیک مرنے کی یعنی وسوسی ڈالی اور گمراہ کری اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ مرون مین تیری راہ مین پیٹھہ پھیر کر یعنی جہاد سی بھاگ کر اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ مرون مین سانپ بچھو کی کاٹی سی نقل کی بیہہ ابو داؤد نسائی حاکم نی ق غرق وغیرہ سی مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکھتا ہی لیکن اس سی پناہ اسلئی مانگی کہ وہ وقت نازک

ہوا ہی بیصبری کری اور شیطان قابو پاکر گمراہ کردی کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ ۔ ت حب مس ۔ وَالْاَدْوَاءِ ۔ ت ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بری اخلاق سی اور بری عملون سی اور بری خواہشون سی نقل کے یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی اور ترمذی کے روایت مین یہہ بھی ہی اور بری بیماریون سی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ ت ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی بہلائی اوسیچیز کی کہ مانگی تجھسی وہ نبی تیری نی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پناہ پکڑتی ہون ہم ساتھہ تیری برائی اوسیچیز کیسی کہ پناہ مانگی اوس سی تیری نبی نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور تجھسی مدد مانگی گئی ہی اور تجھہی کفایت یعنی توئی سبھون کو کافی ہی اور نہین ہی تیرا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ۔ ف ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سی دعا کی مجھی یاد نہی یعنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنی بہت سی دعا کی کہ مجھی یاد نہی فرمایا کہ میں بتاتا ہون تمکو ایسی دعا کہ سب دعا ہین اوسمین آجاوین یہہ اللھم انا نسالک ساری دعا تعلیم فرمائی کہ جامع ہی کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ ۔ س حب مس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری ہمسایہ بری سی بیچ گھر سکونت کی کیونکہ تحقیق ہمسایہ جنگل کا یعنی سفر کا بدل جاتا ہی یعنی وہان سی اور جایی چلا جاتا ہی برائی اوسکی سہل ہی نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ ۔ س حب مس ۔ پناہ مانگتا ہون ساتھہ اللہ کی کفر سی اور قرض سی نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ ۔ صس حب ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بہت قرضدار ہونی سی اور غلبہ دشمن کیسی اور خوش ہونی دشمنون کیسی نقل کے یہہ حاکم ابن حبان نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ

لَا يَشْبَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ * مس مص * وَمِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ * مس مص * وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ * مس * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈرے اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو نقل کے یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا ہون بھوک سی کیونکہ وہ بری ہمخواب ہی یعنی سبب اوسکی حضور اور خاطر جمعی مین فتور آتا ہی اور سبب ضعف کی عبادت سے باز رہتا ہی نقل کے یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا ہون خیانت سی پس بری خصلت پوشیدہ ہے اور کاہلی سی اور بخیلی سی اور نامردی سی اور بہت بڑھاپی سی اور اس سی کہ پہیرا جاؤن طرف خوار ترین عمر کی اور فتنہ دجال کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی اور موت کیسی یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجھی عمل کہ لازم کرین بخشش تیری کو اور مانگتی ہین عمل کہ نجات دین حکم تیری سی یعنی عہدہ حکم تیری سی خلاصی مین اور محفوظ رہنا ہر گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد کو پہونچنا ساتھہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کے یہہ حاکم فی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ * حب * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھی علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کے یہہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ * حب مس مص * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس عمل سے کہ نہ چڑھا جاوی آسمان پر یعنی قبول ہو سبب باطل ہونی کی یا نہ ہونی اخلاص کے اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو نقل کے یہہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نُرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا * موطا حد * یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتھہ تیری اس سے کہ پہرین ہم ایڑیون اپنی یعنی مرتد ہو جاوین

بعد ایمان کی یا فتنہ ہین ڈالی جاوین دین اپنی سے یعنی دین مین قصور آجاوی نقل کے یہہ موقوفا سجاری ہی کہ
نبی نعوذ باللہ من عذاب النار نعوذ باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن نعوذ باللہ من
فتنۃ الدجال * عو * پناہ مانگتی ہین ہم ساتھہ اللہ کی عذاب آگ کی نبی پناہ مانگتی ہم ساتھہ اللہ کی فتنہ سے
جو ظاہر ہوی اونمین سی اور جو پوشیدہ ہین یعنی آیندہ کو ظاہر ہونگی پناہ مانگتی ہین ہم ساتھہ اللہ کی فتنہ دجال سے
نقل کے یہہ ابو عوانہ فی اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا
ومن دعاء لا یسمع اللھم انی اعوذ بک من ھؤلاء الاربع * مص طس * یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور
اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری ان چارون سی نقل کے یہہ ابن ابی شیبہ فی
اور طبرانی فی اوسط مین اللھم اغفر لی ذنبی وخطائی وعمدی * طس * یا اللہ بخش میری لیے
سب گناہ میری جو چوک کر کیی ہین اور جو جان کر کیی ہین نقل کے یہہ طبرانی فی اوسط مین اللھم انی اعوذ
بک من دعاء لا یسمع وقلب لا یخشع ونفس لا تشبع * طہ * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کے یہہ طبرانی فی
اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم وفتنۃ الصدر وعذاب القبر * طہ * یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کاہلی سی اور بہت بڈھا پی سی اور فتنہ سینہ کی سی یعنی بری عقائد اور کینہ
اور حسد وغیرہ سی اور عذاب قبر کی سی نقل کے یہہ طبرانی فی اللھم انی اعوذ بک من یوم السوء
ومن لیلۃ السوء ومن ساعۃ السوء ومن صاحب السوء ومن جار السوء فی دار المقامۃ *
طہ * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بری دن سی یعنی جسمین برائی دین و دنیا کی واقع ہو اور بری رات سے
اور بری ساعت سے یعنی جسمین تیری یاد سی غافل ہوؤن اور یار بری سی یعنی جو نیک صلاح نہ دی اور ہمسایہ بری سے
ہمیشہ گھر سکونت کی نقل کے یہہ طبرانی فی اللھم انی اعوذ بک من البرص والجنون والجذام وسیئ

الاسقام * دس مص * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کوڑہ سی اور سودی سی اور جذام سی اور
بری بیمارپون سی نقل کے یہہ ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ
النِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مخالفت سی اور نفاق سے
اور بری خلقون سی نقل کے یہہ ابو داؤد نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بہوکسی پس تحقیق
وہ بری ہمخواب ہی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری مصاحب ہی نقل کے یہہ ابو داؤد نی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری چار چیزون سی اوس علم سی کہ نہ نفع دے
اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہوا اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو نقل کے یہہ ابو داؤد نی
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ * خ مر دس *
یا اللہ پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت مین بہلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا
ہمکو عذاب آگ کی نقل کے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ
فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ * خ مر مص * یا اللہ بخش واسطے میری گناہ کہ چوک کر کئی ہین اور انجانے
سی گئی ہین اور زیادتی میری ہر کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اوسکو مجھی نقل کی یہہ بخاری
مسلم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَایَایَ وَعَمْدِیْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ * خ
مر * یا اللہ بخش میری لئی گناہ کہ قصداً کئی ہین اور ہنسی سی کئی ہین اور چوک کر کئی ہین اور جان کر کئی ہین اور یہہ سب
میری پاس موجود ہین یعنی یہہ عاجزی اور اقرار اپنی گناہونکا ہونکا ہی نقل کے یہہ بخاری مسلم نی اور ایک روایت مین
یہہ جملہ بھی زیادہ آیا ہی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ * خ مر * تو ہی اگی
کرنی والا یعنی ساتھہ رحمت اور بخشش اپنی کی اور تو ہی پیچھی رکھنی والا رحمت سی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخار

ن اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمْدِي وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِي * مص * یا اللہ بخش میری سنگناہ جو قصداً کئی ہین اور ہنسی سی کئی ہین اور چوک کر کئی ہین اور جانکر کئی ہین اور یہہ سب میری پاس موجود ہین فضل کی پیدا ہین
ابی شیبہ ن اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ
مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ * خ مہ * یا اللہ دھو میرے گناہ
میری ساتھہ پانی برف اور اولی کی اوپاک کر دل میرا گناہون سی جیسی کپڑا سفید کو میل سی اور دور کر
دال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دوری کی تو نی درمیان مشرق و مغرب کی فضل کے یہہ بخاری مسلم
اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ * مس * یا اللہ پھیرنی والی دلون کی پھیر دل ہمارے
طاعت اپنی پر نقل کی یہہ مسلم نسائی ن اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي * مہ * یا اللہ راہ دکھا مجکو اور استقامت دی مجکو
راہ مستقیم پر نقل کے یہہ مسلم ن اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ * مہ * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
ہدایت اور استقامت نقل کے یہہ مسلم ن اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى * مرت ق * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھی ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور بی پروائی خلق سی اور تونگری دل کی
نقل کے یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ ن اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي
فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ * مہ * یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ جو بچاوہی کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میری کہ
جسمین زندگانی میری ہی اور سنوار میری لئی آخرت میری کہ جسمین بازگشت میری ہی اور کر زندگانی کو سبب
زیادتی کا واسطی میری ہر نیکی مین یعنی اوسکی سبب سی نیکی بہت کرون اور کر موت کو راحت میری لئی ہر برائی سی
نقل کے یہہ مسلم ن ف دین بچاو کام کا اسلئی ہی کہ درستی تمام امور کی درستی دین سی ہوتی ہی اور بچاو نفس مین
اور مال مین اس سی حاصل ہوتا ہی اور باعث بچنی کا گناہون سی اور عذاب آخرت کی سی یہی ایمان کامل ہی اور سنوار
دنیا کا وجہ معیشت کی حاصل ہونی سی ہوتا ہی اور توفیق عبادت کی اور خاتمہ بخیر باعث اصلاح آخرت کا ہی اور موت کو

راحت ہر برائی سی کر یعنی کر نفسہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ کرنی اور ایمان سی نکل جانی کا ہو مجھی اور سی سی پہلی یا مکہ راحت
پاؤن کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي ۞ ۵ ۞ وَاهْدِنِي ۞ ۵ ۞ یا اللہ بخش مجکو
اور رحم کر مجھپر اور عافیت دی مجکو اور روزی دی مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین پہلی دعا مین یہہ
ہین آیا ہی اور سیدہی راہ دکہا مجکو رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا
تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَّارًا لَكَ شَكَّارًا
لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي
وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي ۞ ۵ حب مس مص ۞
ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی اپنی ذکر کی اور شکر کی اور اچہی عبادت کی اور نہ مدد کر دشمنون کی میری ضرر پر
یعنی نہ غالب کر مجھپر اوسکو کہ منع کرے تیری طاعت سی یعنی شیاطین انس وجن کو اور مدد دی مجکو اوسپر یعنی نفس اور
شیطان اور سب دشمنون پر اور نہ مدد دی اونکو مجھپر اور مکر کر تیری لئی اوسپر اور نہ مکر کر اونکی لئی میری ضرر پر اور
سیدہی راہ دکہا مجکو اور آسان کر راہ سیدہی چلنی میری لئی اور مدد دی مجکو اوس شخص پر کہ ظلم کیا مجھپر ای
پروردگار میری کر مجکو کہ بہوت تجکو بہت یاد کرنی والا تیرا بہت شکر کرنی والا تجسی بہت ڈرنی والا تیری بہت
اطاعت کرنی والا واسطی تیری فروتنی کرنی والا طرف تیری بہت آہ و نالہ کرنی والا توبہ کرنی والا ای
رب میری قبول کر توبہ میری اور دہو گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی ایمان
یا جواب منکر نکیر کا اور سیدہی کر زبان میری یعنی سوای حق اور سچ بات کی زبان پر نہ آوی اور راہ دکہا دل میری کو
اور نکال کینہ میری سینہ کا نقل کیے یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف مکر کہتی ہین فریب کو
اور اللہ تعالی کی مکر سی مراد ہی بہیجنا بلاؤن کا دشمنان دین پر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا
كُلَّهُ ۞ ق ۵ ۞ یا اللہ بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہمسی یعنی توفیق دی اپنی طاعت کی کہ باعث تیری رضا کے ہو

اور قبول کر تجسی اعمال ہماری اور داخل کر ہمکو بہشت مین اور نجات دی ہمکو آگ سی اور سنوار ہماری لئی سب کام ہمارے

نقل کیے مہدابن ماجہ ابو داؤد دی اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَ

نَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا

وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَجْعَلْنَا شَاكِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ

بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا ۔ وجب مس ط مدیا اللہ الفت دال درمیان دلون ہماری کے یعنی باہمین دوستی

رکھین اور اصلاح کر درمیان ہماری اور دکھا ہمکو راہین سلامتی کے اور نجات دی ہمکو کفر کے اندھیرون سی طرف

ایمان کے روشنی کے اور بچا ہمکو گناہون سی جو کچھ ظاہر ہوی اونمین سی یعنی جو ہو چکی ہین اونہین بخشدی اور جو

کچھ چھپی ہین یعنی جو ابھی نہین ہوئی اونسی بچا اور برکت دی ہمکو ہمارے کانون سماعتون ہماری ہین اور بینائیون ہماری ہین اور دلون

ہماری ہین اور بی بیون ہماری ہین اور اولاد ہماری ہین اور قبول کر توبہ ہماری کیونکہ تحقیق تو سچی ہی توبہ قبول کرنی

والا مہربان اور کر ہمکو شکر کرنی والا نعمت اپنی کا تعریف کرنی والا اوسکا قبول کرنی والا اوسکا اور تمام کر اوسکو

ہمپر نقل کیے مہدابو داؤد وابن حبان حاکم طبرانی نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِیْمَةَ

الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

ف حب مس مص * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی ثابت رہنا امر دین مین اور مانگتا ہون تجسی

قصد کرنا ہدایت کا اور مانگتا ہون تجسی شکر نعمت تیری کا اور اچھی کرنی عبادت تیری اور مانگتا ہون تجسی زبان

سچی اور دل سلامت یعنی پاک بری عقائد اور بری اخلاق سی اور پناہ مانگتا ہون ہمپہ تیری برائی اوسچیز کیسی کہ جانتا

ہی تو برائی اوسکی اور مانگتا ہون تجسی بھلائی اوسچیز کی کہ جانتا ہی تو بھلائی اوسکی اور بخشش مانگتا ہون تجسی

موسی گناہ سی کہ جانتا ہی تو یعنی اور مین نہین جانتا تحقیق تو سی ہی جاننی والا پوشیدگیون کا نقل کی ہمپہ ترمذی

ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ۞ مَسْ اَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۞ یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کی مینی اور پیچھی کی مینی اور جو پوشیدہ کی مینی اور ظاہر کی مینی اور وہ جو تو بہت جانتا ہی اوسکو مجسی نقل کے یہہ حاکم احمد نے اور ایک روایت اسمہ کی مین یہہ بھی آیا ہی نہین کوئی معبود مگر تو اَللّٰهُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا

وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا یا اللہ نصیب کر ہماری لئی ڈر اپنی سی وہ چیز کہ حائل ہووی تو سبب اوسکی درمیان ہماری اور درمیان گناہون اپنی کے یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی سی وہ چیز کہ پہونچاوی تو سبب اوسکی بہشت اپنی مین اور نصیب کر یقین سی وہ چیز کہ آسان کری تو سبب اوسکی ہمپر مصیبتین دنیا کی ف یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائی ہوی رسول مقبول پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز فکر نہین کرنی کا اور بہروسا کریگا اوسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین بہانکی مصیبتین ناپایدار ہین اوسکو یہان کی مصیبتین آسان ہوجانگی

پس ایسا یقین عطا فرما آمین رب العالمین وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ۞ اور فائدہ مند کر ہمکو ساتھہ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت ہماری کی جب تلک کہ زندہ رکہی تو ہمکو اور کر فائدہ مند اوسکو وارث ہمارا ف یعنی باقی رکہہ اوسکو اون لوگون مین کہ بعد میری ہونگی یا باقی رکہہ اوسکو اخیر عمر میری تلک وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادٰنَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ۞ ت مس ۞ اور کر کینہ کشی ہماری اوس شخص پر کہ ظلم کیا ہی ہمپر یعنی ظالم ہی سی بدلہ لین اور کسی پر زیادتی نہ کرین اور مدد کر ہمکو اوس شخص پر کہ دشمنی کی ہمسی اور نہ کر مصیبت ہماری دین ہماری مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارا کے اور نہ نہایت

رغبت ہمارے کی اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کے یہہ ترمذی نسائی حاکم فی ف دنیا کو نہایت
علم ہمارا یکا نکر یعنی تمام و کمال دنیا کی فکر اور تدبیر مین نہ رہین بلکہ وہی تمام غم و فکر امور آخرت کی کذا ذکر الفخر زوائد
ہی مشکوۃ مین کہ کم ہتی یہہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہین مجلس سے یہان تلک کہ پڑہین یہہ دعا
واسطے یارون اپنی کے یعنی اکثر اوقات مجلس مین یہہ پڑہتی ہتی اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا
وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَارْضَ عَنَّا ف س مس
یا اللہ زیادہ دے ہمکو علم اور عمل اور نعمتین اپنی اور نہ کم کر نعمتین ہمسی اور بزرگ قدر رکہہ ہمکو اور نہ سبک کر ہمکو اور دے
ہمکو خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر ہمکو اور پسند کر ہمکو اور غالب کر دشمنان دین پر اور نہ پسند
کسیکو ہمپر اور راضی کر ہمکو اپنی تقدیر پر اور راضی ہو ہمسی ساتہہ عبادت کی اگرچہ کم ہو نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم فی
اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ت ؛ یا اللہ دلمین ڈال میری ہدایت میری اور بچا مجکو
برائی نفس میری کیسی نقل کی یہہ ترمذی فی اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ
مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَھِلْتُ مس س حب ؛ یا اللہ
بچا مجکو برائی نفس میری کیسی اور جزم کر میری لیئے اور پر بہلائی کام میری کی یا اللہ بخش میری
لیئے وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینے اور جو چوک کر کئی مینے اور جہ جانکر کئی
مینی اور جو نادانی سی کئی مینے نقل کی یہہ حاکم نسائی ابن حبان مینے اَسْاَلُ اللّٰہَ
الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ت ؛ مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی عافیت دنیا
اور آخرت مین نقل کیے یہہ ترمذی مینے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ
وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ
بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ
وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ ت مس ؛ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون

تجھی توفیق بھلائیون کی کرنی کی اور چھوڑنی برائیون کے اور دوستی محتاجون کے یعنی مین اونکو دوست رکھون یا وہ بھی دوست رکھین اور یہہ کہ بخشی تو مجکو اور رحم کری مجھپر اور جب چاہی تو ساتھ کسی قوم کی فتنہ پس مار مجکو غیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہون تجھسی محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھتا ہی تجکو اور مانگتا ہون محبت اوس عمل سے کہ نزدیک کری طرف محبت تیری کے نقل کیے یہہ ترمذی حاکم نی ف روایت ابی شکوۃ کی باب المساجد مین حاصل و مختصر اوسکا یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نی مجکو فرمایا تین بار کہ ای محمد کس چیز کی ثواب لیجانی مین فرشتی آسمین جھگڑتی ہین یعنی وہ کہتا ہین لیجاؤن اور وہ کہتا ہے مین لیجاؤن پھر مجھی علم اوسکا دیا کہا مینی کفارات کی لئی جھگڑتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی کیا ہین وہ کہا مینی قدم رکھنی طرف جماعات کی اور بیٹھنا مسجدون مین بعد نماز کی یعنی دوسری نماز کی منتظر اور پورا کرنا وضو کا وقتون سخت مین یعنی مثل سردی وغیرہ کی فرمایا پھر کس چیز کی لئی جھگڑتی ہین عرض کیا مینی درجے لئی فرمایا وہ کیا ہین کہا مینی کہانا کھلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کی اوس حالمین کہ لوگ سوتی ہین پھر اللہ تعالی نی فرمایا مانگ تو یہی دعا مانگی مینی اور ایک اور روایت مین ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ ای محمد ہر نماز کی بعد یہہ دعا پڑہا کر مگر اوس روایت مین کچھہ الفاظ بہ سبب اسکی کم ہین اور بعض لفظون مین فرق ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ف مس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھی تجکو اور محبت اوس عمل کے کہ پہونچاوی مجکو محبت تیری کو یا اللہ کر محبت اپنی بہت پیاری طرف میری محبت جان میرے کیسی اور اہل میرے کیسی اور ٹہنڈی پانی کے کیسی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی ف محبت ٹہنڈی پانی کے دلسی ہوتی ہی ایسی ہی تیری محبت دلسی کہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ دعا دعاؤن داؤد علیہ السلام کیسی ہی کذا فی المشکوۃ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ یا اللہ نصیب کر مجکو محبت اپنی اور محبت

اوس شخص کے کہ نفع دی مجکو محبت اوسکی تیرے پاس یا اللہ جسی کہ نصیب کے تو نی مجکو وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی
پس کر اوسکو سبب قوت میری کا اوسچیز مین کہ دوست رکھتا ہی تو ف یعنی مال اور عافیت وغیرہ کہ عطا کرتا
ہی اوسکو سبب شکر اور طاعت کا کر کہ خرچ کرون اوسکو تیری راہ مین اور خوشنودی تیری مین اَللّٰهُمَّ مَا
مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِيْ فِيْمَا تُحِبُّ * ت * یا اللہ اور وہ چیز کہ باز رکھی تو نی محبتی
نے دی اوسچیز سے کی دوست رکھتا ہون مین پس کر اوسکو سبب فراغت میری کا بیچ اوسچیز کی کہ دوست
رکھتا ہی تو نقل کے یہہ ترمذی نی ف یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر
کہ بغیر مانع کے تیری عبادت ہی مین مشغول رہون اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ
مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ * ت مس ر * یا اللہ فائدہ مند کر مجکو ساتھ
سماعت میری کی اور بینائی میری کی اور کر اونکو وارث مجسی یعنی باقی آخر عمر تلک اور مدد دی مجکو اوپر اوس
شخص کے کہ ظلم کری مجپر اور لی اوس سے کینہ اور بدلہ میرا نقل کے یہہ ترمذی حاکم بزار نی یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ
قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ * ت س مس ص * ای پھیرنے والی دلون کی ثابت رکھہ دل میرا دین اپنی پر نقل
کی یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ
وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ * س حب
مس * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی وہ ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہی اور وہ نعمت کہ نہ فنا ہو یعنی
بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت نبی اپنی کے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین بیچ بلند تر درجہ
بہشت کی کہ نام اوسکا جنۃ الخلد ہی نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یہہ معنی نہین ہین کہ اونکا
درجہ ملی بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ توفیق اچھی عملون کی ہو اور رفاقت اور خدمتگاری اونکی نصیب ہو آمین
رب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ
وَنَجَاحًا تَتْبَعُهُ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا * س مس * یا اللہ

تحقیق مین مانگتا ہون تجسی صحت ایمان مین اور ایمان بیسمع نیک خلق کے اور مراد پاتی کہ پہنچی لادی فواسکی چیٹکارا
اور رحمت تجسی یعنی توفیق طاعت کی اور عافیت اور بخشش تجسی اور خوشنودی نفل کے پہنچائی حاکم
بی اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَاَطْعِمْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِہٖ مس مس ۔ یا اللہ فائدہ دی مجکو ساتہہ اوس چیز
کہ سکہائی تو نی یعنی علم پر عمل نصیب کرا اوسکہا مجکو وہ چیز کہ فائدہ دی مجکو یعنی اوسی قدر سیکہون کہ فائدہ مند ہو اور نصیب کر مجکو وہ
علم کہ نفع دی مجکو ساتہہ اوسکی نقل کی پہنچا حاکم نسائی ۔ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ ت ق مص ۔ یا اللہ نفع دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ سکہائی تو نی مجکو اور سکہا
مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو اور زیادہ کر مجکو علم شکر ہی اللہ تعالی کا ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ تعالی کی حال دوزخ والون
کیسی نقل کے پہنچا ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی ف اسمین اشارہ ہی اوپر شکر کرنی کی نعمت ایمان پر کہ فرض کیجی اگر دنیا مین
کوئی نام بلاؤن مین گرفتار ہو تو نجات پاوے دوزخ سی کفایت کرتا ہی نعمت ہونی مین اور واجب کرتا ہی شکر کو کذا ذکرہ الفخر رح
اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ
وَاَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَکَلِمَۃَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُکَ نَعِیْمًا لَّا
یَنْفَدُ وَقُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُکَ الرِّضٰی بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ
اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَفِتْنَۃٍ مُضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا
بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ س مس مس آط ۔ یا اللہ بحق جانی اپنی کے علم غیب کو اور
بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکہہ مجکو جب تلک کہ جانی تو زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجکو جب جانی تو
مرنی کو بہتر میری لئی اور مانگتا ہون تجسی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی اور غصہ مین
اور مانگتا ہون تجسی وہ نعمت کہ فنا ہو اور ٹہندک آنکہہ کی کہ نہ منقطع ہو اور مانگتا ہون تجسی راضی ہونا ساتہہ تقدیر
اور خنکی زندگانی کی پیچہی مرنیکی یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور لذت دیکہنی کی طرف مونہہ تیری کی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری
کے اور پناہ مانگتا ہون تجسی سختی ضرر کرنی والی سی یعنی بیماری اور فقر سی کہ جسمین صبر نہو اور فتنہ گمراہ کرنیوالی سی یعنی زیادتی مال و جاہ کے کہ گمراہ کرتی ہی آراستہ

بمکو ساتھہ زینت ایمان کے اور کر بمکو راہ دکہانی والی راہ پانی والی نقل کیے یہہ نسائی حاکم احمد طبرانی نی ف ثلثنا
ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجہی راضی ہون یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون
مثل عوام کی نہ ہون کہ خفگی مین برا کہتی ہین اور خوشی مین خوشامد کرتی ہین اور ٹہنڈک آنکہون کی یعنی
لذت اون کی یا باقی رہنا اولاد کا بعد اوسکی یا مراد ہی ہمیشگی نماز کی اور اولی یہہ ہی کہ مراد ہو بھلائے
دونون جہان کے مراد لین اور راہ پانی والی یعنی جیسی اورون کو اچہی راہ بتاوین آپ بہی اوسپر عمل
کرین ایسی نہون خود راضفحیت دیگری را نصیحت کذا ذکر الفخر رح ایکبار حضرت عمار صحابی نے نماز پڑہائی
لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے کہا کہ تم نی تخفیف کی نماز مین انہون نی کہا کہ مجہی کچہہ ضرر نہین ہی کہ مینی اوسمین
دعا پڑہی ہی کہ سنی مینی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر یہی دعا پڑہی اللہم بعلمک الغیب آخر ملک
کذا فی النسائی اور شیخ عبدالحق رح نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ التحیات کی بعد پڑہتی ہونگی اللہم انی اسئلک
من الخیر کلہ عاجلہ وآجلہ ما علمت منہ وما لم اعلم واعوذ بک من الشر کلہ عاجلہ و
آجلہ ما علمت منہ وما لم اعلم اللہم انی اسئلک من خیر ما سالک عبدک ونبیک واعوذ
بک من شر ما عاذ منہ عبدک ونبیک اللہم انی اسئلک الجنۃ وما قرب الیہا من
قول او عمل واعوذ بک من النار وما قرب الیہا من قول او عمل واسئلک ان تجعل کل قضاء
قضیتہ لی خیرا ف حب مس یہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی تمام بہلائیان اس جہان مین
جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اونسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون مین اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری تمام برائیون سے
اس جہان مین اور اوس جہان مین جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اونسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجہسی بندی تیری نی اور نبی تیری نی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی
اوس چیز کیسی کہ پناہ مانگی اوسسی بندی تیری نی اور نبی تیری نی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہشت اور
چیز کہ نزدیک کری طرف اوسکی کلام ہو یا کلم اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری دوزخ سی اور اوس چیز سی کہ نزدیک

عاذ بہ عبدک
اعاذ منہ
بک عبدک

کری طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور مانگتا ہون تجسی بہہ کہ کری تو ہر تقدیر میری لئی بہتر نقل کے بہہ ابن حبان حاکم فی وَاسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا ✦ مس ✦ اور مانگتا ہون ہن تجسی بہہ کہ جو کچہہ حکم کیا تو نی میری لئی کسی امر کی کری تو انجام اوسکا اچہا نقل کے بہہ حاکم فی اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ✦ حب مس ✦ یا اللہ اچہا کر انجام ہمارا سب کامون مین اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسی نقل کے بہہ ابن حبان حاکم فی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِي بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ ✦ مس حب ✦ یا اللہ نگاہ رکہہ مجکو ساتہہ اسلام کی کہڑی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجکو ساتہہ اسلام کی بیٹہی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجکو ساتہہ اسلام کی سوتی اور نہ خوش کر بسبب مصیبت میری کے دشمن کو اور نہ حاسد کو یا اللہ تجکو مین مانگتا ہون تجسی ہر بہلائی کی خزانے اوسکی ہیچ ہاتہہ تیری کی ہین نقل کے بہہ حاکم ابن حبان فی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ ✦ حب ✦ یا اللہ تجکو مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ ہر برائی اوس چیز کیسکو تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی تیری قبضۂ قدرت مین ہی اور مانگتا ہون تجسی تمام بہلائیان جو کہ تیری ہاتہہ مین ہن نقل کی بہہ ابن حبان فی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ✦ مس ط ✦ یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجسی اعمال کہ واجب کرین رحمت تیری کو اور لازم کرین بخشش تیری کو اور سلامتی ہر گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد پانی ساتہہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کے بہہ حاکم طبرانی فی اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ✦ ط طب ✦ یا اللہ نہ چہوڑ ہمارے لئے کوئی گناہ مگر بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی فکر مگر دور کری تو اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر کہ ادا کری تو اوسکو

اور نہ کوئی حاجت حاجتوں دنیا اور آخرت کیسی مگر روا کری تو اوسکو ای بہت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والوں سے نقل کے بیہقی طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِکَ ۔ مس ۔ یا اللہ مدد کر ہماری اپنی ذکر کرنی پر اور اپنی شکر کرنی پر اور اپنی اچھی عبادت کرنی پر یعنے
اسطرح عبادت کرین گویا تجکو دیکھتی ہین نقل کے بیہقی حاکم احمد نی اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَ
حُسْنِ عِبَادَتِکَ ۔ ن ۔ یا اللہ مدد کر میری ذکر کرنی اپنی پر اور شکر کرنی اپنی پر اور اچھی کرنی عبادت اپنی پر
نقل کے بیہقی بزار نی اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِیْ بِخَیْرٍ
مس ۔ یا اللہ قناعت دی مجکو ساتھہ اوسچیز کی کہ نصیب کی تو نی مجکو یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور برکت
دی میری لئی اوسمین اور خلیفہ ہو ہر چیز میری پر کہ غائب ہی یعنی مال اہل میری حفاظت اپنی مین رکھہ نقل کی
بیہقی حاکم نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَقِیَّۃً وَمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزٍ یٍ وَلَا فَاضِحٍ
مس ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا یعنی باایمان اور پھر نا کہ خوار ہو یعنی دن
حشر کی اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کے بیہقی حاکم نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ فِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَخُذْ
اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَائِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ
فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ ۔ مس مص ۔ یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوت دی مجھ حاصل
کرنی خوشی اپنی کے ناتوانی میری کو اور کھینچ طرف بھلائی کے بال پیشانی میری کی اور کر اسلام کو نہایت
رضا اور اصل مقصود میرا نہ امور دنیا کو یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوی کر مجکو اور تحقیق مین ذلیل ہون
پس عزت دی مجکو اور تحقیق مین محتاج ہون پس رزق دی مجکو نقل کے بیہقی حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِیَتِھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاٰثَامِ وَالْکَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ
وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ

خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب ھذا ما سأل محمد ربہ * طٰسٓ * یا اللہ تو ہی پہلی تہا پس نہتی کوئی چیز پہلے تیری اور تو ہی آخر ہی پس نہین کوئی چیز پیچہے تیری اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری ہر زمین کے چلنے والی ہی کہ بان میشانی اوسکی کی تیری ہاتہہ مین ہین یعنی تیری اختیار مین ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری گناہ سی اور کاہلی سی اور عذاب قبر اور فتنہ قبر کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری گناہ کے جگہہ حاضر ہونی سی اور قرض سی یا اللہ پاک کر مجکو گناہون میری سی جیسی کہ پاک کیا تو نی کپڑا سفید میل سی یا اللہ دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسی کہ دوری کی تو نی درمیان مشرق اور مغرب کی یہہ وہ دعا ہی کہ مانگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی رب اپنے سی یعنی یہہ بہی حضرت نی دعا ہی مین کہا نقل کی ہے طبرانی نی کبیر اور اوسط مین اللھم انی اسئلک خیر المسئلۃ وخیر الدعاء وخیر النجاح وخیر العمل وخیر الثواب وخیر الحیوۃ وخیر الممات وثبتنی وثقل موازینی وحقق ایمانی وارفع درجتی وتقبل صلوتی واغفر خطیئتی واسئلک الدرجات العلی من الجنۃ امین اللھم انی اسئلک نواجح الخیر وخواتمہ وجوامعہ واوائلہ واٰخرہ وظاھرہ وباطنہ والدرجات العلی من الجنۃ امین اللھم انی اسئلک خیر ما اٰتی وخیر ما افعل وخیر ما اعمل وخیر ما بطن وخیر ما ظھر والدرجات العلی من الجنۃ امین اللھم انی اسئلک ان ترفع ذکری وتضع وزری وتصلح امری وتطھر قلبی وتحصن فرجی وتنور قلبی وتغفر لی ذنبی واسئلک الدرجات العلی من الجنۃ امین اللھم انی اسئلک ان تبارک لی فی سمعی وفی بصری وفی روحی وفی خلقی وفی خلقی وفی اھلی وفی محیای وفی مماتی وفی عملی وتقبل حسناتی واسئلک الدرجات العلی من الجنۃ امین * مسٓ طٰسٓ * یا اللہ تجہتی مین مانگتا ہون تجہسی بہتر ین سوال یعنی بہترین سوال کے کہین اور اچہی دعا اور اچہی مراد پانی اور اچہی عمل اور اچہا ثواب اور اچہی زندگانی اور اچہا

مرنا اور ثابت رکھہ مجکو یعنی اسلام پر اور بیماری کر بوجہہ اعمال میری کی یعنی میزان اعمال مین اور ثابت اور استوار
رکھہ ایمان میرا اور بلند کر درجہ میرا اور قبول کر نماز میری اور بخش گناہ میری اور مانگتا ہون تجسی درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی سیری بہلائی کے اور انتہا مین بوسکی اور بہلائیان
جامع یعنی جو کہ دین و دنیا مین نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا اور باطن اوسکا اور دیگا
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اوسچیز کی کہ لاتا ہون مین یعنی عبادتین اور
بہلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین اعضا سی اور بہلائی اوسچیز کی کہ کرتا ہون مین دل سی اور بہلائی اوسچیز کے
کہ پوشیدہ ہی یعنی مقدر ہی ہونا اوسکا آخر تمین اور بہلائی اوسچیز کی کہ ظاہر ہی یعنی واقع ہوی دنیا مین اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی ہیہ کہ بلند کری تو ذکر میرا اور دور کری تو بوجہہ گناہ میری کا
اور اچھا کری تو حال میرا اور پاک کری تو دل میرا اور محفوظ رکھی تو سر میرا یعنی بدکاری سی اور روشن کری تو
دل میرا اور بخشی تو میری لئی گناہ میری اور مانگتا ہون تجسی درجی بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجسی ہیہ کہ برکت دی تو میری لئے سماعت میری مین اور بینائی میری مین اور روح میری مین اور ظاہر میری مین
اور باطن میرے مین اور اہل و عیال میری مین اور زندگانی میری مین اور مرنے میری مین اور عمل میری مین اور قبول کر تو
نیکیان میری اور مانگتا ہون تجسی درجی بلند بہشت کی قبول کر نقل کی ہیہ حاکمی اور طبرانی نی کبیر و اوسط

مین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ ۞ مس طس ۞ یا اللہ کر تو
فراخ روزی اپنی مجیر نزدیک برپا ہی میری کی اور تمام ہونی عمر میری کے نقل کی ہیہ حاکمی اور طبرانی نے
اوسط مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ ۞ حب ۞ یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری
اور چوک میری اور دانستہ گناہ میری نقل کے ہیہ ابن حبان نے یَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ
وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمِكْيَالَ
الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ

عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِي
قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِي وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِيْ يَوْمَ
أَلْقَاكَ فِيْهِ ط طس ۞ ای وہ شخص کہ نہین دیکھہ سکتین اوسکو آنکھین اور نہین پہونچی ہین کنہ ذات
اور صفات اوسکی کو گمان اور نہین تعریف کرسکتی اوسکی تعریف کرنی والی اور نہین متغیر کرتی ہین اوسکو
حادثی اور نہین ڈراتی ہی وہ گردشون زمانی کیسی جانتا ہی وہ وزن پہاڑونکی اور پیمانی دریاؤن کی اور
گنتی بوندون مینہہ کی اور گنتی پتی درختون کی اور گنتی اوس چیز کی کہ اندہیرا کیا ہی اوسپر رات نی اور روشن ہوا
اوسپرون یعنی سب چیزین دنیا کی اور نہین چہپا سکتا اوس سے ایک آسمان دوسری آسمان کو یعنی اوسکے
علم مین بہرحال سامنی موجود ہی اور نہ چہپاتی ہی ایک زمین دوسری زمین کو اور نہ دریا اوسپیر کو کہ گہرا اوسکی
ہی اور نہ پہاڑ اوس چیز کو کہ اندر اوسکی ہی یعنی کانین اور چشمی کر اچہی عمر میری آخر عمر کو اور بہتر عمل میرا آخر
عمل کو اور بہتر دنون میری کا اوسدن کو کہ ملاقات کرون مین تجھسی اوسمین نقل کی ہی طبرانی نی اوسط مین
يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِيْ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ ط ای مددگار اسلام کی اور مسلمانون کے
ثابت رکہہ مجکو اسلام پر یہان تلک کہ ملون مین تجھسی نقل کی ہی طبرانی نی اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الرِّضَا
بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ
ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ط طس ۞ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی راضی ہونا
ساتہہ تقدیر کے اور ٹہنڈک زندگانی کے بعد مرنی کی اور لذت نظر کے
طرف مونہہ تیری کے اور شوق طرف ملنی تیری کے بیچ غیر حالت سخت ضرر دینی والی کے
اور نہ فتنہ گمراہی مین ڈالنی والی کے نقل کی ہی طبرانی نی کبیر و اوسط
مین اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا
وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ ط

یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا سب کامون مین اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسی نقل کے بیہقی احمد و طبرانی فی مَنْ كَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهُ الْبَلَاءُ * ط * جسکی ہووی یہہ دعا یعنی اللہم احسن عاقبتنا تو مرتا ہی پہلی اسکی کہ پہنچی اوسکو بلا نقل کے بیہقی طبرانی فی ف یعنی جو اس دعا پر مداومت کرتا ہی تا دم زیست محفوظ رہتا ہی اوس بلا سی کہ سبب رسوائی دارین کی ہو اور کہا مصنف فی کہ یہہ حدیث بزرگ قدر ہی لائق ہی کہ مداومت کیجاوی اسپر پس تحقیق یہہ مجرب ہی کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوَالِيَّ * اَط * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بے پروائی اپنی خلق سی اور بی پروائی دوستون اور بہایئون اور مددگارون اپنی کی نقل کے بیہقی احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَمِيْتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ * ط * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا اور پہرنا کہ خوار نہو اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کی بیہقی طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ * ط * یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور داخل کر مجکو بہشت مین نقل کے بیہقی طبرانی نی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَفِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ اِلَيْهَا مَصِيْرِيْ وَفِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا بَلَاغِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ * مَر * یا اللہ برکت دی میری لئی دین میری مین وہ جو ہی بچاو کام میری کا اور آخرت میری مین کہ جسکی طرف پہرنا میرا ہی اور دنیا میری مین کہ جسمین وسیلہ میرا ہی یعنی اعمال کہ وسیلہ نجات آخرت کے ہین اور کر زندگانی کو سبب زیادتی کا میری لئی ہر نیکی مین اور کر موت کو سبب آرام کا میری لئی ہر برائی سی نقل کے بیہقی بزار نی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا * مَر * یا اللہ مجکو بہت صبر کرنی والا اور کر مجکو بہت شکر کرنی والا اور کر مجکو بیچ انکہون میری کے چہوٹا یعنی ناغرور آدمی اور بیچ انکہون آدمیون کی بڑا یعنی ناذلیل ہون نقل کی بیہقی بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ

وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ * سر * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی پاکیزہ چیزین یعنی رزق حلال یا اچھی عمل اور چھوڑنا بری باتون کا اور دوستی محتاجون کی اور یہہ کہ توفیق توبہ کی دی تو مجکو اور اگر چاہی تو ساتھہ بندون اپنی کی فتنہ یعنی بلا اوتارنی چاہی اوپر تو مانگتا ہون یہہ کہ اوٹھاسی تو مجکو طرف اپنی غیر فتنہ زدہ یعنی پہلی اوترنی بلا سی مار نقل کی یہہ نزدیک

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ * طٰسٓ * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دینی نقل کے یہہ طبرانی نی کبیر و اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا * طٰسٓ * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ صَنْعٌ فِيْ اَرْضِنَا بَرَكَتُهَا وَبَرِيْنَتُهَا وَسَلْنَهَا * طٰسٓ * یا اللہ رکھہ زمین ہماری مین برکت اوسکی اور زینت اوسکی یعنی چیز سبب زینت کی ہی یعنی تر و تازہ کر اور رکھہ سبب خاطر جمعی رہنی والون اوسکی کا یعنی فریاد کو پہنچ اونکی تا نفس اونکی آرام پکڑین نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ * مص * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بوسیلہ اسکی کہ تحقیق تو اول ہی پس نہین ہی کوئی چیز پہلی تیری اور تو آخر ہی پس نہین کوئی چیز پیچھی تیری اور تو ظاہر ہی پس نہین کوئی چیز اوپر تیری اور تو پوشیدہ ہی پس نہین کوئی چیز نیچی تیری یہہ ادا کری تو ہمسی قرض اور یہہ کہ بی پروا کری تو ہمکو محتاجگی سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَرْشَدَ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ * حب * یا اللہ تحقیق مین راہنمائی چاہتا ہون تجسی اون کامون کی کہ مناسب و بہتر ہون میری لئی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کسی نقل کے یہہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ

عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّيْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ
وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّيْ ۔ مص ۔ یا الٰہی میں بخشش مانگتا ہوں تجھسے گناہوں اپنی کی لئی اور رہنمائی چاہتا
ہوں تجھسی واسطی مقاصد حال اپنی کی یعنی سب امور اپنی میں میانہ روی چاہتا ہوں کہ کمی زیادتی نہ ہو اور توبہ کرتا ہوں
طرف تیری پس توبہ قبول کر میری کیونکہ تجھسی توئی ہی رب میرا یا الٰہی پس کر رغبت میری طرف اپنی یعنی سوای تیری اور کی
خواہش نہ رکھوں اور کر بی پروائی میری سینہ میری میں اور برکت دی میری لئی اوس چیز میں کہ نصیب کی تو نی مجکو اور قبول
کر مجسی استغفار و طاعت کیونکہ تجھسی توئی ہی پروردگار میرا نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی یا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ
الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا
مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اِسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ تَجْعَلَنِيْ
خَلْفِيْ بِالنَّارِ ۔ مص ۔ اے وہ شخص کہ ظاہر کی خوبی اور نیکی بندوں کی اور ڈھانکی برائی ای وہ شخص کہ نہیں پکڑتا
بسبب گناہوں کی یعنی بمجرد صادر ہونی اونکی کی مواخذہ نہیں کرتا بلکہ باوجود توبہ توقف فرماتا ہی بلکہ اکثر درگذر کرتا ہی
اور نہیں پردہ دری کرتا کسی کی ای بہت عفو کرانی والی ای اچھی درگذر کرنی والی ای عام کرنی والی بخشش کی ای
کھولنی والی ہاتھوں قدرت کی ساتھہ رحمت کی یعنی بہت دیتا ہی ای صاحب ہر راز کی یعنی ہر راز دار کا راز اور مناجات
جانتا ہی ای جای پہونچنی ہر شکوہ کی ای اچھی درگذر کرنی والی گناہوں سی ای بہت دینی والی ای ابتدا کرنی والی
نعمتوں کی پہلی مستحق ہونی اونکی کی یعنی پہلی طاعت و عبادت کرنی سی دیتا ہی ای پروردگار ہماری اور ای صاحب
ہماری اور ای مالک ہماری اور ای نہایت رغبت ہمارے کی یعنی تیری برابر کوئی چیز پیاری نہیں مانگتا ہوں
تجھسی ای اللہ یہہ کہ خلاصی تو صورت میری ساتھہ آگ کی نقل کی یہہ حاکم نی ف منتہی کل شکوی میں اشارہ ہے
اسپر کہ سوای اوسکی کسی پر دروازہ شکایت کا نہ کھولی جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام نی فرمایا اِنَّمَا اَشْكُوْ
بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ یعنی میں تو کہولتا ہوں اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس کذا ذکر الفخر تمت فی مرآۃ فصل ثانیہ

فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ
اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ
وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ
التَّوْبَةَ وَلَا يُجْزٰى بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ ۞ ص مومص ۞ پورا ہوا نور
ہدایت تیرا کیا پس سیدھی راہ دکھائی تو نے پس تیری ہی لئی تعریف ہی بڑی ہوئی بردباری تیری پس بخشا تو
بندون کو پس تیری ہی لئی تعریف ہی فراخ ہوا وسعت قدرت تیرا سا ہے انعام کیا پس دیا تو نے ہر کسی کو پس تیری
لئی تعریف ہی ای رب ہمارے ذات مقدس تیری بہت بزرگ ہی ذاتون کی اور رتبہ تیرا بہت بڑا ہی رسولون کا
اور بخشش تیری افضل بخششون کی ہی اور بہت گوارا اونکی اطاعت کیا جاتا ہی تو ای رب ہمارے پس شکر کیا جاتا ہے
اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو ای رب ہمارے پس بخشتا ہی اور قبول کرتا ہی تو دعاء عاجز کی اور دور کرتا ہی تو ضرر کو
اور شفا دیتا ہی بیمار کو اور بخشتا ہی گناہ کو اور قبول کرتا ہی توبہ اور نہین بدلہ دیتا ہی نعمتون تیری کا کوئی
اور نہین پہنچ سکتا تعریف تیری کو کلام کسی کلام کرنی والی کا نقل کیے یہ ابو یعلی نے اور موقوفا ابن ابی
شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ ۞ ط ۞ یا اللہ
تجھ سے مانگتا ہون بخشی فضل تیرا اور رحمت تیری پس تحقیق نہین مالک ہی رحمت کا کوئی مگر تو نقل کی یہ طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ
اَمْ رَاطٌ ۞ یا اللہ بخش میری لئی گناہ کو چوک کر کئی معنی اور وہ کہ قصد کا کئی معنی اور وہ کہ پوشیدہ کئی معنی اور وہ
کہ ظاہر کئی معنی اور وہ کہ نادانستہ کئی معنی اور وہ کہ دانستہ کئی معنی نقل کی یہ احمد بزار طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لَنَا ذَنْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَاءَنَا وَعَمْدَنَا وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ۞ ط ۞ یا اللہ بخش ہمارے
لئی گناہ ہمارے اور ظلم ہمارے اور بیہودگیان ہماری اور قصد اگناہ ہمارے اور چوک ہماری اور دانستہ گناہ
ہمارے اور یہہ سب گناہ موجود ہین نزدیک ہمارے نقل کی یہ احمد طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَاٰیَایَ وَعَمْدِیْ وَ

هَزِيلِي وَجِدِّي وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَةَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَلَا تَفْتِنِّي فِيمَا حَرَمْتَنِي * طٰسٓ * یا اللہ بخش میری لاغری
چوکسی میری اور دانستہ گناہ میری اور بیہودگیان میری اور قصداً گناہ میری اور محروم نکر مجکو برکت اوسچیز سے
کہ دی تونی مجکو اور نہ فتنہ مین ڈال مجکو بیچ اوسچیز کی کہ محروم کیا تونی مجکو یعنی نہ دینی کو سبب فتنہ کا کر
کہ بی صبری وغیرہ کرون نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي * اٰ
صٓ * یا اللہ اچھی کی تونی صورت میری پس اچھی کر سیرت میری نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ * اٰصٓ * ای رب میری بخش اور رحم کر اور دکھا مجکو راہ سیدھی
یعنی دین کی نقل کے یہہ احمد ابو یعلی نے سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ
خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ * قٓ سٓ قٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ مٓسٓ * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالیٰ کی
بخشش اور عافیت کیونکہ تحقیق کوئی شخص نہین دیا گیا ہی پیچھی ایمان کی کوئی چیز بہتر عافیت سی یعنی بعد
ایمان کے درجہ عافیت ہی کا ہی نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي
شَيْئًا أَدْعُو اللّٰهَ بِهِ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عَمِّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ *
طٰ * حضرت عباس روایت کرتی ہین کہ عرض کیا مینی ای رسول اللہ کی سکھاؤ مجکو کچھہ تا دعا کرون مین اللہ
سی ساتھہ اوسکی پس فرمایا مانگ پروردگار اپنی سی عافیت پس ٹہیرا مین چند روز پھر حاضر ہوا مین پس عرض
کی مینی یا رسول اللہ سکھاؤ مجکو کچھہ تا مانگون مین اوسکو اپنے پروردگار عزوجل سی پس فرمایا ای چچا میری مانگ
اللہ سی عافیت دنیا اور اخرت مین نقل کی یہہ طبرانی نی يَا عَمِّ أَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ * طٰ *
ای چچا میری بہت دعا کر ساتھہ عافیت کی نقل کے یہہ طبرانی نی مَا سَأَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَيْئًا
أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ * مر * نہ مانگی اللہ تعالیٰ سی بندون نی کوئی چیز بہتر اس مانگنی سی کہ
بخشی اللہ اونکو اور عافیت دی اونکو نقل کی یہہ بزار نی يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا تُعَلِّمُنِي دَعْوَةً أَدْعُو بِهَا

لِنَفْسِي قَالَ بَلٰى فَوَلِّنِي اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِي وَاجِرْنِي
مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا * ا * عرض کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نی یا رسول اللہ سکھاتی نہیں تم
مجکو ایک دعا کہ دعا کرون مین ساتھہ اوسکی اپنی لئی فرمایا ہان سکھاتا ہون کہہ ای اللہ پروردگار نبی کی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مین بخش میری لئی گناہ میری اور دور کر غصہ دل میری کا یعنی وہ چیزین کہ غصہ دلاتی ہین
مثل حسد وغیرہ کی دور کر اور بچا مجکو گمراہ کرنی والی فتنون سی جب تلک زندہ رکہی تو ہمکو نقل کی یہہ احمد نے
لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ لَقِّنِي حُجَّتِي فَاِنَّ الْكَافِرَ يَلْقَنُّ حُجَّتَهُ وَلٰكِنْ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَقِّنِي
حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ * ط * نہ کہی ایک تم مین کا یا اللہ سکہا مجکو دلیل میری اسلی کہ تحقیق کافر
بہی سکہایا جاتا ہی دلیل اپنی یعنی دلیل باطل پس نزدیک حجت نہ ماننگی ولیکن کہی یا اللہ سکہا مجکو دلیل ایمان کے
یعنی کلمہ طیب وغیرہ نزدیک مرنیکی نقل کیے یہہ طبرانی نے فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ
عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ * یہہ بیان ہی فضیلت درود وسلام بہیجنی کا پیغمبر خدا
اوپر بہتر درود وسلام ہووی مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ
اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ * حب ادت س س ر
نہ بیٹہی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوسمین اور نہ درود بہیجا نبی اپنی پر مگر کہ ہوگی یہہ مجلس اوپر
سبب حسرت کی دن قیامت کی اور اگرچہ داخل ہوین بہشت مین واسطی ثواب کی نقل کے یہہ ابن حبان احمد
ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم فی ف للثواب متعلق حسرت کا ہی یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور
درود کا دیکہینگے پشیمان ہوینگی کہ کاش کی تمام عمر اپنی اسمین صرف کرتی حنفی رح نی لکہا ہی ظاہر
حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ ہر شخص اہل مجلس مین سی یہہ دونون کام کری اگر ایک سی بہی فوت ہوگا
تو باعث حسرت کا سبکو ہوگا کرنا ایک کا اورون کو کفایت نہین کرتا اور ملا علی قاری رح نی لکہا
ہی کہ جو شخص نہ کریگا اوسکو حسرت ہوگی سبکو نہین ہونیکی اَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلٰوةَ

مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ * دس ق حب * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بہیجو مجہپر درود دن جمعہ کی پس تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہی مجہپر نقل کیے بیہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے

ف معنی حدیث کی یہہ ہین کہ درود بہت بہیجا کرو خصوصاً دن جمعہ کی کہ درود تمہارا جب پڑہتے ہو مجہپر عرض ہوتا ہی اور جمعہ کو بطریق اولی بسبب اسکی فضیلت کی اور مناسبت ہی اسکو حضرت سی کہ یہہ سید الایام ہی اور حضرت سید الاولین والآخرین ہین اور ادنی درجہ کثرت کا اسی یا سو بار ہی کذا ذکر الشیخ اسحق رح لَيْسَ يُصَلِّي عَلَيَّ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ * مس نہین درود بہیجتا ہی مجہپر کوئی دن جمعہ کی مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی جلدی نجلاف اوروں کے کہ شاید کچہہ توقف بہی ہوتا ہو نقل کیے بیہہ حاکم نے مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ * د * نہین کوئی سلام بہیجتا ہی مجہپر مگر کہ بہیجتا ہی اللہ مجہپر روح میری یہان تلک کہ جواب دیتا ہون اوسکو سلام کا نقل کیے بیہہ ابو داؤد نے **ف** اسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ عقیدہ اہل سنت کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ زندہ نہین ہین وقت سلام کی روح آجاتی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ روح پہر آنی سی مراد یہہ ہی کہ حضور جناب باریتعالے مین جو حضرت کی روح مبارک مستغرق ہوتی ہی اوس سی افاقت دیکر ادہر متوجہ کرتی ہین تا جواب سلام کا دی پس یہہ مراد نہین ہی کہ بدن سی روح مبارک جدی ہی اوسوقت آجاتی ہی کذا ذکر الفخر اذی انا سید بنی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ * ت حب * قریب تر آدمیون کا ساتہہ میری دن قیامت کے یعنی رتبہ مین بہت بہیجنے والا اونکا ہی مجہپر درود کو دنیا مین نقل کیے بیہہ ترمذی ابن حبان نے اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ * ت س حب مس * بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوی میرا پس نہ درود بہیجی مجہپر نقل کیے بیہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ لَّكُمْ * ص * بہت بہیجو مجہپر درود پس تحقیق درود بہیجنا زکوۃ ہے

تمہارے لئی یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑہنی مال اور پاکی گناہون کا ہی نقل کیے یہہ ابو یعلی نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ
عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ + ت حب ر ط + خاک مین بہری ناک اوس شخص کے یعنی خوار اور ہلاک ہووے
وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکی پاس پس نہ درود بہیجی مجہپر نقل کیے یہہ ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نی ف
ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوی ہر بار درود
بہیجی گرعلماء نی لکہا ہی کہ ایک بار وجب ہی اور ہر بار مستحب اور افضل ہی کذا ذکر الفخر ح مَنْ ذُکِرْتُ
عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ + س طس ص ی + جسکی پاس ذکر کیا جاؤن مین پس چاہیئی کہ درود بہیجی مجہپر
نقل کیے یہہ نسائی نے اور طبرانی نی اوسط مین اور ابو یعلی ابن سنی نی فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا + ی + پس تحقیق جو کوئی درود بہیجی مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ یعنی رحمت بہیجتا ہے
اوسپر دس بار نقل کی یہہ ابن سنی نی مَنْ ذَکَرَنِیْ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ + ص + جو کوئی یاد کری مجکو اور نام لی میرا
پس چاہیئی کہ درود بہیجی مجہپر نقل کیے یہہ ابو یعلی نے اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ
مَنْ حب مس + تحقیق اللہ تعالے کی لئی کتنی فرشتی ہین زمین پر پہرنی والی کہ پہونچاتی ہین مجکو میری امت کے
طرف سی سلام نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی دور ہونی کا خیال نکرین اور توجہ اور حضور
دل سے غافل نہ ہون کیونکہ جہان سی مجہپر درود و سلام بہیجتی ہین مجہی پہنچتا ہی کذا ذکر الفخر اِنِّیْ لَقِیْتُ
جِبْرَئِیْلَ فَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ
سَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَسَجَدْتُ لِلّٰہِ شُکْرًا + مس آ + تحقیق مین ملا جبرئیل سی پس خوشخبری دی مجکو اور
کہا تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی جو کوئی درود بہیجی تجہپر درود بہیجتا ہون مین اوسپر اور جو کوئی سلام بہیجی تجہپر
سلام بہیجتا ہون مین اوسپر پس سجدہ شکر کا کیا مینی اللہ کی لئی نقل کیے یہہ حاکم احمد نی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنِّیْ جَعَلْتُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّہَا قَالَ اِذًا یُکْفٰی ہَمَّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ اَلْحَدِیْثَ + ت مس آ + عرض
کیا ابی بن کعب نی یا رسول اللہ تحقیق مینی کیا واسطی درود تمہارے کی تمام وقت دعا و ورد اپنی کا فرمایا پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم نی اب کفایت کی جائیگی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیری اور بر آوینگی حاجتین تیری اور بخشی
جائینگی گناہ تیری نقل کے ساری حدیث ساتھہ روایت ترمذی حاکم احمد کے ف ساری حدیث یون ہی کہ ابی بن
کعب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بھیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطے درود
آپکی کی اوسوقت مین سی کہ اپنی دعا کی لئی معین کیا ہی مینی فرمایا جسقدر چاہہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے
عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت ورد اپنی مین سی آپکی درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہہ لیکن اگر اس سے
زیادہ کری بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا آدہا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہہ لیکن زیادہ کرنا
بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا کہ دو تہائی کرون فرمایا جسقدر چاہہ لیکن اگر دو تہائی سی زیادہ کری بہتر ہوگا تیری لئے
جب اونہون نی عرض کیا جعلت لک صلوتی کلہا یعنی تمام وقت اپنی ورد کا آپکی درود مین خرچ کرونگا پس فرمایا
جیسی کہ مذکور ہی بیان سبب یہہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہے
اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی کذا فی المشکوۃ و شرح الفرمن صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا ہ مردت س
ط ہ جو کوئی درود بھیجے ہمپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی طبرانی فی جاء صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم
وَالْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ اِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ اَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ اَنَّهُ
لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ
اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ہ من حب من مص می ہ تشریف لائی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم امکدن یعنی صحابہ پاس
اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرۂ مبارک اونکی پر پس فرمایا تحقیق آئی میری پاس جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے
کیا نہین خوش کرتی تجکو ای محمد یہہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ درود بھیجونگی مین
اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ سلام بھیجون مین اوسپر دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نی من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات و حطت

عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ * س ط * جو کوئی درود بھیجے
پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس درود اور دور کی جاتی ہیں اوس سے دس گناہ اور بلند کی جاتی ہیں اوسکی لئی
دس درجی بہشت میں نقل کے بیہقی نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی فی اور ایک روایت نسائی اور طبرانی کے
میں بیہقی آیا ہی وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ * س ط * اور لکھی جاتی ہیں اوسکی لئی بسبب اوسکے
دس نیکیاں مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ
سَبْعِيْنَ صَلٰوةً * ا * جو کوئی درود بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتے اوسکے
ستر درود یعنی بہت بہیجتی ہیں نقل کے بیہقی حنی وَكَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ * اور کیفیت یعنی طرح درود اور سلام کی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی گذری بیچ
ذکر التحیات کی قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ط * فرمایا حضرت علی نی راضی ہوا اللہ اوسنی کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سی یعنی قبول نہیں ہوتی ہیچ
تلک کہ درود بھیجا جاوی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر نقل کے بیہقی طبرانی لے
اوسطین وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ
حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ * ت * اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق دعا ہیچ رہی جاتی
درمیان آسمان و زمین کے نہیں چڑہتا اوس سے کچھ یہاں تلک کہ درود بھیجی تو اپنی نبی پر نقل کی بیہقی ترمذی نے
ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر اور درود مقبول ہی بوسیلہ اوسکی دعا بھی قبول ہوتی ہے
كَذَا ذَكَرَ الْفَخْرُ وَقَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِذَا سَاَلْتَ اللّٰهَ حَاجَةً فَابْدَاْ
بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بِكَرَمِهٖ يَقْبَلُ الصَّلٰوتَيْنِ وَهُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَدَعَ مَا بَيْنَهُمَا * ایسا کہا
شیخ ابو سلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ نی جب مانگی تو اللہ تعالی سی کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود

بھیجنی ہے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے جو کچھ چاہی تو پھر تمام کرے دعا کو ساتھ درود بھیجنی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ تحقیق اللہ پاک
ذات ساتھ کرم اپنی کے قبول کرتا ہی دونون درود کو یعنی اول آخر کی اور وہ بزرگتر ہی اس سی کہ چھوڑ دی اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون
کی ہی ف یعنی بطفیل درود کی دعا بھی قبول ہوتی ہی اور شیخ ابو سلیمان کا نام شیخ عبدالرحمن ہی بڑی اولیا اور فضلا شام سی ہین سنہ دو
سیندرا مین انتقال کیا ہوا کذا ذکر الفخر اور فضیلتین درود شریف کی سوای اسکی اور بھی آئی ہین کہ قید قلم مین آنا
اونکا مشکل ہی مگر واسطی حصول سعادت کی چند روایات بیان ہوتی ہین اللہ تعالی ہم سبکو ان پر عمل نصیب کرے فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر کتابہ مین یعنی لکھتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتی بخشش مانگتی
رہتی ہین اوسکی لئی جب تلک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور حمد کی رب اپنے
کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی رب اپنی سی پس تحقیق طلب کی اوسنی خیر جگہہ اوسکی سی
اور درود شریف کی پڑہنی سی محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سی اور یہہ بی پردا ہوتا ہی لوگون سی جابر بن سمرہ
اپنی باپ سی روایت کرتی ہین کہ کہا اونہون نی کہ ہمی ہم نزدیک رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ ایا حضرت پس
ایک آدمی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کی فرمایا سچی بات اور ادا
امانت عرض کیا اوسنی کچھہ اور بھی فرمائی فرمایا نمازات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا یعنی یارسول اللہ
کچھہ اور زیادہ فرمائی فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجھپر کہ وہ دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابوہریرہ سے
کہ اللہ کی فرشتی ہین سیر کرنی والی جب گذرتی ہین وہ ذکر کی حلقہ پر اسمین ایک دوسری کو کہتا ہی بیٹھ جاؤ جب
لوگ دعا کرتی ہین وہ فرشتی آمین کہتی ہین پس جب بھیجتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتی ہین
انکی ساتھہ یہان تلک کہ فراغت پاتی ہین پھر کہتا ہی بعضا اونکا بعضی کو خوشوقتی ہووی انکو کہ پھرتی ہین یہہ اوس
حال مین کہ بخشی گئی ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب بھول جاؤ تم کچھہ پس درود بھیجو مجھپر یاد
آجاسی گے وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب مین ساتھہ سند جید صحیح کی کہ پہنچتے
ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص تلک کہا اونہون نے جسکو ہووی حاجت طرف اللہ تعالی کی پس چاہئی کہ روزہ رکھی بندہ

اور جمعرات اور جمعہ کو اور طہارت کری یعنی غسل یا وضو کری اور اول وقت جمعہ کی نماز کی لئی جاوی پس تصدق کری کچھ
یعنی اللہ کی نام پر دی کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھ چکی پڑہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
الَّذِیْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ اَنْ تُمِلَّاَ عَظَمَتُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ
وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ وَھِیَ کَذَا وَکَذَا یعنی لفظ کذا کے
جگہ حاجت اپنی بیان کری پس تحقیق قبول کیجائیگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتی ہی عبداللہ کہ یہہ دعا
نادانون کو نہ سکھانا اسلئی کہ دعا کرینگی ساتھہ اسکی گناہ پر اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب اوٹھنی کا
ارادہ کرتی مجلس سے کہتی صَلَّی اللّٰہُ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَنْبِیَآئِہٖ اور لکھا ہی بعضی علماء نی حدیثون سی استنباط
کرکر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی بندی کے لئی پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطی باقی رکھنی اللہ تعالے
کی بندی کی لئی تعریف اپنی کو درمیان آسمان وزمین والون کی کیونکہ درود بھیجنی والا طالب ہی اللہ سے
اسکا کہ اپنی رسول پر تعریف کری اور اکرام کری اونکا پس جزا بھی جنس عمل سی ہوتی ہی یعنی جیسا عمل ویسے
ہی جزا ملیگی کہ اسکی تعریف باقی رہیگی اور اسیطرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مُصَلِّی کا اور عمل اور
عمر اوسکی کا اور درود سبب ہی پہنچنی رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتھہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہی محبت رسولخدا کا ساتھہ پڑھنی والی درود کی اور وہ سبب ہے
بندی کی ہدایت کا اور حیات ہی دل اوسکی اور وہ سبب ہی واسطی عرض ہونی نام اسکی روبرو
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہی قدم جمنی کا پل صراط پر اور سبب گذرنی کا اوس سے
اور صلوۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندی کی طرف سی دعا ہی اور دعا رد سوال بندی کی رب اپنی سی دو طرح کی ہی
ایک یہہ کہ حاجات اور مہمات اپنی اللہ تعالی سے مانگی اور دوسری یہہ کہ ثنا کری اوسکی دوست پر
تو نہین شک ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھی گا اسکو اور رسول اوسکا ہی دوست رکھی گا اسلئی کہ اپنی حاجت

نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیزین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنی حوائج پر پس اگر کچھ فائدہ
درود کا نہ ہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہنا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور شرافت اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات
اور فکرون اور قضاء حاجات مین اور مینے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور بلا کنون کی جگہہ مین پڑا ہون
پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بھیجنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح منہیۃ المولف اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی درود بھیجی مجھپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگے
محشر قومین کہ نہین پہچانون گا مین اونکو مگر بسبب کثرت درود اونکی کے مجھپر اور فرمایا کہ بڑا بخیل ہی وہ
تم مین کا دن قیامت کی ہولون اوسکی سی اور مواضع اوسکی ہی بہت بھیجنی والا تمہارا ہوویگا مجھپر درود کو
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ درود بھیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ تر ہی گناہون کو بجھانی
ٹھنڈی ہی آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسی آگ کو بجھاتا ہی اوس سی زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی کذا
فی الشفاء اور درود بھیجنا واجب ہی جب کہ ذکر کیا جاوی اور سنا جاوی نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتی تھی کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ پیوی ساتھہ پیالی پور می کے حوض
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی تو پڑہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَّذُرِّیَّتِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ
وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَہُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور ایک بزرگ سی منقول ہی
کہ اونہون نی امام شافعی سی بعد مرنیکی خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا اونہون نی کہ بخش دیا مجکو رب میری
ورحم کیا بسبب ذکر کرنی میری کی اس درود کو ایک رسالہ کی اول مین کتابون اپنی سی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور
ایک بزرگ سی منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئی پس چلی ہوا تیز اور گھیر لیا اونکو ہر طرف سی اور موج ماری دریا نے
اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئی اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تھی کہ ایک شخص نی اسی حال مین

کہ کہتا ہوا اور کہتا جاتا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھاتے ہیں اوسکو یہہ درود واسطے دفع فتنہ
اور حصول نجات کے اور فرماتے ہیں کہ سکھایا یارون اپنی کو پس پڑہیں اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب بشمار
ہوا میں تو سکھایا یا میں لوگون کو اور وہ پڑہنی لگی پس ارادہ کیا ہزار بار پڑہنی کا پس تین سو بار پڑہا تہا کہ
نجات پائی اور موجبین ٹہیر گئین وہ یہہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا
مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا
بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ایک بزرگ سی منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کری اس درود کی سبب برکت اسکی کی سات ہیں
جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین مشرف ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ
فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ کذا فی وظائف النبی تمام ہوی فضیلت درود شریف کی اب بعد ذکر کرنی کلام
دارانی کی کہتا ہی مصنف رح اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تونی ابراہیم
پر اور تابعدارون ابراہیم کی بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر حضرت محمد کی
اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے
تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ
کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر نبی کی جسکہ یاد
کرین اونکو یاد کرنی والی یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر نبی کے جب کہ غفلت کرین ذکر اونکی سی غفلت کرنی والی
یعنی ہمیشہ رحمت بہیج اسلئے کہ کوئی زمانہ ذاکرون اور غافلون سی خالی نہین اور سلام بہیج سلام بہیجنا بہت

بحقه عندك ادفع عن الخلق ما لا يعلمون ولا تسلط عليهم من لا يرحمهم فقل حل لا يعلم ما لا
يرفعه غيرك ولا يدفعه سواك اللهم فرج عنا يا كريم يا ارحم الراحمين بدیا اللہ بوسیلہ حق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ ثابت ہی نزدیک تیری دور کر خلق سی جو کچھ کہ اوترا ہی اوپر اور نہ مسلط کر اوپر اوس شخص کو کہ نہ رحم
کرے اوپر پس تحقیق اوترے ہی اوپر وہ چیز کہ نہیں دور کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیری اور نہیں دفع کر سکتا اوسکو کوئی
سوا تیری یا اللہ دور کر ہمسی سختی ای بزرگ ای سب رحم کرنی والون سے قال مؤلفه محمد بن محمد بن
محمود بن الجزری لطف اللہ تعالی به فی عزبته واخذ بیده فی شدته فرغت من تصنیف
هذا الحصن الحصین من کلام سید المرسلین صلی اللہ علیه وآله وسلم یوم الاحد بعد الظهر الثانی
والعشرین من ذی الحجة الحرام سنة احدی وثلثین وسبع مائة بمدرستی التی انشأتها
برأس عقبة الکتان داخل دمشق المحروسة حماها اللہ تعالی من الآفات وسائر بلاد المسلمین
کہتا ہی مصنف اس کتاب کا محمد بن محمد بن محمد بن الجزری مہربانی کری اللہ تعالی اوسپر غریب اوسکی ہین اور پکڑی اوسکا
بیچ سختی اوسکی فراغت پائی میں ترتیب اس حصن حصین کی کیسی کہ ترتیب دی گئی ہی کلام سردار رسولون صلی اللہ علیہ
وسلم کیسی دن اتوار کی بعد ظہر کی تاریخ بائیسوین شہر عید باحرمت کی سنہ سات سو اکیانوین ہجری مقدسہ مین
بیچ اوس مدرسہ اپنی کی کہ بنایا ہا میں اوسکو سر راہ عقبہ کتان کی کہ نام ایک موضع کا ہی اندر دمشق کی کہ محفوظ
ہی آفات و بلیات سی بچاوی اوسکو اللہ تعالی آفتون سی اور تمام مسلمانون کے شہرون کو هذا وجمیع المؤلفات
دمشق معلقة وبل مشيدة بالاحجار والخلائق يستغيثون على الاسوار والناس في
جهد عظيم من الحصار والمياه مقطوعة والايدي الى الله تعالى بالتضرع مرفوعة وقد
احرق ظواهر البلد ونهب الغرة وكل احد خائف على نفسه واهله وماله وجل من ذنوبه
وسوء اعماله وقد تحصن بما يقدر عليه فجعلت هذا حصني وتوكلت على الله تعالى وهو
حسبي ونعم الوكيل یہ تصنیف اوس حال مین تمام ہوی کہ سب دروازی دمشق کی بند کئی گئی تھی بلکہ مضبوط کئی گئی

ہی ساتھہ پہروں کی اور خلائق فریاد کرتی تہی یعنی جناب باریتعالی مین اوپر دیوارون قلعہ کی اور لوگ بیچ بڑی مشقت کے
ہی سبب محاصرہ کرنی ظالمون کی اور پانی روکا گیا تہا یعنی قلعہ کی اندر آتی سی اور ہاتھہ طرف اللہ تعالے
کی ساتھہ عاجزی کے اوہٹی ہوی تہی اور تحقیق جلایا گیا تہا گرد نواح شہر کا اور لوٹا گیا تہا اکثر اوسکا اور
ہر ایک ڈر رکہتا تہا اوپر نفس اپنے کی اور گہر والون اپنی کی اور مال اپنی کی ڈرنی والا تہا گناہون اپنی سی اور
بری کامون اپنی سی اور تحقیق پناہ پکڑی تہی ہر ایکنی بقدر طاقت اپنی کی پس کہا مینی اس کتاب کو پناہ اپنی اور سونپا
مینی کام اپنا اللہ تعالی پر اور وہ کفایت ہی مجکو اور اچہا ہی کارساز وَقَدْ اَجَزْتُ اَوْ لَادِيَ اَبَا الْفَتْحِ
مُحَمَّدًا اَوْ اَبَا بَكْرٍ اَحْمَدَ وَاَبَا الْقَاسِمِ عَلِيًّا وَاَبَا الْخَيْرِ مُحَمَّدًا اَوْ فَاطِمَةَ وَعَائِشَةَ وَسَلْمٰى وَخَدِيْجَةَ
بِرِوَايَتِهٖ عَنِّيْ مَعَ جَمِيْعِ مَا يَجُوْزُ لِيْ رِوَايَتُهٗ وَكَذٰلِكَ اَجَزْتُ اَهْلَ عَصْرِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ
اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَامُهٗ ۞ اور تحقیق
اجازت دی مینی اولاد اپنی کو یعنی ابو الفتح محمد کو اور ابو بکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو
اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمی اور خدیجہ کو روایت کرنی اسکیلی مجہی ساتھہ تمام اوسچیز کی کہ جایز ہی واسطے
روایت اوسکی اور اسیطرح اجازت دی مینی اپنی وقت کی لوگون کو اور سب تعریف اللہ ہی کی لیی ہی ایک ہی وہ اول
اور آخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتین اوسکی نازل ہوون اوپر سردار خلق کی کہ حضرت محمد ہین اور اولاد اونکی پر اور
اصحاب اونکی پر اور سلام اوسکا ہوی ان سب پر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ قَرَءَ فِيْهِ وَلِمَنْ
دَعَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۞ یا الٰہی بخش اس کتاب کی مصنف کو اور لکہنے والے
اسکی کو اور اوسکو کہ پڑہی ہین اور اوسکو کہ دعا کرے انکی لیی ساتھہ خیر کی اور سب مسلمانون کو اور سب تعریف خدا ہی لیگانہ کی لیی ہی
اور رحمت بہیجی اللہ اوپر سردار ہمارے کی کہ حضرت محمد ہین اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی اور سلام بہیجی اونپر کا
ہی ہمکو اللہ اور اچہا کارساز ہی اچہا مالک ہی اور اچہا مددگار ہی للہ الحمد تمام ہوا بیان

حصن حصین کا اب شروع ہوتا ہی خاتمۃ الکتاب کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون کو
لازم ہی ہر کسیکو کہ مطالعہ انکا بھی جس قدر ہوسکی اپنی پر لازم کری تا نفس پاک ہووی نجاست
گناہون سی اور تاثیر عبادت کی بوجہ احسن حاصل ہو اب جانا چاہئی کہ جہان سی حدیث شروع
ہوتی ہی اوسپر خط کھینچ دیا ہی تا معلوم ہو کہ حدیث اور چلی اور اصل کتاب مین سر حدیث پر ہمزہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مثل پہلی حدیث کی یعنی یہہ حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس واسطی خوف درازگی کی اوسکو ذکر نہین کیا ہی اور فقط متن حدیث پر کفایت
کیا یہہ کتاب ہی رقاق کا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ ۔ الدنیا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
دو نعمتین کہ ٹوٹی ہین اونمین بہت لوگ صحت اور فراغت ہی دنیا
سجن المؤمن وجنۃ الکافر ۔ حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ
قید خانہ مومن کا ہی اور باغ کافر کا ڈھانکی گئی آگ ساتھہ خواہشون نفسانی کی اور ڈھانکی گئی جنت
بالمکاره ۔ تعس عبد الدینار وعبد الدرهم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی
ساتھہ مشقتون کے ہلاک ہووی بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ لباس کا اگر دیا جاوی راضی ہووی
وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیك فلا انتقش طوبی
اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہووی ہلاک ہووی اور سرنگون ہووی اور جب کانٹا چبھی پس نہ نکالا جاوی خوشحالی ہے
لعبد اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ اشعث راسہ مغبرۃ قدماہ
واسطی اوسبندی کے کہ پکڑنی والا ہی باگ گھوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی غبار آلودہ ہین پانو اوسکے
ان کان فی الحراسۃ کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ
اگر ہو حکم اگلی فوج مین ہیگا رہتا ہی اگلی فوج مین اور اگر ہوا حکم پچھی کی فوج مین ہی کا رہتا ہی پچھی کی فوج مین

إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى
اگر اذن چاہے کسی کے ہاں آنے کی لئی نہیں اذن دیا جاوے اور اگر سفارش کرے کسی کی نہیں قبول کی جاوے پس قسم ہی اللہ کی نہیں محتاجگی کا ڈر رکھتا ہوں مین

عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ
تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسی کہ فراخ کی گئی اوسپر کہ تھی

قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
پہلی تمہاری پس رغبت کرو تم اوسمین جیسکہ رغبت کی اونہون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسی کہ ہلاک کیا اونکو تحقیق رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا قَدْ أَفْلَحَ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ کر رزق آل محمد کا قوت تحقیق نجات پائے

مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي
اوسی کہ اسلام لایا اور رزق دیا گیا بقدر کفایت اور قناعت دی اوسکو اللہ نے ساتھہ اوسکے جس کی کہ اوسی کو کہتا ہی بندہ مال میرا

مَالِي إِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى
مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکے ہی مال اوسکا سو تین چیزین ہین جو کچھہ کہایا پس فنا کر دیا یا پہنا پس پرانا کیا

أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ
یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرتکی لئی اور جو سوا اوسکی ہی پس وہ ہے جانے والا ہاتھہ اوسکی ہی اور چھوڑیگا اوسکو لوگونکی لئی

يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ
ساتھہ جاتی ہین مردکی تین چیزین پس پہر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہی ساتھہ اوسکی ایک ساتھہ جاتی ہین اوسکی

أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ
اہل اور مال اوسکی اور عمل اوسکی پس پہر آتی ہین اہل اوسکی اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا

أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا
کون تم مین کا ہی کہ مال وارث اوسکا بہت پیارا ہی طرف اوسکی مال اپنی سے عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا نہین ہم مین

أَحَدُ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ

کوئی مگر کہ مال اپنا محبوب تر ہی طرف اوسکی مال وارث اپنی سے فرمایا پس تحقیق مال اوسکا وہ ہی

مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ * لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ

جو اگے بھیجا اور مال وارث اوسکی کا وہ ہی جو پیچھے چھوڑا نہیں ہی تونگری کثرت اسباب سے

وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ * عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

ولیکن تونگری تونگری نفس کے ہی ف روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نی کون لیتا ہی مجھی یہہ باتین پس عمل کریگا اونپر

أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَأَخَذَ بِيَدِي

اور سکھاویگا اوسکو کہ عمل کرے اونپر عرض کی میں نی لونگا ای رسول اللہ کے پس پکڑا حضرت نی ہاتھہ میرا

فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ

پس گنین پانچ باتین پس فرمایا بچ حرام چیزون سے ہوئیگا تو بہت عابد لوگون کا اور راضی ہو

بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ

ساتھہ اوس چیز کی کہ قسمت میں کے اللہ نی تیری ہوویگا بہت تونگر لوگون کا اور احسان کر طرف ہمسایہ اپنی کی ہوئیگا

مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ

مومن اور دوست رکھہ واسطے لوگون کے وہ چیز کہ دوست رکھتی تو نفس اپنی کے لئی ہوئیگا مسلمان اور نہ بہت

الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ * إِنَّ اللهَ يَقُولُ

ہنس پس تحقیق بہت ہنسنا مارتا ہے دل کو تحقیق اللہ فرماتا ہے

ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ

ای ابن آدم کی فارغ ہو میرے عبادت کی لئے بھروونگا سینہ تیرا بی پروائی سے اور بند کرونگا فقر تیرا

ف یعنی قناعت یا کلمات علم کے اور عمل کے ۱۲ منہ

وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ ۞ ذُكِرَ رَجُلٌ
اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوئیگا بھرو نگا ہاتھ تیرا شغل سے اور نہ بند کرو نگا محتاجگی تیری ذکر کیا گیا ایک شخص
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ عبادت کی اور شقت کی اور ذکر کیا گیا دوسرا
الورع
بِوَرَعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلُ بِالْوَرَعِ يَعْنِي
ساتھ ورع کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مت برابر کرو عبادت کو ساتھ ورع کے مراد ورع کہتے ہیں
فَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ایک شخص کی اوسحال میں کہ وہ نصیحت کرتا ہی اوسکو غنیمت جان
قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ
پہلی پانچ کی جوانی اپنی کو پہلی بڑھاپی اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلی بیماری اپنی کی اور تونگری اپنی کو
قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ۞ مَا
پہلی محتاجگی اپنی کی اور فراغت اپنی کو پہلی شغل اپنے کے اور زندگے اپنی کو پہلی موت اپنے کے نہیں
يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ
انتظار کرتا ایک تم میں کا مگر تونگری گمراہ کرنیوالی کا یا محتاجگی بھلانی والی کا یا بیماری فاسد کرنی والی کا یا
هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ
بڑھاپی سخت کا یا موت ناگہان آنی والی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے
اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۞ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ
یا انتظار کرتا ہی قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہی اور تلخ تر آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہی
مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا ۞ لَوْ كَانَتِ
لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمیں ہے مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کردی ذکر اللہ کی اور عالم یا طالب علم
اگر ہوتے

الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ
دنیا نزدیک اللہ کی برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سی ایک گھونٹ
مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى
جو کوئی دوست رکھی دنیا اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو اور جو کوئی دوست رکھی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو پس اختیار کرو اوسکو جو
عَلٰى مَا يَفْنٰى * لَعَنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلَعَنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ مَاذِبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا
اور پرفانی کی یعنی دنیا کی لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا نہیں ہین دو بہیڑی بہوکی کہ چھوڑی ہون
فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ * لَا تَحْسَدُوْا
ریوڑ مین تباہی کرنی والی زیادہ واسطے اوسکے حرص آدمی کی سی اوپر مال اور شرف کی واسطے دین اوسکی کی مت پکڑو
الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا
باغ اور کھیتی پس رغبت کروگی دنیا مین نہ خرچ کیا مومن نے کچھ خرچ کرنا مگر کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسکو
اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِي هٰذَا التُّرَابِ * اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مگر خرچ کرنا اوسکا بیچ اس مٹی کی یعنی مکان کی بنانی مین تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ
نکلی ایک دن اور ہم ساتھ اوسکی ہتی پس دیکہا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا ہی یہ یعنی یہ کسکی بنایا عرض کیا
اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ
اصحاب اوسکی نی کہ یہ واسطے فلانی شخص کی ہی انصار مین سی پس چپ ہی حضرت اور رکہا اوس تصور کو
نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ
اپنی دل مین یہان تلک کہ جب آیا بنانی والا اوسکا پس سلام کیا حضرت پر بیچ لوگون کے پس موڑ لیا حضرت نی اوس سے
صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ
کیا اوسنی یہہ کئی بار یہان تلک کہ پہچانا اوس شخص نی غصہ بیچ حضرت کی اور اعراض اون سے

فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
پس شکوہ کیا اسکا طرف یارون مقربون اپنکی کی اور کہا اللہ تم ہی اسکی تحقیق مین البتہ غصی دیکھتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى
وسلم کو کہا یارون نی نکلی حضرت پس دیکھا کنبد تیرا پس پھرا وہ شخص طرف کنبد اپنی کی پس ڈہایا اوسکو یہان تک
سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
کہ برابر کردیا اوسکو ساتھہ زمین کے پس نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن
فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكَى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اَعْرَاضَكَ
پس نہ دیکھا اوسکو فرمایا کیا ہوا وو کنبد عرض کیا صحابہ نے کہ شکوہ کیا طرف ہمارے بنانی والی اوسکی نی موجہہ تمہاری کا
فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ
پس خبر دی ہمنے اوسکو پس ڈہایا اوسکو پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق ہر بنا وبال ہے اور بنانی والی اوسکی
اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ
مگر جو ضرور ہی مراد رکھی ہی مگر جو ضرور ہے اوس سے نہین ہی واسطی ابن آدم کے حق بیچ
سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يُكِنُّهُ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَ
سوای ان چیزون کے گہر کہ رہی اوسمین اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتھہ اوسکی ستر اپنا اور
جُلُّ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ
خشک روٹی یعنی بغیر سالن کے اور پانی آیا ایک شخص پس عرض کیا ای رسول خدا بتاؤ مجکو
عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ ازْهَدْ
ایک عمل کہ جب کرون مین اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست رکہین مجکو لوگ فرمایا بی رغبتی کر
فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ
دنیا مین دوست رکہی تجکو اللہ اور بی رغبتی کر بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک لوگون کی ہی فنی مال دوست رکہین تجکو لوگ

نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جِسْدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
سوئی آنحضرتؐ بوریٰ پر پس اوٹھی حال یہہ کہ تحقیق نشان پڑگئی تھی پہلو بدن اوسکی پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ
لَوْ اٰمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا
کاشکی تم حکم کرتی ہمکو یہہ کہ بچھاتی ہم واسطے تمہارے اور کرتی پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھہ دنیا کی اور نہیں ہیں ساتھہ دنیا کے
اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا ۔ قَالَ اَعْنِطْ
مگر مانند سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کی پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو فرمایا آنحضرتؐ نے
اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ
دوستان میری سی نزدیک میری البتہ مومن ہے سبکبار اور صاحب بڑی حصی کا نماز سی
اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا
اچھی کے عبادت رب اپنی کے اور فرمانبردار کی اوسکی پوشیدگی مین اور تھا غیر مشہور
فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا
لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھہ انگلیون کے اور تھا رزق اوسکا بقدر جینے کے
فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ
پس صبر کیا اوسپر پھر نقد کیا حضرتؐ نے ساتھہ ہاتھہ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی
قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّتْ تُرَاثُهٗ ۔ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ
کم ہوئین رونے والیان اوسکے کم رہی میراث اوسکی ظاہر کیا مجپر رب میرے نے کہ کردی میری لیئے
بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا
مکہ کا وادی سونا پس عرض کیا مین نہ کر ای رب میری ولیکن سیر ہونگا مین ایکدن
وَاَجُوْعُ يَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ
اور بھوکا ہونگا مین ایکدن پس جسوقت بھوکا ہونگا مین گڑگڑاؤنگا طرف تیری اور یاد کرونگا تجکو

وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ * مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًا

اور جب سیر ہوں میں حمد کروں تیری اور شکر کروں تیرا جو کوئی صبح کرے تم میں سے امن جان اپنی میں با عافیت

فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا *

بدن اپنی میں نزدیک اوسکے قوت ایکدن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی اوسکی لئی دنیا تمام

مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ

نہ بھرا آدمی نے کوئی برتن برا پیٹ سے کفایت ہیں ابن آدم کو کتنی لوا کہ سیدھے رکھیں پیٹھ اوا

فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ *

پس اگر ہے ضرور پیٹ بھرنا پس تہائی روٹی کہانی کی لئی اور تہائی پانی کی لئی اور تہائی دم آنے کی لئی

سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اُقْصُرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا

سنا آنحضرت نے ایک شخص کو ڈکار لیتی ہوئی پس فرمایا کہ کم کر ڈکار اپنی واسطے تحقیق بہت لوگوں کا بھوک میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا * اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً

دن قیامت کی بہت پیٹ بھرنے والا اونکا ہوگا دنیا میں تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ ہے

وَفِتْنَةُ اُمَّتِيْ الْمَالُ * يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ

اور فتنہ امت میری کا مال ہے لایا جاویگا ابن آدم دن قیامت کی گویا کہ وہ بکریا بچہ

فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ

پس کھڑا کیا جاویگا اگی اللہ تعالے کی پس فرماویگا اوسکو دیا تھا میں تجکو مال اور مالک کیا تھا میں تجکو اور انعام کیا

فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ

میں تجپر پس کیا کیا تو نے پس کہیگا ای رب میرے جمع کیا میں اوسکو اور بڑھایا میں اوسکو اور چھوڑا میں اوسکو

مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ

اوس چیز کا کہ تھا پس پھیر مجکو لاؤں میں تیری پاس تمام وہ پس فرماویگا اوسکو دکھا مجکو جو اگی بھیجا تو نے پس کہیگا

رَبِّ جَمَعْتَهُ وَثَمَّرْتَهُ وَتَرَكْتَهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي أَتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عِنْدَ
اسی پر جمع کیا میں اوسکو اور بڑہایا میں اوسکو اور چھوڑا میں اوسکو زیادہ اوس چیز کا کہ تہا پس پھیر مجکو لاؤں میں تیری پاس سب اوس
لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيَمْضِي بِهِ إِلَى النَّارِ * لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
کر تحقیق وہ ایسا بندہ ہے کہ نہیں بہیجا اوسنے کوئی بہلائی کہ پس جاوے اوسکو طرف دوزخ نہیں ٹلیں گی جگہ سے قدم ابن آدم کی
عَنْ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَ
یہان تک کہ پوچہا جاویگا پانچ چیزون سے عمر اوس کی کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی کس چیز مین صرف کیا اوسکو
مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ * مَا زَهِدَ
مال اوسکی کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کی نہین زہد کرتا
عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ
بندہ دنیا مین مگر کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی دانائی بیچ دل اوسکی کی اور بلواتا ہی ساتہ اوسکی زبان کے
وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا
اور دکہاتا ہی اوسکو عیب دنیا کے اور بیماری اوسکی کو اور دوا اوسکی اور نکالتا ہی اوسکو اوس سے سالم
إِلَى دَارِ السَّلَامِ * قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ
طرف بہشت کے فرمایا آنحضرت نے تحقیق نجات پائی اوسنے کہ خالص کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ایمان کی لیئے اور کیا دل اوسکا
سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَ
سالم اور زبان اوسکی سچی اور نفس اوسکا خاطر جمع والا اور طبیعت اوسکی سیدہی
جَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً فَأَمَّا الْأُذُنُ فَقَمِعٌ
اور کیا کان اوسکی کو سننے والا اور آنکہہ اوسکی کو دیکہنے والی دلیل صانع کی پس ای پر کان پس قیف ہے
وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمِقْرَةٌ لِمَا يُرْعَى الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ
اور ای پر آنکہہ پس پہرانی ہی واسطے اوس چیز کے کہ چاہتا ہی دل اور تحقیق نجات پائی اوسنے کہ کیا گیا دل اوسکا

وَاعِيًا * إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيهِ
نگہبان یعنی اور شروع کا جب دیکھی تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہی بندی کو دنیا سی اوسکی گناہون پر

مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جو کچھہ کہ دوست رکھتا ہی پس سوا اسکی نہین کہ وہ ڈھیل دینی ہی پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا
پس جب بہولی کافر جو کچھہ نصیحت دیگئی تہی اوسکو کہولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کے یہان تک کہ جب خوش ہوئی

بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ * إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
ساتھہ اوس چیز کی کہ دیگئی پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس اوسوقت وہ متحیر نا امید ہوئے تحقیق ایک شخص اہل

الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
صفہ مین سی مرا اور چہوڑی ایک اشرفی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
وسلم نی ہہ ایک داغ ہی کہا راوی نے پہر مرا اور پس چہوڑین اوسنی دو اشرفیان پس فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهِ أَبِي
صلی اللہ علیہ وسلم نی ہہ دو داغ ہین ف۱ اور روایت ہی حضرت معاویہ سے کہ تحقیق وہ داخل ہوئی اوپر ماموں اپنے

هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكٰى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ
کہ ابی ہاشم بن عتبہ تہی خبر پوچہتی تہی اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نی رولایا تجکو

يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَ
ای ماموں میری کیا درد ہی کہ بیقرار کرتا ہی تجکو یا حرص ہے دنیا پر کہا ہرگز نہین ہے

لٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ
لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عہد کیا طرف ہماری یعنی ہمارے

ف۱ قال راوی کا ہی یا قول ہے ابن عیینہ کا جو راوی ہی اس حدیث کا

أَخُذُ بِهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ

عمل کیا میں اوپر کہا معاذ نے اور کیا ہی وہ کہا سنا میں حضرت کا کہ فرماتے تھے سوا اسکے نہیں کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال سی خادم

وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي أَرَانِي قَدْ جَمَعْتُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

اور سواری بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لئے اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اپنی کو کہ تحقیق جمع کیا میں یعنی بہت مال روتے ہی ام درداء

قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ

کہا اوسنی کہا میں ابی درداء سی کیا ہے تجکو کہ نہیں مانگتا تو حضرت سی جیسی کہ مانگتا ہی فلانا

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ

پس کہا اوسنی کہ اسلئے نہیں مانگتا میں کہ سنا ہی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے تحقیق آگے تمہارے

عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ

گھاٹی سخت ہی نہیں گذرنے کی اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہلکا ہوں میں واسطے

الْعَقَبَةِ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ

گھاٹی کے لئے کیا ہی کوئی کہ چلے پانی پر نہیں تر ہوتے قدمون اپنے کے

قَالُوا كَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ

عرض کیا صحابہ نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسی ہے دنیا دار نہیں سالم رہتا

الذُّنُوبِ * وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَ

گناہون سی اور جو کوئی طلب کرے دنیا حلال وجہ سے بچنی کے لئے سوال سی اور

سَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

خبر گیری کرنی کی لئے اہل اپنی پر اور مہربانی کرنی کی لئے ہمسایہ اپنی پر تو ملی گا اللہ تعالی سے دن قیامت کے

وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا

اس حالی میں کہ موہنہ اوسکا مانند چاند چودھوین رات کی ہوگا اور جو کوئی طلب کرے دنیا حلال وجہ سے

مَكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لِقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ
حال یہ کہ جمع کرنی والا ہی مال فخر کرنیوالا ریا کار تو ملیگا اللہ تعالیٰ سے اسی حال میں کہ وہ اوپر غصہ ہوگا دنیا گھر ہے اسکا
وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ اَلْخَمْرُ مَجْمَعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَآءُ
کہ نہیں گھر اوسکی لئے آخرت میں اور مال اسکا کہ نہیں مال اوسکی لئے آخرت میں اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہیں عقل اوسکو شراب جامع ہی سب گناہوں کی اور عورتیں
حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ
جال شیطان کے ہیں اور محبت دنیا کے سر ہر گناہ کا ہی کہا راوی نے اور سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے
فِيْ
اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى ۞ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ
پیچھے ڈالو عورتوں کو اس لئے کہ پیچھے ڈالا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور تحقیق بہت خوف ہو مجھکو اوسچیز کا کہ ڈرتا ہوں
عَلٰى اُمَّتِيْ اَلْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ
میں امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہی یعنی جو خواہش پس ای ہر خواہش پس روکتی ہی حق سے اور
اَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ
ای ہر درازگی آرزو کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنی والی جانے والی ہی
وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ
اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے تابعدار ہیں
فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ
پس اگر سکو تم یہ کہ نہ ہو تابعداروں دنیا کے پس ہو پس تحقیق تم آج
دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ
گھر عمل کے ہو اور نہیں حساب اور تم کل کو ہوگے گھر آخرت کی ہوگی اور نہیں

تمت

خاتمۃ الطبع

بعد حمد قدیمی کہ حدیث حمدش ہر حادث را درین عالم حدوث از مضیق سہو حدثان سن برفراز صحو ہر طبع من میرساند و نعت کریمی کہ شرح متن انعام تامش خاص و عام را درین خرابہ پرشر و شور و محشر یوم النشور متحصن حصن حصین عافیت می گرداند بر ہر عاقل ماہر طاہر و باہر باد کہ ادنی ترین مونہ کرم نبی خیر المکرمین حصن حصین واقع گردیدہ سبحان اللہ از ہر سطرش ہزاران ہزار انہار فوائد کثیرہ و بحار عوائد وفیرہ سر تموج کشیدہ شمائم ورود و دعائش بمشام ہر کسی کہ جاگزیدہ لبہایش را موجہ دریای قبول گردانیدہ مگر عوام از ادراک خاصۂ ادعیہ لاجواب و دیگر ثوالبش بسبب عدم وقوف واقف مواقف حرمان و از عدم تیسیر نسخ ظفر خلیل شرحش بزبان اردو تالیف شریف عمدۃ المحدثین مولوی محمد قطب الدین مطبوعہ شاہجہان آباد و کمیابی آنہا بزمان حال ہر کی طالب دعوات ہان لہذا بمطبع اوامر شرع نبی آخر الزمان راقم آثم محمد مصطفی خان خلف حاجی محمد روشن خان رزقہ اللہ رزقا وصبرہم الجنان در بیت السلطنت لکھنؤ محلہ محمود نگر زیر اکبری دروازہ بتاریخ بستم ربیع الآخر سنہ الف و مائتین زائد علی السنین من ہجرۃ النبی خیر الوری آن کتاب ممتع الجواب را مع چند اوراق خاتمہ طبعہ جناب شارح ممدوح دامت فیوضہ در احادیث صحیحہ کہ وردش مثمر بی رغبتی مرخرفات دنیوی ست در مطبع خود معروف بمصطفائی بصد صحت و صفائی زیب انطباع داد و انشاء اللہ العزیز بروقت حصول فرصت اشاعۃ للمنافع شاہد خاتمہ موصوفہ را علیحدہ متحلی بحلیہ طبع خواہد نمود حق سبحانہ و تعالیٰ جملہ ارباب دین و اصحاب یقین علی الخصوص کارپردازان این مطبع مطبوعہ را بتعمیل احکام برکت انجامش مفتخر ابدی مستند سرمدی و محصوران حصار ضلالت را زالۂ افتتاح ابواب یعنی انجمین حصن حصین ہا در دنیای دنی باتباعش غنی و در عقبی از بواوی عقبات فائز معبور و نجات گردانا و ہم اللہم وفقنا علی حفظہ بالصدق والیقین واحفظہ عن عیون الحاسدین

قطعہ تاریخ خاتمہ زادہ طبع وقاد و ذہین نقادِ میرا ناصر علی نصیر سلمہ اللہ القدیر

شرح متینِ حصنِ حصین چون ظفر جلیل
از انطباع نافع ہر اہلِ دین شدہ
تاریخ او دلا ز سرِ انبساط زود
خوان فتح باب معنی حصنِ حصین شدہ ۱۲۶۰

قطعہ تاریخ سرزدہ طبع برادر عزیز وافر تمیز عبد الرحمن خان سلمہ المنان

طرفہ از انطباعِ این نسخہ
شاد ہر خاطرِ ملول شدہ
سالش انکار بی سرِ انکار *
شرح حصنِ حصین قبول شدہ ۱۲۶۰

ایضاً منہ

منطبع گردید شرحِ نافع حصنِ حصین *
قاری و سامع از و منزل گزینِ عافیت
بی سر اندیشہ سالِ انطباعش سر بعقل *
گفت ہر مومن بیان حصنِ حصینِ عافیت ۱۲۶۰

قطعہ تاریخ از نتائج افکار مولوی رضی الدین صاحب سلمہ الغفار

این کتاب پر از مطالب دین *
طبع شد چون بصحت و تزئین *
گفت ہاتف بمن ز روی یقین
شد مطبوع شرح حصن حصین ۱۲۶۰

تصحیحنامۂ ظفر جلیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۳	اصحابہ	اصحابہ
۹	۱۹	پنغمبر	پیغمبر
۱۰	۱۰	سات	ساتھہ
〃	۱۱	چھوٹین	چھوٹی
۱۵	۱	یستکبرون	یستکبرون
〃	۱۴	پورہ	پورا
〃	۱۹	الذبّا	الذبّا
۱۷	۳	نکبرّا	نکبرّا
۱۸	۱۹	کیہ	آیا
۱۹	۱۷	وہ	وہ
۲۱	۶	توجہہ	توجہ
۲۵	۹	ہوتی	ہوئی
۲۷	۵	توجیہہ	توجیہ
۳۲	۸	فتنین	فتنین
۴۰	۱۴	نہی	سکی
۴۲	۱۰	چیز	چیز
۴۴	۶	تکون الذاکر	یکون الذاکر
〃	۱۱	بالسواک	بالسواک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۱۳	بتیہا	بیٹھا
۴۶	۱۲	بیچ	بیچ
〃	۱۷	لاق	لائق
۴۹	۳	موقوفاً موطامالک	موقوفاً مالک
〃	۵	بعضونے	بعضوں نے
〃	۱۰	ہٰذَا الْمُوضِعِ	ہٰذَا الْمَوْضِعِ
۵۱	۱۵	وَدُبُرَ الصَّلٰوۃِ	وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ
۵۴	۱	کوبخ	کوچ
۵۹	۱۴	حیات کی	جہانکی
۶۱	۷	بعضونی	بعضوں نی
۶۴	۱۱	اَلْعَدْلُ	اَلْعُدُلُ
۶۸	۵	اَلرَّوْفُ	اَلرَّؤُفُ
۷۳	۱۲	پڑھنی	پڑھی
۷۸	۱۳	اوس	امن
۸۴	۱۱	جان	حال
۸۹	۱۰	دُرِّ المنثور	الدُّرِّ المنثور
۹۱	۳	او	اور
۹۵	۱۳	دنیا	دنیا
۱۰۷	۶	اِذْاَوَی	اِذَا اَوَی
۱۱۶	۲	یہہ ابوداؤد	یہہ مسلم ابوداؤد
۱۱۸	۵	سوگئی	سوجگئی
۱۲۷	۵	لَا اُحْصِیْ	لَا اُحْصِیْ
〃	۱۷	وَالْاَسْبَاطَ	وَالْاَسْبَاطِ
۱۲۹	۱۲	لِلصَّلٰوۃِ	لِلصَّلٰوۃِ
۱۳۳	۱۹	بیچنا	بیچنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۷	۲	مُحَمَّدًا	مُحَمَّدًا
۱۶۲	۸	وَالْیَقُلْ	وَلْیَقُلْ
۱۷۵	۹	بَتَرَکَ	بَرَّکَ
۱۸۰	۱۱	جدائی	جذامی
۱۸۵	۱۸	پہڑنی	پڑھنی
۱۸۹	۱۰	کری	کر
۱۹۱	۱۲	نقل یہہ	نقل کی یہہ
۱۹۳	۱۱	کی اگر	کی یعنی اگر
۱۹۴	۴	فَاِذَا اَنْزَلَ	فَاِذَا اَنْزَلَ
۲۱۷	۹	گر	اگر
۲۴۵	۷	وَاَوْصِلْ	وَوَاصِلْ
۲۴۹	۶	ساتھہ	ثابت
۲۶۵	۱	یَعْصِبُہٗ	یَعْصِبُہٗ
۲۸۶	۱	اِذَا ابْتَلٰی	اِذَا ابْتَلٰی
۳۱۲	۲	نَجْزِیْ	نَجْزِیْ
۳۲۲	۱۹	ذُنْبًا	ذَنْبًا
۳۳۵	۹	فَاَقْرَاَہٗ	فَاَقْرَاَہٗ
۳۵۱	۵	وَاَہْدِرِیْ	وَاَہْدِرِیْ
〃	۷	وَاَہْدِ	وَاَہْدِ
۳۷۲	۱۳	جِبْرَئِیْلَ	جِبْرَئِیْلُ
۳۷۳	۱۱	یر	پر
۳۷۹	۹	صَلٰوتُہٗ	صَلٰوتُہٗ
〃	۱۱	سلمہ	سلمی

تمت